تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو

و

طبقات الاصفیاء

ابو یزید البسطامی، اہل مشرق بزرگان دین، عراق کے عارفین صوفیاء

اہل بغداد، محدثین اصفہان، رحمہم اللہ وغیرھم کا تذکرہ

امام حافظ علامہ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

مترجم

مولانا محمد اسلم بن قاری رحمت اللہ مرحوم شہداد پوری

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

دارالاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ

کراچی پاکستان 2213768

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حلیۃ الاولیاء حصہ دہم

(۴۵۵) احمد بن ابی الحواری[1]

۱۴۳۵۴-اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف کے سلسلۂ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔

میں نے صفران رعینی سے سوال کیا کہ قرآن میں کونسی دنیاوی شئی سے عاقل انسان کو اجتناب کا حکم دیا گیا ہے ؟ انہوں نے فرمایا آخرت کے بجائے دنیا کی طرف دعوت دینے والی شی شرعا ممنوع ہے۔

۱۴۳۵۵-اسحاق بن احمد، ابراہیم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ احمد بن الحواری کا قول ہے:

میں نے حرملہ کے ایک راھب سے نام دریافت کیا تو اس نے جریج نام بتایا۔ پھر میں نے اس سے گرجہ میں گوشہ نشینی کی وجہ پوچھی؟ اس نے کہا شہوات دنیوی سے اجتناب کی خاطر میں نے ایسا کیا ہے۔ پھر میں نے ان سے سوال کیا کہ آپ عوام کے ساتھ رہ کر شہوات دنیویہ سے اجتناب نہیں کر سکتے؟ انہوں نے کہا کہ میں کمزور ہونے کی وجہ سے اس سے عاجز ہوں۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے توراۃ میں پڑھا ہے کہ بدن انسان کی تخلیق زمین اور اسکی روح کی تخلیق ملکوت السمٰوات سے کی گئی ہے۔ انسان کے مصائب وآلام برداشت کرنے کیوقت بدن لیکن ناز ونعمت کے وقت بدن انسانی کامل طور پر زمین کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے۔ اس کے بعد دنیا اسکے نزدیک محبوب ترین شئی بن جاتی ہے۔

۱۴۳۵۶-اسحاق، ابراہیم، احمد کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے۔

اے میرے لخت جگر عافیت کے طالب کو اللہ تعالی عافیت سے مالا مال کردیتا ہے۔

۱۴۳۵۷-اسحاق، ابراہیم، احمد، کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔

اللہ کو راضی کرنا اور اسی کی مخلوق پر رحم کھانا مرسلین کا درجہ ہے۔

۱۴۳۵۸-اسحاق، ابراہیم کے سلسلۂ سند سے احمد کا قول مروی ہے۔ جب بھی میں نے ابوسلیمان سے قساوت قلبی کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا یہ تمہاری بداعمالیوں کا نتیجہ ہے۔ ورنہ اللہ تعالی ظالم نہیں ہے۔ ابوسلیمان نے مجھ سے سوال کیا کہ صبر سے اوپر بھی کوئی درجہ ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں فرمایا اس کے حصول کی کوشش کرو۔ اسکے بعد انہوں نے فرمایا جب صابرین کو آخرت میں بے حساب نوازا جائیگا تو نامعلوم اس سے اونچے درجہ کے لوگوں کو کس چیز سے نوازا جائیگا۔

۱۴۳۵۹-ابواحمد محمد بن اسحاق حافظ، سعید بن عبدالعزیز حلبی کے سلسلۂ سند سے احمد ابن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔ بالقصد دنیا کی طرف متوجہ ہونے والے اور اس سے محبت کرنے والے انسان کے قلب سے اللہ تعالی یقین کا نور نکال لیتا ہے۔

۱۴۳۶۰-محمد بن حسین بن موسی، محمد بن جعفر بن مطر کے سلسلۂ سند سے ابراہیم بن یوسف کا قول مروی ہے۔ احمد بن ابی الحواری نے اپنی

۱۔ طبقات الصوفية ۹۸. وطبقات الشعراني ۱/۹۶. وشذرات الذهب ۲/۱۱۰. ومرآة الجنان ۲/۱۵۳. والبداية والنهاية ۱۰/۳۴۸. وسير النبلاء ۸/۲/۱۶۵. وطبقات الحنابلة ۱/۷۸. والجرح ۳/۲/۷۳. وطبقات الاولياء، لابن الملقن صفحة ۳۱.

کتاب دریامیں ڈالنے کے بعد فرمایاتم نے میری خوب رہنمائی کی،لیکن مقصود کے حصول کے بعد ذریعہ سے شتغال بے کار ہے۔
۱۴۳۶۱-محمد بن حسین محمد بن عبداللہ طبری کے سلسلۂ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے۔
احمد بن ابی الحواری نے بتیس سال تک علم حاصل کیا،اس کے بعد تمام کتب دریا میں ڈالکر فرمایا میں نے یہ کام حقارت کی عرض سے نہیں کیا بلکہ اس سے،میرا مقصود ذات الٰہی تک پہنچنا تھا
لہٰذا اس کے بعد میں اس سے بے نیاز ہوں۔
۱۴۳۶۲-محمد بن حسین،عن ابیہ،ابراہیم بن شیبان سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔
ذات الٰہی کی سب سے بڑی دلیل خود اس کی ذات ہے،طلب علم تو آداب خدمت کے حصول کیلئے ہے۔
۱۴۳۶۳-ابوبکر محمد بن عبداللہ بن عبدالعزیز رازی کے سلسلہ سے ابوعمر بیکندی کا قول مروی ہے۔
حصول علم کے بعد ایک روز احمد بن ابی الحواری کے قلب پر حق کے بارے میں قلیل سا تذبذب پیدا ہوا،اس کے بعد انہوں نے اپنی تمام کتب دریائے فرات کے کنارے ڈالدیں،پھر ان پر بیحد گریہ طاری ہوگیا اور فرمایا یہ کتب اگر چہ ذات الٰہی تک وصول کیلئے بہترین دلیل ثابت ہوئیں،لیکن مقصود کے حصول کے بعد دلیل کے ساتھ اشتغال بے کار ہے۔
۱۴۳۶۴-ابواحمد محمد بن احمد بن حمران رازی نیساپوری،ابوبکر محمد بن عبداللہ نیساپوری،ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے عتبہ بن ابی مائل کا قول مروی ہے۔

تین چیزوں مرض،شادی اور حج کے بعد اپنے ایمان پر ثابت قدمی درحقیقت ثابت قدمی ہے۔

۱۴۳۶۵-ابواحمد،محمد،جدی عباس،احمد ابن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے بشر بن سری کا قول مروی ہے۔
اللہ کی مبغوض شئی دنیا سے محبت محبت الٰہی پر دلیل نہیں ہے،بلکہ اطاعت الٰہی محبت الٰہی پر دلیل ہے۔بندہ کے محبت کرنے کے بعد اللہ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔لیکن اسکی ابتداء اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔احمد کا قول ہے۔دنیا کا عارف دنیا سے زہد اور آخرت کا عارف اسکی طرف رغبت اختیار کرتا ہے۔اللہ کا عارف اسکی رضاء کو ترجیح دیتا ہے۔نیز احمد ہی کا قول ہے۔مفلسی کی حالت میں دنیا سے بے التفاتی اختیار کرنا دھوکہ ہے،البتہ اسکے ہوتے ہوئے اس سے بے رغبتی اختیار کرنا کمال ہے۔
۱۴۳۶۶-محمد بن جعفر بن یوسف،عبداللہ بن محمد بن یعقوب،ابوحاتم،احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے ابوزکریا یحیٰی ابن ابی علاء کا قول مروی ہے۔
انسان قرآن چھوڑنے کے بعد جب دوبارہ اسکی تلاوت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے انسان! تیرا میرے کلام سے کیا تعلق؟
۱۴۳۶۷-محمد،عبداللہ،ابوحاتم،احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے یحیٰ بن زکریا کا قول مروی ہے۔
ایک بار ہم علی بن بکار کے پاس تھے ان کے پاس سے ایک بادل گزرا پس میں نے ان سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا:خاموش ہوجاؤ کیا تو نہیں ڈرتا کہ اس میں پتھر ہو۔(یعنی کیا تمہیں سنگ باری کا خطرہ نہیں ہے)
۱۴۳۶۸-محمد،عبداللہ،ابوحاتم،احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے اسحاق بن خلف کا قول مروی ہے۔
ایک بار حضرت عیسیٰؑ نے متغیر الابدان والالوان لوگوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرتے ہوئے ان سے تغیر الوان کی وجہ دریافت کی۔انہوں نے کہا اس کا سبب عذاب دوزخ کا خوف ہے۔حضرت عیسیٰ نے فرمایا تم عذاب دوزخ سے خوف زدہ لوگ ہو۔اور اللہ تعالیٰ ضرور خوف زدہ کو امن دیتا ہے۔اسکے بعد حضرت عیسیٰؑ نے پہلے سے بھی شدید متغیر الابدان والالوان لوگوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرتے ہوئے ان سے اس کی وجہ پوچھی،انہوں نے کہا اس کا سبب حصول جنت کا شوق ہے۔حضرت عیسیٰ نے فرمایا تم جنت کے

مشاق ہو، اور اللہ تعالیٰ امیدوار کی امید ضرور پوری کرتا ہے۔ پھر حضرت عیسیٰ نے پہلے سے اشد متغیر الابدان والالوان لوگوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرتے ہوئے ان سے اس کی وجہ دریافت کی؟ انہوں نے کہا اس کا سبب محبت الٰہی ہے۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا تم ہی مقربین ہو۔

۱۴۳۶۹- محمد، عبداللہ، ابوحاتم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے ولید بن عتبہ کا قول مروی ہے۔

ایک بار میں نے ابوصفوان بن عوانہ سے سوال کیا انسان کس وجہ سے اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا اس کے نیک صالح ہونے کی وجہ سے۔

۱۴۳۷۰- محمد، عبداللہ، ابوحاتم کے سلسلۂ سند سے احمد کا قول مروی ہے۔

میں نے ایک راہب سے سوال کیا تمہاری کتب میں سب سے اہم چیز کون سی بیان کی گئی ہے۔ اس نے کہا ہماری کتب کی بیان کردہ سب سے اہم چیز محبت الٰہی کے حصول میں پوری قوت کا خرچ کرنا ہے۔

۱۴۳۷۱- عبداللہ اصفہانی، احمد بن محمد، ابوعلی بن حسین بن عبداللہ بن شاکر سمرقندی کے سلسلۂ سند سے ابوحسن احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔

اے انسان سب سے قطع تعلق کر کے اللہ سے تعلق قائم کر۔ عابد، زاہد، متوکل، صاحب استقامت، عارف، ذاکر، باحیا، خوف الٰہی، اللہ سے امید رکھنے والا اور اسکی رضا پر راضی ہونیوالا بن جا، اور اسکی علامت اللہ کی پسند فرمودہ چیزوں کو اختیار کرنا ہے۔ اسکے بعد منجانب انسان کی مدد کی جاتی ہے۔ قلب سے ندامت، زبان سے استغفار، ظلم نہ کرنے اور عبادت میں کوشش کے بعد ہی انسان کو توبہ کی توفیق ہوتی ہے۔ پھر توبہ سے زہد، زہد سے صدق، صدق سے توکل، توکل سے استقامت، استقامت سے معرفت، معرفت سے ذکر الٰہی، ذکر الٰہی سے حلاوت، حلاوت سے لذت، لذت سے انس، انس سے حیاء، اور حیاء سے خوف الٰہی پیدا ہوتا ہے۔

۱۴۳۷۲- عبداللہ اصفہانی، احمد بن محمد، ابوعلی بن حسین بن عبداللہ بن شاکر سمرقندی، ابوحسن احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے عبدالعزیز کا قول مروی ہے۔ کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمانبردار بندوں کو اچھی آواز عطا نہیں کی لیکن ان کو اپنی اطاعت وفرمانبرداری کی ایسی لذت عطا فرمادی ہے جو اچھی آواز سے زیادہ ہے۔

۱۴۳۷۳- احمد، شعیب بن احمد قرشی کے سلسلۂ سند سے دکین فزاری کا قول مروی ہے۔

حضرت ابراہیم کی وفات کے وقت جب ملک الموت ان کے پاس آئے تو انہوں نے ان سے فرمایا کیا تم نے کسی دوست کو دوست کی روح قبض کرتے دیکھا ہے؟ ملک الموت نے اسی وقت بارگاہ الٰہی میں پہنچ کے حضرت ابراہیم کی بات اللہ سے عرض کردی۔ پھر دوبارہ ملک الموت حضرت ابراہیم کے پاس آئے؟ اور ان سے فرمایا کیا آپ نے کسی دوست کو دوست کی ملاقات کو ناپسند کرتے دیکھا ہے؟ حضرت ابراہیم نے فرمایا اب تم میری روح قبض کرلو۔

۱۴۳۷۴- عبداللہ اصفہانی، احمد، حسین، احمد، کے سلسلۂ سند سے عبداللہ حذاء کا قول مروی ہے۔

ایک بار حضرت یوسف نے حضرت ابراہیم، حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کی نیکی کا واسطہ دے کر اللہ سے دعا کی تو اللہ کی طرف سے ندا آئی اے یوسف آپ نے میرے منعم علیہم لوگوں کا واسطہ دیکر مجھ سے دعا کی ہے۔ لہٰذا میں تمہاری دعا ضرور قبول کرونگا۔ احمد نے کہا: کہ میں نے ابی سلیمان سے کہا میں بعض اولیاء سے آج سے پہلے بہت محبت کرتا تھا تو انہوں نے مجھ سے کہا اس کا قرب ہے کہ اولیاء کی محبت سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اولاً پھر اس کے بعد دل ان کی محبت میں مشغول ہو جاتا ہے

احمد فرماتے ہیں میں نے ابوسفیان کو فرماتے سنا کہ ایک موقع پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت یحیٰی علیہ السلام کے ساتھ چلتے ہوئے ایک خاتون کو ٹکر ماری اس موقع پر حضرت یحیٰی نے حضرت عیسیٰ سے فرمایا آج تم ایک خاتون کو ٹکر مار کرنا قابل تلافی جرم کے مرتکب ہو

گئے ہو۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا غیر شعوری طور پر میں نے ایسا کیا ہے۔ حضرت یحیٰ نے فرمایا سبحان اللہ آپ کا بدن تو میرے ساتھ ہے آپکی روح کہاں ہے؟ حضرت عیسیٰ نے فرمایا میری روح اگر وہ حضرت جبرئیل کے طرف بھی متوجہ ہو جائے تو میں سمجھوں گا کہ ایک لمحہ کیلئے بھی مجھے معرفت الٰہی حاصل نہیں ہوئی۔

۱۴۳۷۵- عبداللہ اصفہانی، احمد، حسین، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے محمد کا قول مروی ہے۔

ایک اسرائیلی شخص کے جزیرۃ البحر کی جھاڑیوں میں چھ سو برس تک عبادت کرنے کی وجہ سے سر کے بال اتنے بڑے بڑے ہو گئے۔ کہ ایک روز گزرتے ہوئے جھاڑی کی بعض ٹہنیوں میں اسکے بال اٹک گئے، اسی اثناء میں ایک روز پرندہ کے گھونسلے دار درخت کے نزدیک سے اس کا گزر ہوا، اس نے نماز میں اپنا رخ قلیل سا اسکی طرف پھر لیا، غیب سے ندا آئی تم میرے غیر کے طرف متوجہ ہو گئے ہو، یاد رکھو اس کے عوض میں نے تمہارے درجوں سے دو درجے کم کر دیئے۔

۱۴۳۷۶- ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، ابو مغلس کے سلسلۂ سند سے عبید اللہ جھنی کا قول مروی ہے۔

اہل جنت کیلئے رضاء الٰہی جنت کی تمام نعمتوں سے بڑی نعمت ہے۔

۱۴۳۷۷- ابو محمد، اسحاق کے سلسلۂ سند سے احمد کا قول مروی ہے۔ ایک روز میں نے ابوسلیمان سے اس حدیث پر بحث کی کہ قیامت کے روز ہر حال میں حمد الٰہی کرنے والے لوگوں کی ایک جماعت سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگی، انہوں نے فرمایا تیرے لئے ہلاکت ہو وہ یہ نہیں کہ تو اس کی تعریف کرے۔ مصیبت پر اور تیرا دل بخل کرے۔ پس جب تو اس طرح ہو تو امید رکھ کہ تو صابرین میں سے ہے بلکہ اس کا مطلب صدق دل سے ہر وقت حمد الٰہی میں مشغول ہونا ہے۔

۱۴۳۷۸- ابو محمد، اسحاق، احمد کے سلسلۂ سند سے محمود کا قول مروی ہے۔

عظیم سلطنت ہونے کے باوجود چھوٹی چھوٹی چیزوں کو دیکھنے والی ذات پاک ذات ہے۔

۱۴۳۷۹- ابو محمد، اسحاق، احمد، عبدالخالق بن جبیر کے سلسلۂ سند سے ابو موسیٰ طرسوی کا قول مروی ہے۔

عابد کی طرف ہر وقت اللہ کی نظر رحمت متوجہ رہتی ہے۔

۱۴۳۸۰- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے مضاء بن عیسیٰ کا قول مروی ہے۔

میرے سامنے سباع موصلی سے زہد کے آخری درجہ کے بابت سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا محبت الٰہی زہد کا سب سے آخری درجہ ہے۔

۱۴۳۸۱- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نائلہ، احمد کے سلسلۂ سند سے مضاء بن عیسیٰ کا قول مروی ہے۔

زاہدین اللہ تک رسائی کے بعد واپس نہیں لوٹتے، کیونکہ واپس لوٹنا صراط مستقیم سے پھرنا ہے۔

۱۴۳۸۲ احمد، ابراہیم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے محمد بن ثابت قاری کا قول مروی ہے۔

فرائض میں کوتاہی کرنے والا دنیا میں لذت الٰہی کی رسائی سے محروم رہتا ہے۔

۱۴۳۸۳ احمد، ابراہیم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے ابو موفق ازدی کا قول مروی ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔ متوکل انسان کو میں دوسرے کے حوالہ نہیں کرتا، اور مجھ سے خوف زدہ انسان کو میں کسی سے خوف زدہ نہیں کرتا

۱۴۳۸۴- احمد، ابراہیم، احمد کے سلسلۂ سند سے عبدالعزیز بن عمیر کا قول مروی ہے۔

مریض قلب مقصود حاصل کرنے کے بعد محبت الٰہی میں اڑنے لگتا ہے۔

۱۴۳۸۵ احمد، ابراہیم، احمد زیدان کے سلسلۂ سند سے عتبہ الغلام کا قول مروی ہے۔

مین نے بیس برس مشقت ومجاہدہ برداشت کرنے کے بعد بیس سال عیش کی۔

۱۴۳۸۶۔ابی، احمد بن محمد بن عمر، حسین بن عبداللہ، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے محمد بن تمام کا قول مروی ہے۔
کلام اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے یہ دیوار پر لگائی جانے والی مٹی کے مانند ہے کہ اس کا دیوار پر ٹھہرنا نقصان دہ ہے
۱۴۳۸۷۔ ابی، احمد، حسن، احمد کے سلسلۂ سند سے مضاء بن عیسیٰ کا قول مروی ہے۔
اے انسان اللہ سے ڈر پھر تجھے منجانب اللہ کارآمد باتوں کا الھام ہوگا۔ اور اسی کیلئے عمل کر پھر تجھے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہوگی۔
۱۴۳۸۸۔عبداللہ محمد، عمر بن بحر اسدی کے سلسلۂ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔
ایک بار بلاد شام میں ایک خاتون نے مجھ سے صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کی درخواست کی، میں نے کہا معاملات کا صحیح کرنا اور دنیاوی تعلق کا ختم کرنا اس کیلئے شرط ہے۔
اس کے بعد رو کر اس نے کہا اے احمد اب تک تمہارے قلب وجوارح کو درست رکھنے والی ذات پاک ذات ہے۔ اس کے بعد وہ بیہوش ہوگئی۔ میں نے ایک خاتون کو اس کی تلاشی کا حکم دیا، چنانچہ تلاشی لینے پر اسکی جیب سے ایک وصیت نامہ برآمد ہوا جس پر مکتوب تھا۔ میرے مرنے کے بعد انہی کپڑوں میں مجھے کفن دے دینا۔ اگر اللہ کے ہاں میرے لئے بھلائی کا فیصلہ ہوا تو یہ کپڑے میرے لئے نیک بختی ورنہ بدبختی کا باعث ہونگے، اس وقت اس کی روح پرواز کرچکی تھی، میں نے خادم کو اس کے بارے میں معلومات کا حکم دیا، خادم نے معلومات کر کے بتایا کہ یہ باندی بدہضمی کی وجہ سے کھانا نہیں کھاسکتی تھی۔ اس کی وجہ سے اسے درد شکم بھی لاحق تھا۔ لوگوں نے ایک شامی طبیب سے اس کے علاج کا ارادہ کیا تو اس نے کہا مجھے اس کے بجائے احمد بن ابی الحواری کے پاس لے جاؤ، وہی میرا علاج کرسکتے ہیں۔
۱۴۳۸۹۔ابومحمد بن حیان، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے جعفر بن محمد بن احمد میمونی کا قول مروی ہے۔
ایک بار میں نے ابو عالیہ ریاحی کے واسطہ سے موصلی کے سامنے یہ حدیث بیان کی۔ اے امت محمد یہ کے ربانین اس جنت کی طرف دوڑو جس کی زمین سبز زبرجد کی ہوگی، اس میں یاقوت ومرجان کی نہریں جاری ہونگی اس پر میووں کے درختوں کی ٹہنیاں سایہ افگن ہونگی۔ اس حدیث کے سننے کے بعد وہ بیہوش ہوگئے۔
۱۴۳۹۰۔سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی کے سلسلۂ سند سے وکیع بن جراح کا قول مروی ہے۔
وکیع بن جراح حدیث کے بیان سے قبل فرمایا کرتے تھے۔ دنیا میں ہم صرف اللہ کے عفو اور اسکی پردہ پوشی کی وجہ سے زندہ ہیں۔
۱۴۳۹۱۔عبداللہ، احمد، حسین بن عبداللہ بن شاکر، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے احمد بن داؤد کا قول مروی ہے۔
ایک بار بنی اسرائیل نے تمام لوگوں میں سے سات اشخاص کو منتخب کر کے معرفت الٰہی کے حصول کیلئے انہیں غار میں بند کر کے دھن کو مٹی سے سیل کردیا۔ تین روز تک ان میں سے یومیہ ایک آدمی دنیا سے رخصت ہوتا رہا۔ اسکے بعد موجودین میں سے سب سے کم سن نے لوگوں سے کہا کہ مجھے معرفت الٰہی حاصل ہوچکی ہے، اس لئے غار کی سیل توڑ دو، چنانچہ لوگوں نے غار کی سیل توڑ کر اس سے معرفت الٰہی کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا؟ اس نے کہا میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ معرفت الٰہی کی حقیقت تک رسائی ناممکن ہے، اب تمہاری مرضی ہے انشاء اللہ ہم تمہارے حکم سے روگرداں نہیں ہوں گے۔ احمد بن ابی الحواری کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث جب ابوسلیمان سے بیان کی تو انہوں نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا معرفت الٰہی کی حقیقت تک رسائی واقعۃً ناممکن ہے۔ البتہ لوگ اپنے اپنے مجاہدہ وریاضت کے اعتبار سے عارف باللہ ہوتے ہیں۔
۱۴۳۹۲۔عبداللہ، احمد، احمد بن ابی الحواری، ایوب، عائشہ کے سلسلۂ سند سے عبدالرحمن بن زیاد بن انعم کا قول مروی ہے: منجانب اللہ حضرت موسیٰ سے کہا گیا قرآن کریم دودھ سے لبریز برتن کی مانند ہے جس سے بار بار مکھن نکلتا ہو۔

۱۴۳۹۳-عبداللہ، احمد، حسین، احمد بن ابی الحواری، ابوسمط یوسف بن مخلد کے سلسلۂ سند سے ابوعمر مؤذن کا قول مروی ہے:

میں نے ''تورات'' میں ارشاد ربانی پڑھا ہے۔ میں یکتا ہوں کوئی چیز حتیٰ کہ صفا پہاڑ پر چلنے والی چیونٹی اور فضا میں اڑنے والا پرندہ بھی میری نظر سے پوشیدہ نہیں ہے۔ میں تمام لوگوں کے قلوب کے بھیدوں سے واقف ہوں۔ اور میں بندہ کو اسکی نیت کے مطابق عطا کرتا ہوں۔

۱۴۳۹۴-عبداللہ، احمد، حسین، احمد کے سلسلۂ سند سے ھشام بن عمرو کا قول مروی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ وعیسیٰ کو خطاب کر کے فرمایا اے موسیٰ وعیسیٰ دنیا اور شہوت پرستی طلب آخرت کے حصول میں حائل بننے والی ہیں اے میرے رسول! میں عاصی کو مہلت دیتا ہوں، اور طالب کو احسن طریقہ سے نوازتا ہوں احمد کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے یہ ابوسلیمان کو سنائی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا جب حضرت موسیٰ وعیسیٰ کو عتاب کیا گیا ہے تو میں اور آپ تو کیا چیز ہیں۔

۱۴۳۹۵-ابوعبداللہ احمد بن اسحاق، اسحاق، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابی الحواری کی سند سے عابدہ زاہدہ اسماء الدملیہ کا قول مروی ہے:

ایک بار میں نے بیضاء بنت مفضل سے عارف کی علامت کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا عارف دنیا میں بے قرار وحشت زدہ پرندہ کی مانند ہوتا ہے۔ وحدۃ کو پسند کرتا ہے۔ بھوک اور پیاس کے وقت معرفت الٰہی اس کیلئے کھانا اور پانی ثابت ہوتی ہے وہ ہر وقت محبت الٰہی میں مشغول رہتا ہے۔

۱۴۳۹۶-احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی الحواری، یونس بن محمد حذاء کے سلسلۂ سند سے حمزہ نیساپوری کا قول مروی ہے:

صاحب دین کو تفکر کی وجہ سے رضا الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ پھر دنیا سے دوری کی وجہ سے شر سے نجات ملتی ہے، پھر توکل کی وجہ سے اسکی کفالت کی جاتی ہے، پھر ترک شہواۃ کی وجہ سے اسے بے فکری نصیب ہوتی ہے، پھر ہر فانی شئی سے استغناء کی وجہ سے اسکی عقل تام ہوتی ہے۔

۱۴۳۹۷-احمد، ابراہیم، احمد کے سلسلۂ سند سے شعیب بن حرب کا قول مروی ہے:

اسلام کے ساتھ قبر میں جانے والے انسان کیلئے خوشخبری ہے۔

۱۴۳۹۸-احمد، ابراہیم بن حرب، بن مفضل کے سلسلۂ سند سے ابوملیح رقی کا قول مروی ہے۔

قبر میں خوف خدا نہ رکھنے والے انسان کو دنیاوی چیزوں سے ڈرایا جاتا ہے۔

۱۴۳۹۹-عبداللہ، حسن بن ابان، حسین بن عبداللہ بن شاکر، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے علی بن حواری کا قول مروی ہے۔ ایک روز حضرت یحییٰ بن زکریا جو کی روٹی کھا کر سو گئے، اللہ نے بذریعہ وحی ان سے فرمایا کیا تم نے میرے گھر اور ہمسائیگی سے بہتر کوئی گھر اور ہمسائیگی دیکھی ہے۔ اے یحییٰ اگر جنت دیکھتا تو اشتیاق کی وجہ سے بے حال ہو جاتا اور اگر دوزخ کو دیکھ لیتا تو خوف کی وجہ سے مسلسل گریہ کناں رہتا۔

۱۴۴۰۰-عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن عبداللہ بن سلیمان قرشی، ابوحسن علی بن صالح بن حلال قرشی، احمد بن احرم مزنی عقیلی کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن معین کا قول مروی ہے۔

ایک بار احمد بن حنبل اور احمد بن ابی الحواری کی مکہ میں ملاقات ہوئی۔ احمد بن حنبل نے احمد سے ان کے استاد ابوسلیمان کے حوالہ سے حدیث بیان کرنے کو کہا؟ احمد بن ابی الحواری نے ان سے بحوالہ استاد بیان کیا کہ گناہوں سے اجتناب کرنے والے لوگوں کو ملکوت السماوات کی سیر کرائی جاتی ہے، اور انہیں بلا استاد حکمت کی باتیں القاء کی جاتی ہیں۔ احمد ابن حنبل نے فرمایا میں نے اس سے زیادہ عجیب بات نہیں سنی، اسکے بعد انہوں نے بحوالہ انس بن مالک بیان کیا کہ:

فرمان رسول ہے:
معلوم چیزوں پر عمل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ بلا تعلم علم عطاء کرتا ہے۔ اس کے بعد ابن حنبل نے احمد اور ان کے شیخ کی تصدیق فرمائی۔[1]

۱۴۴۰۱- علی بن یعقوب دمشقی، عثانی بن محمد عثمان، جعفر بن احمد بن عاصم، احمد بن ابی الحواری، علی بن ابی حر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:
ایک بار اوزاعی نے حج کے موقع پر مسجد نبوی میں قبر و منبر کے درمیان ایک نوجوان کو عبادت میں خوب ریاضت کرتے دیکھا۔ اس نے ابن شابور کے واسطہ سے حضرت عیسیٰ کا قول نقل کیا کہ:
جنت کی مخفی نعمتوں کی وجہ سے دنیا کی ظاہری لذات کو چھوڑنے والے انسان کیلئے خوشخبری ہے۔

۱۴۴۰۲- عثمان بن محمد عثمانی، ابوحسن بغدادی کے سلسلۂ سند سے احمد بن ابی حواری کا قول مروی ہے:
ایک روز میں نے ابوسلیمان کو روتے دیکھ کر ان سے اس کی وجہ پوچھی؟ انہوں نے فرمایا گزشتہ شب خواب میں ایک حور ہاتھ میں ایک رقعہ لئے میرے محراب سے نکلا، اس نے مجھے اس رقعہ کے پڑھنے کو کہا، میں نے اسے پڑھا تو اس میں درج ذیل اشعار مکتوب تھے۔
دنیا کی ظاہری لذتوں نے تجھے جنت کے بالا خانوں میں ناز و نخرے والی حوروں کے ساتھ زندگی گزارنے سے منع کر دیا۔ اخروی زندگی ابدی زندگی ہے۔ نیند سے بیدار ہو جا کیونکہ تہجد میں قرآن پڑھنا افضل ہے۔

۱۴۴۰۳- عبداللہ، اسحاق بن ابراہیم مسوحی، عبداللہ بن حجاج، عبداللہ بن اشنویہ ازدی، عباس بن حمزہ کے سلسلۂ سند سے احمد بن ابی حواری کا قول مروی ہے،
میں نے ایک روز ابوسلیمان سے رونے کی وجہ دریافت کی، انہوں نے فرمایا میں کیوں نہ روں جب کہ شب کی تاریکی چھا جاتی ہے۔ اور ہر دوست اپنے دوست سے خلوت اختیار کر لیتا ہے اور عارفین کے قلوب روشن ہو جاتے ہیں اور لوگ اپنے اپنے انداز میں اللہ سے مناجات میں مشغول ہو جاتے ہیں تو اللہ کی طرف سے اعلان ہوتا ہے مجھے اپنے جلال کی قسم میں ان لوگوں کے قلوب سے دہشت ختم کر دوں گا اور قیامت کے روز ان کا انیس ہوں گا، اور آخرت میں انہیں اپنا دیدار کراؤں گا۔ اور انہیں میں عجیب و غریب نعمتوں سے نوازوں گا۔

۱۴۴۰۴- عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن محمد میسرۃ، علی بن عبدالعزیز کے سلسلۂ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول ہے۔
ایک بار مجھ سے سلیمان نے فرمایا دنیا کی چند روزہ بھوک، پیاس، فقر اور صبر آخر کار ختم ہو ہی جائیگا۔

۱۴۴۰۵- عثمان بن محمد، عبدالواحد بن احمد تنیسی، ابوعثمان سعید بن حکم بن اوس دمشقی، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے ابوعلی رجبی کا قول مروی ہے، حسن بن یحییٰ نے ایک نوجوان سے چند روز سے غائب ہونے کی وجہ دریافت کی اس نے عرض کیا دنیا کے فانی ہونے کی وجہ سے اس کے بعد موت تک وہ گھر سے نہیں نکلا۔

۱۴۴۰۶- عثمان بن محمد، علی بن احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن احمد کے سلسلۂ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔؟

۱۴۴۰۷- محمد بن علی بن حبیش، ابن منیع، عباس بن حمزہ، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔
کم کھانا زیادہ کھا کر تمام شب عبادت سے مجھے زیادہ پسند ہے۔

---

[1] الاحادیث الضعیفة ۴۲۲. والدر المنثور ۲۷۲/۱. واتحاف السادة المتقین ۴۰۳/۱، ۴۴۹/۳، ۳۲۳/۷. والاسرار المرفوعة ۳۲۵. والفوائد المجموعة ۲۸۹. وکشف الخفا ۳۶۵/۲. وتخریج الاحیاء ۷/۱، ۱۳/۳. وتذکرة الموضوعات ۲۰.

۱۴۴۰۸- محمد، ابن منیع، عباس، احمد کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔
کچھ لوگ ہمہ تن جنت اور اسکی نعمتوں میں ہی مستغرق رہتے ہیں۔

۱۴۴۰۹- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف کے سلسلۂ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔
ایک بار میں نے ابوبکر عیاش سے حدیث بیان کرنے کی درخواست کی، انہوں نے فرمایا اگر مجھے کسی طالب حدیث کا علم ہو جائے تو میں بیان حدیث کیلئے ان کے گھر جانے سے بھی دریغ نہیں کرونگا۔

۱۴۴۱۰- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد، محمد کندی کے سلسلۂ سند سے بعض شیوخ کا قول مروی ہے۔
دو امر غیر معلوم الصوآہوں تو ان میں سے اقرب الیٰ مخالفت النفس کو اختیار کرو، کیونکہ حق اسی کی جانب ہوگا۔

۱۴۴۱۱- اسحاق، ابراہیم، احمد کے سلسلۂ سند سے عبدالعزیز بن عمیر کا قول مروی ہے۔
پیش آنے کے وقت جب دنیا کے بادشاہ کے تعلق کا اثر انسان پر ضرور ظاہر ہوتا ہے تو اللہ کے تعلق کا اثر انسان پر کیوں نہ ظاہر ہوگا۔

۱۴۴۱۲- اسحاق، ابراہیم، احمد، ابوجعفر حذاء کے سلسلۂ سند سے فضیل کا قول مروی ہے۔
مجھے کبھی بھی مقرب فرشتے اور نبی مرسل اور ولی کے عبادت کرنے پر تعجب نہیں ہوا، کیونکہ ان کا سبب توفیق الٰہی ہے، اگر انہیں ان سے زیادہ کی توفیق ہوتی تو وہ اس سے بھی زیادہ عبادت کرتے۔

۱۴۴۱۳- اسحاق، ابراہیم، احمد کے سلسلۂ سند سے عبدالعزیز بن عمیر کا قول مروی ہے۔
حضرت موسیٰ نے اللہ سے ہم کلامی کے وقت عرض کیا اے باری تعالیٰ میرے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہو رہا ہے کہ آپکا غیر مجھ سے ہم کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو سر اٹھا کر دیکھنا کا حکم دیا، چنانچہ حضرت موسیٰ نے سر اٹھا کر دیکھا تو آسمان پھٹ کر عرش الٰہی نظر آنے لگا فرشتے فضا میں قیام کی حالت میں دیکھائی دینے لگے۔

۱۴۴۱۴- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری عمر بن سلمہ سراج کے سلسلۂ سند سے ابوجعفر مصری کا قول مروی ہے۔
ارشاد ربانی ہے اے میرے محبین میرے تم کو نوازنے کے وقت عدم مال تمہارے لئے نقصان دہ نہیں ہے۔ اور میرے امان میں آنے کے بعد دشمن سے تم بے خوف رہو۔

۱۴۴۱۵- اسحاق بن ابراہیم، احمد کے سلسلۂ سند سے ابویوسف کا قول مروی ہے۔
اے انسان آخری عمر میں تو اللہ کا فرمانبردار بندہ بن جا۔

۱۴۴۱۶- اسحاق، ابراہیم، احمد، ابراہیم بن ایوب حورانی کے سلسلۂ سند سے ولید بن مسلم کا قول مروی ہے۔
اللہ تعالیٰ ایک مخلوق کو فناء کر کے دوسری مخلوق کو پیدا کر دیتا ہے جو اسکی بزرگی بیان کرنے میں مشغول ہو جاتی ہے۔

۱۴۴۱۷- اسحاق، ابراہیم، کے سلسلۂ سند سے احمد کا قول مروی ہے۔
عباس بن ولید بن یزید نے روتے ہوئے فرمایا کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ زمانہ مجھے کس طرف دھکیل رہا ہے۔

۱۴۴۱۸- اسحاق، ابراہیم، احمد، ابومریم صلت کے سلسلۂ سند سے حسن کا قول مروی ہے۔
اہل عقل کے مسلسل توجہ کے ساتھ ذکر کرنے سے ان کے قلوب بیدار ہو کر حکمت کی باتیں کرنے لگتے ہیں۔

۱۴۴۱۹- اسحاق، ابراہیم، کے سلسلۂ سند سے احمد کا قول مروی ہے۔
میں نے ابوطلحہ سے زہد فی الدنیا کی بابت سوال کیا انہوں نے فرمایا راحت و آرام کو پس پشت ڈال کر عبادت الٰہی میں ریاضتیں برداشت کرنا زہد فی الدنیا ہے۔

۱۴۴۲۰- عبدالمنعم بن عمر بن عبداللہ، احمد بن محمد بن زیاد، ابوعبدالرحمٰن بن درقین، احمد بن ابی الحواری، رجبی کے سلسلۂ سند سے ابوحبیب کا

قول مروی ہے۔

ایک شخص نے حضرت حسن سے عرض کیا کہ قلت اکل سے مجھے بھوک اور کثرت اکل سے بدہضمی کی شکایت رہتی ہے؟

حضرت حسن نے اس سے فرمایا یہ جہان دنیا تمہارے موافق نہیں ہے، لہٰذا تم اللہ تعالیٰ سے جہان آخرت کی دعا کرو۔

۱۴۴۲۱- عبدالمنعم، احمد بن محمد بن زیاد عبدالصمد بن ابی یزید، احمد بن ابی الحواری، قاسم بن اسد اصبہانی کے سلسلۂ سند سے عبید بن یعیش کا قول مروی ہے۔

ایک بار ہرم بن حبان نے اویس قرنی سے ملاقات اور سلام وکلام کے بعد عرض کیا کہ میں نے تو آپکی شہرت سے آپکو پہچان لیا آپ نے مجھے کیسے پہچانا؟ انہوں نے فرمایا عالم ارواح میں روحوں کے اجتماع کے وقت جن روحوں کی آپس میں ملاقات ہوگئی تو ان کے درمیان محبت پیدا کردی گئی، ورنہ اجنبیت برقرار رہی، لہٰذا معلوم ہوتا ہے کہ وہاں ہماری رُحوں کی ملاقات ہوگئی ہوگی جس کی وجہ سے آج میں نے آپکو پہچان لیا، اسکے بعد ہرم نے اویس سے عرض کیا کہ میں اللہ کیلئے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے فرمایا میرے نزدیک غیر اللہ سے محبت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ پھر حرم نے ان سے کہا میں آپ سے انس پیدا ہونے کا خواہاں ہوں۔ انہوں نے فرمایا میرے نزدیک اللہ سے وحشت زدہ کوئی نہیں ہے پھر ہرم نے ان سے وصیت کی درخواست کی تو فرمایا گوشہ نشینی اختیار کرو اس پر خرم نے ان سے کہا پھر معاش کا کیا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا تم پر افسوس ہے تم دین کے بارے میں تو اللہ کی طرف دوڑنے کے باوجود رزق کے معاملہ میں اسے متہم کررہے ہو۔

۱۴۴۲۲- عبداللہ بن محمد، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابی حواری کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔

اللہ نے حضرت داؤد کو بذریعہ وحی فرمایا داؤد میں نے شہوت کمزور لوگوں کیلئے پیدا کی ہے، اس سے اجتناب کرنا ورنہ میں تمہارے قلب سے اپنی محبت کی لذت ضرور ختم کردونگا۔

۱۴۴۲۳- عبداللہ، عمر، احمد کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔

تہجد پڑھنے والے تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں (۱) تہجد میں توجہ سے تلاوۃ قرآن کی وجہ سے ان پر گریہ طاری ہوجاتا ہے (۲) گریہ طاری ہونے کے بعد ان کی چیخ نکل جاتی ہے (۳) مخبوط الحواس ہوجاتے ہیں۔

۱۴۴۲۴- عبداللہ بن محمد، عمر بن بحر، احمد کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔

میں نے ایک شب ایک جوان کو پہاڑ کے دامن میں اللہ کے سامنے خوب عجز وانکساری کے ساتھ مناجات کرتے دیکھا جس سے مجھے اس کے عارف باللہ ہونے کا یقین ہوگیا، میں نے اس سے کہا اے نوجوان عارف کی چند علامات ہیں اس نے مجھ سے انکی تفصیل پوچھی تو میں نے کہا مصائب لوگوں پر ظاہر نہ کرنا اور کرامات ان کے سامنے بیان نہ کرنا پھر اس نے مجھ سے وصیت کی درخواست کی؟ میں نے اس سے کہا فقر کو غنیٰ آزمائش کو شفا، توکل کو معاش، بھوک کو پیشہ بنادو، اس کے بعد وہ مجھ سے جدا ہوگیا، پھر میں چلتے چلتے ایک سوئے ہوئے شخص کے پاس گزرا تو میں نے اسے بیدار کرتے ہوئے کہا اے غافل انسان بیدار ہوجا، اس لئے اب تک موت کی موت نہیں آئی ہے۔ اس نے سر اٹھا کر کہا مابعد الموت موت سے بھی زیادہ سخت ہے۔

۱۴۴۲۵- عبداللہ، عمر کے سلسلۂ سند سے احمد کا قول مروی ہے:

ایک بار عیاد الخوص نے فلسطین کے امیر ابراہیم بن صالح سے وصیت کی درخواست کی۔ انہوں نے فرمایا، آپ اپنے پر پیش کیے جانے والے اپنے اعمال کی فکر کرو۔ اس کے بعد گریہ کی وجہ سے ان کی ریش آنسو سے تر ہوگئی۔

۱۴۴۲۶- عبداللہ، عمر، احمد کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے:

امید خوف سے بڑھنے کے وقت انسان کا قلب فاسد ہوجاتا ہے۔

۱۴۴۲۷-عبداللہ، عمر کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے:
قیامت کے روز ایک انسان کو ہلاکت کا یقین ہو جانے کے بعد دنیا میں ایک بار صدق نیت کی وجہ سے بخشش کر کے جنت میں داخل کر دیا جائیگا۔
۱۴۴۲۸-عیاض بن زہیر فرماتے ہیں کہ یحیٰ بن معین کے سامنے احمد بن ابی الحواری کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ اہل شام کو اللہ تعالیٰ نے ان کی بدولت نوازا ہے۔
۱۴۴۲۹- ابومحمد بن حیان، احمد بن جعفر جمال، ابوحاتم، محمود بن خالد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے: جبکہ احمد بن ابی الحواری کا ذکر ان کے ہاں ہوا تو فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ ان جیسا کوئی شخص سطح زمین پر موجود نہیں ہے۔
۱۴۴۳۰-محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن احمد بن سعید رازی، عباس بن حمزۃ کے سلسلۂ سند سے احمد کا قول مروی ہے:
بندہ کو عبادت میں مجاہدہ کرنے کے بعد نیک کاموں سے راحت ہوتی ہے۔
۱۴۴۳۱- نیز احمد کا قول ہے، اللہ اپنی محبوب قوم کو ہر وقت انعامات سے نوازتا ہے۔
۱۴۴۳۲- نیز احمد کا قول ہے، دنیا کوڑا خانہ اور کتوں کی اجتماع گاہ ہے، اس کے باوجود کتا اپنی حاجت پوری کر کے اس سے دور ہو جاتا ہے، لیکن دنیا کا محبّ انسان کبھی دنیا سے دور نہیں ہوتا۔
۱۴۴۳۳-نیز احمد کا قول ہے۔ غیر سے تعریف کا خواہاں مشرک ہے۔
۱۴۴۳۴-احمد کا قول ہے۔
میں قرآن پڑھنے کے وقت اس کی آیات کی تشریح میں سرگرداں رہتا ہوں۔ مجھے سونے والے اور دنیا میں مشغول ہونے والے حفاظ پر تعجب ہے۔ اگر وہ اسکی حقیقت پر غور کرتے تو انکی موجودہ حالت نہ ہوتی۔
۱۴۴۳۵-محمد بن ابراہیم، احمد بن حسین بن طلاب، احمد بن ابی الحواری سلام مدینی مخزمی کے سلسلۂ سند سے ثوری کا قول مروی ہے۔
دنیا پر خوش ہونے والے انسان کے قلب سے خوف آخرت سلب کر لیا جاتا ہے۔
۱۴۴۳۶-محمد بن ابراہیم، احمد بن حسین بن طلاب، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے مروان بن معاویہ فزاری کا قول مروی ہے۔
میرے سامنے سفیان بن عیینہ نے ایک مسئلہ کے جواب میں لاادری فرمایا۔
۱۴۴۳۷-محمد کے سلسلۂ سند سے مروان بن محمد کا قول مروی ہے۔
میرے سامنے سفیان بن عیینہ نے ایک شیخ کو گانا گانے پر احمق فرمایا۔
۱۴۴۳۸-محمد کی روایت ہے حضرت احمد فرماتے ہیں میں نے وکیع بن الجراح کو فرماتے ہوئے سنا: اصحاب الحدیث کو چاہیے کہ دوران حدیث وضو کا اہتمام رکھیں۔
۱۴۴۳۹-محمد بن ابراہیم، محمد بن عون کے سلسلۂ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔
میں نے ولید سے حدیث نبوی (کہ حجامت کرنے اور کرانے والے افطار کریں، کیونکہ انہوں نے غیبت کی ہے) کے بابت سوال کیا تو انہوں نے فرمایا اہل اعراق کی تفسیر کی وجہ سے ہم حدیث رسول کو نہیں چھوڑیں گے۔ پھر میں نے ابن حنبل سے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے ولید کی تصدیق فرمائی۔ کیونکہ ترک حجامت تو ہمارے بس میں ہے۔ لیکن ترک غیبت بہت مشکل امر ہے۔
۱۴۴۴۰-اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے محمد کا قول مروی ہے۔
علی بن فضیل نے اپنے والد سے اصحاب رسول کے شیریں ہونے کے بابت سوال کیا تو انہوں نے فرمایا۔
کیونکہ رضاء الٰہی کے خاطر ان کا کلام ہوتا تھا۔

۱۴۴۴۱- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری کے سلسلۂ سند سے محمد کا قول مروی ہے۔
میں نے فضیل سے ارشاد باری "و لا ترکنوا الی الذین ظلموا" کی تشریح دریافت کی؟ انہوں نے فرمایا ظالمین کے ساتھ فعل، مکان اور زبان میں شرکت سے اجتناب کرو۔

۱۴۴۴۲- محمد بن احمد بن محمد، عبدالرحمٰن بن داؤد، محمد بن عباس، احمد کے سلسلۂ سند سے سفیان بن عیینہ کا قول مروی ہے۔
قیامت کے روز مؤمن کیلئے دنیا میں نماز کی ادائیگی کے سہل ہونے کے مانند وقوف بھی سہل کر دیا جائیگا۔

۱۴۴۴۳- محمد بن احمد عبدالرحمٰن بن داؤد، محمد بن عباس احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔
ابوحفص وصاف نے قرآنی آیات" فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنة" کی تشریح میں فرمایا اگر مخلوق کا حساب غیر اللہ کے سپرد کر دیا تو وہ پچاس ہزار سال میں بھی فیصلہ نہیں کر سکے گا، لیکن اللہ آخرت کے صرف نصف یوم میں مخلوق کے فیصلہ سے فارغ ہو جائے گا۔

۱۴۴۴۴- احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، احمد بن ابی الحواری، محمد بن عائذ، ابن شابور، سعید بن بشیر کے سلسلۂ سند سے قتادۃ کا قول مروی ہے۔
عابدوں سے محبت کرنے والے امراء بہترین امراء ہیں اور امراء سے محبت کرنے والے عابد بدترین عابد ہے۔

۱۴۴۴۵- ابوعلی حسن بن علی بن خطاب وراق، محمد بن محمد بن سلیمان، احمد بن ابی الحواری، حفص بن غیاث، ہشام ابن سیرین، عبیدۃ کے سلسلۂ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے۔
فرمان نبویؐ ہے۔ ہماری نماز عصر قضا کرانے والے لوگوں کے گھروں اور قبروں کو اللہ تعالیٰ آگ سے بھر دے۔

۱۴۴۴۶- حسن بن علی، محمد بن محمد، احمد بن ابی الحواری، حفص بن غیاث، اعمش، ابوضحیٰ، سنیر بن شکل کے سلسلۂ سند سے حضرت علیؓ نے آپؐ سے گزشتہ فرمان کہ مانند روایت کیا ہے۔

۱۴۴۴۷- محمد بن حسن یقطینی، محمد بن مظفر، محمد خطیب، محمد بن محمد بن سلیمان، احمد بن ابی الحواری، حفص بن غیاث مسعر، ابراہیم سکسکی ح۔ د حفص، عوام بن حوشب، ابراہیم سکسکی ابو بردۃ کے سلسلۂ سند سے ابوموسیٰ نے اپنے والد کا قول نقل کیا ہے کہ۔
فرمان نبویؐ ہے[1]
مریض اور مسافر کیلئے اللہ تعالیٰ صحت و اقامت کی حالت میں کئے جانے والے اعمال کا ثواب لکھتا ہے۔

۱۴۴۴۸- علی بن ہارون، ابوبکر بن ابن داؤد، احمد بن ابی الحواری، حفص بن غیاث، حجاج، مکحول، ابوادریس کے سلسلۂ سند سے ابوثعلبہ خشنی کا قول مروی ہے[2]
ہمارے سوال کرنے پر آپؐ نے مشرکین کے برتن دھو کر ہمیں ان کے استعمال کی اجازت دی۔

۱۴۴۴۹- محمد بن علی، عبداللہ بن احمد بن عتاب، احمد بن حسین بن طلاب، احمد بن ابی الحواری، ابومعاویہ، ہشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن عمرو کا قول مروی ہے:[3]
فرمان رسول ہے: اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے سلب کرنے کے بجائے اہل علم کو اٹھالے گا۔

۱۴۴۵۰- اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، ابن ابی الحواری، ابومعاویہ، ہشام بن مروۃ، ابیہ، عاصم بن عمر کے سلسلۂ سند

۱۔ المصنف لابن ابی شیبة ۳/۲۳۰، والدر المنثور ۲/۱۰۵. وتاریخ ابن عساکر ۱/۴۵۶.
۲۔ المستدرک ۱/۱۴۴. والسنن الکبری للبیهقی ۱/۳۳. وسنن سعید بن منصور ۴. وفتح الباری ۹/۶۲۲.
۳۔ صحیح البخاری ۱/۳۶. وصحیح مسلم، کتاب العلم ۱۳. وفتح الباری ۱/۱۹۴. ۱۳/۲۸۴.

سے حضرت عمر کا قول مروی ہے۔

حکومت کا حریص اس کے حصول کے بعد رعایا کے درمیان عدل قائم کرنے سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

۱۴۴۵۱- سلیمان بن احمد، محمد بن خلف، احمد بن ابی الحواری، ابن نمیر، اعمش، عمران بن مسلم، سوید بن غفلہ کے سلسلۂ سند سے بلال کا قول مروی ہے۔

آپ نماز میں ہمارے کندھوں اور قدموں کو درست فرماتے تھے۔

۱۴۴۵۲- ابو عبدالرحمٰن بن حارث غنوی، احمد بن قاسم مقبری جعفر بن محمد دمشقی، احمد بن الحواری، عبداللہ بن ادریس، عبداللہ بن سعید مقبری عن جدہ کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرۃ کا قول مروی ہے[1]

فرمان رسول ہے: اے لوگو! اگر تم مال کے ذریعہ لوگوں کی خدمت نہیں کر سکتے تو کم از کم ان سے خندہ پیشانی اور حسن اخلاق کا مظاہرہ تو کرو۔

۱۴۴۵۳- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن غوث، احمد بن ابی الحواری، وکیع، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم، ابیہ، عطاء بن یسار کے سلسلۂ سند سے ابو سعید خدری کا قول مروی ہے: فرمان رسول ہے: نیند یا نسیان کی وجہ سے وتر چھوڑنے والا یاد آنے یا بیدار ہوتے وقت اسے ادا کرے[2]

۱۴۴۵۴- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نائلہ

(دوسری سند) ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، احمد بن ابی الحواری، عبداللہ بن وہب، یونس، زہری کے سلسلۂ سند سے سالم کا قول مروی ہے:

میرے والد آپ علیہ السلام کی اتباع میں خاندان کے کمزور افراد کو مزدلفہ سے منیٰ پہنچاتے تھے۔

۱۴۴۵۵- عبداللہ بن محمد جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، ابو خزیمہ بکار بن شعیب، ابو حازم، ابیہ کے سلسلۂ سند سے سہل بن سعید کا قول مروی ہے:[3]

فرمان رسول ہے: نقصان دہ انسان کی دوستی سے گریز کرو۔

۱۴۴۵۶- ابو دلف عبدالعزیز بن محمد بن احمد بن عبدالعزیز بن دلف بجلی، یعقوب بن عبدالرحمٰن الدعاء، جعفر بن عاصم، احمد بن ابی الحواری، عباس بن ولید، علی بن موسیٰ، حماد بن زید، مالک بن دینار، حسن کے سلسلۂ سند سے کعب بن عمرۃ کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: برتنوں کے ٹوٹنے پر باندیوں کو سزا مت دو کیونکہ انسان کی زندگی کے وقت مقرر ہونے کی طرح ان کا بھی ایک وقت مقرر ہے[4]

۱۴۴۵۷- محمد بن ابراہیم بن علی، محمد بن حسن بن عون، احمد بن ابی الحواری، وکیع، ابان بن عبداللہ بجلی کے سلسلۂ سند سے ابو بکر بن حفص کا قول مروی ہے: ابن عمر نماز عید کیلئے گھر سے باہر تشریف لائے، آپ نے قبل العید و بعد العید کوئی نماز ادا نہیں کی اور فرمایا کہ آپ کا بھی یہی معمول تھا۔

۱۔ المستدرک ۱/۱۲۴۔ وتاریخ أصبهان ۱/۷۲۔ وکشف الخفا ۱/۲۵۲۔ والاحادیث الضعیفة ۶۳۴۔ واتحاف السادة المتقین ۶/۲۲۰۔ وتفسیر ابن کثیر ۶/۳۴۸۔ والدر المنثور ۲/۷۳۔ وکنز العمال ۵۱۵۸۔

۲۔ سنن الترمذی ۴۶۵۔ ومشکاة المصابیح ۱۲۷۹۔

۳۔ الکنی للدولابی ۱/۱۶۸۔

۴۔ الدرر المنتثرة ۱۷۵۔ والعلل المتناهیة ۲/۲۶۵۔ والاحادیث الضعیفة ۹۳۸۔ وکنز العمال ۲۵۰۳۲۔

۱۴۴۵۸- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسین، احمد بن ابی الحواری، وکیع، داؤد بن سوار مزنی کے سلسلۂ سند سے عمرو بن شعیب کے والد کے حوالہ سے ان کے دادا کا قول مروی ہے:

سات سال کی عمر میں بچوں کو نماز کی ادائیگی کا امر کرو، اور دس سال کی عمر میں نماز کے ترک پر انہیں سزا دو، اور انہیں الگ الگ لٹا دو۔ غلام کی شادی کرانے کے بعد اس کے ناف سے لیکر گھٹنے تک کے حصہ کو ستر ہونے کی وجہ سے مت دیکھو۔[۱]

۱۴۴۵۹- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن، احمد، وکیع، سعید بن سائب کے سلسلۂ سند سے داؤد بن ابی عاصم ثقفی کا قول مروی ہے: میں نے ابن عمر سے سوال کیا کہ آپ نے منیٰ میں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے بڑے وثوق کے ساتھ فرمایا کہ آپ نے منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی ہے۔

۱۴۴۶۰- محمد، محمد، احمد، وکیع، ابن ابی ذیب، عثمان بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے کہ آپ سفر سے قبل اور بعد نماز نہیں پڑھتے تھے۔

۱۴۴۶۱- محمد، محمد، احمد، وکیع، خلیل بن مرہ، معاویہ بن قرۃ کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرۃ کا قول مروی ہے:

فرمان رسولؐ ہے وتر چھوڑنے والے شخص کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔[۲]

۱۴۴۶۲- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری، یحیٰ ابن صالح وحاظی، عفیر بن معدان، سلیم بن عامر کے سلسلۂ سند سے ابوامامہ کا قول مروی ہے: فرمان نبویؐ ہے: اللہ نے مجھے القاء کیا ہے کہ کوئی انسان مقدرہ رزق مکمل کرنے سے قبل دنیا سے نہیں جائے گا اے لوگو! معصیت کے ذریعہ رزق مت تلاش کرو کیونکہ اللہ سے مقدرہ رزق اسکی اطاعت کے ذریعہ ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔[۳]

۱۴۴۶۳- احمد بن اسحاق، عبداللہ بن داؤد، احمد بن ابی الحواری، سلیم بن مطیر عن ابیہ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے: میں ایک سال حج کے موقع پر اپنی خالہ کے رفیق سفر تھا، سویداء مقام پر میں سوگیا، بیدار ہوکر میں نے وہاں ایک شخص کو داؤد طلب کرتے دیکھا، اس نے حدیث نبوی بیان کی کہ اے لوگو ہدیہ کو رشوت بننے سے قبل قبول کرو، لیکن رشوت بننے کے بعد اسے چھوڑ دو۔[۴]

۱۴۴۶۴- سلیمان بن احمد، احمد بن رشیدین، احمد بن ابی الحواری، الولید، شیبان، یحیٰ، ابی سلمہ کے سلسلۂ سند سے ام سلمہ سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاد سے کوئی سزا ہلکی نہیں ہے۔[۵]

۱۴۴۶۵- محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن سلیمان، احمد بن ابی الحواری، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، سفیان، قتادۃ، حسن کے سلسلۂ سند سے ابوہریرہ کا قول مروی ہے: مجھے آپ نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی۔ پھر وہ ذکر فرمائیں

۱۴۴۶۶- ابواحمد غطریفی، عبداللہ بن یزید بن ابان دقیقی، احمد بن ابی الحواری، یونس بن محمد، جریر بن حازم، معمر، زہری کے سلسلۂ سند سے

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۱۸۰. وسنن أبی داؤد، کتاب الصلاۃ باب ۲۶. والسنن الکبری للبیهقی ۲/ ۲۲۹. واتحاف السادۃ المتقین ۶/ ۳۱۷، ۹/ ۱۴.

۲۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۴۴۳، ۵/ ۳۵۷. والمصنف لابن أبی شیبۃ ۲/ ۲۹۷، ونصب الرایۃ ۲/ ۱۱۲، ۱۱۳، ومجمع الزوائد ۲/ ۲۴۰. والعلل المتناهیۃ ۱/ ۴۵۱، وتلخیص الحبیر ۲/ ۲۰.

۳۔ مسند الشهاب ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، وشرح السنۃ ۱۴/ ۳۰۴، والتمهید ۱/ ۲۸۴،

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۴/ ۲۸۱. والصغیر ۱/ ۲۶۴. والتاریخ الکبیر ۱/ ۲۳۶. ومجمع الزوائد ۵/ ۲۳۸. والمطالب العالیۃ ۸/ ۴۴. وامالی الشجری ۲/ ۲۶۲، ۲۷۵، وتاریخ بغداد ۳/ ۳۹۸.

۵۔ المصنف لابن أبی شیبۃ ۸/ ۳۵۹. ومجمع الزوائد ۸/ ۱۷۰. والدر المنثور ۲/ ۱۵۹.

انس کا قول مروی ہے:

آپؐ نے اسعد بن زرارۃ کو داغ دلوانے کا حکم دیا۔

۱۴۴۶۷- محمد بن علی، محمد بن عون وحیدی، احمد بن ابی الحواری، وکیع، ثوری، قیس بن مسلم کے سلسلۂ سند سے طارق بن شہاب کا قول مروی ہے:

نماز عید سے قبل خطبہ کی ابتداء مروان سے ہوئی ہے، ایک شخص نے اس کے سامنے بعد العید خطبہ کی بات کی تو اس نے اسے خاموش کرا دیا ابوسعید خدری فرماتے ہیں اس شخص نے (بحدیث نبوی کہ منکر دیکھنے والا ہاتھ یا زبان یا قلب کے ذریعہ اس کا دفاع کرے اور قلب سے برا کہنا ایمان کا آخری درجہ ہے) اپنا فرض پورا کر دیا۔[۱]

۱۴۴۶۸- محمد بن علی، محمد بن عون، احمد بن ابی الحواری، وکیع، یزید بن ابراہیم، دستوی، ابن سیرین کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

آپؐ نے مکہ تا مدینہ سفر کے دوران دو رکعت نماز پڑھی۔

۱۴۴۶۹- محمد، محمد بن عون، احمد، وکیع کے سلسلۂ سے اسامہ بن زید کا قول مروی ہے:

ایک بار حسن نے بحوالہ طاؤس اور ابن عباس بیان کیا کہ آپؐ پر سفری اور حضری نماز فرض کی گئی۔

۱۴۴۷۰- محمد، محمد، احمد، وکیع، ھشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

آپؐ فجر کی دو مختصر رکعت پڑھتے تھے۔

۱۴۴۷۱- عبداللہ احمد بن محمد بن عمر، حسن بن عبداللہ بن شاکر، احمد بن ابی الحواری، عبدالقدوس ابومغیرۃ، ابن ثوبان، عطاء عبداللہ بن حمزۃ کے سلسلۂ سند سے ابوہریرہ کا قول مروی ہے:

دو شخصوں میں سے ایک اکثر اور دوسرا کم آپؐ کی صحبت میں رہتا تھا، دونوں کے پاس بڑا عمل نہیں تھا، آپؐ کی صحبت میں رہنے والے نے ایک بار آپؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے والوں نے سارا ثواب لوٹ لیا؟ آپؐ نے اس سے پوچھا تیرے پاس کونسا نیک عمل ہے، آپؐ نے فرمایا اس میں اکتفا کر اور آخرت میں محبت کرنے والوں کے ساتھ ہی تیرا حشر ہوگا۔ کچھ روز بعد دوسرے کا انتقال ہو گیا، آپؐ نے اس کے جنتی ہونے کا اعلان فرمایا، سب نے متعجب ہو کر اس کی اہلیہ سے اس کے نیک عمل کے بارے میں سوال کیا؟ اس نے کہا کہ وہ صرف مؤذن کی اذان کا جواب دیتا تھا۔

۱۴۴۷۲- محمد بن علی، محمد بن حسن، احمد بن ابی الحواری، وکیع، شعبہ عدی بن ثابت، سعید بن جبیر کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے۔

آپؐ نے گھر سے نکل کر لوگوں کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز پڑھائی۔

۱۴۴۷۳- محمد بن علی، محمد بن حسن، احمد بن ابی الحواری، وکیع، سعید وسفیان، معین بن خالد بن زید بن عقبہ کے سلسلۂ سند سے سمرۃ بن جندب کا قول مروی ہے:

آپؐ عیدین میں سورۃ الاعلیٰ اور الغاشیہ، پڑھتے تھے۔

۱۴۴۷۴- محمد بن علی بن حسن، احمد بن ابی الحواری، وکیع، سفیان ومسعد ابراہیم بن محمد بن منتشر عن ابیہ، حبیب بن سالم کے سلسلۂ سند سے نعمان بن بشیر کا قول مروی ہے:

آپؐ نماز عیدین میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ، تلاوت فرماتے تھے:

۱۴۴۷۵- محمد، محمد، احمد، وکیع، شعبہ، ابراہیم بن محمد بن منتشر، محمد بن منتشر کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

آپؐ نے فجر وظہر سے قبل دو اور چار رکعت سنت کبھی ترک نہیں کی۔

---

[۱] صحیح مسلم ۶۹. وسنن الترمذی ۲۱۷۳. وسنن النسائی ۸/۱۱۱، ۱۱۲، ومسند الامام احمد ۳/۲۰، ۴۹، ۵۳، ۵۴.

۱۴۴۷۶- محمد، احمد، وکیع، شعبہ، ابوشعیب یا شعیب کے سلسلۂ سند سے طاؤس کا قول مروی ہے؛
ابن عمر سے بعد العصر دو رکعت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے کسی کو بھی اس پر عمل کرتے نہیں دیکھا، البتہ قبل النوم دو رکعت کے بارے میں سوال کئے جانے پر انہوں نے اس سے منع نہیں کیا۔

۱۴۴۷۷- محمد، محمد، احمد، وکیع، سعد، زید العمی کے سلسلۂ سند سے ابوصدیق ناجی کا قول مروی ہے؛
ابن عمرؓ نے فجر کی سنتوں کے بعد ایک جماعت کو لیٹے ہوئے دیکھا فرمایا یہ سنت کے بجائے بدعت ہے۔

۱۴۴۷۸- محمد، محمد، احمد، وکیع، شعبہ، ھشام، ابان بن ابی عیاش، ابراہیم بن ابی علقمہ کے سلسلۂ سند سے عبداللہ کا قول مروی ہے:
ایک شب میرے سامنے آپؐ نے وتر میں رکوع سے قبل قنوت پڑھی۔

۱۴۴۷۹- محمد، محمد، احمد، وکیع، سفیان، ہشام، ابن سیرین، کے سلسلۂ سند سے عائشہ کا قول مروی ہے:
آپؐ نے فجر میں سرا قرآت کرتے ہوئے سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص، تلاوت فرمائی۔

۱۴۴۸۰-محمد، محمد، احمد، وکیع، سفیان ومسعد، سعد بن ابراہیم، ابوسلمہ کے سلسلۂ سند سے عائشہؓ کا قول مروی ہے:
آخری شب میں آپؐ میرے پاس آرام فرما ہوتے تھے۔

۱۴۴۸۱-محمد، محمد، احمد، وکیع، سفیان، اعمش، تمیم بن سلمہ، عروۃ کے سلسلۂ سند سے عائشہؓ کا قول مروی ہے:
آپؐ بوقت صبح وتر کیلئے مجھے بیدار فرماتے تھے۔

۱۴۴۸۲-محمد، محمد، احمد، وکیع، ہشام بن عروۃ، عروہ کے سلسلۂ سند سے عائشہؓ کا قول مروی ہے:[۱]
فرمان نبویؐ ہے: نیند آنے پر سو جاؤ ورنہ جانی نقصان کا خطرہ ہے۔

۱۴۴۸۳-محمد بن حمید و محمد بن عمر اسحاق کلوذانی، عبداللہ بن ابی داؤد احمد بن ابی الحواری، مروان بن محمد، سلیمان بن بلال، ھشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلۂ سند سے
فرمان رسول ہے: سرکہ بہترین سالن ہے:[۲]

۱۴۴۸۴-محمد بن عمر بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد ح۔ و محمد بن ابراہیم احمد بن حسین بن طلاب احمد بن ابی الحواری، مروان بن محمد، سلیمان بن بلال، ھشام بن عروہ ابیہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے؛
فرمان رسول ہے: کھجور سے خالی گھر کے اہل خانہ کو بھوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

۱۴۴۸۵-اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری، مروان، یزید بن سمط، وضین بن عطاء کے سلسلۂ سند سے یزید بن مرثد کا قول مروی ہے:
فرمان نبویؐ ہے: نیک لوگوں اور بدوں کے درمیان واضح فرق ہے: تم جس طریقہ پر بھی چلو گے قیامت میں اسی پر اٹھائے جاؤ گے۔[۳]

۱۔ أمالي الشجري ۱/۲۱۸.

۲۔ سنن أبي داؤد ۳۸۲۰. وسنن الترمذي ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۲. وسنن النسائي، كتاب الايمان باب ۲۱. وسنن ابن ماجة ۳۳۱۶، ۳۳۱۷، ۳۳۱۸، ومسند الامام أحمد ۳/۳۰۱، ۳۰۴، ۳۵۳، ۳۷۱، ۳۸۹، ۳۹۰، والسنن الكبرى للبيهقي ۱۰/۶۳. وسنن الدارمي ۲/۱۰۱. والمستدرك ۴/۵۴، وفتح الباري ۱۰/۵۰۰. والترغيب والترهيب ۳/۱۳۱.

۳۔ مسند الفردوس للديلمي ۴۹۱۷. وتاريخ أصبهان ۱/۱۱۲. والمطالب العالية ۳۱۳۰. وكنز العمال ۴۳۶۷۶، ۴۳۶۷۷.

۱۴۴۸۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، یونس حذاء، ابوحمزہ کے سلسلۂ سند سے معاذ بن جبل کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: اے معاذ مؤمن کیلئے قرآن وحدیث کی رو سے کچھ حدود مقرر ہیں جن سے اسے تجاوز جائز نہیں ہے۔ قرآن مؤمن کیلئے بمنزلہ دلیل، خوف بمنزلہ حجت، شوق بمنزلہ سواری، روزہ بمنزلہ ڈھال کے ہیں۔ اے معاذ قیامت کے روز انسان سے تمام چیزوں کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ اے معاذ میں تمہارے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں۔[1]

۱۴۴۸۷-محمد بن حمید، قاسم بن زکریا، ابوحاتم، احمد بن ابی الحواری، ابن عبدالقدوس بن حجاج، ابوثوبان، حسن بن حر، علاء بن عبدالرحمٰن کے سلسلۂ سند سے ابوہریرۃ کا قول مروی ہے: فاتحہ کے بغیر نماز ناقص ہے۔[2]

۱۴۴۸۸-سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، علی بن عیاش، ابوثوبان، حسن بن حر کے سلسلۂ سند سے بھی مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے

۱۴۴۸۹-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن عتاب بن زفتی دمشقی، احمد بن ابی الحواری، مروان بن محمد، عیسیٰ بن یونس، عبدالرحمٰن وصافی، محارب بن دثار کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

اولاد اور والدین دونوں کے نیک ہونے کے ساتھ لوگ انہیں نیک کہتے ہیں۔

۱۴۴۹۰-علی بن یعقوب بن ابی عقب دمشقی، عثمان بن محمد عثمانی، جعفر بن احمد بن عاصم، احمد بن ابی الحواری، ابواحمد قاص، موسیٰ خیاط کے سلسلۂ سند سے اعمش کا قول مروی ہے:

ایک کوفی تابعی قبل از بیماری کمزور اور بوڑھا ہوگیا، اس کی پیشانی پر سجدہ کا نشان تھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری رہتے تھے۔ ایک روز اسکی والدہ نے اس سے کہا اے میرے لخت جگر دائمی قلیل عبادت کثیر کمزور کرنے والی عبادت سے بہتر ہے۔ اے میرے لڑکے میں لوگوں کو خوش خوش کھاتے پیتے سوتے دیکھتی ہوں، لیکن تم کو افسردہ ہمیشہ روزہ دار دیکھتی ہوں اس کے لڑکے نے جواب دیا اے والدہ میں قبر کی تیاری کر رہا ہوں، اور عذاب دوزخ سے حفاظت اور جنت کیلئے کوشاں ہوں۔ اس کی والدہ ناامید ہو کر ابن مسعود کے پاس گئی اور ان کو کوشش کر کے انہیں اپنے لڑکے کے پاس لے گئی، ابن مسعود نے بھی انہیں بہت سمجھایا بالآخر اس نے ابن مسعود سے کہا گھوڑ دوڑ کے میدان میں کونسا گھوڑا سبقت لے جاتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا لاغر ونحیف گھوڑا، اس نے کہا متقین کے درجہ کو حاصل کرنے کیلئے میں نے بھی لاغری اختیار کی ہے۔ ابن مسعود نے اسکی تصویب فرمائی۔

۱۴۴۹۱-علی بن یعقوب، عثمان، جعفر بن احمد، احمد بن ابی الحواری ابوعبداللہ ہمدانی کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن وہب کا قول مروی ہے:
جنت کے عالیہ بالاخانہ میں غنجہ نامی ایک حور ہے۔ جب کوئی ولی اسے بلانے کا ارادہ کرتا ہے تو حضرت جبرئیل کی ندا پر وہ کھڑی ہو جاتی ہے، چار ہزار خادمہ اس کے ساتھ ہوتی ہیں، ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ابن وہب بے ہوش ہو گئے اور اسی حالت میں ان کا انتقال ہو گیا۔

۱۴۵۶ ابو یزید بسطامی

۱۴۴۹۲-عمر بن احمد بن عثمان، عبداللہ بن احمد بن موسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابو یزید بسطامی کا قول مروی ہے:

۱۔ اتحاف السادة المتقين ۱۰/۴۵، ۲، ۱۰۳، وتفسير ابن كثير ۸/۴۱۹.

۲۔ مسند الامام احمد ۲/۴۷۸، وسنن ابن ماجة ۸۴۰، ۸۴۱. والسنن الكبرى للبيهقي ۲/۳۸، ۱۶۷، وسنن الدارقطني ۱/۳۲۷. و كشف الخفا ۲/۵۲۸.

اے باری تعالیٰ مجھ فقیر کا آپ سے محبت کرنا تعجب خیز نہیں ہے۔ بلکہ آپ قادر مطلق کا مجھ سے محبت کرنا تعجب خیز ہے۔

۱۴۴۹۳-محمد بن حسین، منصور بن عبداللہ، یعقوب بن اسحاق، ابراہیم ھروی کے سلسلۂ سند سے ابو یزید بسطامی کا قول مروی ہے:
ابتداء میں مجھے چار چیزوں معرفت الٰہی، ذکر الٰہی، محبت الٰہیہ اور طلب الٰہی کے حصول کا یقین ہوگیا، لیکن بعد میں میرا یقین غلط ثابت ہوا

۱۴۴۹۴-عبدالواحد بن بکر، حسن بن ابراہیم دامغانی، موسیٰ بن عیسیٰ، عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابو یزید بسطامی کا قول مروی ہے:
اے باری تعالیٰ آپ نے اس امت کو پیدا ان کے بلاشعور وارادہ کر کے انہیں امین بنایا، اب آپ کے علاوہ کون ان کا حامی و ناصر ہوگا۔

۱۴۴۹۵-عمر بن عثمان، عبداللہ بن احمد بن موسیٰ، احمد بن محمد بن جابان، عمر بسطامی، ابوموسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے، اللہ کے چند خواص بندے ایسے ہیں کہ وہ جنت میں دیدار الٰہی سے محروم کئے جانے پر وہ دوزخیوں کے دوزخ سے خروج کے بارے میں فریاد اسی کیطرف جنت سے خروج کے بارے میں فریادرسی کریں گے۔

۱۴۴۹۶-فضل بن جعفر، محمد بن منصور، عبید بن عبدالقاہر کا قول مروی ہے: ایک قوم سے ابو یزید بسطامی نے فرمایا تمیں سال تک اللہ سے مخفی رہنے کے باوجود اسے میں نے ہر وقت اپنے سامنے پایا۔ ایک شخص نے ابو یزید سے عدم سفر کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے جواب میں فرمایا میرے صاحب کے سفر نہ کرنے کی وجہ سے میں سفر نہیں کرتا، میں نے اسی کے پاس اقامت اختیار کی ہوئی ہے۔

۱۴۴۹۷-عمر بن احمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن احمد، عثمان کے ابوموسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:
میں تمیں سال سے عظمت کی وجہ سے کلی کر کے اللہ کا ذکر شروع کرتا ہوں۔

۱۴۴۹۸-عثمان بن محمد عثمانی، ابوحسن رازی، یوسف بن حسین، یحییٰ بن معاذ کے سلسلۂ سند سے ابو یزید بسطامی کا قول مروی ہے۔ میں ایک عرصہ تک توحید باری تعالیٰ میں غور کرتا رہا۔

۱۴۴۹۹-ابوفضل احمد بن عمران، منصور بن عبداللہ، ابوعمران موسیٰ بن عیسیٰ عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے: مجھے تمیں سال میں معرفت الٰہی تک رسائی ہوئی۔

۱۴۵۰۰-احمد بن ابی عمران، موسیٰ کے سلسلۂ سند سے منصور کا قول مروی ہے:
ایک شخص نے ابوزید سے وصیت کی درخواست کی؟ ابوزید نے اس سے سوال کیا کہ آسمان کس نے بنایا؟ اس نے کہا اللہ نے ابوزید نے اس سے کہا، وہی اللہ تیرے ہر فعل سے باخبر ہے۔ لہٰذا اس کا خوف پیدا کر۔

۱۴۵۰۱-احمد، منصور کے سلسلۂ سند سے موسیٰ کا قول مروی ہے:
ایک شخص نے ابوزید سے کہا کہ مجھے آپ کے بارے میں فضاء میں اڑنے کا معلوم ہوا ہے؟ ابوزید نے کہا اس میں تعجب کی کیا بات ہے، مردار کھانے والا پرندہ بھی تو فضاء میں اڑتا ہے، مؤمن تو اس سے اشرف واکرم ہے، راوی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے تہجد پڑھنے کیلئے ابوزید کے پاس ایک مصلیٰ بھیجا، ابوزید نے ان کو لکھا کہ میں نے تمام اھل ارض سماوات کی عبادت اس میں کر کے اپنے سرہانے کے نیچے رکھ لی ہے۔

۱۴۵۰۲-فضل بن جعفر، محمد بن منصور، عبید کے سلسلۂ سند سے ابوزید کا قول مروی ہے: میں دنیا کو تین طلاقیں دے چکا ہوں، اب اللہ کی طرف متوجہ ہوں، اسی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کو میرا مسخر فرمادیا ہے۔

۱۴۵۰۳- عمر بن احمد بن عثمان، عبیداللہ بن احمد، احمد بن محمد بن جابان، عمر بسطامی، ابوموسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:
اطاعت الٰہی کی وجہ سے انسان آفات و بلیات سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۴۵۰۴- عمر، عبید، احمد، عمر، ابوموسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:

لوگوں سے اپنے کو بہتر سمجھنے والا انسان متکبر ہے۔

۱۴۵۰۵- محمد بن حسین، منصور بن عبداللہ، ابوعمران موسیٰ بن عیسیٰ، عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابویزید کا قول مروی ہے:

میں نے تیس سال تک مجاہدہ کیا، میں نے سب سے زیادہ علم اور اسکی متابعت کو سخت پایا۔ اگر علماء کا اختلاف نہ ہوتا تو میں بالکل تھک جاتا، تجرید توحید کے علاوہ علماء کا اختلاف رحمت ہے۔ ابویزید کا قول مروی ہے: شہوت پرست انسان کا نفس اس پر حاوی ہوتا ہے

۱۴۵۰۶- ابوحسن بن مقسم، ابوحسن مروزی، امرأۃ ابویزید، کے سلسلۂ سند سے ابویزید کا قول مروی ہے۔ میں نے ہر شئی کا علاج کیا، نفس کا علاج میرے نزدیک سب سے زیادہ سخت چیز تھی۔

۱۴۵۰۷- ابوحسن مروزی، امرأۃ ابویزید کے سلسلۂ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے: اللہ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں بے انتہاء جدوجہد کی لیکن ناکامی کی وجہ سے میں اسے چھوڑ کر خود اللہ کی طرف متوجہ ہوگیا۔

۱۴۵۰۸- عمر بن احمد، عبیداللہ بن احمد، احمد بن محمد، عمر بن ابی موسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابویزید کا قول مروی ہے:

زاہد کی نظر کسی وقت بھی غیر اللہ پر نہیں جاتی ہے۔

۱۴۵۰۹- محمد بن حسین، احمد بن علی، یعقوب، حسن بن علی کے سلسلۂ سند سے ابویزید کا قول مروی ہے:

ذات حق کی معرفت کی جستجو جہالت ہے۔ اور معرفت کی حقیقت کیلئے جدوجہد جنایت ہے۔ نیز فرمایا صرف آخرۃ کا غم رکھنے والے شخص کیلئے خوش خبری ہے۔ اور عارف ماسوی اللہ سے زہد اختیار کرتا ہے۔

۱۴۵۱۰- احمد بن ابی عمران، منصور بن عبداللہ، ابوعمران موسیٰ بن عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

ابویزید سے قرآنی آیات (ان الملوک اذا د خلو اقریۃ افسدو ھا) کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا! عارف کے عبادت کرنے پر مجھے تعجب ہے کہ وہ معرفت الٰہی کے حصول کے بعد کیسے اللہ کی عبادت کرتا ہے۔

۱۴۵۱۱- ابویزید سے سوال کیا گیا کہ آپ ''اوتاد الارض'' ابدالوں میں سے ایک ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں سب کچھ ہوں۔

۱۴۵۱۲- ابویزید سے اصل عارف کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا نفس کے عیوب پر مطلع ہونے والا انسان اصل عارف ہے۔ نیز فرمایا کچھ عارف ایسے بھی ہیں کہ اللہ اور ان کے درمیان ایک لحہ کیلئے بھی پردہ حائل ہونے کے عوض انہیں جنت عطا کی جائے تو وہ اس پر کب متوجہ ہونگے۔

۱۴۵۱۳- فضل بن جعفر، حسن عبید بن عبدالقادر کے سلسلۂ سند سے ابویزید بسطامی کا قول مروی ہے:

مؤمن منجانب اللہ حلاوۃ ایمانی عطاء کئے جانے کی وجہ سے حقائق قرب سے دور رہتا ہے۔ ان سے عارف کے درجہ کے بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا اسکا کوئی درجہ نہیں ہے۔ اور مجھے اللہ کی وجہ سے تو معرفت الٰہی اور اسکے نور کی وجہ سے ما دون اللہ کی معرفت حاصل ہوئی ہے۔ ان سے سوال کیا گیا کہ کس کے ذریعہ عبادت الٰہی پر مدد حاصل کی جاتی ہے۔ انہوں نے فرمایا معرفت الٰہی کے ذریعہ۔

۱۴۵۱۴- عمر بن احمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن محمد، عمر، ابوموسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابویزید کا قول مروی ہے: لوگ سست رفتاری کے ساتھ ذکر الٰہی اور اسکی خدمت میں مشغول ہیں۔ نیز فرمایا اے باری تعالیٰ، مجھ سے قطع تعلق نہ کرنا۔ نیز فرمایا اکثر لوگ اللہ سے دور ہیں۔ ایک شخص نے ابویزید سے سوال کیا کہ میں کس کی صحبت اختیار کروں؟ فرمایا اولیاء اللہ کی۔ نیز فرمایا مخلوق پر وسعت کرنے والا اللہ کے سے زیادہ قریب ہے۔ نیز فرمایا ذلت وعاجزی کی سواری پر سوار ہو کر ہی عطیات الٰہیہ کا حصول ممکن ہے۔

۱۴۵۱۵- احمد بن ابی عمران، منصور بن عبداللہ، موسیٰ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

ایک روز میری موجودگی میں ابویزید نے نماز میں ایک چیخ ماری جس سے ہمیں اندازہ ہوا کہ اللہ اور ان کے درمیان حائل

ہٹ گئے ہیں۔لیکن جب ہم نے ابویزید سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے تواضعاً اسکی نفی فرمادی۔

۱۴۵۱۶-ابوعمر بن حمدان، ابوعثمان سعید بن اسماعیل، کے سلسلۂ سند سے ابویزید کا قول مروی ہے:

کلام الٰہی لوگوں تک پہنچانے کی غرض سے سننے والے کو اللہ تعالیٰ ایسا ملکہ عطاء کرتا ہے کہ جس کے ذریعہ وہ لوگوں سے کلام کرتا ہے۔اور اللہ سے تعلق پیدا کرنے کی خاطر کلام الٰہی سننے والے کو اللہ تعالیٰ ایسا ملکہ عطاء کرتا ہے۔کہ وہ اس کے ذریعہ اللہ سے مناجات کرتا ہے۔

۱۴۵۱۷-محمد بن حسین بن موسیٰ، ابونصیر ہروی، یعقوب بن اسحاق ابراہیم ہروی کے سلسلۂ سند سے ابویزید کا قول مروی ہے۔

آپ سے راضی ہونے کے وقت میری یہ حالت ہے۔آپ کے مجھ سے راضی ہونے کے وقت میرا کیا حال ہوگا۔

۱۴۵۱۸-ابویزید کا قول ہے اے باری تعالیٰ مجھے اپنی معرفت کے بابت فہم عطاء فرما۔

۱۴۵۱۹-ابویزید کا قول ہے احسان جتانے والوں کے ایمان سے زیادہ چپ رہنے والے یاسمت لوگوں کا کفر باعث عافیت ہے۔

۱۴۵۲۰-ابویزید کا قول مروی ہے۔

کاش لوگ میری حقیقت سے واقف ہوتے۔

۱۴۵۲۱-ابویزید سے معرفت کی حقیقت تک رسائی کے بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا راہ خدا میں مال خرچ کر کے اسکی رسائی ممکن ہے۔

۱۴۵۲۲-ابویزید کا قول مروی ہے: اللہ تعالیٰ نے بعض اولیاء کو عدم اہلیت کی وجہ سے معرفت عطا نہ کر کے عبادت میں مشغول کردیا ہے

۱۴۵۲۳-محمد بن حسین، منصور، یعقوب بن اسحاق، کے سلسلۂ سند سے ابراہیم ہروی کا قول مروی ہے۔

ابویزید سے عارف کی علامت کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا عارف ذکر الٰہی سے کمزور نہیں ہوتا، اس کے حق سے اکتاتا نہیں، غیر اللہ سے مانوس نہیں ہوتا۔

۱۴۵۲۴-فضل بن جعفر، محمد بن منصور، عبید بن عبدالقاہر، کے سلسلۂ سند سے ابویزید کا قول مروی ہے: عارف کی بات عالم سے اونچی ہوتی ہے۔عارف کسی شئی سے خوش اور کسی سے خوف زدہ نہیں ہوتا۔عارف نفس کا ملاحظہ اللہ اور عالم علم سے کرتا ہے۔ایک شخص کے سوال کرنے پر ابویزید نے فرمایا۔اسم اعظم حاصل کرنے کی کوئی حد نہیں ہے۔انسان تزکیہ قلب کے مطابق اس سلسلہ میں ترقی کرتا ہے۔

۱۴۵۲۵-احمد بن ابی عمران، منصور بن عبداللہ، ابوعمران موسیٰ، عمر بسطامی، اپنے والد سے ابویزید کا قول نقل کرتے ہیں:

اے انسان ایک وقت تجھے ارض وسماوات میں اللہ کے علاوہ کوئی نظر نہیں آئے گا۔فرمایا عارف سے ہر وقت لوگ ہیبت زدہ ہوتے ہیں۔

۱۴۵۲۶-ابویزید کا قول ہے:

کسی کام کرنے پر سوال سے اس کے نہ کئے جانے پر سوال مجھے زیادہ پسند ہے۔

۱۴۵۲۷-ابویزید کا قول ہے: پانی پر چلنا تعجب خیز امر نہیں ہے۔کیونکہ ایک بہت بڑی جماعت پانی پر چلتی ہے۔اس کے باوجود اللہ کے ہاں اسکی کوئی وقعت نہیں ہے۔

۱۴۵۲۸-ابویزید کا قول ہے: بھوک ایک بادل ہے، بھوک کی حالت میں انسان کا قلب حکمت سے برستا ہے۔

۱۴۵۲۹- ابویزید سے قول باری تعالیٰ (انا للّٰہ وانا الیہ راجعون) کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا: انا للّٰہ ملک الٰہی اور انا الیہ راجعون اس کے یقین کا اقرار ہے۔

۱۴۵۳۰-محمد بن موسیٰ، منصور بن عبداللہ، ابوعمران، عمر بسطامی کے سلسلۂ سند سے ابویزید کا قول مروی ہے:

قلب کا امّی انسان اصل امّی ہے۔

۱۴۵۳۱- محمد بن حسن، ابو موسیٰ بن عیسیٰ، عمر، عن ابیہ کے سلسلۂ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے: میری زبان کے ذکر الٰہی سے تر ہونے کے بعد مجھے کسی چیز کی پرواہ نہیں ہے۔

۱۴۵۳۲- محمد بن حسین، منصور، ابو یعقوب نہر جوری کے سلسلۂ سند سے علی بن عبید، ہمدانی کا قول مروی ہے:

"یحییٰ بن معاذ نے ابو یزید کو لکھا کہ محبت الٰہی کے جام شراب کے نوش کی وجہ سے آپ مست ہو چکے ہیں، ابو یزید نے جواب لکھا کہ میں تو مست ہو چکا ہوں، لیکن میرے غیر اب تک هل من مزید کا دعویٰ کر رہے ہیں۔

۱۴۵۳۳- محمد بن حسن، علی بن عبداللہ، تیمور بسطامی، موسیٰ بن عیسیٰ کے والد کے سلسلۂ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:

کرامات کی وجہ سے ہوا میں اڑنے والے شخص سے بھی دھوکہ مت کھاؤ اصل تم اس کے شریعت پر عمل پیرا ہونے کو دیکھو۔

۱۴۵۳۶- ابو یزید کا قول مروی ہے: غیب سے مجھے ندا دی گئی کہ متواضع انسان کو ہم اپنے غیب کے خزانے عطاء کرتے ہیں۔

۱۴۵۳۷- ابو اسحاق ابراہیم بن احمد بن محمد حلوائی، یعقوب بن اسحاق ہروی کے سلسلۂ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:

اولیاء اللہ محبت الٰہی کے پیروں میں رہتے ہیں۔

۱۴۵۳۸- ابو یزید کے سامنے قرآنی آیت "یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفداً" تلاوت کی گئی انہوں نے ایک آہ بھرتے ہوئے فرمایا اللہ کی معیت حاصل کرنے والا شخص اس سے مستثنیٰ ہے۔ کیونکہ وہ تو اس کا دائمی جلیس ہے۔

۱۴۵۳۹- ایک لمحہ میں معرفت الٰہی کے حصول کے بارے میں ابو یزید سے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ ممکن ہے، لیکن نفع اور فائدہ سفر کے بقدر ہی حاصل ہوتا ہے۔

۱۴۵۴۰- ابو موسیٰ اودلی، ابو یزید بسطامی، ابو عبدالرحمٰن سندی، عمرو بن قیس ملائی، عطیہ کے سلسلۂ سند سے ابو سعید خدری کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے:

اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کرنا، اور رزق الٰہی پر ان کی مدح کرنا ایمانی کمزوری ہے، کیونکہ مقدرہ رزق تم سے کوئی نہیں روک سکتا۔ اللہ نے خوشی اپنی رضا اور غم اپنی ناراضگی میں رکھا ہے۔[1]

اھل مشرق کے طبقات۔ ابو نعیم اصفہانی فرماتے ہیں اہل مشرق میں سے اہل علم و معرفت کا ذکر ابو عبدالرحمٰن السلمی النیسابوری نے اپنی کتاب "طبقات الصوفیہ" میں کیا ہے ہم مختصراً چند مشہور شخصیات کا ذکر کریں گے۔

احمد بن الخضر[2]

احمد بن الخضر آپ رحمہ اللہ ابن خضرویہ بلخی کے نام سے مشہور تھے، آپ رحمہ اللہ خراساں کے مشہور بزرگ تھے، آپ صاحب فتوی اور دنیا سے کنارہ کش انسان تھے۔ آپ کی بیوی ام علی بزرگوں کی اولاد میں سے تھی، اس نے آپ کے ساتھ اس مہر پر شادی کی تھی

۱۔ مسند الشهاب للقضاعي ۱۱۱۶.

۲۔ طبقات ابن سعد ۱۰۳، ۱۰۶، وطبقات الشعراني ۱/ ۹۵. وتاريخ بغداد ۴/ ۱۲۷. وسير النبلاء ۸/ ۱/ ۱۲۹. والنجوم الزاهرة ۲/ ۳/ ۳۰۳. وكنوز الاولياء ۹۴-۹۲. وجامع كرامات الاولياء ۲/ ۲۹۰. والكواكب الدرية ۱/ ۱۹۸. ونتائج الأفكار القدسية ۱/ ۱۲۴. وصفة الصفوة ۴/ ۱۲۷. وطبقات الاولياء لابن الملقن صفحة ۳۷.

کہ آپ اس کی ملاقات ایک مرتبہ مشہور بزرگ حضرت یزید بسطامی رحمہ اللہ سے کرادیں۔ چنانچہ آپ ام علی کو حضرت یزید بسطامی رحمہ اللہ کے پاس لے گئے۔ ام علی نے یزید کے سامنے اپنا چہرہ کھلا رکھا۔ بعد میں احمد نے ام علی سے پوچھا تو وہ کہنے لگیں کہ میں جب بھی بایزید کو دیکھتی ہوں میرے اندر کی خواہشات ختم ہو جاتی ہیں جبکہ تم کو دیکھتی ہوں تو وہ خواہشات لوٹ آتی ہیں پھر حضرت احمد نے بایزید رحمہ اللہ سے نصیحت چاہی تو فرمایا اپنی بیوی سے علم سیکھو۔

۱۴۵۴۲- محمد بن حسین بن موسیٰ، منصور بن عبداللہ، کے سلسلۂ سند سے محمد بن حامد کا قول مروی ہے:

میرے سامنے احمد بن خصر سے ان کی وفات کے وقت ایک مسئلہ پوچھا گیا، انہوں نے روتے ہوئے فرمایا میں پچانوے سال سے ایک دروازہ کھٹکھٹا رہا ہوں، نامعلوم اس سے میری سعادت وشقاوت میں سے کس کا اعلان ہوگا۔ ان پر سات سو دینار لوگوں کا قرض تھا بوقت وفات ان کے غرماء نے ان سے دین کا مطالبہ کر دیا، انہوں نے اللہ سے دعا کی جسکے بعد ایک شخص نے ان کا قرض ادا کر دیا۔

۱۴۵۴۳- سلیمان بن احمد، احمد بن خضر مروزی، محمد بن عبدۃ مروزی، ابو معاذ نحوی، ابو حمزہ سکری، رقبۃ بن مصقلہ، سالم بن بشیر، عبدالعزیز بن صہیب کے سلسلۂ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

اے لوگو سحری کرو، کیونکہ اس میں برکت ہے۔

(۴۵۸): ابراہیم ہروی

۱۴۵۴۴- ابو عبدالرحمٰن سلمی، ابو قاسم نصر آبادی کے سلسلۂ سند سے ابراہیم بن شیبان کا قول مروی ہے:

ابراہیم بلا اکل وشرب چند روز تک جنگل میں گوشہ نشین رہے، خود ان کا قول ہے کہ دائیں طرف سے ایک شخص نے مجھے آواز دیکر کہا اے ابراہیم میں بھی اسی وجہ سے اسی روز سے یہاں پر گوشہ نشین ہوں، اور الحمدللہ میں نے بڑی ترقی کی ہے۔

۱۴۵۴۵- عبداللہ احمد بن جعفر بن ہانی، محمد بن عبداللہ، محمد بن ہروی، کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

پانچ چیزوں پر عمل کرنے سے انسان مستجاب الدعوات بن جاتا ہے۔ ا۔ سادی غذا ۲۔ سادہ لباس ۳۔ ضرورت کے مطابق سونا ۴۔ ضرورت کے مطابق کھانا ۵۔ تواضع اختیار کرنا۔ تین چیزوں کے ذریعہ جنت کا حصول ممکن ہے۔ ا۔ اللہ کے وعدہ پر یقین ۲ رضاء بالقضاء ۳ اخلاص۔ سات چیزیں انسان کیلئے باعث شرف ہیں ا۔ فقر کو غنی پر ترجیح دینا ۲ بھوک کو شکم سیری پر ترجیح دینا ۳۔ عاجزی کو بڑائی پر ترجیح دینا ۴۔ ذلت کو عزت پر ترجیح دینا ۵۔ تواضع کو کبر پر ترجیح دینا۔ ۶ غم کو خوشی پر ترجیح دینا ۷ موت کو حیاۃ پر ترجیح دینا۔

۱۴۵۴۶- عبداللہ، احمد بن جعفر بن محمد بن عبداللہ، محمد بن ابراہیم، ابی، عبدالرحمٰن بن حبیب، ابراہیم بن یحییٰ تیمی، سفیان، لیث، طاؤس کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے: فرمان رسول ہے:

سنت قائم کرنے کی غرض سے دوسروں تک حدیث کی اشاعت کرنے والا شخص جنتی ہے۔[۱]

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اہل مشرق کے متقدمین بزرگوں میں سے حضرت مؤلف بلخی رحمہ اللہ ابراہیم بن ادہم، شقیق بلخی رحمہ اللہ اور حاتم اصم رحمہ اللہ بھی ہیں۔ ان تمام بزرگوں کا سوائے داؤد بلخی رحمہ اللہ کے تذکرہ ہو چکا ہے۔ حضرت داؤد بلخی رحمہ اللہ ابراہیم، شقیق اور حاتم رحمہ اللہ کی طرح مشہور نہیں ہوئے نیز انکے حالات بھی ہم تک نہیں پہنچے سوائے ذیل کے ایک واقعہ کے، جو حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ سے منقول ہے۔

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۱/۷۵. والاحادیث الضعیفۃ ۹۷۹. وکنز العمال ۲۸۸۱۵.

ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کوفہ اور مکہ کے درمیان سفر کرتے ہوئے میں ایک شخص کا رفیق سفر بنا۔ وہ شخص جب دو رکعتیں ادا کرنے لگا تو دوران نماز اپنے آپ سے باتیں کی اور پست آواز میں کچھ پڑھا جس کے ثمرہ میں اچانک اس کے دائیں طرف ثرید کا پیالہ اور پانی کا برتن آموجود ہوا۔ نماز کے بعد اس نے کھانا اس میں سے کھانا تناول کیا اور مجھے بھی کھلایا۔

سو ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے صاحب کرامات کسی بزرگ سے اس واقعہ کو نقل کیا تو انہوں نے فرمایا، اے بیٹے یہ ہمارے بھائی داؤد بلخی رحمہ اللہ ہیں۔ پھر انہوں نے داؤد رحمہ اللہ کے وہ واقعات سنائے جن کو سن کر میں آبدیدہ ہو گیا۔ نیز فرمایا حضرت داؤد، ماوراء النہر کے پاس ایک بلخ نامی بستی میں سکونت پذیر ہیں۔ وہ بستی دوسری بستیوں پر فخر کرتی ہے کہ اس میں داؤد بلخی رحمہ اللہ جیسے باصفا لوگ موجود ہیں پھر فرمایا (اے ابراہیم!) داؤد نے تمہیں کچھ سکھایا بھی؟ میں نے عرض کیا انہوں نے مجھے اللہ کا اسم اعظم سکھایا ہے۔ بزرگ نے مجھ سے وہ اسم اعظم پوچھا تو میں نے عرض کیا: زبان پر لاتے ہوئے مجھے ہول آتا ہے۔ کیونکہ میں ایک مرتبہ اس کے طفیل اللہ سے سوال کرنے لگا تھا کہ اچانک کسی جوان نے تہدیدی لہجے میں مجھ سے کہا: سوال کرنے لگے کر لے ضرور عطا ہوگا، چنانچہ مجھے اس کے لہجے سے ایسی گھبراہٹ طاری ہوئی کہ میں کانپ کر رہ گیا تب اس جوان نے کہا ڈرو نہیں۔ میں تمہارا بھائی خضر (علیہ السلام) ہوں میرے ایک بھائی داؤد نے تمہیں یہ اسم اعظم سکھایا ہے۔ اللہ پاک اس کے ذریعہ تمہارے دل کو مضبوط کرے گا تمہارے ضعف کو قوت سے بدل دے گا تمہاری وحشت کو انسیت سے نواز دے گا، تمہارے ڈر اور خوف کو زائل کر دے گا، نیکیوں پر تمہاری رغبت کو بڑھا دے گا اور ہر حال میں تمہاری مدد کرے گا۔

بے شک زاہدین نے دنیا میں اللہ کی طرف سے رضا اور رغبت کا لباس پہن لیا ہے اس کی محبت و رغبت کو اپنا تعارف بنالیا ہے۔ جس کے ثمرہ میں اللہ نے بھی ان پر فضل فرمایا ہے۔

شیخ ابونعیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حکایت محمد بن فرحی عن عثمان بن عمار عن ابراہیم بن ادہم کے طریق سے مروی ہے، ہم نے اپنی کتاب کو داؤد بلخی رحمہ اللہ جیسے عظیم بزرگ کے ذکر سے تہی دست کرنا مناسب نہ سمجھا اس لئے ان کا یہ واقعہ ہم نے نقل کر دیا ہے۔

۴۶۰۔ ابوتراب نخشبی کے فرامین[۱]

۱۴۵۴۷۔ ابومحمد بن حیان کے سلسلۂ سند سے عبدالرزاق کا قول مروی ہے:

میرے سامنے ابن ابی عاصم سے ایک شخص نے بیان کیا کہ تین شخص جنگل میں گوشہ نشین تھے، ان میں سے ایک نے وہاں پر اللہ سے حلوۃ کی دعا کی جسکی برکت سے اسی وقت ایک بدو نے گرم گرم حلوہ کی طشتری انکی خدمت میں پیش کی، ابن ابی عاصم نے اسکی تصدیق کی۔

۱۴۵۴۸۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب، حاتم کے سلسلۂ سند سے شقیق کا قول مروی ہے:

دوسو سال زندہ رہنے والا شخص بھی چار چیزوں کی معرفت حاصل کئے بغیر دنیا سے چلا گیا تو اس کیلئے دوزخی ہونے کا خطرہ ہے۔ ۱۔ معرفت الٰہی ۲۔ معرفت نفس ۳۔ معرفت امر الٰہی ونواہی ۴۔ اللہ اور اپنے دشمن کی معرفت۔ معرفت نفس یہ ہے کہ قلب سے نفع ونقصان کا مالک اللہ کو گردانا معرفت نفس یہ ہے کہ نفس کو نفع ونقصان کا مالک نہ سمجھا۔

۱۴۵۴۹۔ عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد، کے سلسلۂ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے: محمد بن شقیق بن ابراہیم اور حاتم اصم اپنے پاس آنے والے عربی زبان میں بایں الفاظ وہیب فرماتے تھے۔

۱۔ طبقات الشعرانی ۹۶/۱۔ وطبقات الصوفیة ۱۴۶۔ وتاریخ بغداد ۳۱۵/۲۔ والأفکار القدسیة ۱۲۹/۱۔ وسیر النبلاء ۱/۲/۸۔ وطبقات الاولیاء لابن الملقن ص ۳۵۵.

قلب ولسان سے اللہ کی توحید بیان کرو، اللہ پر توکل کرو۔ اللہ پر راضی رہو۔ اور مجھی کو ان الفاظ میں وصیت کرتے تھے۔ حق پر عمل کرو اور باطل سے اجتناب کرو۔

۱۴۵۵۰-محمد بن حسین کے سلسلۂ سند سے اسماعیل بن عبید کا قول مروی ہے:

ابوتراب دوسروں کی غلطی پر بھی توبہ کرتے تھے، اور ان کے بابت فرماتے تھے کہ بحکم قرآن انکی کوشش کے بغیر انکی اصلاح ناممکن ہے۔ نیز ابوتراب اپنے اصحاب سے فرماتے تھے مسجد، خانقاہ، گھر میں معاش کا فکر کئے بغیر بیٹھنے والا اور لوگوں کو سنانے کیلئے قرآن پڑھنے والے لوگوں سے سوال کرنے والا ہے۔

۱۴۵۵۱- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب، احمد بن نصیر نیسا پوری، ابوغسان کوفی، مسلمہ بن جعفر کے سلسلۂ سند سے وھب بن منبہ کا قول مروی ہے:

تین چیزوں کا تعلق علم سے ہے، ۱۔ معاصی سے روکنے والا التقویٰ ۲۔ حسن اخلاق۔ ۳ بربادی۔ تین چیزوں کا تعلق نیکی سے ہے۔ ۱۔ نفس کی سخاوت ۲۔ مصائب پر صبر۔ ۳۔ اچھی بات کہنا۔ تین چیزوں کا تعلق ایمان سے ہے۔ ۱۔ موت کی تیاری، ۲۔ بقدر کفایت رزق پر رضا۔ ۳ تمام حالات میں رجوع الی اللہ۔ تین چیزوں کا تعلق کفر سے ہے۔ ۱۔ اللہ سے غافل ہونا ۲۔ فال نکالنا ۳ حسد کرنا، حاسد کی تین علامتیں ہیں ۱۔ سامنے تعریف اور ۲۔ غیر موجودگی میں غیبت کرنا ۳ مصیبت پر گالی دینا۔

۱۴۵۵۲-محمد بن حسین، عبداللہ بن علی، رقی کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ بن جلاء کا قول مروی ہے:

چھ سو شیوخ میں سے مجھے صرف چار شخص بزرگ نظر آئے ان میں سے سب سے پہلے ابوتراب ہیں۔ ابن الجلاء نے ابوتراب کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ استاد کیلئے چار چیزیں ضروری ہیں۔ ۱۔ اللہ اور مخلوق کے فعل میں فرق کرنا، ۲۔ اعمال کے مقامات کی معرفت ۳۔ طبائع اور نفوس کی معرفت۔ ۴ علماء کے درمیان اختلاف کی معرفت۔

۱۴۵۵۳-محمد بن حسن بن موسیٰ، ابوعباس بن محمد بن حسن بغدادی، ابوعبداللہ فارسی، ابوحسن رازی، یوسف بن حسین کے سلسلۂ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:

میں نے صرف ایک بار سفر میں روٹی اور حلوہ کی خواہش کی، سفر سے واپسی پر ایک شخص نے مجھے پکڑ کر ایک چک والوں کے حوالہ کر دیا اور ان سے کہا کہ یہ چور ہے۔ انہوں نے مجھے ستر کوڑے مارے، اس کے بعد انہوں نے مجھے پہچان لیا جسکی وجہ سے انہوں نے مجھ سے معافی مانگی، پھر ایک شخص مجھے گھر چھوڑ آیا، اسوقت اس نے روٹی اور حلوہ مجھے پیش کیا، میں نے دل میں سوچا کہ ستر کوڑوں کے بعد میری خواہش پوری ہوئی ہے،

۱۴۵۵۴-احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی بکر بن ابی عاصم، کے سلسلۂ سند سے ابوتراب، کا قول مروی ہے:

حاتم اصم سے شقیق کا قول مروی ہے کہ:

اے لوگو آگ سے احتیاط کے ساتھ منفعت حاصل کرنے کی مانند لوگوں سے احتیاط کے ساتھ منفعت حاصل کرو۔

۱۴۵۵۵-احمد بن ابی عمران ہروی، اسماعیل بن نجید کے سلسلۂ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:

میں نے حرام سے اجتناب کا اللہ سے معاہدہ کیا ہوا ہے۔

۱۴۵۵۶-ابوسعید قلانسی، رقی، ابوعبداللہ بن جلاء کے سلسلۂ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے: مجھے مریدین کے بارے میں ان کے سفروں سے زیادہ خطرہ ہے، کیونکہ سفر میں انسان نفس کے سامنے مغلوب ہو جاتا ہے۔

۱۴۵۵۷-محمد بن حسین بن موسیٰ، ابوحسین قزوینی، علی بن عبدک، ابوعمران طبرستانی کے سلسلۂ سند سے ابن الفرجی کا قول مروی ہے:

میں نے ابوتراب کے ایک سوبیس ساتھیوں کو بادشاہوں کے ارد گرد دیکھا، ان میں سے صرف ابن جلاء اور ابو عبیدۃ سری کا مفلسی کی حالت میں انتقال ہوا۔

۱۴۵۵۸- عبداللہ بن محمد جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب کے سلسلۂ سند سے حاتم اصم کا قول مروی ہے:
میں لوگوں کو تین چیزوں کی دعوت دیتا ہوں، معرفت بھروسہ اور توکل۔ معرفت کی حقیقت اللہ کو تمام فیصلوں کا مالک سمجھنا۔ اسی لئے انسان کیلئے لوگوں سے شکایت کرنا یا ان کو متھم کرنا یا ان سے ناراض ہونا درست نہیں ہے۔ البتہ رضا بالقضاء اور صبر اس کیلئے ضروری ہے۔ ثقہ اور توکل کی حقیقت لوگوں سے استغنیٰ اختیار کرنا ہے۔ اس کے حاصل ہونے بعد انسان لوگوں کی طرف سے اور لوگ اسکی طرف سے ایذاء رسانی سے محفوظ ہو، جاتے ہیں۔

۱۴۵۵۹- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد، ابوتراب کے سلسلۂ سند سے حاتم کا قول مروی ہے:
مجھے معلوم نہیں ہے کہ لوگوں کیلئے ریاء اور تکبر سے کونسی شئی زیادہ نقصان دہ ہے۔ تکبر کا تعلق انسان کے ظلم اور ریاء کا تعلق اس کے باطن سے ہے۔ اور یہ انسان کے گھر کے اندر کے اور باہر کے کتے کی مانند ہے اب تم خود ہی فیصلہ کرلو کہ ان میں سے کونسا زیادہ نقصان دہ ہے۔ حاتم کا قول ہے انسان کو لاحق شدہ دو غموں میں سے ایک اس کیلئے نفع بخش اور دوسرا نقصان دہ ہے۔ دنیاوی شئی کے فوت ہونے پر غم انسان کیلئے نقصان دہ اور اخروی نعمت کے فوت ہونے پر غم اس کیلئے نفع بخش ہے۔ اسکی واضع مثال یہ ہے کہ دنیاوی دولت فوت ہونے پر غم دنیاوی غم ہے اور غیبت کرنے پر غم اخروی غم ہے جو انسان کیلئے نفع بخش ہے۔

۱۴۵۶۰- محمد بن حسین، محمد بن عبداللہ بن شاذان، ابوعثمان، ابراہیم خواص کے سلسلۂ سند سے ان کے بھائی کا قول مروی ہے:
ابوتراب نے ایک صوفی کے ہاتھ میں خربوزہ کا چھلکا دیکھ کر فرمایا تم تصوف کے لائق نہیں ہو۔

۱۴۵۶۱- ابوفضل احمد بن موسیٰ صارم و محمد بن حسین، منصور بن عبداللہ، ابوعلی روزبادی، ابن جلاء کے سلسلۂ سند سے ابوتراب بخشی کا قول مروی ہے:
قلوب فاسد ہونے کے بعد اولیاء کی غیبت شروع کر دیتے ہیں۔

۱۴۵۶۲- محمد بن حسین، منصور بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ بن جلاء کا قول مروی ہے:
میں نے ابوتراب کو مکہ میں خوش حال دیکھ کر ان سے سوال کیا آپ نے کہاں سے کھانا کھایا ہے۔ ابوتراب نے کہا فضولیات سے احتراز کرو، میں نے بصرہ، پھر نباج پھر یہاں کھانا کھایا۔

۱۴۵۶۳- محمد بن حسین، محمد بن عبداللہ، ابوعثمان آدمی کے سلسلۂ سند سے ابراہیم خواص کا قول مروی ہے:
مکہ اور مدینہ کے درمیان درندوں کے پھاڑنے کی وجہ سے ابوتراب کا انتقال ہوا۔

۱۴۵۶۴- عبداللہ، ابوعبداللہ بن جلاء کے سلسلۂ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:
حاتم اصم کہتے ہیں کہ دنیا انسان کے سایہ کی طرح ہے اگر تم اس کا تعاقب کرو گے تو وہ دور ہوگا اگر رخ پھیرو گے تو وہ قریب ہو گا۔ حاتم کہتے ہیں کہ شیطان ہر دن کھانے لباس اور مکان کے بارے میں مجھ سے سوال کرتا ہے، میں اسے کہتا ہوں کہ موت میرا کھانا، کفن میرا لباس اور قبر میرا مکان ہے، ابوتراب کا قول ہے: غلمان اور اغنیاء کی طرف مائل ہونے والے عابد فریب زدہ ہے۔ ابوحاتم کا قول ہے: چار چیزوں کو چار چیزوں کے حوالے کر کے جنت کمالو نوم کو قبر، راحت کو پلصراط فخر کو میزان اور شہوت کو جنت کے حوالہ کر دو۔

۱۴۵۶۵- احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو بن ابی عاصم، ابوتراب کے سلسلۂ سند سے حاتم کا قول مروی ہے:
چار بیوی اور نو اولاد کے ہوتے ہوئے بھی میں رزق کے معاملہ میں کبھی پریشان نہیں ہوا۔

۱۴۵۶۶- محمد بن حسین، منصور بن عبداللہ، ابوجعفر بن ترکان، یعقوب بن ولید کے سلسلۂ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:

اے لوگو تین چیزوں سے محبت کے باوجود وہ تمہاری نہیں ا۔نفس ۲۔روح ۳۔مال ان میں سے اول دو اللہ اور تیرے وارثوں کی ہے۔

۱۴۵۶۷-عبدالسلام بن محمد بن مخرمی، ابی ابن شیخ۔علی بن حسن تمیمی کے سلسلۂ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے: غنیٰ کی حقیقت اپنے ہم مثل سے استغناء اور فقر کی حقیقت اپنے ہم مثل کا محتاج ہونا ہے۔مخلص انسان سے اللہ اعراض کے وقت ہی سے ناراض ہو جاتا ہے۔

۱۴۵۶۸- احمد بن اسحاق، محمد بن عبداللہ بن معصب، ابوتراب عسکری بن محمد زاہد، محمد بن ثابت، شریک، عبداللہ، اعمش، ابوسفیان، جابر کے سلسلۂ سند سے فرمان رسول مروی ہے:[۱]

اے لوگو اپنے بیماروں کے اکل و شرب کو ناپسند مت سمجھو، کیونکہ اللہ انہیں کھلاتا پلاتا ہے۔

۱۴۵۶۹-محمد بن اسحاق وراق کے سلسلۂ سند سے جندب بن سفیان کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: انسان کے سننے اور دیکھنے کے ساتھ اللہ سنتا اور دیکھتا ہے۔

(۴۰۶۱) یحییٰ بن معاذ[۲]

۱۴۵۷۰- ابوحسن محمد بن محمد بن عبیداللہ بن عمرو، حسن بن علویہ دامعانی کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

(۱) کاش ہر انسان لوح محفوظ ہی سے معاصی سے محفوظ ہوتا ہے۔

(۲) اے باری تعالیٰ خالق ہونے کے ناطہ آپ گناہ گاروں کی مغفرت فرما دینا۔

(۳) ہائے قیامت کے روز اعمال لوگوں کے سامنے آنے کے وقت لوگوں کے کیا حال ہوگا۔

۱۴۵۷۱-محمد بن محمد، حسن بن علویہ کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

(۱) اے لوگو میں گناہوں میں مشغول ہوں مجھ سے کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ میرا قلب دوسری طرف مشغول ہے۔

(۲) موجودہ حالت میں کیسے میری توبہ قبول ہوگی۔ (۳) ہائے معاصی کی وجہ سے میں ہلاک ہو گیا۔

۱۴۵۷۲-محمد بن حسن، کے سلسلۂ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:

مجھے نفس کی ہلاکت کے خوف کے بجائے حاجت کے فوت ہونے کا خطرہ ہے۔اے باری تعالیٰ آپ گناہ کے باوجود عطاء کرنے والے ہیں۔

۱۴۵۷۳-یحییٰ بن معاذ کا قول ہے:

اے الٰہی گناہ کا صدور مجھ سے بعید از قیاس نہیں، آپ محبت کے لائق ہیں۔انسان کی محبت آپ سے اعتمادی ہے، اور اسکے نزدیک گناہ کا صدور غیر پسندیدہ ہے۔آپ ارحم الرحمین ہے۔

۱۴۵۷۴- یحییٰ کا قول ہے: اے باری تعالیٰ مجھ پر نظر کرم فرما دے، دنیا میں تیری نعمتوں سے مسرور ہونے کی مانند کل بھی میں تیرے کرم کے ساتھ تیرے سامنے حاضر ہوں گا۔

۱۴۵۷۵- یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے: قیامت کے روز عدل الٰہی قائم ہونے کی صورت میں تمام لوگوں کی نیکیاں وزن ہو جائیں گی۔ اور فضل الٰہی قائم ہونے کی صورت میں تمام لوگوں کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۱۔ سنن الترمذی ۲۰۴۰، والمستدرک ۱/۳۵۰، ۴/۴۱۰، وأمالی الشجری ۲/۲۸۳، ومجمع الزوائد ۵/۸۶، والأحادیث الصحیحة ۷۲۷، وکشف الخفا ۲/۵۰۰.

۲۔ طبقات الصوفیة ۱۰۷، وطبقات الشعرانی ۱/۹۴، ونتائج الافکار ۱/۱۱۹، وتاریخ بغداد ۱۴/۲۰۸، وسیر النبلاء ۹/۱/۳، وهدیة العارفین ۲/۵۱۶، والکواکب الدریة ۱/۲۷۲، والعبر ۲/۱۷، وطبقات الاولیاء لابن الملقن صفحة ۳۲۱.

۱۴۵۷۶- عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن احمد بغدادی، عبداللہ بن سہل رازی کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

یحییٰ کا قول ہے: انسان کے صراط مستقیم آنے اور لوگوں کے طعنہ زنی سے محفوظ رہنے کے بارے میں سوال کیا گیا دنیا کے صحرا قدموں کے ذریعہ اور آخرت کے صحرا قلوب کے ذریعہ منقطع کئے جاتے ہیں۔

۱۴۵۷۷- یحییٰ کا قول ہے: اے انسان قلب میں حب دنیا کے ہوتے ہوئے تیری دینی اصلاح مشکل ہے۔

۱۴۵۷۸- یحییٰ کا قول ہے: دنیا کی طرف مائل ہونے والے شخص کا قلب فاسد ہوتا ہے اور خواہش پرست انسان دنیا کی دلدل میں پھنس کر رہ جاتا ہے۔

۱۴۵۷۹- یحییٰ کا قول ہے:

انہوں نے ایک روز ایک شخص کو شدید گرمی میں پہاڑ کریدتے دیکھ کر فرمایا: ہائے انسان کے لئے ترک معاصی سے پہاڑ کریدنا سہل ہو گیا ہے۔

۱۴۵۸۰- یحییٰ کا قول ہے: رضاء الٰہی کے مطابق زندگی نہ گزارنے والا گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

۱۴۵۸۱- یحییٰ کا قول ہے: لوگوں نے زہد کو کتابوں میں تلاش کیا، حالانکہ زہد کی حقیقت تو توکل میں مضمر ہے۔ کاش انہیں اسی بات کا علم ہوتا۔

۱۴۵۸۲- یحییٰ نے فرمایا۔ انسان کے صراط مستقیم پر آنے اور لوگوں کے طعنے زنی سے محفوظ رہنے کے بارے میں سوال کیا گیا فرمایا: اس کے ناپسند کرنے کے باوجود لوگ اس کی ملاقات کو پسند کریں۔

۱۴۵۸۳- راوی کہتے ہیں کہ یحییٰ نے ایک روز ایک شخص کو اپنی اولاد سے پیار کرنے پر فرمایا اولاد ہونے کے ناطہ اس کا اولاد سے پیار کا یہ حال ہے تو اللہ کا خالق ہونے کے ناطہ اس سے پیار کا کیا حال ہوگا۔

۱۴۵۸۴- یحییٰ کا قول ہے:

اولیاء اللہ اولاً مصائب کے ذریعہ عطاء الٰہی تک پھر اسکے ذریعہ خالق ارض و سمٰوات تک پہنچے۔

۱۴۵۸۵- یحییٰ سے سوال کیا گیا ہے کہ آپ ہمیشہ افسردہ رہتے ہیں؟ فرمایا اپنی خلقیت کی علت کے عدم علم کی وجہ سے۔

۱۴۵۸۶- یحییٰ کا قول ہے:

اللہ کی طرف متوجہ صاحب قلب کے قلب سے حکمت کے چشمے جاری ہو کر اسکی زبان سے حکیمانہ باتیں نکلتی ہیں۔

۱۴۵۸۷- محمد بن زید، حسن بن علویہ دامغانی کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

اپنی صفات کے ذریعہ اللہ سے نجاۃ کا متمنی انسانی مصائب کے ذریعہ سے ہلاک ہو جاتا ہے۔

۱۴۵۸۸- یحییٰ کا قول ہے:

میں منابر کے نصب کرنے اور لشکروں کی ترتیب دینے میں مشغول ہوں، لیکن لوگ میرے حال سے بے خبر ہیں۔

۱۴۵۸۹- یحییٰ کا قول ہے:

لوگ نیتوں کے قید خانہ میں بند ہیں۔ تمام لوگ تین اقسام پر ہیں۔ ۱۔ دنیا کی وجہ سے اللہ سے اعراض کرنے والے یہ قسم قابل مذمت ہے۔ ۲۔ فکر آخرت میں مشغول ہونے والے افراد۔ ۳۔ اللہ کی طرف کم متوجہ ہونے والے افراد۔

۱۴۵۹۰- یحییٰ کا قول ہے۔

حکومت کا مریض شخص کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔

۱۴۵۹۱- یحیٰ کا قول ہے:

انسانی زندگی کی تکمیل دو چیزوں میں منحصر ہے۔ ا۔گوشہ نشینی کی حالت میں معاش کی فکر ۔۲۔اسی حالت میں اطمینان قلب۔

۱۴۵۹۲- یحیٰ کا قول ہے:

میں دعا کے ذریعہ مصائب کا دفاع کروں گا۔

۱۴۵۹۳- ابوحسن احمد بن محمد بن حسن مقسم ،ابوعباس بن حکویہ رازی کے سلسلۂ سند سے یحیٰ معاذ کا قول مروی ہے:

اے لوگو قبولیت دعاء کو مشکل مت سمجھو، البتہ معاصی اس کے راستے بند کر دیتی ہے۔

۱۴۵۹۴- یحیٰ کا قول ہے:

دنیا کے چھوڑنے سے قبل تم اسے چھوڑ دو، قبل از موت اللہ کو راضی کرلو۔ دنیا ہی میں قبر کی تیاری کرلو۔

۱۴۵۹۵- ابوحسن ،ابوعباس کے سلسلۂ سند سے یحیٰ کا قول مروی ہے:

قیامت کے روز لوگوں کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق سکون حاصل ہوگا۔

۱۴۵۹۶- یحیٰ کا قول ہے:

باطن کے فاسد ہونے کے بعد ظاہر کے اچھا ہونا نفع مند نہیں ہے۔ کامیابی کا مدار حسن باطن پر ہے۔

۱۴۵۹۷- یحیٰ کا قول ہے:

اگر عقول ایمانی آنکھوں سے جنت کی نعمتوں کا نظارہ کرلیں تو نفوس انکی طرف شوق کی وجہ سے پگھلنا شروع ہوجائیں۔ اگر قلوب اللہ کی محبت کا ادراک کرلیں تو انکی وحشت کی وجہ سے ارواح بدنوں سے اڑنے لگیں، مخلوق کو ان چیزوں کو ادرک سے دور رکھنے والی ذات کس قدر پاکیزہ ذات ہے۔

۱۴۵۹۸- یحیٰ کا قول ہے:

ریا کے ذریعہ علم کا حصول ناممکن اور حیاء کی وجہ سے اس کا عدم حصول ممنوع ہے۔

۱۴۵۹۹- محمد بن محمد، حسن بن محمد رازی، ابی کے سلسلۂ سند سے یحیٰ کا قول مروی ہے:

دنیا طالب کیلئے امیر اور تارک کیلئے خادم ہے۔ دنیا طالب سے بھاگتی ہے۔ اور تارک کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے۔ دنیا دار آخرۃ کے درمیان ایک پل کی مانند ہے لہٰذا تم تعمیر کئے بغیر اسے عبور کرو، پل پر محلات کی تعمیر نادانی ہے۔ دنیا نئی دلہن کی مانند ہے۔ زہر کے ذریعہ اس کا خاتمہ ممکن ہے۔ آخرۃ دنیا کو طلاق دینے والے انسان کی زوجہ ہے۔ لہٰذا اے انسان دنیا کے بجائے آخرت کو یاد کر۔ دنیا کو صرف آخرۃ کے حصول کیلئے استعمال کر۔

۱۴۶۰۰- محمد، حسن، ابی کے سلسلۂ سند سے یحیٰ کا قول مروی ہے:

تین چیزوں کے ذریعہ حصول مغفرت ممکن ہے: اللہ کی بات استفادہ کی نیت سے سنکر بلا چوں و چرا اسے تسلیم کرنا۔

۱۴۶۰۱- یحیٰ کا قول ہے: مقصد تخلیق کا نسیان کبر کی علامت ہے۔

۱۴۶۰۲- یحیٰ کا قول ہے:

رضاء الٰہی کو ترجیح دینا، خوف الٰہی اور مخالفت نفس تقویٰ کی علامت ہے۔

۱۴۶۰۳- ابوحسن بن عمرو، حسن بن علویہ کے سلسلۂ سند سے یحیٰ کا قول ہے۔

اے الٰہی اگر آپ مجھ سے اور اعراض کریں گے تو میں کلمہ شہادت کے ذریعہ آپ سے عافیت طلب کروں گا۔

۱۴۶۰۴- یحییٰ کا قول ہے:

اے باری تعالیٰ میں عجز و انکساری کے ساتھ آپ کی پکڑ سے نجاۃ کا طالب ہوں۔

۱۴۶۰۵- تائب پر معاصی، زاہد پر غربت اور صدیق پر زوال ایمانی کے خوف کی وجہ سے گریہ طاری ہوتا ہے۔

۱۴۶۰۶- یحییٰ کا قول ہے:

دنیا کی فکر انسان کو اللہ اور اس کے دین سے غافل کرنے والی ہے۔

۱۴۶۰۷- یحییٰ کا قول ہے:

اے لوگو اپنے ایمان کی حفاظت کرو۔ عارفین کیلئے ہر شئی میں عبرت اور نصیحت ہے۔

۱۴۶۰۸- یحییٰ کا قول ہے:

یحییٰ دعاء کرتے ہوئے کہتے تھے الٰہی میرے اعمال کی حفاظت فرما اور میرے نفس کو دنیا کی لذت سے دور رکھ۔

۱۴۶۰۹- یحییٰ کا قول ہے:

محبت الٰہی کے عوض دنیا کا سودا کرنے والا انسان کتنا پاکیزہ انسان ہے۔

۱۴۶۱۰- یحییٰ کا قول ہے:

جنت مؤمن کی بڑی محبوب شئی ہے، وہ دنیا کے عوض اس کا سودا کرنے والا ہے۔

۱۴۶۱۱- یحییٰ کا قول ہے:

ایک بار ایک عارف نے میرے سامنے کہا میں نے بیس برس تک معرفت الٰہی کے حصول کیلئے جدوجہد کی۔ اے انسان نفس کو پہچان اس کے بعد ہی تجھے معرفت الٰہی حاصل ہوگی۔

۱۴۶۱۲- یحییٰ کا قول ہے:

مکھی کے پر کے برابر بھی دنیا کی اللہ کے نزدیک وقعت نہیں۔

۱۴۶۱۳- محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن عثمانی، عبداللہ بن سہل رازی کے سلسلۂ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:

اے راہ آخرۃ وصدق اور اسباب عبادت وزر کے طالبین عقل کے بقدر ہی انسان کی عبادت میں حسن پیدا ہوتا ہے، انجام عمل سے بے خبر انسان بداعمالیوں سے مکمل احتراز بہت مشکل ہے۔ اے لوگو تم ایک مقصد عظیم کیلئے پیدا کئے گئے ہو، علم کا حصول صرف برائے عمل ہے۔ کیونکہ ثواب اسی پر مرتب ہوتا ہے۔ ورنہ تو علم انسان کیلئے روز قیامت وبال وحجت ہوگا۔ اے لوگو ترک دنیا کے بعد آخرۃ صدق قلب سے طلب کرو، ورنہ دنیا و آخرت دونوں برباد ہو جائیگی۔ خوب سمجھ لو دنیا کی حقارت کے یقین کے بعد ہی عظمت الٰہی انسان کے قلب پر ثبت ہوتی ہے۔ ورنہ انسان ہمیشہ پریشان رہیگا، کبھی بھی اسے عبادت کی حلاوۃ نصیب نہیں ہوگی۔ نیز وہ زہد کی دولت سے بھی محروم رہیگا۔ اے لوگو اللہ سے ڈرو، ظاہر کی تزین کے بجائے باطن کو مزین کرو،

۱۴۶۱۴- ابراہیم، محمد بن قارن رازی، کے سلسلۂ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:

دنیا کی وجہ سے ہی امیدیں پوری نہیں ہوسکتی، کل روز قیامت ہم اپنے انجام سے لاعلم ہیں۔

۱۴۶۱۵- ابوبکر محمد بن حسین آجری، عباس بن یوسف شکلی، محمد بن حسن علاء بلخی کے سلسلۂ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:

فکر معاد کی وجہ سے فکر معاش سے غافل لوگ صالحین کے درجہ کے لوگ ہیں۔ فکر معاد کو فکر معاش پر مقدم رکھنے والے لوگ فائزین کے درجہ کے لوگ ہیں۔ فکر معاش کی وجہ سے فکر معاد سے غافل لوگ غافلین کے درجہ کے لوگ ہیں۔

۱۴۶۱۶-ابوحسن بن مقسم، ابوعباس بن حکویہ رازی، کے سلسلہ سند سے یحیٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:
رغائب کی طرف دعوت دینے کے باوجود نفس کی بات مت قبول کر۔
۱۴۶۱۷-ابوحسن، ابوعباس کے سلسلہ سند سے یحیٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:
دنیا ھلاکت کا سمندر ہے، اس سے نجات کا راستہ فقط زہد ہے۔
۱۴۶۱۸-ابوحسن، ابوعباس کے سلسلہ سند سے یحیٰ کا قول مروی ہے:
اے جہول وغافل انسان اگر تو لوح محفوظ میں اپنے بارے میں قلم کے جاری ہونے کی آواز سن لیتا تو خوشی کے مارے اپنے کو ختم کر دیتا
۱۴۶۱۹-یحیٰ کا قول ہے۔
اے باری تعالیٰ میں فقر سے آپ کی امان کا طالب ہوں۔
۱۴۶۲۰-یحیٰ کا قول ہے:
یاالٰہی میرے بڑے بڑے گناہ تیرے عفو کے سامنے ہیچ ہیں۔
اے باری تعالیٰ تیری محبت کی وجہ سے میرے گناہ معاف ہوں گے اور تیری ناراضگی کی وجہ سے میرے گناہ ساقط نہیں ہوں گے۔
۱۴۶۲۱-یحیٰ کا قول ہے:
دنیا کی حقیقت کی معرفت کے بعد ان کے قلوب غم کی وجہ سے پارہ پارہ ہو جائیں گے۔
۱۴۶۲۲-ابوبکر محمد بن احمد، عثمان، عبداللہ بن سہل رازی کے سلسلہ سند سے معاذ کا قول مروی ہے:
زہد کو حصول دنیا کے بجائے حصول آخرت کیلئے ذریعہ کسب بناؤ۔ اہل دینا کے تعریف کرنے پر ان سے بے التفاتی اختیار کر۔
۱۴۶۲۳-یحیٰ کا قول ہے:
مخلوق کا اسباب اور عارف کا مسبب الاسباب سے تعلق ہوتا ہے۔ عارف عظمت الٰہی قدرت الٰہی اور رحمت الٰہی کو ملحوظ رکھ کر بات کرتا ہے۔
۱۴۶۲۴-حیاۃ کے قیدی کیلئے موت ذریعہ خلاصی ہے۔
۱۴۶۲۵-اے انسان دنیا کا مالک ہونے کے باوجود اللہ کے نزدیک وہ حقیر اور تیرے غیر مالک ہونے کے باوجود تیرے نزدیک وہ عظیم ہے۔
۱۴۶۲۶-یحیٰ سے وسوسہ کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا زاہد شخص وسوسہ کے حملہ سے محفوظ رہتا ہے۔
۱۴۶۲۷-یحیٰ سے سوال کیا گیا ہے کہ دنیا سے عاری انسان کیسے دلجمی سے اللہ کی عبادت کر سکتا ہے؟ فرمایا زاہد انسان تقویٰ سے مضبوط اور ذکر الٰہی سے مشغول رہتا ہے۔ اسے دوسرے وقت کے کھانے کی فکر نہیں ہوتی۔ غیر اللہ سے تسکین قلب کے طالب کی پریشانی میں اضافہ ہی ہوگا۔
۱۴۶۲۸-ابوحسن بن عمرو، حسن بن علویہ کے سلسلہ سند سے یحیٰ کا قول مروی ہے:
عارفین کیلئے فقط یہ دو نعمتیں رجوع الی اللہ کے وقت معرفت الٰہی کا حصول، اور کثرت سے ذکر الٰہی میں مشغولیت ہی کافی تھیں۔
۱۴۶۲۹-یحیٰ کا قول ہے:
نرم ونازک جسم، دھکتا قلب، شوق دائمی اور ذکر لازمی عارف کی علامت ہے۔

۱۴۶۳۰-یحییٰ کا قول ہے:

عارف دائماً تین چیزوں کی فکر میں ہوتا ہے۔ ۱۔اصلاح معاشرہ کی فکر، ۲۔دائمی طور پر ذکر الٰہی میں مشغولیت، ۳۔طبیعت کی اعتبار سے صحیح اور قلب کے اعتبار سے مریض ہوتا ہے۔

۱۴۶۳۱-یحییٰ کا قول ہے:

معرفت کی وجہ سے دنیا و آخرت کو عارفین کیلئے اچھا کرنے والی ذات کس قدر پاکیزہ ذات ہے۔آج وہ مجالس معرفت میں ذکر الٰہی اور کل جنت کے باغوں میں جام شراب کے نوش کرنے کے ساتھ تلذذ حاصل کرنے والے ہیں۔وہ شکر کی سواری پر سوار ہو کر عطا الٰہی تک پہنچنے والے ہیں۔

۱۴۶۳۲-محمد بن محمد بن عبید اللہ، محمد بن محمد بن مسعود بدشی کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے: عارف ذات الٰہی میں مشغولیت کی وجہ سے اشکال کے فخروں، عطایا کی مجالس اور بلاؤں کی مجالس میں اضدا دکی منازعت سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۴۶۳۳-یحییٰ کا قول ہے:

ذات الٰہی سے امید کی وابستگی سب سے بڑی شی ہے۔اور ذات الٰہی سے حسن ظن اصدق ظنون ہے۔

۱۴۶۳۴-محمد بن محمد بن عبید اللہ، احمد بن محمد مسعود کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

عبادت الٰہی کو پیشہ، فقر کو مقصود، عزلت کو شہوت، آخرت کو ہمت، طلب عیش کو مقصود، موت کو فکر اور زہد کو مقصد بنانے والے انسان کیلئے خوشخبری ہے۔ عارف اللہ کے سامنے اپنی حاجت ظاہر کرتا ہے۔خلوت میں معاصی کو یاد کرتا ہے۔اللہ سے غربت کی شکایت کرتا ہے۔اور توبہ کے ذریعہ رحمت الٰہی کا طالب ہوتا ہے۔

۱۴۶۳۵-محمد بن محمد بن احمد بن مسعود بدشی کے سلسلۂ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:

عاقل کی تین علامتیں ہیں ۱۔عمل کی طرف جلدی کرنا، ۲۔امید پر یقین نہ کرنا، ۳۔موت کی تیاری کرنا۔

۱۴۶۳۶-یحییٰ کا قول ہے:

قیامت کے روز تین شخص قابل رشک ہونگے۔۱۔گناہوں سے اجتناب کرنے والا ۲۔حسن اخلاق کا مظاہرہ کرنے والا ۳۔قبل از موت موت کی تیاری کرنے والا۔

۱۴۶۳۷-یحییٰ کا قول ہے:

کلمہ شہادت انسان کو گناہ کے مقابلہ میں توحید کی طرف زیادہ دعوت دینے والا ہے۔

۱۴۶۳۸-محمد بن محمد بن عبید اللہ، محمد بن احمد کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے جس قدر انسان اللہ سے محبت کرتا ہے اسی قدر مخلوق اس سے محبت کرتی ہے۔جس قدر انسان اللہ کی عظمت کرتا ہے اسی قدر مخلوق اسکی عظمت کرتی ہے۔اور جس قدر انسان امر الٰہی میں مشغول ہوتا ہے اسی قدر مخلوق اسکے امر میں مشغول ہوتی ہے۔اور سکون قلب کے بقدر انسان کی زندگی خوشگوار ہوتی ہے۔اور اطاعت الٰہی کے بقدر اسکی صدر (دل) میں خیر کی باتیں القاء کی جاتی ہیں۔

۱۴۶۳۹-ابوبکر محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن محمد، عبد اللہ بن سہل کے سلسلۂ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:

انسان کے خصم کا سمجھدار ہونا انسان کے سعادت مند ہونے کی علامت ہے۔لیکن میرا خصم (میرا نفس) بے وقوف ہے، کیونکہ اس نے جنت اور اسکی عظیم نعمتوں کا حقیر دنیا سے سودا کرلیا ہے۔نیز فرمایا مخلوق سے استغناء اختیار کئے بغیر انسان نفس کو نہیں پہچان سکتا۔

۱۴۶۴۰-نیز فرمایا اے انسان مخلوق سے دوری کے بغیر خالق کی معرفت ناممکن ہے۔

۱۴۶۴۱- نیز انہی کا قول ہے:
تائب کو توبہ کے بعد بڑی قابل فخر فرحت حاصل ہوتی ہے۔
۱۴۶۴۲- یحییٰ کا قول ہے:
اللہ کی محبت کا دعویٰ کرنے والا اس کی محبت میں صادق ہے۔
۱۴۶۴۳- یحییٰ کا قول ہے:
اے باری تعالیٰ میں آپ کی بزرگی، حاکمیت اور مالک الملک ہونے کا معترف ہوں، آپ ہی گناہوں کو معاف کرنے والے ہیں۔
۱۴۶۴۴- یحییٰ کا قول ہے:
دنیا میں اولیاء اللہ کو آزمائشوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔
۱۴۶۴۵- یحییٰ کا قول ہے:
اللہ کے وعدوں کے سننے کے بعد مؤمنوں کا یہ حال ہے، نامعلوم دیکھنے کے بعد کیا حال ہوگا۔
۱۴۶۴۶- ابوحسن بن محمد بن عمرو جرجانی، ابومحمد حسن بن محمد رازی، ابی کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے: لوگوں کے دہن دکانوں، ان کے لب تالوں اور ان کے دانت پنجوں کے مانند ہیں۔ انسان کے تکلم کے وقت اسکی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔
۱۴۶۴۷- یحییٰ کا قول ہے:
اے انسان منجانب اللہ مجھے دارالسلام کی طرف دعوت دیجاتی ہے۔ اس کے بعد دنیا کو ترجیح دینے سے تیری دنیا اور آخرت کو ترجیح دینے سے آخرت بنے گی۔
۱۴۶۴۸- یحییٰ کا قول ہے:
اے انسان دنیا بچھوں کے مانند ہے اگر اس کے نقصانات سے اجتناب کی کوشش نہ کی تو ہلاک ہو جائے گا۔
۱۴۶۴۹- یحییٰ کا قول ہے دنیا لوگوں کیلئے زہر قاتل ہے۔ ادویات میں بقدر ضرورت اسکے شامل کرنے کی مانند تم اسے استعمال کرو۔
۱۴۶۵۰- محمد بن حسین بن موسیٰ، منصور بن عبداللہ، حسن بن علویہ کے سلسلۂ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:
اولیاء اللہ نعماء الہیہ کے قیدی، اصفیاء کرم الٰہی کے مرہون اور اللہ کے محبین احسان الٰہی کے غلام ہیں، لہٰذا محبت کے غلام کبھی آزاد نہیں ہوں گے۔ کرم کے رھین کبھی رہنیت سے نہیں نکلیں گے۔ اور نعمت کے قیدی کبھی باہر نہیں آئینگے۔
۱۴۶۵۱- محمد بن حسین، محمد بن علی تھاوندی، موسیٰ بن محمد کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:
عارفین دنیا سے غیر مانوس۔ زاہدین دنیا میں اجنبی ہوتے ہیں۔ نیز فرمایا اے انسان تو ایک فانی شئی کے عدم پر افسوس اور وجود پر خوشی کرتا ہے۔
۱۴۶۵۲- عبدالواحد بن بکر، احمد بن محمد علی بردعی کے سلسلۂ سند سے طاہر بن اسماعیل کا قول مروی ہے:
یحییٰ سے ذات الٰہی کی حقیقت کے متعلق سوال کیا گیا؟ جواب میں فرمایا اسکی حقیقت ''الـه واحد'' ہے۔ پھر ان سے اس کا مطلب پوچھا گیا تو فرمایا اللہ تن تنہا تمام چیزوں کا مالک اور ان پر کامل طور پر قادر ہے۔
۱۴۶۵۳- عثمان بن محمد عثمانی، ابوبکر بغدادی، عبداللہ بن سہل رازی کے سلسلۂ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:
اے لوگو! تم ذکر الٰہی نہ کرنے والے پر تعجب کرتے ہو، اور میں ذکر الٰہی کرنے والے پر ذکر الٰہی کے برداشت کرنے پر تعجب کرتا ہوں، نیز یحییٰ کا قول ہے:، عارف کی دو خصلتیں ہیں اپنا حال کسی پر ظاہر نہ کرنا ۲۔ کسی کے بارے میں جستجو نہ کرنا۔

ا۔ذکرالٰہی کے برداشت کرنے رضا بالقضاء، وعدہ پر اعتماد، عمل میں اخلاص مصیبت پر شکر اور معاصی سے توبہ عارف کی علامت ہے۔

۱۴۶۵۴۔یحییٰ کا قول ہے:

ارواح میں روحانیت اور انفاس میں جولانیت پیدا کرنے والی ذات کس قدر پاکیزہ ذات ہے۔:

۱۴۶۵۵۔ عثمان بن محمد، ابوحسن بن احمد بن محمد بن عیسیٰ، اسماعیل بن معاذ کے سلسلۂ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:

عارفین ذکر کے فرش پر، شوق کی مجالس، مناجات کے باغات، ہیبت کے محلات میں مگن رہتے ہیں۔

اسماعیل بن معاذ نے مجھے یحییٰ بن معاذ کے اشعار سنائے، (۱) حبیب محبوب کی وجہ سے ہمیشہ خوش وخرم رہتا ہے۔(۲) محبت پر ملامت کرنے والے پر مجھے تعجب ہے۔ میں محبت الٰہی کے شوق کی وجہ سے زندہ ہوں (۳) اور اسی کی وجہ سے میرا قیام وقعود ہے۔ (۴) محب کا نفس محبت کی وجہ سے خوش لیکن اسکا قلب مجروح ہوتا ہے۔ (۵) اور وہ محراب میں کھڑا ہو کر اللہ سے اپنی پراگندگی کی شکایت کرتا ہے۔

۱۴۶۵۶۔محمد بن حسین، عبدالواحد بن بکر، احمد بن ابی طلحہ، محمد بن احمد جرجانی، ابن کمال جریانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے۔ یحییٰ بن معاذ نے ایک بار رقص کے بارے میں یہ اشعار کہے (۱) اے باری تعالیٰ ہم تیری پوشیدہ حقیقت پر رقص کی وجہ سے زمین کو دق کر دیا۔ (۲) تیری محبت میں مگن شخص کیلئے رقص کرنا برا نہیں ہے۔

۱۴۶۵۷۔ حسن بن علویہ کا قول مروی ہے:

یحییٰ بن معاذ نے ایک بچہ کو پھولوں کے مرجھائے ہوئے گلدستہ کو پانی دیتے ہوئے دیکھکر اس سے اس کی وجہ پوچھی، اس نے کہا لوگوں کے پانی نہ دینے کی وجہ سے وہ خشک ہو گیا، اب گویا وہ متواضع بنکر مجھ سے پانی طلب کر رہا ہے۔ جس کی وجہ سے مجھے اس پر رحم آ گیا۔ لیکن یہی شخص والد اور بھائی کی طرف سے دعوت کے باوجود دنیا قبول نہیں کرتا تھا، اسی پر اسکے بھائی نے حسب ذیل اشعار کہے۔

(۱) مرجھائی ہوئی ٹہنی پر رحم کھانے والے بھائی، یحییٰ نے اسکے طرف سے جواب میں ایک شعر کہا۔ میرا بھائی میرے نفس کی ہلاکت کا ارادہ کرتا ہے، جبکہ اس بارے میں میں اس کے مخالف ہوں۔ نیز یحییٰ کے اشعار ہیں۔ (۱) میں اپنی بیماری میں لاغر ہو گیا۔ (۲) جب انسان کی بیماری کی شفاء محبت الٰہی میں ہو تو اس کے علاوہ کون اس کا علاج کر سکتا ہے۔ (۳) میں تمام چیزوں کے عوض صرف اللہ پر راضی ہوں۔ (۴) اللہ امید سے زیادہ عطاء کرنے والا ہے۔ (۵) ظاہر باطن میں میرا قلبی میلان اللہ ہی کیطرف ہے۔ اے قدیم زمانہ سے احسان کرنے والی ذات، (۶) اے لوگوں کے الٰہ آپ مجھے بھولنے والے نہیں ہیں۔ اے ذوالجلال وذوالمحال عزیز الشان محمود الفعال ذات (۷) میں تجھ سے سوال کرنے سے خوش ہوتا ہوں۔ (۸) اے عزیز وفیاض ذات مجھے نواز دے، آپ کے علاوہ کون میرا خیال کرے گا۔ (۹) میں آپ کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، اور آپ سے ہی مغفرت کا امیدوار ہوں (۱۰) اے انسان مخلوق کے بجائے خالق کی طرف توجہ کر، صدق واخلاص کی دولت کے ساتھ دنیا کو خیرباد کہہ (۱۱) قیامت کے روز میں آپ کی کرم نوازی کا طالب ہوں۔

۱۴۶۵۸۔ محمد بن حسین، محمد بن عبداللہ، حسن بن علویہ کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے: اے انسان اپنے عزیز واقارب کی دعاؤں اور روزنامہ اعمال لے کر دنیا سے کوچ کر۔

۱۴۶۶۹۔محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن محمد عثمانی، عبداللہ بن سہل کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

صدور میں قلوب جوش مارنے والی ھانڈیوں کی مانند ہیں۔ انسان کی زبان سے اسکی قلبی کیفیت واضح ہو جاتی ہے۔

۱۴۶۶۰۔یحییٰ کا قول ہے:

فقراء حصارالٰہی میں بند ہونے کی وجہ سے اغنیاء سے پیچھے ہوتے۔

۱۴۶۶۱- یحیٰ کا قول ہے:

غیراللہ سے رزق کا طالب مخلوق کے حوالے کردیا جاتا ہے۔

۱۴۶۶۲- یحیٰ کا قول ہے:

اے انسان مخلوق کے بابت حسن ظن اور اپنے بابت سوء ظن سے کام لے۔

۱۴۶۶۳- یحیٰ کا قول ہے:

ابن سماک کہتے ہیں کہ آخرت میں عذاب دوزخ سے نجات ہی میرے لیئے کافی ہے۔

۱۴۶۶۴- یحیٰ کا قول ہے:

اہل دنیا کلام اور اہل آخرت معانی کی لذت کے طالب ہیں۔

۱۴۶۶۵- عثمان بن محمد عثمانی، حسن بن ابی حسن بصری، علی بن جعفر احمد کاتب کے سلسلۂ سند سے یحیٰ کا قول مروی ہے:
اہل آخرت سات درجوں کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔(۱) توبہ کے ذریعہ معاصی سے پاک ہوجاتے ہیں، (۲) زہد کے ذریعہ دنیا سے دور ہوجاتے ہیں، (۳) رضاء الٰہی حاصل کرکے عبدیت کا مقام حاصل کرلیتے ہیں، (۴) خوف الٰہی کے ذریعہ عذاب دوزخ سے محفوظ ہوجاتے ہیں، (۵) شوق کے ذریعہ جنت حاصل کرلیتے ہیں، (۶) محبت الٰہی کے ذریعہ جنت کی نعمتوں کا ادراک کرلیتے ہیں، (۷) محبت الٰہی کے ذریعہ تعلق مع اللہ قائم کرلیتے ہیں۔

۱۴۶۶۶- عثمان بن محمد عثمانی، ابوحسن زہری بصری کے ذریعہ یحیی کا قول مروی ہے:
دنیا اللہ کا خزانہ ہے، اسکی کوئی شئی مبغوض نہیں ہے، بلکہ بحکم قرآنی دنیا کی ہرشئی (پتھر، مٹی اور درخت) تسبیح الٰہی میں مشغول ہے لہٰذا اطاعت الٰہی میں مشغول شئی قابل مذمت نہیں ہے۔

۱۴۶۶۷- محمد بن احمد، عثمان بن محمد، عبداللہ بن سہل رازی، کے سلسلۂ سند سے یحیٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:
اے لوگو تم طمع دنیا کے ہوتے ہوئے عابد وزاہد نہیں بن سکتے، اگر تم زاہد وعابد بننا چاہتے ہو تو تمہیں حرص دنیا سے کلیۃً اجتناب کرنا ہوگا۔ خوب سمجھ لو ترک دنیا سب سے مشکل امر ہے اور اس میں نفس کا اپنا فائدہ ہے۔ اس کے ترک نے نفس زندہ اور عدم ترک سے نفس مردہ ہوتا ہے۔ لہٰذا تم اسے اپنے قلوب سے نکال دو، اسکی برکت سے دنیا وآخرت میں تمہیں راحت وآرام نصیب ہوگا، اور دنیاوی وآخروی شرف کے حامل ہونگے۔ اے لوگو! قرآن تمہیں جنت کے ولیمہ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ لہٰذا تارک دنیا جلد اسے حاصل کرنے والا ہے اور دنیا میں بھوک کے مطابق آخرت میں انسان کو اسکی لذت محسوس ہوگی۔ اے لوگو دنیا میں تم عبادت الٰہی اور اعمال صالحہ کرنے آئے ہوئے ہو، اور دنیا وآخرت کی نعمتیں جدا جدا ہیں لہٰذا تم جسے چاہو حاصل کرو لیکن بیک وقت دونوں کا حصول ضدین ہونے کی وجہ سے محال ہے۔

اے لوگو! تمہارے قلب میں محبت الٰہی مخلوق کا اجتماع ناممکن ہونے کی وجہ سے ہے۔ دونوں میں سے ایک ہی ثبت ہوسکتی ہے اے لوگو صوم دائمی انسان کے نفس سے عجب کا قلعہ قمع کرنے والی شئی ہے۔ نیز دائمی عبادت کی بساط، زہد کی چابی اور ثمرات خیر کا مظہر ہے۔ مال، اہل اور اولاد سے کنارہ کشی کے بجائے اطاعت الٰہی اور آخرت کی دنیا پر ترجیح ترک دنیا ہے۔ اے لوگو! تم اس وقت ایک بڑی آزمائش میں ہو، اطاعت الٰہی سے تم خوش عیش رہوگے۔ ورنہ تمہاری دنیا وآخرت خراب ہوگی۔ دنیائی نفسہ کوئی مذموم شئی نہیں ہے، جب تک دنیا میں انسان کے قلب سے باہر ہوگی تو فبہا ورنہ وہ قابل مذمت ہے۔

۱۴۶۶۸-ابوحسن بن محمد مقری، حسن بن علویہ دامغانی کے سلسلۂ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:
اے میرے ذکر کے پودے کو قائم کرنے، مجھے نجاۃ عطاء کرنے اور میری دنیا اچھی کرنے والی ذات، میں صمیم قلب سے آپ کی طرف متوجہ ہوں، میں ندامت کے ساتھ آپ کے سامنے اپنے گناہوں کا معترف ہوں، اگر تو مجھے عطاء کرے گا تو میں اسے قبول کروں گا، اگر عطاء نہیں کرے گا تو پھر بھی میں آپ سے خوش ہوں گا، میں تیری پکار پر لبیک کہوں گا، الٰہی میری مراد پوری فرما، ورنہ میں آپ کی رضا پر ہوں۔

۱۴۶۶۹-یحییٰ کا قول ہے:
کثرت سے موت کو یاد کرنے والا تین چیزوں کے حصول کے بعد دنیا سے جائیگا۔(۱) توبہ، (۲) قناعت، (۳) اشتغال فی العبادۃ۔ دنیا کا حریص تین عیوب کے ساتھ دنیا سے جائیگا۔(۱) ناشکری، (۲) عدم قناعت، (۳) حصول دنیا کی فکر۔

۱۴۶۷۰-عثمان بن محمد عثمانی، ابوبکر بغدادی، عبداللہ بن سہل کے سلسلۂ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:
دنیا پر صبر اختیار کرنا آگ پر صبر سے بھی زیادہ سخت ہے۔

۱۴۶۷۱-یحییٰ کا قول ہے:
سخی کے فاجر ہونے اور بخیل کے نیک ہونے کے باوجود بھی قلوب سخی سے محبت اور بخیل سے بغض رکھتے ہیں۔

۱۴۶۷۲- یحییٰ کا قول ہے:
دنیا میں اکثر انسان حریص وفقیر ہیں، البتہ مؤمنین طلب جنت پر حریص اور مخلوق کے سامنے فقیر ہیں۔

۱۴۶۷۳-یحییٰ کا قول ہے:
بعض حکماء کہتے ہیں کہ تین خصلتوں سے عاری انسان صراط مستقیم کا عازم نہیں ہے۔(۱) عدم شرک، (۲) عدم ریاء، (۳) عدم قناعت۔

۱۴۶۷۴-یحییٰ کا قول ہے:
موحد انسان کی زندگی لذیز ترین زندگی ہوتی ہے۔

۱۴۶۷۵-یحییٰ کا قول ہے:
بلا عمل فقط محبت الٰہی کا دعوی کرنے والا شخص غیر صادق ہے۔

۱۴۶۷۶-یحییٰ کا قول ہے:
صادق شدہ اور عاجزین حیرت کی حالت میں بات کرتے ہیں اول زاہدین اور ثانی عارفین کی صفت ہے۔

۱۴۶۷۷- یحییٰ کا قول ہے:
کبھی زاہد کو لوگوں کی بدحالی کے پیش نظر من جانب اللہ ان سے نرمی کا حکم دیا جاتا ہے۔

۱۴۶۷۸- یحییٰ کا قول ہے:
قلبی طور پر تعلق مع اللہ قائم کرنے والا انسان صرف سکون میں ہوتا ہے۔

۱۴۶۷۹- عثمان بن محمد، ابوحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ، اسماعیل بن معاذ کے سلسلۂ سند سے ان کے بھائی یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:
دنیا آزمائش اور جنت تقویٰ کی بنیاد پر عطاء کی جائیگی، توبہ کرنے والوں کو مشق، زاہدین کو سیاست اور صدیقین کو اکرام کے طور پر بھوکا رکھا جاتا ہے۔ اور بھوک ایک کھانا ہے جس سے اللہ صدیقین کو شکم سیر کرتا ہے۔ کھانا سے لبریز معدہ حکمت سے عادی ہوتا ہے۔ جس خالی

بطن ہونے کی وجہ سے دشمنی کو بھی اپنی طرف متوجہ کرنے والا انسان اشرف الناس ہے اور شکم سیری کی وجہ سے دولت کو دور کرنے والا انسان ابغض الناس ہے۔ غم آخرت شکم سیری اور خوف خدا معاصی کیلئے مانع ہے۔ اور امید فرائض کی ادائیگی کیلئے قوت بخش ہے۔ اور موت کو یاد کرنا انسان کیلئے زہد کا ذریعہ ہے۔ لیکن مذکورہ تمام کاموں میں نیت کی اصلاح ضروری ہے۔

۱۴۶۸۰- محمد بن محمد بن زید، حسن بن علویہ کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

خوف خدا تین چیزوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

(۱) دائمی فکر، (۲) جنت کا شوق، (۳) عذاب جہنم کی یاد۔

تقویٰ کی بنیاد تین چیزوں پر ہے۔

(۱) عزت نفس، (۲) یقین کی صحت، (۳) موت کی یاد۔

اور معفرت کی تکمیل تین چیزوں سے ہوتی ہے۔

(۱) حسن قبول، (۲) علم پر عمل، (۳) خیر خواہی۔

۱۴۶۸۱- تین شخصوں کا دوست بناؤ۔

(۱) اسکی وجہ سے انسان معاصی سے دور رہے (۲) اسکی وجہ سے انسان عیوب سے محفوظ رہے، (۳) اسکی وجہ سے تعلق مع اللہ پیدا ہو جائے۔

۱۴۶۸۲- آخرت میں تین خصلتوں کا مالک انسان ذی شرف ہوگا۔

(۱) دین کی وجہ سے تکالیف برداشت کرنے والا، (۲) نفس کو ذلیل کرنے والا، (۳) شہرت کو ناپسند کرنے والا۔

۱۴۶۸۳- یحییٰ کا قول ہے:

اخروی فائدہ تین چیزوں پر ہے۔

(۱) اطاعت الٰہی، (۲) اطاعت والدین، (۳) شیطان کی عدم پیروی۔

۱۴۶۸۴- تین خصلتوں کا مالک دین کا شہسوار ہے۔

(۱) زبان کا محافظ، (۲) اللہ کی رضاء کے مطابق بات کرنے والا، (۳) صدق سے کام لینے والا۔

تین چیزیں قابل سعادت ہیں۔

(۱) رونے والی آنکھ، (۲) جھکنے والی گردن، (۳) اور سننے والے کان۔

عبادت کی حلاوت تین شخصوں کو حاصل ہوتی ہے۔

(۱) کم کھانے والا، (۲) گوشہ نشین، (۳) قبر کی تیاری کرنے والا۔ آخرت کی راہ پر چلنے والا، انجام کی فکر کرنے والا اور دوزخ سے پناہ طلب کرنے والا انسان قابل رشک انسان ہے۔

۱۴۶۸۵- صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ:

مجھے تین چیزوں سے سرور حاصل ہوا۔ ذکر الٰہی، استغنیٰ اور اللہ کے وعدوں پر یقین۔

۱۴۶۸۶- تین اعمال کرنے والا انسان راہ راست پر ہے۔

(۱) ترک دنیا، (۲) قبر کی تیاری، (۳) قبل از موت اللہ کو راضی کرنا۔

۱۴۶۸۷- یحییٰ کا قول ہے:

تین انسان قابل تعجب ہیں۔
(۱) گمراہ عالم، (۲) دنیا کی ہوس رکھنے والا انسان، (۳) اپنی خواہشات کی چراگاہ میں چرنے والا انسان جسکی انتہاء موت ہے۔
تین چیزیں قابل فرحت ہیں۔(۱) اللہ کا حضرت آدم کو ابلیس کی دشمنی سے باخبر کرنا، (۲) امت محمدیہ سے ہمارا تعلق، (۳) معرفت الٰہی۔
تین چیزیں قابل غم ہیں۔
(۱) گزشتہ گناہ، (۲) وقت کے ضیاع، (۳) روز قیامت اللہ کے سامنے پیشی۔
۱۴۶۸۸-محمد بن عبیداللہ، حسن بن علویہ کے سلسلۂ سند سے یحیٰی کا قول مروی ہے:
عوام، مریدین اور عارفین کے ساتھ عدم حسن سلوک کا مظاہرہ کرنے والا شخص صاحب حکمت نہیں ہے۔
۱۴۶۸۹- یحیٰی کا قول ہے:
خندہ رو فصیح اللسان شخص کی زبان سے کلام صحیح سب سے احسن شئی ہے۔
۱۴۶۹۰- یحیٰی کا قول ہے؛
درویاقوت اور دنانیر و دراہم کا تعلق مال سے ہے، موعظت میں میرا کلام دراہم، صفات میں دنانیز اور معرفت میں یاقوت کے مانند ہے۔
۱۴۶۹۱- ابوحسن محمد بن عبداللہ بن عمرو، حسن بن علویہ، یحیٰی بن معاذ، علی بن محمد طنافسی، یحیٰی بن آدم، ابن مبارک، حیوۃ بن شریح، بکر بن عمرو، عبداللہ بن ہبیرۃ، ابوغیم کے سلسلۂ سند سے حضرت عمر کا قول مروی ہے:
فرمان نبویؐ ہے: اے لوگو! اگر تم اللہ پر توکل کرو تو وہ تمہیں صبح کو خالی بطن نکل کر شام کو شکم سیر ہو کر آنے والے پرندہ کی طرح رزق دے۔[۱]
۱۴۶۹۲-ابوبکر طلحی، عبیداللہ بن عثمان، ابوبکر بن ابی بکر شیبۂ عبداللہ بن نمیر، اسماعیل بن نفیع بن حارث کے سلسلۂ سند سے حضرت انس نے گذشتہ روایت کے مطابق قول رسول نقل کیا ہے۔
۱۴۶۹۳- محمد بن زید، حسن بن علویہ، یحیٰی بن معاذ، علی بن محمد طنافسی، ابومعاویہ، اسماعیل بن نفیع، ابوداؤد کے سلسلۂ سند نے انس بن مالک کا قول مروی ہے:
فرمان رسول ہے: ہر غنی و فقیر قیامت کے روز بقدر کفایت دنیا میں رزق ملنے کی تمنا کرے گا۔[۲]
۱۴۶۹۴-ابوحسن محمد بن احمد جرجانی، حسن بن علویہ، یحیٰی بن معاذ، علی بن محمد، محمد بن فضیل و وکیع، سفیان، ضرارۃ بن مرۃ کے سلسلۂ سند سے سعید بن جبیر کا قول مروی ہے:
توکل علی اللہ ایمان کی تکمیل ہے۔[۳]
۱۴۶۹۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن فضیل، ضرار کے سلسلۂ سند سے گذشتہ قول کے مطابق سعید کا قول مروی ہے:
۱۴۶۹۶- ابوحسین، حسن بن علویہ، یحیٰی بن معاذ، علی بن محمد طنافسی، ابومعاویہ، حجاج کے سلسلۂ سند سے مکحول کا قول مروی ہے:
فرمان نبویؐ ہے:[۴]

۱۔ مسند الامام احمد ۱/۳۰، والتوکل علی اللہ لابن أبی الدنیا ۵. وصحیح ابن حبان ۲۵۴۸. وکشف الخفا ۲/۲۱۸. ومشکاۃ المصابیح ۵۲۹۹.
۲۔ سنن ابن ماجۃ ۴۱۴۰. والترغیب والترهیب ۴/۱۷۰. وفتح الباری ۱۱/۲۵۷.
۳۔ مجمع الزوائد ۱/۵۶.
۴۔ اتحاف السادۃ المتقین ۶/۴۷، ۱۰/۴۵. وتخریج الاحیاء ۴/۲۶۵. وکشف الخفاء ۲/۳۱۱.

چالیس روز تک صدق قلب سے عبادت کرنے والے انسان کی زبان سے حکیمانہ باتیں نکلنا شروع ہو جاتی ہیں۔

۴۶۲ سعید بن العباس الرازی

۱۴۶۹۷- عبداللہ، اسحاق بن محمد زجاج، محمود بن فرج، ابوعثمان سعید بن عباس رازی کا قول ہے:
آپ کے حضرت ابوذر کو شیطان سے ڈرانے کی مانند تم بھی اس سے ڈرو۔ خوب سمجھ لو گمراہ لوگوں کا سردار شیطان ہے۔ اے لوگو تم اپنے قلب کے ذریعہ دوست و دشمن میں فرق کرو۔ اور اس سلسلہ میں اللہ سے مدد طلب کرو، کیونکہ جب دنیا تمام برائیوں کی بنیاد ہے۔ کیا تم نے کسی زاہد کو اللہ کی نافرمانی کرتے دیکھا ہے۔ دنیا، اہل دنیا اور اس کے محبین سے احتراز کر، کیونکہ محب دنیا اپنے زعم میں اللہ کی عبادت میں مشغول ہوتا ہے۔ حالانکہ وہ تو خواہش پرست ہے۔

اے لوگو علماء وارثین انبیاء ہیں۔ آپ نے اپنے زمانہ کے لوگوں کو فضولیات سے اجتناب کی دعوت دی ہے۔ اور آپ کے زمانہ کے علماء عوام کے حرام سے اجتناب کیطرح حلال سے اجتناب کرتے تھے۔ خوب سمجھ لو عالم حق دنیا کا قلعہ قمع کرنے والے اور عالم سوء حق کا چراغ گل کرنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جب چاہیں حالات بدل دیتے ہیں۔ اے لوگو! اطاعت الٰہی کے علاوہ کسی کی اطاعت مت کرو۔ کیونکہ ایسے لوگوں کیلئے دنیا و آخرۃ میں خسارہ ہے۔ اے لوگو سوچ سمجھ کر کسی کو امام بناو۔ اے لوگو! باب آخرت کھلا ہوا ہے۔ لہٰذا تم اس کے ذریعہ رحمت الٰہی تک پہنچ جاؤ، خوب سمجھ لو اللہ اور لوگوں کے درمیان اطاعت الٰہی تعلق پیدا کرنے والی شئی ہے۔ لہٰذا تم بلا اسکے اللہ تک نہیں پہنچ سکتے ہو۔ تم سے پہلے لوگوں نے اولاد کیلئے بہت کچھ جمع کیا، لیکن وہ مال اولاد سب کچھ ختم ہو گیا، اے انسان تو دنیا، اس کے لباس اور اسکی عمدہ اشیاء میں رغبت کرنے والا ہے۔ خوب سمجھ لے اس حالت میں تیری ہلاکت یقینی ہے، گذشتہ نافرمان قوموں کے انجام پر غور کرو، عامل عالم بنو، کیونکہ علم و عمل دونوں ایسے ساتھی ہیں کہ ان میں سے ایک سے حصول نفع ناممکن ہے۔ تمہیں غم نہیں کہ جنت کو مشغول اور دوزخ کو شہوات سے ڈھانپا گیا ہے، آپ کی پیروی کرو، اس کی برکت سے تم اللہ کے پیروی کرو، اسکی برکت سے تم اللہ کے ولی، اسکے رسول کے امین اور متقین کے امام بن جاؤ گے۔ رفعت کو تواضع اور شرف کو دین کے ذریعہ حاصل کرو، دنیا کو برائے آخرۃ ترک کرنے سے تمہیں دنیا و آخرت کا شرف حاصل ہوگا۔ کیونکہ بلا اسکے انسان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ طلب آخرۃ کیلئے نفس کو مشقت میں ڈالو، کیونکہ نفس کو پہچان کر برائے آخرۃ عمل کرنے والا انسان اصل عاقل ہوتا ہے۔

۱۴۶۹۸- عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد واعظ، احمد بن عیسیٰ بن ماھان، سعید بن عباس رازی صوفی کے سلسلۂ سند سے حاتم اصم کا قول مروی ہے:

۱۴۶۹۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمود بن فرج، ابی محمود، ابوعثمان سعید بن عباس رازی، احمد بن عبداللہ بن نافع بن ثابت، ابی عبداللہ بن محمد بن عروۃ، ھشام بن عروۃ، فاطمہ کے سلسلۂ سند سے اسماء بنت ابی بکر کا قول مروی ہے:
حضرت زبیر نے مجھے حدیث نبویؐ سنائی کہ عرش سے زمین کی تہ تک رزق کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ ہر شخص کو اسکی ہمت کے مطابق رزق عطا کیا جاتا ہے۔[۱]

۱۴۷۰۰- ابی اسحاق بن محمود بن فرج، سعید بن عباس، حسن بن محمد طنافسی، ابن فضیل، ابان بن ابی عباس کے سلسلۂ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

۱۔ الموضوعات لابن الجوزی ۲/ ۱۷۹. والفوائد المجموعة ۷۶. وتنزیه الشریعة ۱/ ۱۲۹. واللآلی المصنوعة ۲/ ۴۸. والكامل لابن عدی ۴/ ۱۵۰۲. واتحاف السادة المتقین ۸/ ۱۷۳. وكنز العمال ۲۲۸.

فرمان نبویؐ ہے: قیامت کے روز دنیا کو مشکل کر کے اللہ کے سامنے لایا جائے گا، وہ دربار الٰہی میں عرض کریگی اے باری تعالیٰ مجھے ادنیٰ جنتی کے مساوی درجہ عطا کردے۔ اللہ فرمائیگا۔ تو اپنے اھل کے ساتھ دوزخ میں داخل ہو جا۔[۱]

۱۴۷۰۱- عبداللہ، اسحاق، محمود بن فرج، ابوعثمان سعید بن عباس، ابن کاسب، عبداللہ بن عبداللہ، زبیر بن حارث، عکرمہ، کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

- آپؐ نے متفاخرین کا کھانا کھانے سے منع فرمایا۔

(۴۶۳) حارث بن اسد محاسبی[۲]

بزرگوں میں سے ایک مشاہدات کے مالک اور ہمدرد اور مددگار ابوعبداللہ الحارث بن اسد محاسبی بھی ہیں آپ رحمہ اللہ حق کے راستوں کے راہی اور آثار رسول کے متبع تھے۔ آپ کی تصانیف مدون اور لکھی ہوئی ہیں۔ آپ کے اقوال مشہور ہیں آپ کے احوال عمدہ اور قابل ذکر ہیں آپ علم اصول میں راسخ، فضولیات کے علم سے کنارہ کش گمراہوں کے لئے قامع اور مریدین کے لئے نصیحت خواہ تھے۔

کہا گیا ہے اہل عقل کا شیوہ اصول کو لینا فضول سے کنارہ کرنا اور رسول علیہ السلام کے طریقے کو اختیار کرنا ہے۔

۱۴۷۰۲- جعفر بن محمد خواص، احمد بن محمد بن مقسم کے سلسلۂ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

حارث محاسبی ہمارے ہاں تشریف لاتے، اور مجھے اپنے ساتھ لے جاتے، میں ان سے کہتا کہ آپ مجھے گوشہ نشینی سے نکال کر طرقات آفات اور شہوات کی طرف لے جارہے ہیں، وہ جواب دیتے ہیں کہ میرے ساتھ بے خطر چلو، چنانچہ میں ان کے ساتھ جاتا، یوں محسوس ہوتا ہے کہ راستہ ہمارے لئے فارغ کر دیا گیا ہے، چنانچہ راستہ کے دائیں بائیں کوئی نہیں ہوتا، اور ہم اطمینان سے اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں۔

۱۴۷۰۳- جعفر بن محمد، احمد بن محمد بن مقسم کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

میں اکثر حارث سے کہا کرتا تھا آپ مجھے گوشہ نشینی سے نکال کر لوگوں کے سامنے لے جاتے ہو؟ وہ فرماتے اگر نصف مخلوق بھی میرے قریب آجائے تو پھر بھی مجھے ان سے انس حاصل نہیں ہوگا۔ اور دوسری نصف مخلوق مجھ سے دور ہو جائے تو پھر بھی مجھے ان سے حاصل نہیں ہوگا۔

۱۴۷۰۴- جعفر بن محمد، ابوحسن کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

ایک بار میں نے حارث کو شدید بھوکا دیکھ کر انہیں کھانے کی دعوت دی، اور میں انہیں اپنے چچا کے گھر لایا، ہم نے لذیز ترین کھانا ان کے خدمت میں پیش کیا، انہوں نے ایک لقمہ توڑ کر منہ کے قریب کیا، لیکن اسے کھایا نہیں اور وہ کھائے بغیر واپس چلے گئے، ہم نے ان سے اسکی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا جب کوئی کھانا عنداللہ ناپسندیدہ ہوتا تو میرا نفس خود بخود اسے قبول نہیں کرتا۔

۱۴۷۰۵- جعفر، ابوحسن، کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

حارث وراثۃً مالدار ہونے کے باوجود دنیا سے خالی ہاتھ واپس گئے۔

۱۴۷۰۶- ابوحسن بن مقسم، کے سلسلۂ سند سے ابوعلی بن خیزان کا قول مروی ہے:

میں نے ایک بار حارث کو اپنے والد کو کہتے سنا کہ اپنی بیوی کو غیر دیندار ہونے کی وجہ سے طلاق دے دے۔

۱۔ الترغیب والترھیب ۵۵/۱. وکنز العمال ۶۳۳۰، ۶۳۳۱.

۲۔ طبقات الصوفیة ۵۶. وطبقات الشعرانی ۸۷/۱. وطبقات الشافعیة ۳۷/۲. ووفیات الاعیان ۱۵۷/۱. وصفة الصفوة ۲۰۷/۲. وتاریخ بغداد ۲۱۱/۸. والمیزان ۲۱۸/۱. وسیر النبلاء ۲/۸/۱۷۱. وطبقات الاولیاء صفحة ۱۷۵.

۱۴۷۰۷- ابوحسن بن مقسم، محمد بن اسحاق بن امام کے سلسلۂ سند سے ان کا قول مروی ہے:
میں نے حارث بن اسد محاسبی سے خیر الرزق کی تفسیر معلوم کی، انہوں نے فرمایا بلا اہتمام یومیہ روزینہ مل جانا خیر الرزق ہے۔
۱۴۷۰۸- جعفر بن محمد خواص، ابوعلی حسین بن یحییٰ بن زکریا فقیہ، ابوحسن بن مسروق، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے حارث محاسبی کا قول مروی ہے:
تین باتیں بہت عمدہ ہیں۔ (۱) حسن صیانت، (۲) حسن قول، (۳) حسن امانتداری۔
۱۴۷۰۹- جعفر، ابوطاہر محمد بن ابراہیم، ابوعثمان بلدی کے سلسلۂ سند سے حارث محاسبی کا قول مروی ہے:
علم سے خوف خدا، زہد سے راحت اور معرفت سے انابت الی اللہ پیدا ہوتی ہے۔
۱۴۷۱۰- حارث کا قول ہے:
باطنی طور پر مخلص و مراقب انسان کو بحکم قرآن ظاہری طور پر مجاہدہ اور اتباع سنت سے مزین کیا جاتا ہے۔
۱۴۷۱۱- ابوجعفر، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے حارث کا قول مروی ہے:
واجب کو ضائع کر کے تقویٰ طلب کرنا انسان کیلئے غیر مناسب ہے۔
۱۴۷۱۲- حارث کا قول ہے:
اے انسان جب تو اللہ کی نداء نہیں سنتا تو اسکے داعی کی ندا کیسے سنے گا غیر اللہ سے غنا طلب کرنے والا تقدیر الٰہی سے جاھل رہنے والا ہے۔
۱۴۷۱۳- ظالم لوگوں کی تعریف کے باوجود نادم اور مظلوم لوگوں کی مذمت کے باوجود سالم ہوتا ہے۔ قانع بھوک کی باوجود غنی اور طامع مال کے باوجود فقیر ہے۔
۱۴۷۱۴- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد، کے سلسلۂ سند سے حارث کا قول مروی ہے:
طاعت کی بنیاد ورع، ورع کی بنیاد تقویٰ، تقویٰ کی بنیاد محاسبہ نفس، محاسبۂ نفس کی بنیاد خوف ورجاء، خوف ورجاء کی بنیاد وعدو وعید کی معرفت اور وعدو وعید کی معرفت کی بنیاد عظیم جزا ہے۔ اور مذکورہ تمام چیزیں تفکر وعبرت سے پیدا ہوتی ہیں۔
۱۴۷۱۵- ابوبکر محمد بن احمد، عثمان بن محمد عثمانی، ابوعبداللہ احمد بن عبداللہ بن میمون کے سلسلۂ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:
محبت کی بنیاد اطاعت الٰہی ہے، کیونکہ محبت الٰہی کی ابتداء اسی سے ہوتی ہے۔ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ ابتداء بندوں میں اطاعت کا جذبہ پیدا فرماتے ہیں، جب وہ اطاعت کرتے کرتے بلند مقام پر پہنچ جاتے ہیں۔ تو انہیں معرفت عطاء فرماتے ہیں۔ اور یہ چیز قلب وزبان سے ذکر پر مداومت اور مخلوق سے کلیتہً لاتعلق ہو کر خالق سے شدت انس کی بناء پر پیدا ہوتی ہے۔
حارث کا قول ہے: محبت الٰہی شدت شوق کا نام ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ شوق کی تعریف میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک قلب کے دولت اجتماع کیلئے منتظر رہنے کا نام شوق ہے۔ بعض کے نزدیک روشن چراغ کا نام شوق ہے۔ ایک عابد سے سوال کیا گیا کہ شوق محبت الٰہی کا قلب میں کیا وزن ہے۔ انہوں نے جواب میں فرمایا اس کی وجہ سے قلب کی کدورات ختم ہو جاتی ہیں۔ مضر قاری سے سوال کیا گیا ہے کہ شوق محبت میں سے کونسا اولیٰ ہے انہوں نے فرمایا میں نے خود اسکی معرفت کیلئے بہت کوشش کی، لیکن میں اپنی کوشش میں ناکام رہا۔ عبدالعزیز بن عبداللہ نے اس بارے میں درج ذیل اشعار کہے ہیں۔
(۱) خوف وغم کا پیدا ہونا عاصی کے زیادہ مناسب ہے۔
(۲) محبت الٰہی مطیع کی اطاعت میں حسن پیدا کرتی ہے۔

(۳) اشرف کیلئے شوق زیادہ مناسب ہے۔

بعض کا قول ہے: محبت الٰہی محبین کے ابدان پر شواہد والفاظ سے معلوم کی جاتی ہے۔ لہٰذا محبت الٰہی کیوجہ سے ابتداء میں قلب روشن ہوتا ہے۔ اس کے بعد خلوۃ کی لذت حاصل ہوتی ہے، بعد ازاں معرفت الٰہی کا حصول ہوتا ہے۔

۱۴۷۱۶- ابو محمد کا قول ہے:

اللہ نے بذریعہ وحی حضرت داؤد سے فرمایا اے داؤد لوگوں میں روحانیت مجھے پسند ہے، کیونکہ صاحب روحانیت انسان غم سے محفوظ رہتا ہے، اور میں اسکے قلب کا چراغ بن جاتا ہوں۔ اے داؤد رزق کا فکر مت کرو، ورنہ تیری روحانیت کم ہو جائیگی، اے داؤد تم میری محبت کا دعویٰ کرنے کے باوجود میرے بابت سوء ظن رکھتے ہو، اے داؤد میں تمہیں ساتویں زمین کی تہ پر چلنے والا کیڑا دیکھا سکتا ہوں اے داؤد میری عبودیت کے اقرار سے تمہارے اجر میں اضافہ کردیا جائے گا۔ اے داؤد مصائب پر صبر کرنے سے میری مدد تمہیں حاصل ہوگی، اے داؤد شراب خور کو شراب خوری سے روکنے کی وجہ سے تم پر کبھی غم وفاقہ نہیں آئیگا۔ اے داؤد موت کے بعد میں اپنے محبوب کو جنت میں داخل کروں گا۔

۱۴۷۱۷- ابوبکر محمد بن احمد، عثمان بن محمد عثمانی، ابوعبداللہ احمد بن عبداللہ بن میمون کے سلسلۂ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

مصائب پر صبر سے کام لینا اور اخلاص اختیار کرنا میرے مخلص محبین کی علامت ہے۔

بعض علماء کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی ایک نبی سے فرمایا دین پر عمل کرنے اور میری رضاء کے خاطر مصائب برداشت کرنے والوں کا روز قیامت میرے پڑوس میں آنے کے بعد کیا حال ہوگا، جبکہ اس وقت میں انہیں اپنے دیدار سے بھی نوازوں گا، اسوقت انہیں سرور عظیم حاصل ہوگا، اے میرے پیغمبر کیا میں ان کے اعمال بھول جاؤں گا، جبکہ دنیا میں میری فیاضی سے میرے نافرمان بھی فائدہ حاصل کررہے ہیں۔ گناہ کرنے کے بعد میری مغفرت سے مایوس ہونے والے انسان سے میں سخت ناراض ہوں، اگر دنیا میں میرا عذاب نازل ہوتا تو سب سے پہلے ان ہی لوگوں پر نازل ہوتا۔ اگر وہ نافرمانوں کے ساتھ میری کرم نوازی کا مظاہرہ کرلیتے تو وہ یقیناً ایسا نہ کرتے، اور اگر وہ اس پر غور کرتے کہ آخرۃ میں جنت کے ایک محل کے بارے میں نافرمانی کے باوجود عفو کی امید رکھنے والے انسان کیلئے اعلان کیا جائیگا تو پھر بھی ان کی یہ حالت نہ ہوتی۔

۱۴۷۱۸- بعض ثقہ لوگوں کا قول مروی ہے:

ایک روز حسن نے اپنے بھائیوں کو مجلس کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا تمہاری مجالس سے اللہ کی مجالس عمدہ اور تمہاری باتوں سے ذکر الٰہی زیادہ شفایاب ہے۔ کیا تمھیں معلوم نہیں کہ اللہ نے ابراہیم خلیل اللہ سے فرمایا اگر تمہارا قلب میرے غیر کے ذکر میں مشغول ہوگا۔ تو میں تم پر نظر کرم نہیں کروں گا، یاد رکھو میرا ذاکر نادوزخ سے محفوظ رہیگا، اور جنت میں داخل ہوگا۔ یہ میری طرف سے ان کے حق میں سب سے بڑا شرف اور نعمت ہے۔

۱۴۷۱۹- ابراہیم بن ادہم کا قول ہے: اگر لوگ محبت الٰہی کی لذت کا ادراک کرلیں تو ان کے خورد ونوش میں کمی واقع ہو جائے۔ کیونکہ فرشتے ذکر الٰہی میں مشغول ہونے کی وجہ سے دنیاوی چیزوں سے مستغنی ہیں۔

۱۴۷۲۰- محمد بن حسین کے سلسلۂ سند سے عتبہ الغلام کا قول مروی ہے:

عارف باللہ اللہ سے محبت اور محب اللہ اسکی اطاعت کرتا ہے، اور آخرت میں اللہ سے اکراماً اپنے پڑوس سے نوازے گا، اور ایسے شخص کیلئے عظیم خوشخبری ہے، اور محب صادق کا قلبی روشنی کے ساتھ ساتھ جسماً کمزور ہوتا ہے، کیونکہ قلیل محبت سے بھی انسان لاغر ہو جاتا

ہے۔اور محبت الٰہی کے شائق انسان کو اللہ تعالیٰ چار چیزوں میں سے ایک چیز سے ضرور نوازتے ہیں۔(۱) اسے اپنی اطاعت میں مشغول کر کے کامیاب کرتا رہتا ہے۔(۲) معاصی سے اس کی حفاظت کرتا ہے(۳) اسے اپنی حقیقت کا ادراک عطا کر کے محبین کا درجہ عطا کرتا ہے۔آخرت میں اسے دوزخ سے محفوظ رکھے گا اور بحکم قرآنی دوزخ سے محفوظ رہنے والے انسان کے لئے دخول جنت لازمی ہے محبت الٰہی میں داخل ہونے والے شخص کے لئے تمام اقارب کو چھوڑ کر اللہ سے مناجات ضروری ہے۔جیسا کہ ابن ادہم نے اپنے بھائی سے فرمایا کہ اگر اپنے اور اللہ کے درمیان تعلق محبت قائم کرنا چاہتے ہوتو دنیا وآخرت کی فکر چھوڑ دو اور ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ پھر اللہ کی عنایات ورحمتوں کی تم پر بارش ہوگی۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام سے فرمایا میرے کان، زبان، ناک اور آنکھ سے کام لینے والا انسان ہی مجھ سے محبت کرتا ہے پھر وہ میرے غیر کی طرف متوجہ نہیں ہوتا وہ شب وروز بیدار رہتا ہے۔اے یحییٰ پھر میں اس کے قلب کا جلیس، اس کی امیدوں کی انتہاء بن جاتا ہوں اور روز بروز اسے نوازتا رہتا ہوں۔مجھے میری عزت وجلال کی قسم روز قیامت میں اسے اس حال میں اٹھاؤں گا کہ نبی اور مرسلین بھی اس پر رشک کریں گے۔پھر اعلان ہوگا کہ یہ فلاں بن فلاں اللہ کا ولی اور اس کی مخلوق کا بہترین انسان ہے بعدازاں میں اسے اپنے دیدار سے نوازوں گا اور میں اعلان کروں گا آج تمہارے لئے دنیا کا عدم حصول اور کسی کی دشمنی نقصان دہ نہیں ہے۔

۱۴۷۲۱- حسین بن احمد شامی کے سلسلہ سند سے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کا قول مروی ہے، میں نے تورات میں پڑھا ہے نیک لوگوں کو قیامت کے دن دیدار الٰہی سے نوازا جائے گا اس وقت حضرت داؤد اپنے مخصوص انداز میں زبور کی تلاوت فرمائیں گے جس سے تمام اہل جنت محظوظ ہوں گے، ایک عابد کے اشعار ہیں اے لوگو مناجات الٰہی میں زندگی بسر کرو(۲) اے لوگو تمام غموں کے بجائے غم آخرت اپناؤ(۳) اے لوگو زہد کے ذریعہ تم دنیا وآخرت میں بادشاہ بن سکتے ہو(۴) جہاں پر تمہارے شکر کے مطابق اللہ تمہیں درجات عطا کرے گا۔(۵) اس روز محبت الٰہی کے بقدر ہی تمہیں قرب الٰہی حاصل ہوگا۔

میں نے ذوالنون مصری سے سوال کیا کہ انسان کس عمل کے ذریعہ سب سے زیادہ قرب الٰہی حاصل کر سکتا ہے۔جواب میں انہوں نے ابن حسین کے حوالے سے سلیمان دارانی کا قول نقل کیا کہ: قلب کا ہمہ تن اللہ کیطرف متوجہ ہونا اخلاص کی دلیل ہے، اور اس طرح قلیل عمل بھی منجانب اللہ قابل قبول ہوتا ہے، جیسا کہ قول علی ہے، متقی انسان کا دائمی قلیل عمل بھی عند اللہ قابل قبول ہے۔نیز اللہ قیامت کے روز ایک ولی سے فرمائیگا اے میرے بندے تم نے دنیا میں قیامت کے روز حصول راحت وعزت کی خاطر زہد اختیار کیا تھا، لہٰذا آج میں تجھے اس نعمت سے نوازوں گا۔پھر میں نے ان سے محبین، مشتقین اور متوکلین کے زہد کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا مشتبہ چیزوں سے اجتناب متقین اور حرام چیزوں سے اجتناب خائفین اور مضطرب سے اجتناب متوکلین کا زہد ہے، البتہ محبین کے زہد کے بارے میں علماء کے تین قول ہیں۔

(۱) حلال وحرام تمام چیزوں سے اجتناب محبین کا زہد ہے، (۲) جنت سے زہد محبین کا زہد ہے، کیونکہ اللہ کے نزدیک دنیا کی تو کوئی وقعت ہی نہیں ہے، (۳) ذکر الٰہی سے غافل انسانوں سے اجتناب محبین کا زہد ہے۔

۱۴۷۲۲- محمد بن احمد، عثمان بن محمد، ابو عباس بن مسروق، کے سلسلۂ سند سے حارث کا قول مروی ہے:
اللہ کی بات کو نا سمجھنے والا اعلاء کی بات بھی نہیں سمجھ سکتا، اور ایسا انسان ہلاکت کے دھانہ جا گرتا ہے، پھر اس کیلئے نیکی اور بدی کی تمیز ختم ہو جاتی ہے، آخر کار اس کا نفس اس پر غالب آجاتا ہے جس کی وجہ سے اسکا ایمان ویقین کمزور ہو جاتا ہے۔

۱۴۷۲۳- محمد بن احمد، عثمان کے سلسلۂ سند سے ابو عباس بن مسروق کا قول مروی ہے:
حارث بن اسد سے زہد کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا دنیا اسکی لذات اور اسکی شہوات سے نفس کو پھیر کر اللہ اور اسکی

رضاء کیطرف ہمہ تن توجہ کر لینے کا نام زہد ہے۔ ایسا زاہد بلا مال غنی اور بلا خاندان عزیز بن جاتا ہے، اور اسکے قلب سے حکمت کے چشمے جاری ہوتے ہیں۔ پھر ان سے سوال کیا گیا کہ زہد کے بھی مختلف درجات ہیں؟ فرمایا عقل کی صحت اور قلب کی پاکیزگی کے بقدر زہد کے مختلف درجات ہیں، اور ہر انسان کا زہد اسکی معرفت، اور اسکی معرفت اسکی عقل اور اسکی عقل اسکی قوت ایمانی کے مطابق ہوتی ہے، پھر ان سے صادق کی تعریف پوچھی گئی؟ فرمایا حق بات کہنا تمام عیوب سے قلب کا پاک ہونا اور فکر آخرۃ کا ہونا صادق کی علامت ہے۔

۱۴۷۲۴- محمد، احمد بن عبداللہ بن میمون کے سلسلۂ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:

کلی طور پر اللہ سے تعلق قائم کرنے والا انسان ظاہراً اہلِ دنیا اور باطناً اولیاء اللہ کے مطابق ہوتا ہے کیونکہ اس کی تمام تر توجہ اللہ کی طرف ہوتی ہے جسکی برکت سے اسکی زندگی عمدہ اور اس کا قلب گناہوں سے پاک ہوتا ہے اور اس کا یقین اتنا مستحکم ہو جاتا ہے کہ پھر وہ صرف اللہ ہی کو مختار کل سمجھتا ہے۔ اور تمام لوگوں کی ناراضگی کے باوجود بھی اللہ کو راضی کرتا ہے۔ فرمایا قلب کے کبر کو زائل کرنے اور اسمیں تواضع پیدا کرنے والی عظمت استحضار ہے، اور قلب کا غمگین ہونا شہوات کیلئے سب سے بڑا قاطع ہے۔ عبرت حاصل کرنا اور آخرت پر نظر رکھنا سب سے زیادہ دنیا سے قلب کو پھیرنے والا ہے۔ اور قرآنی آیات وہ دلائل میں غور کرنا قلب میں ہیجانی کیفیت پیدا کرنے والا۔ اور علو درجات کے حصول کی خاطر مصائب برداشت کرنے پر رحمٰن کی محبت قلب کو امادہ کرنے والی ہے۔ شوق الٰہی قرب الٰہی عابدین کے قلب کیلئے سب سے عمدہ شئی ہے۔ لہٰذا غم انسانی قلب کو مشغول کرنے والا اور محبت وشوق اس کو اللہ کی طرف پھیرنے والے ہیں۔

۱۴۷۲۵- محمد بن احمد بن محمد، عثمان بن عثمانی، احمد بن عبداللہ بن میمون، کے سلسلۂ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

زاہد انسان زہد کی وجہ سے رضاء الٰہی کو حاصل کر لیتا ہے پھر اللہ کی نزدیک بڑی شئی اس کی نظر میں بھی بڑی اور چھوٹی اسکی نظر میں بھی چھوٹی بن جاتی ہے۔ اللہ کا دوست اس کا دوست اور اللہ کا دشمن اس کا دشمن بن جاتا ہے۔

۱۴۷۲۶- جعفر بن محمد بن نصر، محمد بن ابراہیم، ابوعثمان بلدی کے سلسلۂ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

علم کے ذریعہ خوف الٰہی، زہد کے ذریعہ راحت اور معرفت کے ذریعہ انابت الی اللہ پیدا ہوتی ہے، آخرۃ کو دنیا پر مقدم رکھنے والے امت محمدیہ کے بہترین افراد ہیں۔ مراقبہ اور اخلاص سے باطن کو صحیح کرنے والے ظاہر کو اللہ، مجاہدہ اور اتباع سنت سے مزین فرما دیتا ہے اصلاح باطن کیلئے کوشش کرنے والے کے ظاہر کی بھی اللہ اصلاح فرما دیتے ہیں۔ اور پھر اس شخص کو بحکم قرآنی منجانب اللہ ہدایت سے نوازا جاتا ہے۔

۱۴۷۲۷- محمد بن احمد، عثمان بن عثمانی، کے سلسلۂ سند سے احمد بن محمد بن مسروق کا قول مروی ہے:

حارث بن اسد سے سوال کیا گیا کہ آپ نفس کا محاسبہ کیسے کرتے ہیں۔ فرمایا عقل کے ذریعہ نفس کو معاصی کے ارتکاب سے باز رکھتا ہوں، اور نفس کے محاسبہ سے بصیرۃ، عقل اور معرفت میں اضافہ ہوتا ہے۔ پھر ان سے سوال کیا گیا کہ انسان محاسبہ نفس سے کب عاجز آ جاتا ہے؟ فرمایا شہوۃ وخواہش کے غلبہ کے وقت، کیوں کہ شہوۃ وخواہش عقل، علم اور معرفت کو زائل کرنے والی ہیں، پھر ان سے سوال کیا گیا ہے کہ صدق کب پیدا ہوتا ہے؟ فرمایا جب یہ انسان سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ہر بات کو دیکھ اور سن رہا ہے، پھر ان سے شکر کی تعریف پوچھی گئی؟ فرمایا جب انسان کا یقین یہ بن جاتا ہے کہ مجھ سمیت تمام مخلوقات کو صرف اللہ نعمتیں عطا کرنے والا ہے۔ پھر ان سے صبر کا بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا عبادت الٰہی پر مصائب برداشت کرنے کا کام صبر ہے۔ پھر ان سے سوال کیا گیا کہ انسان مقام رضاء تک کیسے پہنچتا ہے؟ فرمایا جب انسان قلب سے عدالت الٰہی کو تسلیم کرتا ہے، اور یہ سمجھتا ہے کہ اللہ میرے لئے مجھ سے بہتر سمجھتے اور جانتے ہیں۔ اس وقت انسان قلبی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور پھر انسان قلبی طور پر گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے عدل کے مساوی کسی کا عدل نہیں ہے۔

۱۴۷۲۸- جعفر بن محمد، احمد بن محمد بن مقسم، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:
اے انسان تیرے اختیار میں کچھ نہیں ہے، اور تو رضاء الٰہی کے ذریعہ ہی کچھ حاصل کرسکتا ہے۔ اور تقویٰ کے ذریعہ شرور سے تیری حفاظت ہوگی، اور تو خود سے صالح اور فاسد نہیں بن سکتا ہے، تیری طبیعت سیئہ تیری دشمن اور طبیعت حسنہ تیری دوست ہے۔ لہٰذا تو اپنے دشمنوں کا دوستوں، غضب کا حلم، عقلت کا تفکر اور سہو کا بیداری کے ذریعہ علاج کر۔ اے انسان تواضع اختیار کر۔ تواضع کے مختلف درجات ہیں۔ دل و جان سے تمام مخلوق کو اپنے سے افضل سمجھ، اور اھل خیر سے برکت کے طور پر دعاؤں کی درخواست کرنا تواضع اہے۔ قلباً تواضع اختیار کرنا، اھل تعلق سے محبت کرنا، مخالفیں کی تحقیر نہ کرنا تواضع ہے۔ اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہونا تواضع ہے، جیسا کہ حدیث نبویؐ ہے کہ سجدہ ریز انسان تکبر سے بری ہے۔

۱۴۷۲۹- محمد بن احمد، عثمان بن محمد، ابوعبداللہ احمد بن عبداللہ بن میمون، کے سلسلۂ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:
اے انسان میری بات غور سے سن ہم دنیا میں امتحان کے طور پر آئے ہیں، ہماری زندگی محدود زندگی ہے، ہر شخص کو دنیا سے رخصت ہونا ہے۔ پھر اگر ہماری دنیاوی زندگی رضاء الٰہی کے مطابق گزری ہوگی تو ہمارے لئے جنت ورنہ دوزخ ہے۔ اس لئے دنیا میں قرآن وحدیث کے مطابق زندگی گزارو۔ اللہ اور اس کی احکام کو بجالاؤ، اللہ کی نافرمانی سے اجتناب کرو، اللہ کو راضی کرو، پھر انشاء اللہ تمہاری دنیا وآخرۃ دونوں اچھی ہوگی۔

۱۴۷۳۰- محمد بن احمد، عثمان، احمد بن محمد مسروق کا قول مروی ہے:
حارث بن اسد سے سوال کیا گیا کہ موت کو یاد کرنے والا مبتدی ہے یا عارف ہے، فرمایا مبتدی اور عارف دونوں ہے، کیونکہ اولا انسان موت کو قلب سے یاد کرتا ہے، پھر وہ رفتہ رفتہ انجام کے خوف سے گناہوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ اس کے بعد اس کے قلب سے شہوات کا خاتمہ، ہوجاتا ہے، یہ انسان مبتدی کہلاتا ہے۔ اس کے بعد انسان موت کو حیاۃ پر ترجیح دیتا ہے، اور وہ اللہ سے ملاقات اور اس کے پڑوس میں قیام کی طرف ہمہ تن متوجہ ہوجاتا ہے، جیسا کہ شاعر کا قول ہے: نیک لوگ ایک طویل زمانہ سے لقاء الٰہی کے شائق ہیں، یہ شخص عارف کہلاتا ہے۔

۱۴۷۳۱- حارث سے سلیمان کا قول (کہ وصل کے بعد انسان واپس نہیں لوٹتا، اگر لوگ وصل حاصل کرلیتے تو وہ واپس نہ لوٹتے) کے بارے میں سوال کیا گیا، انہوں نے فرمایا اس کے چند جواب ہیں
۱۔ سلیمان نے برائے ترغیب فرمایا تاکہ لوگ تعلق مع اللہ کی کوشش کریں اور گناہوں سے باز آجائیں۔
۲۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان عمل صالح تک، پہنچنے کے بعد گمراہی کی طرف واپس نہیں لوٹتا۔
۳۔ وصل کے بعد انسان قبر کی وحشت سے محفوظ رہتا ہے، اس سائل نے شب حارث کے پاس گزاری، صبح حارث نے فرمایا کہ گزشتہ شب خواب میں مجھے اس کا جواب بتایا گیا کہ اخلاص تک پہنچے والا انتقاص کی طرف نہیں لوٹتا۔
پھر ان سے سوال کیا گیا کہ مؤمنین پر من جانب اللہ آزمائش کا سبب کیا ہے؟ فرمایا مخلطین پر غضب الٰہی، مبتدئین پر ترک معاصی اور عارفین پر اختیارات کیلئے آزمائش آتی ہے۔ پھر ان سے قرآنی آیت **ولنبلونکم حتیٰ نعلم المجاھدین منکم والصابرین ونبلو اخبارکم** میں حتیٰ نعلم کے بارے میں پوچھا کہ کیا اللہ کو علم نہیں ہے؟ فرمایا یہ لوگوں کے اعتبار سے ہے۔ بعض کا قول ہے: اللہ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کو بذریعہ وحی بتایا کہ اے میرے نبی میری راہ میں عمل کرکے تکالیف برداشت کرنے والوں کے اعمال کو کیا میں ضائع کردوں گا، کیا میں انہیں بھول جاونگا، حالانکہ معتدین کو بھی میرا فضل شامل حال ہے، کیا صالحین کو میرا فضل شامل حال نہیں ہوگا۔

۱۴۷۳۲- جعفر بن محمد بن نصیر، عثمان بن عثمانی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

حارث سے مراقبہ کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا مراقبہ کے تین سبب (۱) خوف الٰہی (۲) حیاء (۳) محبت۔ غلبہ حال کی وجہ سے مراقبہ کا سبب خوف ہے۔ شدت تواضع کی بناء پر مراقبہ کا سبب حیاء ہے۔ شدت سرور، غلبہ نشاط کی بناء پر مراقبہ کا سبب محبت الٰہی ہے اے انسان یقین کامل قلب کیلئے ہموم دنیا سے راحت کا، حسن ادب عالم کیلئے زینت اور جاہل کیلئے ستر کا ذریعہ ہے۔ امیدیں ختم کرنے والا انسان موت سے اور موت سے ڈرنے والا انسان شوق کو قطع کرنے والا ہے۔ اے انسان، بیداری کو واعظ، ثابت قدمی کو دلیل، حذر کو بیداری، معرفت کو دلیل اور، علم کو قائد، صبر کو زمام اور خوف خدا کو مددگار بنا۔ خوف خدا نجاۃ و سلامتی، صبر رغبت و رہبت اور گزشتہ گناہوں کی کثرۃ سے یادگیری شدۃ غم اور طول حزن کا ذریعہ ہیں۔

۱۴۷۳۳- جعفر بن محمد، عثمان بن محمد کے سلسلۂ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے حارث سے کہا کہ میرے لئے علم پر عمل کرنا مشکل ہے۔ انہوں نے فرمایا عدم الٰہی اس کا سبب ہے اور ایسا علم روز قیامت تمہارے خلاف حجت ہوگا، کیونکہ عالم ہونے کے باوجود تمہارا یہ حال ہے، ایسا عالم قلیل فانی کو عظیم باقی پر اور عذاب کو نجاۃ پر ترجیح دینے والا ہے، نیز وہ دوزخ کی راہ پر چلنے والا ہے۔ پھر میں نے ان سے کافی اور ایذاء رسانی پر عدم حلم کا سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا اس کا سبب غصہ پر عدم قابو ہے۔ میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی؟ انہوں نے فرمایا کیونکہ تمہارے نزدیک حلم ذلت کا نام ہے۔ پھر میں نے ان سے غصہ کے علاج کے بابت سوال کیا؟ پھر میں نے ان سے سوال کیا کہ صبر کیسے پیدا ہوتا ہے، فرمایا حلم کو عزت و زینت اور بے وقوفی کو ذلت و عیب سمجھنے سے صبر پیدا ہوتا ہے، پھر میں نے عرض کیا میرے اندر تو اسکے خلاف جذبات ہیں؟ فرمایا سفاہت کی حلم اور ثواب الٰہی پر ترجیح اس قسم کے جذبات کیلئے قاطع کن ہے۔

۱۴۷۳۴- محمد بن احمد، احمد بن عبداللہ بن میمون، کے سلسلۂ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:

اللہ کیلئے انسان میں جذبہ خیر خواہی و ہمدردی کا ہونا تمام شر و رفتن سے حفاظت کا ذریعہ ہے، کیوں کہ اگر خیر خواہی کے ساتھ ریا شامل ہوگئی تو وہ عنداللہ ناپسندیدہ ہے۔ اور دنیاوی لذتوں کے عوض آخرۃ میں عظیم انجام بد کو یاد کرنا دوائی خواہشات کیلئے اقطع ہے۔ تقرب الٰہی اللہ اور اجر جزیل کے حصول کا شوق مصائب برداشت کرنے میں سب سے بڑا معاون و مددگار ہوگا۔ قیامت کے روز دربار الٰہی میں پیشی کے بارے میں دائمی و طویل فکر مخلوق سے وحشت اور گوشہ نشینی اختیار کرنے کیلئے سب سے بڑا سبب ہے۔ اور ذات الٰہی کو ہر جگہ حاضر ناظر سمجھنا قلب کو سب سے زیادہ بیدار کرنے والا ہے۔ اور ذکر الٰہی سے قلب کی بیداری اللہ کی ذات کو یاد دلانے والی ہے۔ حارث بن اسد سے اخلاص کے اسباب پوچھے گئے؟ فرمایا اخلاص کے تین سبب ہیں۔ ا۔ اللہ کی بڑائی اور مخلوق کی عدم بڑائی کا یقین۔ ۲۔ اللہ کے دلوں کے بھید سے واقف ہونے کا یقین۔ ۳۔ قیامت کے روز اعمال ضائع ہونے کے خوف سے نفس کا رحیم کریم ہونا۔

۱۴۷۳۵- محمد بن احمد، عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن مسروق کے سلسلۂ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے ان سے محبت الٰہی کے علامت کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے جواب میں فرمایا: قول باری تعالیٰ ہے اے محمد آپ لوگوں سے فرما دیجئے کہ اگر تم کو اللہ سے محبت ہے تو تم میری اتباع کرو، پھر اللہ تم سے محبت کریگا۔ نیز اللہ اپنے محبوب کو ایسا غم عطاء کرتا ہے کہ اس کے بعد وہ تمام امور کا مختار کل اللہ ہی کو سمجھتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ہے: اللہ کے محبوب کا نفس خود اسکو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے، نیز فرائض کی ادائیگی عنداللہ سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اس کے بعد عنداللہ نوافل کا درجہ ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ہے۔ میرا بندہ فرائض کی ادائیگی کے ذریعہ میرے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اور انسان نوافل کے ذریعہ اس حد تک میرا تقرب حاصل کر لیتا ہے کہ میں اس سے محبت شروع کر دیتا ہوں، اس کے بعد اس کے کان، زبان اور آنکھ میری مرضی کے مطابق استعمال ہوتے ہیں۔ اے سائل مراقبہ، توکل، ضیاء اور رضاء الٰہی کا حصول اللہ کے محبین کی علامات ہیں۔ یہی نیک، زاہد، حکماء اور شرفاء انسان ہیں، یہی

شب بیدار افراد ہیں، انھی لوگوں کو اللہ نے اطاعت کے ذریعہ سعادت، حفاظت کے ذریعہ تقویٰ اور ولدیت کے ذریعے سیاست عطا کی ہے۔ یہی لوگ اپنے اعمال کو قلیل اور اللہ کی نعمتوں کو بڑا سمجھنے والے ہیں۔ انعات پر شکر اور مصائب پر صبر کرنے والے ہیں۔ ان کے قلوب حسرت زدہ اور فراق کے خوف سے روشن ہیں۔ انھی لوگوں کو اللہ نے اپنی محبت کا ذائقہ اور اپنی مناجات کی مٹھاس عطاء فرمائی ہے، یہ لوگ شہوات ولذات سے اجتناب کرنے والے ہیں، ان کی زندگی بڑی خوشگوار زندگی ہے۔ ان کے قلوب لوگوں سے مستغنی ہیں، گویا ان کے قلوب اور اللہ کے درمیان حائل شدہ پردے دیئے گئے ہیں، اسی وجہ سے ان میں تعلق مع اللہ پیدا ہوگیا ہے۔[1]

۱۴۷۳۶- جعفر بن محمد، عثمان بن محمد کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے حارث سے کہا کہ اللہ نے مجھے ظاہر وباطنی عام وخاص طور پر عام احوال میں بے شمار نعمتیں عطاء کی ہیں، لیکن اس کے باوجود میں صرف دو نعمتوں غم کے دفع اور رزق کے حصول پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ ان کے علاوہ دیگر تمام نعمتوں کے چھوٹا ہونے اور بڑے ہونے کی وجہ سے مجھے شکر کی توفیق نہیں ہوتی؟ حارث نے فرمایا یہ جاہلوں کا فعل ہے، ورنہ اللہ کی تمام نعمتیں بلاتفریق یکساں ہیں۔ ا۔ بعض مرتبہ نعمت چھوٹی ہوتی ہے، لیکن اسکی منفعت (جو اللہ ہی کے علم میں ہوتی ہے) بڑی ہوتی ہے۔ اور بعض مرتبہ حکمت الٰہیہ کی بناء پر انسان کو چھوٹی نعمت سے نوازا جاتا ہے۔ مثلاً اس کی طرف سے سرکشی کا خطرہ ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض مرتبہ انسان مرضی یا کسی دیگر ابتلا کی وجہ سے احکام الٰہیہ کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے، خوب دعائیں کرتا ہے، لیکن بحکم قرآنی تعلق مع اللہ کے ٹوٹنے کے خطرہ کے پیش نظر اس کا مرض ہو یا ابتلاء دفع نہیں کیا جاتا۔ اے سائل یہ سب کچھ حکمت الٰہیہ کے پیش نظر ہوتا ہے۔ قرآن میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں، چنانچہ حضرت خضر علیہ السلام کا والدین کا گمراہی اور اہل کشتی کے غرق ہونے کے خوف سے بچہ کو قتل کرنا اور کشتی کو توڑنا اس کی واضح مثال ہے۔

۱۴۷۳۷- جعفر بن محمد بن نصیر، عثمان بن محمد کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

حارث بن اسد سے قول باری تعالیٰ "وعلی اللّٰہ فتکلوا ان کنتم مؤمنین" کی بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا قوۃ ایمانی کے اعتبار سے توکل کے مختلف درجات ہیں۔ پھر ان سے حصول توکل کے طریقہ کے بارے میں سوال کیا گیا، جواب دیا قلب میں دائمی معرفت الٰہیہ کا ہونا، اللہ پر بروسہ کرنا اور حلیہ بازی ختم کرنے سے توکل پیدا ہوتا ہے۔ پھر ان سے توکل کی تعریف پوچھی گی۔ فرمایا ماسویٰ اللہ سے ترک طمع کرکے فقط اللہ پر اعتماد کرنا، قلب کو رضاء الٰہی کے مطابق ڈھالنا اور عبادت میں مجاہدہ کرنے کے نام توکل ہے۔ پھر ان سے سوال کیا گیا کہ انسان کے قلب سے طمع کا کیسے خاتمہ ہوتا ہے، فرمایا اللہ کے توکل کے ساتھ ساتھ لوگوں سے استغنا برتنے سے انسان سے حرص کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب ابو حازم سے سوال کیا گیا کہ تمہارے پاس مال ہے؟ فرمایا میرا المخلوق سے استغنا اختیار کرکے اللہ پر توکل کرنا عین مال ہے۔ ابو حازم کہتے تھے دنیا دو قسم کی ہے:۱۔ میری، ۲۔ میرے غیر کی اپنی دنیا کو میں قبل از وقت حاصل نہیں کرسکتا اور دوسرے کی بلا اجازت استعمال نہیں کرسکتا۔ اسی کے ہم معنی شاعر کا یہ قول ہے:

اے انسان مخلوق کے بجائے خالق سے سوال کر۔ اس کے بعد حارث سے سوال کیا گیا کہ توکل کن چیزوں سے قوی ہوتا ہے؟ فرمایا اس کے تین سبب ہیں، ا۔ اللہ کے بارے میں حسن ظن قائم کرنا ۲۔ اللہ کو کسی کے بارے میں متہم نہ کرنا ۳۔ تقدیر الٰہی پر راضی ہونا۔ اور یہ چیز یقین کی صفائی اور اس کے اتمام سے پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ یقین کامل کا نام توکل ہے۔ ذوالنون مصری کا قول ہے: سترہ درجات ہیں ان میں سے توکل سب سے اعلیٰ اور اجابت سب سے ادنیٰ درجہ ہے۔ پھر ان سے ارشاد ربانی ومن یتوکل علی اللّٰہ فھو حسبہ کے بابت سوال کیا گیا، فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر شی کو چھوڑ کر فقط اللہ کی ذات پر توکل کرنا، اس کے بعد ان سے توکل کو عیب دار بنانے والے

ا: اتحاف السادۃ المتقین ۹/۲۱۴

اسباب کے بارے میں سوال کیا گیا فرمایا حرص کے پیدا ہونے اور تقویٰ کے ختم ہونے سے توکل میں نقص آجاتا ہے۔[1]

۱۴۷۳۸- جعفر بن محمد، عثمان بن جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے اہل معرفت وایمان ہی کو توحید سے نوازا ہے، یہی لوگ ذات الٰہی کی حقیقت کے ادراک سے عجز کا دعویٰ کرنے والے اور پھر امور میں اللہ تعالیٰ کو مختار کل ماننے والے ہیں، علم کے مطابق عمل کرنا انہی لوگوں کا خاصہ ہے۔ انہی لوگوں کی اللہ نے قرآن میں صفات بیان فرمائی ہیں۔ عارفین کے مختلف درجات ہیں ۱۔ براہ راست خطاب الٰہی کا ادراک کرنے والے ہیں، ۲۔ منجانب اللہ انہیں فہم عطا کیا جاتا ہے جسکے بعد وہ خطاب الٰہی کا ادراک کرتے ہیں ان لوگوں کا ظاہر و باطن برابر ہے۔ یہی لوگ وحی کے امین اور اللہ کے اسرار کے محافظ اور اطاعت الٰہی میں مشغول رہنے والے ہیں۔

۱۴۷۳۹- جعفر بن محمد بن نصیر، عثمان کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

حارث سے انس باللہ کی علامت کے بارے میں سوال کیا گیا؟ فرمایا مخلوق سے کنارہ کشی انس باللہ کی علامت ہے، پھر ان سے مخلوق سے کنارہ کشی کی علامت پوچھی گئی تو فرمایا مقامات خلوۃ کو مستقر بنانے اور ذکر الٰہی کے میٹھاس کے ذریعہ تفرد حاصل کرنا اسکی علامت ہے۔ جیسا کہ بعض حکماء مناجات میں فرماتے ہیں، اے اپنے ذکر کے ذریعہ مجھے مانوس کرنے اور اپنی مخلوق سے وحشت عطا کرنے والی ذات، نیز اللہ نے حضرت داودؑ سے فرمایا: اے داودؑ میرے انس کے ذریعہ میرے غیر سے کنارہ کشی اختیار کرو۔ ایک عابد سے سوال کیا گیا کہ فلاں کا کیا حال ہے؟ فرمایا اس نے ذکر الٰہی سے انس کے ذریعہ مخلوق سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اسی طرح حضرت رابعہ بصری سے سوال کیا گیا ہے کہ آپ کو یہ مقام کیسے حاصل ہوا؟ فرمایا ترک لایعنی اور ذات الٰہی سے انس پیدا کرنے کے ساتھ۔ ذوالنون مصری کا قول ہے: اے باری تعالیٰ آپ اپنے ذاکر اور محب کے انیس و جلیس ہیں۔

عبدالرحمن بن زید نے ایک راہب سے جلد کنارہ کش ہونے کے بابت سوال کیا تو فرمایا اگر تم اس کی لذت محسوس کر لو تو تم نفس کو چھوڑ دو اس لئے کہ یہی عبادت کا مغز ہے۔ پھر انہوں نے راہب سے سوال کیا کہ اس کا سب سے چھوٹا فائدہ کیا ہے؟ جواب دیا لوگوں کے اعتراض اور ان کے شر ور سے سلامتی کا حصول اس کا اقل فائدہ ہے۔ پھر انہوں نے راہب سے سوال کیا کہ انس باللہ کا ذائقہ بندہ کو کب حاصل ہوتا ہے؟ فرمایا جب انسان تمام افکار کو ترک کر کے فکر آخرت اختیار کر لیتا ہے۔ بعض حکماء کا قول ہے: اے باری تعالیٰ مجھے آپ کے علاوہ دوسروں کا در اختیار کرنے والے لوگوں پر افسوس ہے۔ اے باری تعالیٰ آپ اپنے اولیاء کو انس اور توکل عطاء کرنے والے ہیں۔ آپ ان کے قلوب کے بھیدوں سے واقف ہیں۔ اے باری تعالیٰ آپ کی طرف وحشت پیدا ہونے کے وقت میں آپ کے ذکر کے ذریعہ انس حاصل کروں گا۔ ابن ادہم کا قول ہے: میں نے انس الٰہی حاصل کر لیا ہے۔ ایک حکیم کا قول ہے: اگر مجھے انس رحمٰن حاصل ہو جاتا ہے تو میں مخلوق سے کنارہ کش ہو جاتا ان سے انس باللہ کی علامت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا مخلوق سے کنارہ کشی اختیار کرنا اور قلب کا ذکر الٰہی کی مٹھاس سے محفوظ ہونا۔

۱۴۷۴۰- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

چار چیزوں (ایمان و کفر صدق و کذب اور توحید و شرک) کے درمیان موازنہ کرنا ضروری ہے۔

۱۴۷۴۱- حارث کا قول ہے: گناہ پر ترک اصرار کا سبب توبہ اور توبہ کا سبب ملازمت خوف الٰہی ہے۔

۱۴۷۴۲- حارث کا قول ہے: نفس کو نفع و نقصان کا مالک نہ سمجھنا اصل عبودیت ہے۔ آزمائش کا ظاہر او باطنا ثابت قدمی کا نام تسلیم ہے۔ فضل الٰہی و رحمت الٰہی میں طمع کا نام امید ہے۔ تقدیر الٰہی پر رضا نفس کی مغلوبیت کا سبب ہے۔ ذات الٰہی کا حقیقت تک عدم

۱۔ المستدرک ۳/ ۳۴۳، واتحاف السادۃ المتقین ۵/ ۱۱۶، ۸/ ۱۴۱، ۵۶۹، ۹/ ۵۲۳

رسائی کا دعویٰ نہ کرنے والا کامل عاقل ہے۔ ہر شئی کا ایک جوہر ہوتا ہے۔ انسان کا جوہر عقل اور عقل کا جوہر صبر ہے۔

۱۴۷۴۳- محمد بن عبداللہ بن سعید، احمد بن قاسم فرائضی، حارث بن اسد محاسبی، یزید بن ہارون، شعبہ، قاسم، عطاء، ام الدرداء کے سلسلہ سند سے ابوالدرداء کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: قیامت کے روز حسن اخلاق میزان میں سب سے زیادہ وزنی ہوگا۔

۱۴۷۴۴- ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب تمتام، عفان، شعبہ، قاسم بن ابی بزہ، سلیمان بن احمد، احمد بن حسن بن عبدالجبار صوفی، حارث بن اسد، محمد بن کثیر کوفی، لیث بن ابی سلیم، عبدالرحمن بن اسد، ابیہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:

صلاۃ خوف کے نزول سے قبل ایک موقع پر امر مشرکین میں مشغولیت کی وجہ سے آپ کی نماز ظہر، عصر اور مغرب فوت ہوگئی بعد میں آپ علیہ السلام نے ترتیب وار ان نمازوں کو ادا فرمایا۔

(۴۶۴) علی جریانی

۱۴۷۴۵- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیساپوری، ابو حامد احمد بن محمد بن حمران نیساپوری، اسماعیل بن عبداللہ شامی کے سلسلہ سند سے سری سقطی کا قول مروی ہے:

ایک بار میں رجب، شعبان اور رمضان کے روزہ رکھنے کیلئے عبادان گیا، راستہ میں زاہد کبیر علی جریانی سے میری ملاقات ہوگئی۔ اس وقت روٹی کے ٹکڑے اور پسا ہوا نمک میرا زادراہ تھا، افطاری کے وقت میں نے ان کو افطاری کی دعوت دی، انہوں نے میرے زادراہ کو ناپسند کرتے ہوئے فرمایا تم کبھی کامیاب نہیں ہوگے۔ پھر انہوں نے میرے ساتھ افطاری کرنے کے بجائے جو کا ستو پھانک لیا میں نے ان سے اسکی وجہ پوچھی تو فرمایا وقت کی بچت کی وجہ سے چالیس برس سے میرا یہی معمول ہے۔ عبادان کے قریب میں نے ان سے نصیحت کی درخواست کی؟ فرمایا میں تمہیں پانچ باتوں کی نصیحت کرتا ہوں ا۔ فقر ۲ صبر ۳ ترک شہوات، ۴۔ مخالفت نفس، ۵۔ تمام امور میں رجوع الی اللہ۔ مذکورہ پانچ باتوں پر عمل کی برکت سے تمہیں پانچ چیزیں حاصل ہونگی۔ ا۔ زہد، ۲۔ قناعت، ۳۔ رضاء الٰہی، ۴۔ معرفت، ۵ شوق الی اللہ۔ اس کے بعد علی جریانی میری نظروں سے غائب ہوگئے۔

۱۴۷۴۶- جعفر بن محمد کے سلسلہ سند سے سری سقطی کا قول مروی ہے:

ایک بار عبادان کے سفر میں کشتی میں علی جریانی سے میری ملاقات ہوگئی۔ افطاری کے وقت میں نے سامان سے جو کی دو روٹی اور پسا ہوا نمک نکال کر ان کو افطاری کی دعوت دی، انہوں نے میرے زادراہ پر ناگواری کا اظہار کیا۔ عبادان کے قریب میں نے ان سے وصیت کی درخواست کی؟ انہوں نے پانچ چیزوں کے لزوم کا حکم دیا ا۔ صبر، ۲۔ فقر، ۳۔ ترک شہوت، ۴۔ مخالفت نفس، ۵۔ تمام امور میں رجوع الی اللہ پھر فرمایا ان کے عوض تمہیں پانچ چیزیں ملیں گی۔ ا۔ شکر، ۲۔ رضاء الٰہی، ۳۔ خوف الٰہی، ۴۔ رجاء، ۵۔ مصائب پر صبر، پھر ان کی برکت سے پانچ چیزوں کا اضافہ ہوگا ا۔ ورع خفی، ۲ تزکیہ قلوب، ۳ ترک مالا یعنی ۴ قلب سے شہادت کا خاتمہ، ۵۔ فضولیات سے اجتناب پھر اس کی برکت سے پانچ باتیں اور عطاء ہونگی، ا۔ حیاۃ قلب، ۲۔ فہم، ۳۔ بیداری ۴۔ اطاعت الٰہی، ۵۔ صفاء الاعتبار، پھر اسکی برکت سے پانچ مزید چیزوں کا اضافہ ہوگا۔ ا۔ لطف، ۲۔ حلم، ۳۔ رأفت، ۴۔ رحمت، ۵۔ نار دوزخ کا خوف۔

(۴۶۵) فدیم رحمہ اللہ

۱۴۷۴۷- صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ فدیم نے شریک بن عبداللہ قاضی کو یحییٰ برمکی کے گھر سے شب میں نکلتے ہوئے دیکھکر فرمایا میں ایسے صاحب علم سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں،

۱۴۷۴۸-عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید بن زیاد اعرابی، محمد بن مؤمل قرشی، ابوھاشم محمد بن سعید ابوعلی کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ:

ایک بار طواف کعبہ کے درمیان ایک اعرابیہ کو میں نے حسب ذیل اشعار کہتے سنا۔

(۱) اے باری تعالیٰ تیری طرف رجوع کرنے والے شخص کے بعید ہونے کے باوجود تو قریب ہے، (۲) تو ہر جگہ سنتا ہے اور ہر ایک کی پکار کا جواب دیتا ہے (۳) اے بیماروں کے شفایاب کرنے والے نفوس کا معالج تو ہی ہے۔ (۴) تیری محبت وصل کے علاوہ ہر ایک کا وصل ومحبت وحشت کا سبب ہے۔ (۵) تو قلوب کی روح ہے تیرے ہی ذریعہ قلوب کی روح ہے تیرے ہی ذریعہ قلوب حیاۃ وراحت حاصل کرنے والے ہیں۔

(۴۶۶) شریح بن یونس

۱۴۷۴۹- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی کے سلسلۂ سند سے احمد بن ضحاک خشاب، کا قول مروی ہے:

ایک بار مجھے شریح بن یونس کی خواب میں زیارت ہوئی، میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ کا آپ کے ساتھ کیا معاملہ رہا فرمایا میری مغفرت کردی گئی۔ اور محمد بن بشیر بن عطاء کندی کے محل کے ساتھ مجھے محل عطاء کیا گیا، میں نے ان سے کہا آپ تو ہمارے نزدیک محمد بن بشیر سے افضل تھے؟ ان کے بابت ایسی بات مت کہو، کیوں کہ ہر مؤمن ومؤمنہ کی دعا میں ان کا حصہ ہے، اسلئے کہ وہ زندگی میں تمام مسلمان مرد اور عورتوں کی مغفرت کیلئے دعا کیا کرتے تھے۔

۱۴۷۵۰- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل کے سلسلۂ سند سے شریح بن یونس کا قول مروی ہے:

میں نے خواب میں منجانب اللہ اختیار ملنے پر اس سے اسکی رضا کا سوال کیا۔

۱۴۷۵۱- محمد بن ابراہیم، حامد بن شعیب کے سلسلۂ سند سے شریح بن یونس کا قول مروی ہے:

ایک شب دریا کے کنارہ میں نے مینڈک کی فریاد کی آواز سنی (جو سانپ کے دھن میں پھنس گیا تھا) میں نے سانپ کو اس کو چھوڑنے کیلئے اللہ کا واسطہ دیا تو سانپ نے اسے چھوڑ دیا۔

۱۴۷۵۲-عبداللہ، محمد بن ابراہیم بن ابان الھراج، شریح بن یونس، اسماعیل بن خالد، مجالد، شعبی کے سلسلۂ سند سے جابر کا قول مروی ہے ایک اعرابی نے آپ علیہ السلام سے نسب الٰہی کے بابت سوال کیا؟ آپ نے اسے سورۃ اخلاص، سنا دی۔

۱۴۷۵۳-عبداللہ محمد بن ابراہیم، شریح بن یونس، علی بن ثابت، حمزہ نصیبی، ابوزبیر کے سلسلۂ سند سے جابر کا قول مروی ہے: فرمان نبوی ہے:

کھانے میں بسم اللہ بھولنے والا کھانے سے فراغت پر سورۃ اخلاص، پڑھے۔[۱]

۱۴۷۵۴-ابوعلی محمد بن حسن، عباس بن احمد وشاء، شریح بن یونس، ابوحفص ابار عمر بن عبدالرحمن، محمد بن جحادۃ، کے سلسلہ سند سے ابوصالح کا قول مروی ہے:

اقامت شروع ہونے کے بعد ایک شخص کو مسجد سے نکلتے دیکھ کر ابوہریرہ سے فرمایا یہ رسول اللہ کا نافرمان ہے۔

۱۴۷۵۵-سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، شریح بن یونس، ابوحفص ابار، محمد بن جحادۃ، عطیہ کے سلسلۂ سند سے ابوسعید کا قول

۱۔ صحیح ابن حبان ۱۳۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۱۰. وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۴۵۴. ومجمع الزوائد ۲۳/۵. والأذکار ۲۰۷. واللآلی المصنوعۃ ۱۳۴/۳.

مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے:

قیامت کے روز ظالم حکمران کو سب سے سخت عذاب ہوگا۔[1]

۱۴۷۵۶- سلیمان بن احمد، محمد بن ہاشم بن ابی دیمک، شریح بن یونس، ابو خالد احمد، مجالد، شعبی، حارث کے سلسلۂ سند سے علی کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: اے لوگو قلوب کی اصلاح کی کوشش کرو۔[2]

۱۴۷۵۷- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، شریح بن یونس ابو الحارث، ابراہیم بن خثیم بن عراک بن مالک کے والد و دادا کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے:

۱۴۷۵۸- ابراہیم بن محمد بن حمزہ، حامد بن شعیب، شریح بن یونس، ولید بن مسلم، ثور بن یزید، خالد بن معدان، کے سلسلۂ سند سے عبدالرحمٰن بن عمر سلمیؒ اور حجر بن حجرؒ کا قول مروی ہے:

ایک روز نماز فجر کے بعد آپؐ نے ایسا اثر انگیز وعظ فرمایا کہ ہماری آنکھیں پر غم ہوگئیں اور ہمارے قلوب دھک گئے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اس وعظ سے ہمیں آپ کا دنیا سے جلد رخصت ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے آپ ہمیں کوئی وصیت کیجئے؟ آپؐ نے فرمایا میں تمہیں سمع و اطاعت کی وصیت کرتا ہوں، اگر تمہارا حاکم عبد حبشی ہی کیوں نہ ہو۔ میرے بعد متعدد اختلافات رونما ہوں گے۔ اس وقت تم پر مجھ سمیت خلفاء راشدین کی پیروی اور بدعات سے اجتناب لازم ہے، کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔[3]

۱۴۷۵۹- قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، حامد بن شعیب، شریح بن یونس، یزید بن ہارون، عبداللہ علی بن ابی مساور، عکرمہ کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

عبدالمطلب کو خواب میں بئر زمزم کھودنے کا حکم دیا گیا؟ صبح انہوں نے قوم کو جمع کر کے خواب کا تذکرہ کیا قوم نے کہا اس کا مقام تو آپ معلوم کریں، چنانچہ دوسری شب انہیں خواب میں اس کے مقام سے مطلع کیا گیا، صبح پھر عبدالمطلب نے قوم کو اس کے مقام سے آگاہ کیا قوم نے کہا وہ تو بنی خزاعہ کی جگہ ہے، اور وہ آپ کو اس کی اجازت نہیں دیں گے۔

لیکن عبدالمطلب نے بنو خزاعہ کے حارث نامی شخص کو اپنے ساتھ کیا، اور دونوں نے کوشش کر کے کنواں کھود دیا۔

(۴۶۷) سری سقطیؒ

۱۴۷۶۰- جعفر بن محمد بن نصیر، ابن ابراہیم، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے منقول ہے مجھے عذاب دوزخ کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔

۱۴۷۶۱- سری سقطی کا قول ہے:

۱۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۲۳۸/۱. ومجمع الزوائد ۱۹۷/۵، ۲۳۶. والترغیب والترهیب ۱۶۷/۳. وکنز العمال ۱۴۶۳۴.

۲۔ مجمع الزوائد ۹۰/۲. والترغیب والترهیب ۳۱۹/۱. وکنز العمال ۲۰۵۷۵.

۳۔ سنن ابی داؤد ۴۶۰۷. وسنن الترمذی ۲۶۷۶. ومسند الامام احمد ۱۲۶/۴، ۱۲۷. وسنن الدارمی ۴۴/۱. والمستدرک ۹۶/۱، ۹۷، ۳۸۰/۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۴۶/۱۸، ۲۴۹. وصحیح ابن حبان ۱۰۲. والسنن الکبیر للبیهقی ۱۱۴/۱۰. والسنة لابن ابی عاصم ۴۹۶/۲. ومشکاة المصابیح ۱۶۵. وشرح السنة ۲۰۵/۱.

۴۔ تاریخ بغداد ۱۸۷/۹.

منجانب اللہ چہرہ کے سیاہ ہونے سے دن میں متعدد بار میں چہرہ کو دیکھتا ہوں۔

۱۴۷۶۲- سری کا قول ہے:

ذلت کے خوف سے اجنبی حالت میں دنیا سے جانا مجھے پسند ہے:

۱۴۷۶۳- سری کا قول ہے:

تیس برس سے شہد میں گوشت ملا کر کھانے کی طرف میرا نفس مجھے دعوت دے رہا ہے، لیکن تا حال ایسا نہیں ہو سکا۔

۱۴۷۶۴- سری کا قول ہے:

اللہ اور اس کی مخلوق عمل دخل کے بغیر میں نے فقط ایک لقمہ کھانے کیلئے بڑی جدوجہد کی، لیکن میں اپنے مقصد میں ناکام رہا۔

۱۴۷۶۵- سری کا قول ہے:

ایک روز ہم مکہ سے بعض مقامات کی زیارت کیلئے نکلے، راستہ میں سے ایک سبزی کا کچھا یہ سمجھ کر کہ اس میں کسی کا عمل دخل نہیں ہے میں نے اٹھالیا، میں نے اس پر شکر ادا کیا۔ پھر ایک ساتھی نے مجھے ایک اور سبزی کا کچھا دیا، لیکن میں نے یہ کہہ کر کہ اس میں تمہارا عمل دخل ہے اسے قبول نہیں کیا۔

۱۴۷۶۶- سری کا قول ہے:

ایک وقت زمین پر صرف چار متقی تھے۔

(۱) حذیفہ مرعشی، (۲) ابراہیم بن ادہمؒ (۳) یوسف بن اسباط، (۴) سلیمان خواص۔

۱۴۷۶۷- سری کا قول ہے:

طرسوس میں گھر میں میرے ساتھ دو عبادت گزار جوان بھی تھے۔ وہ گھر کے تنور میں روٹی پکاتے تھے، ایک روز وہ تنور ٹوٹ گیا، میں نے اسکے عوض اپنی طرف سے ان کیلئے ایک دوسرا تنور بنوادیا۔ لیکن انہوں نے تقویٰ کی بناء پر اس میں روٹی نہیں لگائی۔

۱۴۷۶۸- سری کا قول ہے:

ابو یوسف غسولی نے اہل روم سے جنگ کے موقع پر حلال ہونے کے باوجود ان کے کھانے اور پھل استعمال نہیں کئے۔ ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا زہد تو حلال چیزوں ہی میں کیا جاتا ہے۔

۱۴۷۶۹- سری کے نزدیک دین کا حصول برائے کسب قابل مذمت تھا، اور ان کے نزدیک انسان کیلئے ذلت کا باعث تھا۔

۱۴۷۷۰- عمر بن احمد بن شاہین، علی بن حسین بن حرب کا قول مروی ہے:

ایک بار میرے والد نے میرے ذریعہ سری کے پاس اسہال کی دوائی بھیجی، سری نے مجھ سے اس کی قیمت معلوم کی، میں نے کہا مجھے معلوم نہیں، سری نے فرمایا، اپنے والد کو میرا سلام دے دینا اور ان سے کہنا کہ ہم پچاس برس سے جس چیز (دین کو ہمیشہ بنانا) سے منع کر رہے ہیں آپ ہمیں اس کی دعوت دے رہے ہو۔

۱۴۷۷۱- محمد بن ابراہیم بن محمد کے سلسلۂ سند سے علی بن عبد حمید غضائری کا قول مروی ہے:

میں نے ایک بار سری کے دروازہ پر دستک دی، سری نے دروازہ کے نزدیک کھڑے ہو کر فرمایا اے باری تعالیٰ مجھے مشغول کرنے والے کو مشغول کر، چنانچہ ان کی دعاء کی برکت سے میں نے چالیس پیدل حج کئے۔

۱۴۷۷۲- ابو عبد اللہ احمد بن محمد ابراہیم اصبہانی، ابو حامد احمد بن محمد بن حمدان، اسماعیل بن عبد اللہ شامی کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

پانچ صفات کا حامل انسان بہادر ہے:

(۱) استقامت، (۲) کوشش، (۳) بیدار، (۴) مناجات، (۵) ملانے کی یاد۔

۱۴۷۷۳- ابوعبداللہ، ابوحامد، اسماعیل کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

دس چیزوں پر عمل کے ذریعہ محبت الٰہی کا حصول ممکن ہے:

(۱) نوافل پڑھنا، (۲) خیر خواہی، (۳) قرآن سے محبت کرنا، (۴) احکام الٰہی پر صبر کرنا، (۵) امر الٰہی کو ترجیح دینا، (۶) حیاء پیدا کرنا، (۷) محبت الٰہی میں مشقت برداشت کرنا (۸) قلیل پر راضی ہونا، (۱۰) قناعت سے کام لینا۔

۱۴۷۷۴- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد، اسماعیل بن عبداللہ شامی کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

خوف الٰہی کے پیدا ہونے کے دس اسباب ہیں:

(۱) غم آخرت (۲) افسردہ رہنا، (۳) خشیت، (۴) کثرت گریہ، (۵) شب و روز تضرع (۶) مقامات راحت سے دور رہنا، (۷) متفکر رہنا، (۸) قلب کا خائف ہونا، (۹) زندگی کا تنگ ہونا، (۱۰) مناجات۔

۱۴۷۷۶- ابراہیم بن محمد بن یحیٰی، ابوعباس سراج، سری کے سلسلۂ سند سے انکے والد کا قول مروی ہے:

صبح و شام نفع کے حصول کی کوشش کرنے والے پر مجھے تعجب ہے۔

۱۴۷۷۷- ابراہیم بن محمد، ابوعباس سراج، سری کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

اگر نفوس بدنوں پر شفیق ہوتے تو ان سے زیادہ اپنی اولاد پر محبت کی وجہ سے شفیق ہوتے۔

۱۴۷۷۸- احمد بن محمد بن مقسم، ابوقاسم مطرزہ جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

کاش پوری مخلوق کا غم مجھ پر ڈال دیا جاتا۔

۱۴۷۷۹- ابی، احمد، ابوقاسم، جنید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

انسان کا نفس انسان کو لوگوں سے دور کرنے والا ہے۔

۱۴۷۸۰- احمد بن محمد بن حسن، عباس بن یوسف شکلی۔ محمد بن اسحاق سلمی کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

وقت ضائع کرنے اور خود کو صالح سمجھنے والا انسان دھوکہ میں ہے۔

۱۴۷۸۱- عمر بن احمد بن عثمان، علی بن حسین بن حرب قاضی، کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک صاحب بصیرت انسان سے عالم سوء کی علامت پوچھی گئی تو فرمایا شہرت کی وجہ سے دوسروں کو حقیر سمجھنے والا عالم عالم سوء ہے۔

۱۴۷۸۲- جعفر، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

ایک روز سری نے کام میں تاخیر کرنے پر فرمایا اس سے قلب منتشر رہتا ہے۔

۱۴۷۸۳- سری کا قول ہے: اے لوگو ظاہر کو باطن کے مطابق بناؤ۔

۱۴۷۸۴- ابوجعفر سمال کا قول ہے۔ سری نے میرے گرد لوگوں کے اجتماع کو ناپسند فرمایا۔

۱۴۷۸۵- سری کا قول ہے:

تواضع کے ساتھ عبادت الٰہی میں مشغول ہونا دخول جنت کا سبب ہے۔

۱۴۷۸۶- سری کا قول ہے:

عدم سوال دخول جنت کا شاٹ کٹ راستہ ہے۔

۱۴۷۸۷- جنید کا قول ہے:

ایک روز سری نے مجھ سے شکر کی تعریف پوچھی، میں نے جواب دیا نعمت کے وقت معاصی سے اجتناب کرنا۔ سری نے میری تحسین فرمائی۔

۱۴۷۸۸- جعفر بن محمد، نصر بن ابی نصر کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

سری نے ایک شخص کے سوال کے جواب میں درج ذیل شعر کہا۔

محبت الٰہی سے عاری انسان کو کیا معلوم کہ اس کی موت کس حال میں آئیگی۔

۱۴۷۸۹- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن حسین بغدادی، احمد بن صالح، محمد بن عبدوس، عبدوس بن قاسم کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

پانچ چیزوں کے علاوہ کل دنیا میں فضول ہے:

(۱) سیر کنندہ روٹی، (۲) سیراب کنندہ پانی، (۳) جسم کو چھپانے والا کپڑا، (۴) گزارہ لائق مکان (۵) عمل کے مطابق علم۔

۱۴۷۹۰- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

چار چیزیں انسان کی بلندی کا ذریعہ ہیں:

(۱) علم، (۲) ادب، (۳) عفت، (۴) امانت۔

۱۴۷۹۱- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید، کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

اے باری تعالیٰ میں تیرے ہر قسم کے عذاب سے پناہ کا طالب ہوں۔

۱۴۷۹۲- عثمان بن محمد بن عثمانی، ابو عباس قریشی، بکیر بن مقاتل بغدادی، عباس بن یوسف شکلی، احمد بن محمد صوفی کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

دو چیزیں تعلق مع اللہ کو ختم اور چار چیزیں تعلق مع اللہ کو مستحکم کرنے والی ہیں:

(۱) فرائض کے بجائے نوافل کا اہتمام (۲) ظاہر کا باطن کے موافق نہ ہونا۔ (۱) بلا وجہ گھر سے باہر نہ جانا، (۲) جذبہ خدمت کا ہونا (۳) مصائب پر صبر کرنا، (۴) کرامت کو پوشیدہ رکھنا۔

۱۴۷۹۳- محمد بن احمد بن یعقوب بغدادی، عثمان بن محمد عثمانی، عبداللہ بن میمون کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

بڑی سے بڑی تکلیف کو منجانب اللہ نعمت سمجھنے کا نام صبر ہے۔

۱۴۷۹۴- محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن شاکر کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک شب وظیفہ پڑھنے کے دوران محراب کی طرف پاؤں کرنے پر مجھے تنبیہ کی گئی جسکی وجہ سے میں نے ابدی طور پر اس سے اللہ سے معافی مانگی۔

۱۴۷۹۵- عمر بن احمد بن عثمان، جعفر کے سلسلۂ سند سے احمد بن خلف کا قول مروی ہے:

ایک روز میں نے سری کی خانقاہ میں جدید لوٹا شکستہ دیکھ کر ان سے اس کی وجہ پوچھی؟ سری نے فرمایا ایک شب میں نے اس کو پانی سے پر کر کے ٹھنڈا کرنے کیلئے سائبان پر رکھ دیا، خواب میں ایک حسین وجمیل باندی نے مجھے اس پر تنبیہ کی، خواب ہی میں نے اسے پاؤں مارا، بیدار ہونے کے بعد میں نے اسے مکسور پایا۔

۱۴۷۹۶- ابونصر ظفر بن احمد صوفی، علی بن احمد ثعلبی، احمد بن فارس فرغانی، علی بن عبدالحمید حلبی کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

باطن کے خلاف دعویٰ کرنے والا انسان گمراہ ہے۔

۱۴۷۹۷- ابونصر نیساپوری صوفی، علی بن احمد ثعلبی، احمد بن فارس، علی بن عبدالمجید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

انسان کے اندر خوف ورجاء دونوں کا ہونا ضروری ہے۔

۱۴۷۹۸- احمد بن محمد بن محمد حسن عطار، ابوحسن بن ابی عباس زیات، محمد بن مفضل کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

اے انسان دنیا کی طرف توجہ سے تیرا اللہ سے رابطہ منقطع ہوجائیگا۔ اور زمین پر اکڑ کر مت چل، کیونکہ آخر یہی تیری کل آرام گاہ بننے والی ہے۔

۱۴۷۹۹- ابوحسن بن مقسم، ابوقاسم مطرز، جنید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک نبی نے اپنی قوم سے فرمایا: اے لوگو حیاء داری اپناؤ۔

۱۴۸۰۰- جعفر بن محمد، محمد بن حسن، جنید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

مقربین کے قلوب سوابق اور ابرار کے قلوب خواتیم سے معلق ہیں،

۱۴۸۰۱- گزشتہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

تاریک شب میں قلوب نرم پڑ جاتے ہیں۔

۱۴۸۰۲- عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، سعید بن عثمان کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

عبداللہ بن مطرف کا قول ہے: عمل کی بہ نسبت اس کا خالی از ریاء ہونا اہم ہے۔

۱۴۸۰۳- احمد بن محمد، سعید بن عثمان کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

عمل کرنے کی نسبت درستگی نیت زیادہ اہم ہے۔

۱۴۸۰۴- ابوحسن بن مقسم، ابوحسن بن عباس، محمد بن فضل کے سلسلۂ سند سے سری کے قول مروی ہے:

بھائیوں سے بھی راز افشا مت کرو، برے دوستوں سے احتیاط کرو۔ دشمن کی مانند دوست سے بھی بے خوف مت ہو۔

۱۴۸۰۵- ابوحسن بن مقسم، ابوبکر نساج کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

گھر کے باہر سے اندر رہنا اگر مجھے افضل معلوم ہوتا تو میں کبھی گھر سے نہ نکلتا۔

۱۴۸۰۶- ابن مقسم، ابوبکر نساج، کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

وقت ضائع کرنے والے انسان کو روز قیامت ندامت کا سامنا ہوگا۔

۱۴۸۰۷- ابن مقسم، ابوقاسم مطرز، جنید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ابن مبارک نے فضیل سے فرمایا لوگوں سے ہم نے علم اور آپ سے حکمت حاصل کی۔

۱۴۸۰۸- جعفر بن محمد، ابن مقسم، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک بار مرض کی حالت میں کچھ عبادت کرنے والے میرے پاس دیر تک بیٹھے رہے، پھر انہوں نے مجھ سے دعا کی درخواست کی، میں نے دعا کی کہ اے اللہ ہمیں آداب عیادت کی تعلیم عطاء فرما۔

۱۴۸۰۹- ابوبکر بن احمد بن محمد بن عقیل وراق نیساپوری، احمد بن محمد بن ابراہیم بلازری، عمری کے سلسلۂ سند سے ابوبکر عطشی کا قول مروی ہے۔ ایک بار میرے استفسار پر سری نے فرمایا بھوک حکمت اور شکم سیری بدہضمی کا سبب ہے۔

۱۴۸۱۰- جعفر بن محمد، عمر بن احمد بن عثمان، کے سلسلۂ سند سے احمد بن خلف کا قول مروی ہے:

ایک روز سری نے مجھ سے فرمایا ایک چڑیا سائبان پر آ کر بیٹھ جاتی ہے۔ میں روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا کر ہاتھ میں رکھکر اس کے سامنے کر دیتا ہوں، وہ آ کر کھا لیتی ہے، لیکن ایک روز میرے عمدہ نمک کھانے کی وجہ سے اس نے ایسا نہیں کیا، میں نے اس وقت آئندہ عمدہ نمک کے استعمال سے توبہ کی تب جا کر حسب سابق وہ میری طرف آئی اور اس نے اپنی غذا کھائی۔

۱۴۸۱۱- ابوحفص عمر بن شاہین واعظ، عبداللہ بن عبیداللہ کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک بار عید کے روز ایک یتیم کی حاجت پوری کرنے کی وجہ سے معروف کرخی نے دل سے میرے لئے دعا کی تھی۔ انھی کی دعا کی برکت کی بدولت مجھے یہ مقام رفیع حاصل ہوا ہے۔

۱۴۸۱۲- ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم اصبہانی، احمد بن محمد بن حمران نیساپوری، اسماعیل بن عبداللہ شامی کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

تین چیزیں اخلاق ابرار سے ہیں:

(۱) فرائض کی ادائیگی، (۲) محارم سے اجتناب، (۳) بیداری۔ تین چیزیں حصول رضاء الٰہی کا سبب ہیں، (۱) کثرۃ استغفار (۲) تواضع، (۳) کثرۃ سے صدقہ کرنا۔ اور تین چیزیں اللہ کی ناراضگی کا سبب ہیں، (۱) لعب، (۲) مزاح، (۳) غیبت اور حسن ظن باللہ ان سب کی اصل ہے۔

۱۴۸۱۳- محمد بن عبداللہ رازی، عبدالواحد بن بکر، ابوبکر انماطی، احمد بن عمر خلقانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے:

عید کے موقع پر سری نے دوسرے شخص کے ثواب میں اضافہ کی نیت سے اسے ناقص سلام کیا۔

۱۴۸۱۴- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

مجھ سے تمام انسان مخنثین سمیت افضل ہیں۔

۱۴۸۱۵- محمد بن حسین موسیٰ، فضل بن حمران، علی بن عبدالحمید غضائری کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

نعمت کی ناقدری کرنے سے نعمت سلب کر لی جاتی ہے۔

۱۴۸۱۶- حاجت کا عدم اظہار استغنیٰ کا سبب ہے۔

۱۴۸۱۷- سری کا قول ہے: ادب عقل اور زبان قلب کی ترجمانی کرتی ہے، چہرہ قلب کا آئینہ ہے۔

۱۴۸۱۸- سری کا قول ہے:

قلب کی تین قسمیں ہیں:

(۱) پہاڑ کی مانند مضبوط، (۲) کھجور کے درخت کی مانند، (۳) پرندوں کے پروں کی مانند۔ نیز فرمایا غلبہ نفس سب سے بڑی قوت ہے۔ بڑوں کے مطیع کے چھوٹے مطیع ہوتے ہیں۔ حقوق اللہ کا خیال معرفت کی نشانی ہے۔ عیوب نفس لاپرواہی اندھے پن اور کثرۃ خطاء قلت صدق کی علامت ہے۔

پانچ چیزیں انسانی کامیابی کا ذریعہ ہیں:

(۱) حلال کمائی، (۲) عدم سوال، (۳) عدم خیانت، (۴) الات معاصی کا عدم استعمال، (۵) عدم ظلم۔

پانچ باتیں احسن ہیں:

(۱) گناہوں پر گریہ، (۲) عیوب کی اصلاح، (۳) اطاعت الٰہی، (۴) قلوب کی شک سے پاکیزگی، (۵) خواہش کی مخالفت،

پانچ چیزیں تزکیہ قلب کا ذریعہ ہیں:

(۱) خوف الٰہی، (۲) اللہ سے امید وابستہ رکھنا، (۳) صرف اللہ سے حیاء رکھنا، (۴) صرف اللہ سے محبت رکھنا، (۵) انس باللہ۔

۱۴۸۱۹- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

دین کو شہوۃ پر ترجیح دینے والا انسان قابل مدح ہے۔ اس کے خلاف کرنے والا انسان ہلاک ہونے والا ہے۔ جنید بن محمد کا قول مروی ہے سری کی وفات کے وقت میں ان کے سرہانے رونے لگا، انہوں نے آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھا تو میں نے ان سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے فرمایا اشرار کی محبت سے اجتناب کرو،

۱۴۸۲۰- جعفر، محمد بن ابراہیم، جنید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

سبب پر نظر کرنے والا طلب صادق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

۱۴۸۲۱- جعفر، محمد بن ابراہیم، جنید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

کچھ لوگ مریضوں کی طرح کھاتے اور غرق ہونے والوں کی طرح سوتے ہیں۔

۱۴۸۲۲- جعفر، محمد، جنید کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ہم لوگ اکٹھے جمعہ پڑھتے تھے، ایک روز جنازۃ کی وجہ سے مجھ سے جمعہ میں تاخیر ہو گئی۔ بعد میں جب میں نے جمعہ پڑھنے کا ارادہ کیا تو میرے نفس نے کہا لوگ تجھے کیا کہیں گے۔ میں نے نفس سے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تیس برس سے تو لوگوں کو دکھانے کیلئے نماز پڑھتا رہا۔ لہٰذا اس دن سے ریاء سے حفاظت کی خاطر میں مختلف جگہوں پر نماز پڑھتا ہوں۔

۱۴۸۲۳- عبداللہ، ابوعبداللہ مقری کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے ایک دیرانی سے سوال کیا کہ تمہیں سبزہ زار سے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اس نے کہا قلوب کے تفکر کے سمندر میں غوطہ لگانے کی وجہ سے آنکھوں پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ لیکن سبزہ دیکھنے سے ان کی نسیم حیاۃ لوٹ آتی ہے۔

۱۴۸۲۴- احمد بن محمد بن مقسم، ابوبکر بن باقلانی، ابی کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

شبہات کا تارک ترک شہوات پر قابو پالیتا ہے۔

۱۴۸۲۵- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے سری کا قول مروی ہے:

جمعہ میں اپنے گرد ہجوم کو دیکھ کر میں اللہ سے دعاء کرتا ہوں کہ اے اللہ انہیں عبادت کی ایسی حلاوۃ عطاء فرما کہ میرے پاس ان کا اجتماع ختم ہو جائے۔

۱۴۸۲۶- سری کا قول ہے:

اے لوگو خالص رضاء الٰہی کی خاطر اعمال صالحہ کرو۔

۱۴۸۲۷- جنید کے سلسلۂ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

پہلے ہم ابن حنبل اور بشر بن حارث کے ذریعہ اللہ کی حفاظت طلب کرتے تھے، ان کے جانے کے بعد اب سری کے ذریعہ اللہ کی حفاظت طلب کرتے ہیں۔

۱۴۸۲۸- ابوحسن بزاز، عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابن حنبل کا قول مروی ہے:

سری طیب غذاء، اور شدت ورع سے مشہور تھے۔

۱۴۸۲۹- جنید کا قول مروی ہے:

سریؒ اپنے مریدین سے فرمایا کرتے تھے میں تمہارے لئے رجائے عبرت ہوں۔ اے جوانو! عمل جوانی کو غنیمت جان کر خوب عمل کرو۔ شب میں ذکر کرتے ہوئے سری بے حال ہو جاتے، پھر ان کی آنکھوں سے آنسو کا سمندر بکراں امنڈ آتا۔

۱۴۸۳۰- سری کا قول مروی ہے:

لوگوں کا یہ حال ہے کہ اگر ان کا نفس جسم ہلاک ہو جائے تو پھر بھی وہ رجوع الی اللہ نہیں کرتے، اور میرا حال بھی اس سے مختلف نہیں ہے۔

۱۴۸۳۱- سری کے سامنے کوئی بات ذکر کی گئی تو فرمایا: تو فرمایا یہ زاد (توشہ) قبر سے نہیں ہے۔

۱۴۸۳۲- ابوبکر محمد بن احمد بن محمد مفید، ابوعبداللہ محمد بن عبید، سری، ہیثم، عبداللہ بن ابی صالح کے والد کے سلسلۂ سند سے ابوہریرہؓ کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے:[1]

تیرا ساتھی تجھے جو صدقہ کرے اس کو (محبت کے ساتھ) دائیں ہاتھ میں لے۔

۱۴۸۳۳- محمد بن علی سہل، محمد بن فضل بن جابر، سری بن مغلس و داود بن عمرو، مروان بن معاویہ، عبدالواحد بن ایمن مکی، عبید بن رفیعہ کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

احد کے روز کفار کے شکست کھانے کے بعد آپ علیہ السلام نے فرمایا اے باری تعالیٰ تمام تعریفیں آپ ہی کیلئے ہیں آپ کے بند کو کوئی کھول اور آپ کے کھلے کو کوئی بند نہیں کر سکتا۔[2]

۱۴۸۳۴- حسن بن علی بن شہریار، سری بن مغلس، سفیان بن عیینہ، مجالد، کے سلسلۂ سند سے شعبی کا قول مروی ہے:

فاطمہ بنت قیس نے اپنے بھائی کو (حدیث الجساسہ) سنائی۔

۱۴۸۳۵- حسن بن علی، سری بن مغلس، عبداللہ بن میمون، عبیداللہ، نافع کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

ایک بار آپؐ ہمارے سامنے تشریف لائے، آپؐ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔[3]

(۴۶۸)۔ ابراہیم بن شماس[4]

۱۴۸۳۶- سلیمان بن احمد، احمد بن علی البربھاری، ابراہیم بن شماس، اسماعیل بن عیاش، عبدالرحمن بن زیاد بن انعم، سلیمان بن عمار، مسلم بن یساری کے سلسلۂ سند سے ابوہریرۃ کا قول مروی ہے:[5]

فرمان نبویؐ ہے:

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۰. وسنن أبي داؤد ۳۲۵۵، والسنن الکبری للبیهقي ۱۰/ ۶۵. والمستدرک ۲/ ۳۰۳. وفتح الباری ۱۲/ ۳۲۸. ومشکاة المصابیح ۳۴۱۵.

۲۔ مسند الامام أحمد ۳/ ۴۲۴. والمستدرک ۱/ ۵۰۶، ۳/ ۲۳. والمعجم الکبیر للطبراني ۵/ ۴۰. والأدب المفرد ۶۹۹. ومجمع الزوائد ۶/ ۱۲۱.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۰. وسنن أبي داؤد ۴۷۲۱. وفتح الباری ۱۳/ ۲۶۷. ومشکاة المصابیح ۲۶۰ ۷۵.

۴۔ تاریخ بغداد ۶/ ۹۹.

۵۔ تاریخ بغداد ۶/ ۱۰۰.

اے لوگو حضرت سلیمانؑ کی منجانب اللہ عطاء کردہ عظیم الشان حکومت سے تم واقف ہو، لیکن اس کے باوجود حضرت سلیمان میں نہایت درجہ تواضع تھی،

۲۔ جسکی بناء پر انہوں نے کبھی آسمان کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا۔

(۴۶۹) ۔محمد بن عمرو مغربی

۱۴۸۳۷۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن محمد فارسی، کے سلسلۂ سند سے ابوزرعہ کا قول مروی ہے:

محمد بن عمرو مغربی نے میرے پاس اٹھارہ روز قیام کے دوران کوئی خورد ونوش نہیں کیا۔ مصر میں میں نے ان سے بڑا اصلاح یافتہ انسان نہیں دیکھا۔

۱۴۸۳۸۔ ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن ایوب کے سلسلۂ سند سے محمد بن عمرو مغربی کا قول مروی ہے:

میں پورے ماہ رمضان میں پندرہ دن کے وقفہ سے صرف دو روٹی کھاتا ہوں۔

۱۴۸۳۹۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن عمرو مغربی، ولید بن مسلم، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کے سلسلۂ سند سے ابوامامہ کی باندی کا قول مروی ہے:

میرے آقا ابوامامہ فیاضی کی وجہ سے کثرت سے صدقہ کرتے تھے۔ کبھی کسی سائل کو خالی ہاتھ نہیں جانے دیتے تھے، ایک روز ان کے پاس صرف تین دینار تھے۔ وہ بھی انہوں نے یکے بعد دیگر آنے والے سائلوں پر خرچ کر دیئے۔ اس روز ان کا روزہ تھا۔ میں نے ان کو نماز ظہر کیلئے بیدار کیا، بیدار ہونے کے بعد وہ نماز کیلئے تشریف لے گئے، میں نے قرض لے کر ان کیلئے افطاری تیار کی، پھر ان کے بستر کی صفائی کے دوران، بستر کے نیچے سے مجھے تین سو دینار ملے۔

ابوامامہ نماز مغرب کے بعد تشریف لائے، میں نے کھانا پیش کیا تو بہت خوش ہوئے، کھانے سے فراغت پر میں نے ان کو تین سو دینار کے بدلے میں بتایا تو وہ بے حد خوش ہوئے، میں نے اسی وقت زنار توڑ کر اسلام قبول کر لیا، ابن جابر کہتے ہیں کہ میں نے اس سے باندی کو حمص کی مسجد میں خواتین کو قرآن وسنت کی تعلیم دیتے دیکھا۔

۱۴۸۴۰۔ محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن، ابن عمرو مغربی، عثمان بن سعید، محمد بن مہاجر، ابن حلبس کے سلسلۂ سند سے ابوادریس کا قول مروی ہے:

حضرت موسیٰ نے اللہ سے قیامت کے روز عرش کے سایہ میں جگہ حاصل کرنے والے لوگوں کے بارے میں سوال کیا؟ اللہ نے فرمایا میرے ذکر میں مشغول رہنے والے افراد۔ پھر حضرت موسیٰ نے اللہ سے برگزیدہ بندوں کے بارے میں سوال کیا، اللہ نے فرمایا پاکیزہ قلوب، تواضع اور صدق کے حامل افراد۔ پھر حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے جنتیوں کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا زنا، سود، رشوت سے اجتناب کرنے والے اور حق وصدق کے حامل افراد۔

۱۴۸۴۱۔ محمد بن علی، ابوعباس، قتیبہ، محمد بن عمرو مغربی، عطاف بن خالد، محمد بن ابی بکر بن مطرف بن عبدالرحمٰن بن عوف کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

ایک شب آپ علیہ السلام کا قیام میرے پاس تھا، شب کو میں بھی آپ کے پیچھے نماز میں مشغول ہو گئی، نماز کے بعد آپؐ نے دعاء فرمائی، دوران دعاء کمرہ تین بار خوب روشن ہوا، فراغت کے بعد میں نے آپؐ سے اسکی وجہ دریافت کی تو آپؐ نے فرمایا میں نے۔ اپنی امت کے بارے میں اللہ سے تین بار سوال کیا، اللہ نے تینوں بار میرا سوال پورا کیا، جس پر تینوں بار میں نے اللہ کا شکر ادا کیا،

(۴۷۰) بشیر طبری

۱۴۸۴۲- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، ابوبکر بن سفیان، زیاد بن ایوب، احمد بن الحواری کے سلسلۂ سند سے ابوعمرو کندی کا قول مروی ہے:

ایک بار رومیوں نے بشیر طبری کی چار صد بھینسوں پر قبضہ کرلیا، طبری نے اپنے لڑکے اور میرے ہمراہ ان کا تعاقب کیا تعاقب کرتے کرتے ہم نے بھینس لے جانے والے غلاموں پر قابو پالیا، لیکن انہوں نے کہا ہم سے بھینس چھوڑ کر بھاگ گئی ہیں، بشیر نے ان سے کہا رضاء الٰہی کی خاطر تم بھی آزاد ہو۔ ان کے لڑکے کو ان کی بات ناگواری گزری، طبری نے فرمایا اے میرے لڑکے، اس وقت اللہ کی طرف سے مجھ پر آزمائش آگئی ہے، میں اس میں سرخ رو ہونا چاہتا ہوں۔

(۴۷۱) خزیمہ عابد

عبداللہ، ابوحسن بن ابان، عبداللہ بن محمد بن عبید اللہ، حسن بن یحییٰ بن کثیر عنبری کے سلسلۂ سند سے خزیمہ بن محمد کا قول مروی ہے:
ایک نبی کا ایک مصیبت زدہ شخص کے پاس سے گزر ہوا، انہوں نے اسکی دفع مصیبت کیلئے دربار الٰہی میں دعاء کی، اللہ کی طرف سے ندا آئی اے میرے نبی اس شخص سے تو پوچھ لو کہ کیا وہ خود بھی چاہتا ہے۔ چنانچہ نبی نے اس مصیبت زدہ انسان سے اس بابت بات کی تو اس نے جواب میں کہا۔ میں اپنا معاملہ اللہ کے حوالہ کرتا ہوں۔

(۴۷۲) قادم دیلمی

۱۴۸۴۳- عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین کے سلسلۂ سند سے قادم دیلمی کا قول مروی ہے:
میں نے فضیل بن عیاض سے صالحین کی علامت پوچھی؟ انہوں نے فرمایا خالی از ریاء ہونا۔

۱۴۸۴۴- ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن جنید، احمد بن ہمام، محمد بن حسین کے سلسلۂ سند سے قادم دیلمی کا قول مروی ہے:
ایک راہب نے ایک عابد سے وصیت کی درخواست کی؟ انہوں نے فرمایا انسان پر بوڑھاپے کا طاری ہونا خود اسکے لئے وصیت ہے۔

(۴۷۳) احمد بن عمر

۱۴۸۴۵- ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، عون بن ابراہیم بن صلت، احمد بن عمر حمصی کے سلسلۂ سند سے محمد بن مبارک صوری کا قول مروی ہے:

ایک راہب نے مجھ سے سوال کیا؟ فرمایا تمام فکروں کو بالا طاق رکھ کر فکر آخرۃ اختیار کرنے والے انسان کو انس باللہ کی حقیقت نصیب ہوتی ہے۔ پھر دوسرے سوال پر انہوں نے کہا حلال طریقہ پر کھاؤ، پھر تیسرے طریقے پر فرمایا مخالفت نفس میں راحت ہے، پھر چوتھے سوال کے جواب میں فرمایا اصل راحت تو انسان کو جنت میں حاصل ہوگی۔ پھر پانچویں کے جواب میں فرمایا شب بیداری اور روزہ وصل الی اللہ کا ذریعہ ہیں۔ پھر چھٹے کے سوال کے جواب میں کہا خوف وشفقت علم کی نشانی ہیں۔ پھر ساتویں سوال کے جواب میں فرمایا حرص ورغبت جہل کی علامت ہیں، پھر آٹھویں سوال کے جواب میں فرمایا شبہات سے اجتناب تقویٰ کی علامت ہے۔ پھر نویں سوال کے جواب میں کہا معاصی کے خوف سے میں اس کنیسہ میں گوشہ نشین ہوں۔ اور یہیں پر منجانب اللہ میرے خورد ونوش کا بندوبست ہو جاتا ہے۔

(۴۷۴) بشر بن بشار[1]

۱۴۸۴۶- محمد بن احمد عمر، ابی، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، عمار بن عثمان کے سلسلۂ سند سے بشر بن بشار کا قول مروی ہے:
میں نے ایک عابد سے وصیت کی درخواست کی؟ انہوں نے ترک خواہشات کے ذریعہ رضاء الٰہی کے حصول کی وصیت کی۔ پھر ایک اور عابد سے میں نے وصیت کی درخواست کی تو انہوں نے فرمایا تقدیر الٰہی پر راضی ہو جاؤ ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

(۴۷۵) مجاہد صوفی

۱۴۸۴۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد عباس، ابوتراب زاہد کے سلسلۂ سند سے مجاہد صوفی کا قول مروی ہے:
اے لوگو اللہ کو صاحب اور فقر کو لازم پکڑو۔ قرآن کو کلام، رسول کو دعاء، فرشتوں کو جلساء اور اللہ کو انیس بنانے والا انسان کامیاب ہے۔

(۴۷۶) ابوابیض

۱۴۸۴۸- عبداللہ بن محمد بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد عباس، سلمہ بن شعیب، سہل بن عاصم، علی بن غنام کے سلسلۂ سند سے ابوحفص جزری کا قول مروی ہے:
ابوابیض نے اپنے بھائی کو خط لکھا جسکا متن یہ تھا۔ اما بعد اے بھائی! تم دنیا میں صرف اپنی اصلاح کے مکلف کیے گئے ہو، تمہاری اصلاح ہونے کی صورت میں کوئی چیز نقصان دہ نہیں۔ اے بھائی حلال وحرام میں تمیز کرو۔

(۴۷۷)(۴۷۸) احمد میمونی واحمد موصلی

۱۴۸۴۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، جعفر بن محمد کے سلسلۂ سند سے احمد میمون کا قول مروی ہے:
میں نے احمد موصلی کو بحوالہ ابوعالیہ ایک حدیث سنائی کہ اے لوگو بہترین جنت کی طرف دوڑو، یہ بات سنکر وہ بے ہوش ہو گئے۔
(۴۷۹) عرف یمانی، کے فرامین۔
۱۴۸۵۰- ابومحمد بن حیان، احمد بن محمود، یوسف بن سعید بن مسلم، علی بن بکار کے سلسلۂ سند سے عریف یمانی کا قول مروی ہے:
لایعنی میں مشغولیت اللہ سے اعراض کی علامت ہے۔

(۴۷۹) عریف الیمانی

۱۴۸۵۱- ابومحمد بن حیان، احمد بن محمود، یوسف بن سعید بن مسلم، علی بن بکار کی سند سے مروی ہے کہ میں نے عریف یمانی کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے بندہ سے اعراض کرنے کی علامت یہ ہے کہ وہ اسے ایسے کام میں مشغول کردے جو نفع مند نہ ہو۔

(۴۸۰) عرفجہ الکوفی

۱۴۸۵۱/ا- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، ابراہیم بن جنید کے سلسلۂ سند سے خلف بن تمیم کا قول مروی ہے:
عرفجہ ایک کوفی عابد جوان تھے، وہ مسلسل شب بیدار رہتے تھے، ان کا قلب خوف الٰہی سے لبریز تھا۔

(۴۸۱) عمر بجلی

۱۴۸۵۲- عبداللہ بن محمد، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، ابوثابت خطاب، رجاء بن عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے عمرو بن جریر کا قول مروی ہے:
ایک روز میں چند کوفی جوانوں کے ساتھ جا رہا تھا، میں نے گناہ کا ارادہ کیا تو غیب سے ندا آئی قیامت کے روز ہر انسان کے

[1] تاریخ بغداد ۷/۸۴۔

اعمال کے بارے میں باز پرس ہوگی۔اسی وقت میں نے اللہ کے حضور معاصی سے توبہ کی۔

(۴۸۲) محمد بن ابی قاسم

۱۴۸۵۳-عبداللہ، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد سفیان کے سلسلہ سند سے محمد بن ابی قاسم کا قول مروی ہے:

ایک عابد کے حاکم وقت کے سامنے بولنے پر ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے، بعدازاں انہیں ان کی خانقاہ منتقل کر دیا گیا، لوگوں کے اظہار افسوس کرنے پر انہوں نے فرمایا اس کے بجائے مجھے اس پر مبارک باد دو، پھر فرمانے لگے اے باری تعالیٰ میں رغائب کی جگہ پہنچ کر عجائبات کا نظارہ کر رہا ہوں۔یاالٰہی تیری راہ میں تکلیف برداشت کنندہ انسان کی کیا ہی شان ہے۔

(۴۸۳) سباع الموصلی

۱۴۸۵۴- محمد بن احمد بن محمد عبدی، احمد بن محمد عبدی، ابوبکر قریشی، عون بن ابراہیم، احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے:

مضاء نے سباع موصلی سے زہد کی انتہا کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا انس باللہ اسکی انتہا ہے۔

(۴۸۴) محمد بن نمیری

۱۴۸۵۵- ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، مثنیٰ بن معاذ عنبری کے سلسلہ سند سے محمد بن سباع نمیری کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت عیسیٰ بن مریم بلاد شام میں جارہے تھے کہ چلتے چلتے بادل گرجنا شروع ہو گئے، اور موسلا دھار بارش شروع ہوگئی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جائے پناہ تلاش کی، دور سے ایک خیمہ نظر آیا، اس کے قریب پہنچے تو اس میں ایک خاتون تھی، حضرت عیسیٰ پیچھے کو ہٹے تو وہاں ایک شیر بیٹھا تھا، حضرت عیسیٰ نے اس پر ہاتھ رکھ کر دربار الٰہی میں التجا کی کہ اے باری تعالیٰ آپ نے میرے علاوہ ہر چیز کیلئے ٹھکانہ بنایا ہے، اسی وقت منجانب اللہ ندا آئی کہ اے عیسیٰ بن مریم تیرا مستقر میری رحمت ہے، قیامت کے روز اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی ایک سو حوروں سے تیری شادی کرونگا۔اور آخرت کے حساب سے چار ہزار سال تک تیری شادی کا ولیمہ کرونگا، اور ایک منادی کے ذریعہ اعلان کرواؤنگا کہ دنیا کے زاہدین آج امام الزہاد حضرت عیسیٰ بن مریم کی زیارت کرلیں،

(۴۸۵) مسکین صوفی

۱۴۸۵۶-عبداللہ، ابوحسن عبدی، ابوبکر بن ابی الدنیا، محمد بن حسین برجلانی، مسکین بن عبید صوفی، متوکل بن حسین عابد کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن ادہم کا قول مروی ہے:

زہد کی تین قسمیں ہیں:

(۱) زہد فرض، (۲) زہد فضل، (۳) زہد سلامت، حرام سے اجتناب زہد فرض، حلال سے اجتناب زہد فضل اور شبہات سے اجتناب زہد سلامت ہے۔

(۴۸۶) ابوایوب

۱۴۸۵۷-عبداللہ، حسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، ابوایوب کے سلسلہ سند سے بعض اھل اللہ کا قول مروی ہے:

دنیا کو عبرت کی آنکھ سے دیکھنے کے مطابق انسان کا قلب روشن ہوتا ہے۔اور قلب کے روشن ہونے کے بعد انسان کو فکر آخرت لاحق ہوتا ہے۔اس کے بعد انسان کی عبرت کا چراغ مسلسل روشن رہتا ہے، ابوایوب کا قول ہے: اے انسان آخرت کی تیاری کو

چھوڑ کر خواہشات کی طرف متوجہ ہونے سے احتراز ہے۔

(۴۸۷) ابوعبداللہ برانی

۱۴۸۵۸- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین برجانی، حکیم بن جعفر کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ برانی کا قول مروی ہے:

ہر حال میں اللہ کو راضی کرنے والا انسان قیامت کے روز سب سے افضل و بلند مقام حاصل کریگا۔ قیامت کے روز زاہد معاصی کے بوجھ سے آزاد ہوگا۔ اعمال کے ثواب پر عدم نظر کرنے والے پر ہر عمل بھاری ہوتا ہے۔

(۴۸۸) احمد بن موسیٰ ثقفی

۱۴۸۵۹- عبداللہ، ابوحسن فہری، کے سلسلۂ سند سے ابوبکر کا قول مروی ہے:

احمد بن موسیٰ ثقفی نے مجھے درج ذیل اشعار سنائے۔

(۱) اے جہول انسان زجر کے باوجود تو نواہی کا مرتکب ہے اور (۲) شب و روز تو لہو ولعب میں مشغول ہے اور تجھے معلوم نہیں کہ یہ سب انکی ہلاکت کا سامان ہے (۳) ایک محل کے نزدیک سے میرا گزر ہوا تو اس میں چارپائی پر موجود ایک شخص کے بارے میں میں نے سوال کیا کہ یہ کون ہے (۴) لوگوں نے بتایا یہ ہلاک ہونے والا بادشاہ ہے۔

(۴۸۹) ابومحرز طغاوی

۱۴۸۶۰- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عمر، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، برجلانی، عون بن عمارۃ کے سلسلۂ سند سے ابومحرز طفاوی کا قول مروی ہے:

اہل عقل بلند درجات بلند اعمال کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں، کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ بلند درجات کا حصول مذکورہ طریقہ کے علاوہ ناممکن ہے۔ اور اللہ سے امیدیں وابستہ رکھنے والے شخص کیلئے روز قیامت عنداللہ بڑی راحت اور کشادگی ہوگی۔ نیز فرمایا: لوگ مقدر سے زائد دنیا حاصل نہیں کر سکتے اس کے برعکس وہ آخرت سے اعراض برتنے والے ہیں، حالانکہ اس کہ بارے میں سعی کرنے سے روز قیامت نجاۃ کی امید ہے۔

(۴۹۰) خیثم عجلی

۱۴۸۶۱- عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، ابوعبداللہ تمیمی، شریح عابد کے سلسلۂ سند سے خیثم بن حنشہ عابد ابوبکر عجلی کا قول مروی ہے:

(۱) اے دنیا کو خطبہ نکاح دینے والے انسان، اس کا آئے دن جدید شوہر ہوتا ہے، (۲) دنیا نے اپنے نکاح دینے والوں کو قتل نہیں کیا، بلکہ وہ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے قتل ہوئے ہیں۔ (۳) میں دھوکہ زدہ انسان ہوں، کیونکہ بلاء رفتہ رفتہ میرے جسم میں حلول کر رہی ہے، (۴) اے لوگو موت کی تیاری کرو، کیونکہ ہر روز ایک منادی لوگوں کو قبر کی تیاری کی طرف متوجہ کرتا ہے۔

(۴۹۱) حسن حفری

۱۴۸۶۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمۃ بن شعیب، ابراہیم بن جنید، قواریری کے سلسلۂ سند سے ابوعمران تمار کا

قول مروی ہے:

ایک روز نماز فجر سے قبل میں نے حفری کی مسجد میں لوگوں کا شور سنا جو کہ حفری کی دعاء پر آمین کہہ رہے تھے، لیکن مسجد کھلنے کے بعد مجھے کوئی نظر نہیں آیا، میں نے حفری سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا یہ اھل نصیبین کے کچھ جن ہیں جو ہر شب جمعہ کو میری ختم قرآن کی دعا میں شریک ہوتے ہیں۔

(۴۹۲) حازم الحنفی

۱۴۸۶۳-عبداللہ بن محمد، ہیثم بن خلف دوری، محمد بن اسحاق بکائی کے سلسلۂ سند سے خالد بن سفر کا قول مروی ہے:

حازم حنفی کا سر وجد کی حالت میں دیوار میں مارنے کے وجہ سے خون آلود ہو جاتا ہے۔ میرے سامنے سلیم نے ایک شخص کو حازم کے سر کے خون آلود ہونے کے خوف کی وجہ سے قرآن کی تلاوت سے منع کر دیا۔

(۴۹۳) قیس بن سکن

۱۴۸۶۴- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد سوار، ابو بلال اشعری کے سلسلۂ سند سے منصور بن خوشب کا قول مروی ہے:

قیس بن سکن سے خاموشی کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا زبان کی درندہ کی مانند ہونے کی وجہ سے مجھے اس کے ڈنگ سے خطرہ ہے۔

(۴۹۴) حکم بن ابان

۱۴۸۶۵-عبداللہ بن محمد، ابن ماہان رازی، اسحاق بن ضیف کے سلسلۂ سند سے اہل عوف کے بعض مشائخ کا قول مروی ہے:

حکیم بن ابان اھل یمن کے سردار تھے، شب میں نماز میں مشغول رہتے تھے، نیند کے غلبہ کی وجہ سے دریا میں جا کر فرماتے میں مچھلیوں کے ساتھ تسبیح کر رہا ہوں۔

(۴۹۵) ابو اسحاق تیمی

۱۴۸۶۶۔عبداللہ، احمد بن عمر، عبداللہ بن عبید کے سلسلۂ سند سے ابو اسحاق قریشی تیمی کے اشعار درج ذیل ہیں۔

(۱) دنیا کے برا ہونے کے باوجود ہم اس میں تنافس کرتے ہیں حالانکہ اس کے مصائب ہماری عبرت کیلئے کافی ہیں۔

(۲) روز افزوں دنیاوی عمر کم ہو رہی ہے۔

(۳) گویا لوگ میرا جنازہ اٹھا کر لے جا رہے ہیں، اور میری قبر پر مٹی ڈال رہے ہیں۔

(۴) موت کے مجھ پر نوحہ کرنے کے باوجود میں اس سے غافل ہوں۔

(۵) اے لذتوں کو توڑنے والی موت تجھ سے جائے فرار ناممکن ہے۔

(۶) میں موت کو ناپسند کرنے اور دنیا و اس کی لذات سے خوش ہونے والے شخص کی مانند ہوں۔

(۷) آخر کب تک یہ صورتحال رہے گی۔

(۸) ہم میں سے ہر شخص کو دنیا سے جانا ہے۔

(۴۹۶) ابو کریمہ عبدی

۱۴۸۶۷- ابو بکر محمد بن احمد بن محمد موذن، ابوحسن بن ابان، ابو بکر بن سفیان احمد بن ابی الحواری، عیسیٰ بن حذیل کے سلسلۂ سند سے ابو

کریمہ کا قول مروی ہے: اے ابن آدم ایک دن تو نے اس دنیا سے ضرور جانا ہے۔

(۴۹۷) علی بن ثابت

۱۴۸۶۸- ابوبکر محمد بن احمد، ابوحسن بن ابان، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن معاویہ ازرق کے سلسلۂ سند سے علی بن ثابت کا قول مروی ہے: اے انسان دنیا و آخرت میں سے ایک کو اچھی بنالے۔

(۴۹۸)۔ سلیمان بن حیان احمد[ا]

۱۴۸۶۹-ابوبکر محمد بن احمد، ابوحسن بن ابان، عبداللہ بن محمد، احمد بن ابراہیم، سلمہ بن غفار کے سلسلۂ سند سے حجاج بن احمد کا قول مروی ہے:

ابواحمد نے مجھے ایک خط لکھا جسکا مضمون درج ذیل تھا۔

اے حجاج بن محمد خوب سمجھ لو صدیقین روز بروز اعمال صالحہ میں ترقی کی کوشش کرتے ہیں۔

(۴۹۹) محمد بن معاویہ

۱۴۸۶۹/۱۔ابی احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن عباس بن محمد کی سند سے محمد بن معاویہ الصوفی کہتے ہیں کہ حکماء میں ایک حکیم کا عقلمندوں کی ایک جماعت پر گزر ہوا اور وہ ایک قبرستان میں بیٹھے تھے تو اس نے کہا اے زندوں کی جماعت! تمہیں مردوں کے پاس کس نے روکے رکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہم عبرت کے لئے بیٹھے ہیں حکیم نے کہا میں تمہیں اس ذات کی پناہ دیتا ہوں جس نے تمہیں زندگی دی کیا تم اس کی ذات کی طرف نہیں جھکتے جس نے تمہیں زندگی عنایت فرمائی ہے۔

(۵۰۰) مغیث الاسود

۱۴۸۷۰-عبداللہ، احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد قریشی کے سلسلۂ سند سے مغیث اسود کا قول مروی ہے:

اے لوگو! ہر روز عبرت کیلئے قبرستان جایا کرو، اور حصول جنت کیلئے کوشش کیا کرو۔ اور عذاب دوزخ کو یاد کر کے اس سے پناہ طلب کیا کرو۔

(۵۰۱) محمد بن صالح تیمی

۱۴۸۷۱-عبداللہ، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید اللہ کے سلسلۂ سند سے محمد تیمی کا قول مروی ہے:

بعض علماء قرآنی آیت وفی الارض آیات للموقنین ، کی تلاوت پر فرماتے تھے، اے باری تعالیٰ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آسمان و زمین اپنی چیزوں سمیت آپکی ذات پر دال ہیں۔ اور کما حقہ آپکی حمد کی گواہی دینے والے ہیں۔ اور آپکی ربوبیت کا اقرار کرنے والے ہیں، اور وہ آپکی ذات وصفات کی حقیقت تک عدم رسائی کے مقر ہیں۔

(۵۰۲) علی بن حسین

۱۴۸۷۲-عبداللہ ، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید کے سلسلۂ سند سے علی بن حسن کا قول مروی ہے:

بعض علماء سے فکر پیدا کرنے والے سبب کے بابت سوال کیا گیا؟ تو فرمایا اجتماع ہموم فکر مندی کا، فکر مندی بصارت کا اور بصارت عمل کا سبب بنتی ہے۔ پھر ان سے عمل کے سبب کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا حد درجہ فضائل کا شوق، اور شوق کا وقار، خشوع اور تواضع ہے، اور یہ چیزیں انسان میں عظمت الٰہی پیدا کرتی ہیں، اور ایسے انسان کو اللہ تعالیٰ اپنی محبت کا جام پلاتے ہیں اور اسے اجر جزیل سے نوازتے ہیں۔

ا۔ تاریخ بغداد ۹/۲۱۔

(۵۰۳) خطاب عابد

۱۴۸۷۳- محمد بن احمد بن عمر عبدی، احمد بن عمر عبدی، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن سعید، موسیٰ بن ایوب، مخلد کے سلسلۂ سند سے خطاب عابد کا قول مروی ہے:

اولیاء اللہ کو انسان کے گناہوں کی نحوست ضرور محسوس ہوتی ہے۔

(۵۰۴) ابوجعفر محول

۱۴۸۷۴- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، علی بن ابی مریم کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن حبیب کا قول مروی ہے:

اے باری تعالیٰ آپ کے انعامات کے باوجود میں آپکی نافرمانی میں مبتلا ہوں۔

(۵۰۵) عمر صوفی

۱۴۸۷۵- محمد بن احمد، ابی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ادریس کے سلسلۂ سند سے اسحاق بن عباد کا قول مروی ہے:

میں نے عمر صوفی سے مکہ کے راستہ میں جاتے ہوئے سوال کیا کہ آپکا یہ سفر سواری پر ہورہا ہے؟ فرمایا عاصی انسان اپنے مولیٰ کے پاس سوار ہوکر کیسے جاسکتا ہے۔

(۵۰۶) عباس مجنون

۱۴۸۷۶- عبداللہ، احمد بن جعفر بن ھانی، محمد بن یوسف بناء، ابراہیم ہروی کے سلسلۂ سند سے ابن مبارک کا قول مروی ہے:

ایک بار بنان کی پہاڑی پر مجھے ایک درویش، صوفی منش شخص نظر آئے، وہ مجھے دیکھتے ہی درخت کی آڑ میں چھپ گئے، میں نے انہیں قسم دی تو وہ میرے سامنے آگئے، پھر میں نے ان سے جنگل میں گوشہ نشین ہو کے اسقدر تکالیف برداشت کرنے کی وجہ دریافت کی؟ انہوں نے جواب میں درج ذیل اشعار کہے:

(۱) اے باری تعالیٰ آپ کے علاوہ کون میرا خیال کریگا اے باری تعالیٰ آپ کے دربار میں التجا کرنے والے عاصی (مجھ) پر آج رحم فرما۔ (۲) آپ ہی میرے لئے جائے سوال وسرور ہیں، میرا قلب آپ کے علاوہ کسی کی طرف مائل ہوتا ہی نہیں۔

(۳) اے میرے آقاء میرا شوق بہت طویل ہو چکا ہے، نامعلوم آپ سے کب ملاقات ہوگی۔

اس کے بعد وہ درویش غائب ہوگئے، میں نے انہیں بہت تلاش کیا لیکن وہ نہیں ملے۔ پھر ایک روز ابوسلیمان دارانی کے غلام سے ملاقات پر میں نے انکو اس درویش کی خبر دی اور ان کے سامنے ان کی صفات بیان کیں، انہوں نے آہ! بھر کر فرمایا وہ تو قانع ساٹھ سال سے عبادت کرنے والے عباس مجنون تھے۔

(۵۰۷) شداد مجذوم

۱۴۸۷۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن محمد عباس۔ سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، محمد بن عیینہ کے سلسلۂ سند سے مخلد بن حسین کا قول مروی ہے:

ایک بار بصری بزرگ شداد نے مرض برص میں عیادت کیلئے آنے والوں سے فرمایا الحمدللہ اس حالت میں بھی میرے شب کے وظائف جاری ہیں، صرف مجھے نماز جمعہ میں عدم حاضری کا افسوس ہے۔

(۵۰۸) ابوسعید براقعی

۱۴۸۷۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، ابوسعید براقعی، عبیداللہ بن زحر حداد، صالح مری، حوشب کے سلسلۂ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

اے لوگو اگر تمہیں نماز، ذکر روزہ تلاوت قرآن میں لذت محسوس ہو رہی ہے تو فبہا ورنہ اپنی فکر کرو۔

(۵۰۹) کریم ابوھاشم

۱۴۸۷۹- عبداللہ بن محمد، علی بن محمد عسکری، ابراہیم بن جعفر حلوزانی، محمد بن معاویہ ازرق کے سلسلۂ سند سے ابوہاشم کا قول مروی ہے:

بعض لوگ اپنے مال کے اعتبار سے اور بعض اللہ پر حسن ظن رکھ کر خرچ کرنے والے ہیں، ہر ایک کا اپنا یقین ہے۔

۱۴۸۸۰- احمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن احمد بن سعید، عباس بن حمزہ، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے ابوہاشم کا قول مروی ہے:

غور وخوض کے بعد معلوم ہوا کہ متفرد لوگ ہی دین کی حقیقت تک پہنچنے والے ہیں۔

(۵۱۰) مسعود الجھمی

۱۴۸۸۱- ابراہیم بن محمد یحییٰ، محمد بن اسحاق ثقفی، عبیداللہ بن جریر، کے سلسلۂ سند سے سلیمان بن موسیٰ کا قول مروی ہے:

خالد کے بھائی کو مسعود کی خواب میں زیارت ہوئی تو خالد نے ان سے پوچھا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا، انہوں نے فرمایا اللہ نے مجھے قریب کر کے فرمایا اے مسعود تم بہت دیر سے میرے پاس پہنچے اب میں تم سے راضی ہوں۔

(۵۱۱) زہیر بانی

۱۴۸۸۲- عبداللہ بن جعفر، احمد بن عاصم کے سلسلۂ سند سے زہیر بن نعیم کا قول مروی ہے:

دین دو چیزوں کے ذریعہ تام ہوتا ہے۔ (۱) صبر، (۲) یقین ان میں سے ایک کے مفقود ہونے سے دوسرا ناقص رہیگا۔

۱۴۸۸۳- عبداللہ، احمد بن عاصم کے سلسلۂ سند سے عبدالعزیز بن یوسف کا قول مروی ہے:

بصرہ سے جاتے وقت یحییٰ بن سعید، عبدالرحمن بن مہدوی اور زہیر سے ملا، زہیر نے مجھے تقویٰ میں اختیار کرنے اور قاضی وحکماء وغیرہ سے ترک تعلقات کی وصیت کی۔

۱۴۸۸۴- عبداللہ کے سلسلۂ سند سے عاصم کا قول ہے:

ایک بار میں زہیر کے ساتھ تھا کہ ہم نے ایک شخص کو قرآن کی تلاوت کرتے دیکھا، زہیر نے کھڑے ہو کر اس کی قرأت سنی پھر مجھ سے فرمایا اسکی قرأت سے دھوکہ نہ کھانا یہ شخص بڑا شریر ہے، اس وقت تو میں خوف کی وجہ سے ان سے اسکی وجہ نہ پوچھ سکا، بعد میں ایک موقع پر میں نے ان سے اسکی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا اس کے دنیا پرست ہونے کی وجہ سے میں نے اسے شریر کہا تھا۔ نیز فرمایا یہ شخص ایک گھڑی کیلئے بھی متوکل نہیں بن سکا۔

احمد سے حصین بن جمیل کے ذریعہ زہیر کا قول نقل کیا گیا ہے کہ اے عاصی انسان عنداللہ تیری کوئی قدر و قیمت نہیں ہے، احمد کا قول ہے: ایک بار میں حصین کے ہمراہ دفع طاعون کیلئے دعا کے واسطے گیا، زہیر نے فرمایا تم موت کی قلت وکثرت سے خوف نہ کرو، پھر انہوں نے معدی کے حوالہ سے ابوبغیل کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ہمارے ہاں طاعون کی وبا عام ہوگئی، ہم قبائل میں چکر لگا کر مردوں کو دفن کرتے تھے، آخر کار کثرت اموات کی وجہ سے ہم مردوں کے دفن سے عاجز آگئے، پھر ہم ایک گھر میں داخل ہوئے، اسکا ایک بھی فرد

زندہ نہیں تھا ہم نے اس کا ایک دروازہ بند کر دیا۔

احمد کا قول ہے، باہلی کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے زہیر سے وصیت کی درخواست کی، فرمایا خواہش پرست انسان سے تعلقات مت استوار کرو۔ احمد کا قول ہے: آخری عمر میں زہیر کی بصارت زائل ہوگئی تھی، ایک روز انہوں نے ملنے کیلئے آنے والے ایک شخص سے اسکا نام پوچھا، اس نے زہیر کی بصارت زائل ہونے پر بڑے دکھ کا اظہار کیا، زہیر نے فرمایا ایک وانق کے گم ہونے پر بصارت کے زائل ہونے سے مجھے زیادہ غم ہے۔ احمد ہی کا قول ہے: ایک روز زہیر نے مجھ سے میرے والدین کے زندہ ہونے کے بابت سوال کیا، میں نے کہا ان کا انتقال ہو چکا ہے، انہوں نے فرمایا تم ان کیلئے خوب دعائیں کرو، کیونکہ مجھے معلوم ہوا کہ والدین کے وفات کے بعد اولاد کی دعا کی وجہ سے ان کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ نیز ایک قدری کے زہیر کو زندیق کہنے پر زہیر نے فرمایا زندیق کے بجائے میں رجل سوء ہوں۔

۱۴۸۸۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، کے سلسلۂ سند سے ابراہیم کا قول مروی ہے:
ایک شخص نے زہیر سے کہا اے ابوعبدالرحمٰن تم کون ہو؟ انہوں نے فرمایا میں مسلمان ہوں۔ اس نے کہا میں نے آپ کے نسب کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے فرمایا اس کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۴۸۸۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمۃ بن شبیب، سھل بن عاصم کا قول ہے:
زہیر نے مجھے تقویٰ کی وصیت کرتے ہوئے فرمایا یہ تمہارے لئے سونے کی دیوار بننے سے بہتر ہے۔

۱۴۸۸۷- سہل، ابراہیم بن سعید بن انس کے سلسلۂ سند سے زہیر کا قول مروی ہے:
بینائی کے واپس ملنے سے ایک شخص کا راہ راست پر آنا مجھے بینائی واپس ملنے سے زیادہ پسند ہے۔ نیز فرمایا پچاس برس سے مجھے کوئی نفس کا مخالف نہیں ملا۔ نیز فرمایا اطاعت الٰہی کے عوض قتل ہونا مجھے زیادہ پسند ہے۔

(۵۱۲) محمد بن اسحاق

۱۴۸۸۸- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد اموی، محمد بن اسحاق کے سلسلۂ سند سے بعض حکماء کا قول مروی ہے:
اے انسان! ایام تیر اور لوگ نشانہ کے مانند ہیں، اور زمانہ روز افزوں حملہ کے ذریعہ انسان کو اپنا تابع بنانے والا ہے، حتیٰ کہ وہ رفتہ رفتہ مکمل طور پر انسان کو اللہ سے پھیر کر اپنی طرف مائل کر لیتا ہے، اے انسان اگر تجھ پر زمانہ کا نقص ظاہر ہو جائے تو زمانہ سے صرف وحشت زدہ ہو جائے، اور مرور ایام تیرے لئے وبال جان بن جائے، لیکن بہر حال اور مصائب زمانہ سے صرف نظر کے بعد ہی انسان کو اسکی لذات محسوس ہوتی ہیں۔ اور زمانہ کے داؤ پیچ صاحب بصیرت انسان بھی بمشکل سمجھ پاتا ہے، اور اسکے ظاہری افعال سے دھوکہ کھا کر ہی انسان اسکی حمد وثناء کرتا ہے۔

۱۴۸۸۹- محمد بن اسحاق کا قول ہے:
بعض حکماء سے دنیا کی ماہیت اور اسکی مرۃ بقاء کے بابت سوال کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا جس وقت دنیا انسان کو ملتی ہے وہی اس کا وقت ہوتا ہے، کیونکہ گزشتہ کا تو وقت ہونے کی وجہ سے ادراک ناممکن ہے۔ اور مستقبل میں حاصل ہونے والی دنیا کا کوئی علم نہیں ہے۔ اور دنیاوی حوادثات حملوں کے ذریعہ انسان میں تغیر وتبدل پیدا کرنے والے ہیں، اور زمانہ اجتماعیت کو پارہ پارہ کرنے اور حکومتوں کو منتقل کرنے والے ہیں، انسان کی امیدیں طویل اور اسکی عمر مختصر ہے۔ اور امور اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ محمد بن اسحاق کے حوالہ سے عبدقیس نامی شخص کا قول مروی ہے:

اے لوگو تم کس فکر میں ہو جبکہ موت کا حدی خاں مسلسل تمہارا تعاقب کر کے تمہاری روحوں کو ابدان سے سلب کر کے دار فناء سے دار بقاء میں جمع کرنے والا ہے اور نرم و نازک اجسام کو چھلنی کرنے والا ہے،

۱۴۸۹۰- ابوبکر محمد بن حسین آجری، عبداللہ بن محمد عطشی مقری، ابراہیم کے سلسلۂ سند سے ابراہیم جنید کا قول مروی ہے:

میں نے محمد بن حسین برجلانی کی کتاب کے سرورق پر درج ذیل اشعار پڑھے۔

(۱) یہ مواعظ ہمارے لئے شفاء کن ہیں اسی وجہ سے ہم ان کے جامع ہیں۔

(۲) یہ نیکی کے مواعظ ہیں جو انسان کو عبرت کا درس دینے والے ہیں۔ اے ذی فہم انسان ان کا مطالعہ کر، کیونکہ موت کا وقت قریب ہے۔

ابراہیم نے محمد بن حسین کے حوالہ سے بیان کیا کہ عبداللہ بن فرج سے ایک شخص نے سوال کیا کہ یہ پادری اھل کفر و ضلالت ہونے کے باوجود حکیمانہ باتیں کیونکر کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا ایسی لایعنی باتیں مت کرو۔

(۵۱۳) قاسم بن محمد

۱۴۸۹۱- ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، احمد بن ہمام، محمد بن حسین کے سلسلۂ سند سے قاسم بن محمد بن سلمہ صوفی کا قول مروی ہے:

محبین کی جدو جہد کا مقصد وصول الی اللہ اور خائفین کی جدو جہد کا مقصد حصول امن ہوتا ہے۔ اور دونوں میں سے ہر یک کی خیر کی کوشش کرنے والا ہے۔

۱۴۸۹۲- ابوبکر، عبداللہ، ابراہیم، ابواحمد بن ہمام، محمد بن حسین، قاسم بن محمد بن سلمۃ صوفی عابد کے سلسلۂ سند سے ابوصفوان عابد شامی کا قول مروی ہے:

ایک بار کچھ لوگوں کا ایک کمزور عابد راہب کے پاس سے گزر ہوا انہوں نے اسے آواز دی، اس نے گرجا گھر سے چہرہ نکالا تو انہوں نے اس سے سوال کیا کہ اس قدر مشقت برداشت کرنے کی وجہ کیا ہے، اس نے کہا طمع و رجاء اس کا سبب ہے پھر انہوں نے اس سے پوچھا کہ آخر یہ چیز ابتک آپ کو حاصل نہیں ہوئی؟ اس نے کہا اصل بات یہ ہے کہ محبت الٰہی کے قلب پر پیوست ہونے کے بعد اللہ سے ملاقات ہونے تک اسے راحت حاصل نہیں ہوتی۔

(۵۱۴) یزید بن یزید

۱۴۸۹۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابویعلی، عثمان بن عمرو بن ابی عاصم، خلیل بصری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ یزید بن یزید اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہو کر فرمایا کرتے تھے اے باری تعالیٰ گناہوں کے ذریعہ ہم نے اپنے نفوس پلید کر دیئے ہیں، اس لئے آپ انہیں پاکیزہ کر دیجئے۔

(۵۱۵) آدم کے

۱۴۸۹۴- عبداللہ بن محمد، شیخ ابن حاتم عکلی، عبدالجبار بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے آدم بن ابی ایاس کا قول مروی ہے:

ایک نوجوان میرے ملفوظات قلمبندی کرتا تھا حتیٰ کہ اس کے پاس میرے ملفوظات کا ایک دفتر بن گیا، مجھے اس کے بابت بدگمانی پیدا ہوگئی، اس کے بعد ایک روز وہ حقیرانہ لباس میں میرے سامنے آیا تو مجھے اس پر رحم آگیا، اور میں نے اسے چند دراہم دیئے۔ جو

اس نے میرے اصرار کے باوجود قبول نہیں کیئے، اس کے بعد وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سمندر کے کنارے لے گیا، اور آستین سے پیالہ نکال کر سمندر سے بھر کر پینے کیلئے مجھے دیدیا، اس کا ذائقہ شہد سے بھی زیادہ شریں تھا، پھر اس نے کہا ان صفات کے حامل انسان کو تیرے دراہم کی کیا ضرورت ہے۔

(۵۱۶) فرار

۱۴۸۹۵- عبداللہ بن محمد، عمرو بن عثمان مکی کا قول مروی ہے:

میں نے ایک شخص سے مصر کی بستیوں میں سرگشت کی وجہ پوچھی؟ اس نے کہا محبت الٰہی میں شرابور انسان کیلئے القاء سے قبل سکون کا حصول غیر ممکن ہے۔

(۵۱۷) دیلمی کے فرامین

۱۴۸۹۶- عبداللہ بن محمد، عمر بن حسن حلبی، محمد بن مبارک صوری، کے سلسلۂ سند سے ولید بن مسلم کا قول مروی ہے:

ایک بار بشمول دیلمی مسلمانوں کا رومیوں سے معرکہ ہوا، رومیوں نے دیلمی کو گرفتار کر کے کھجور کے تنے پر سولی پر لٹکا دیا، مسلمانوں نے تیش میں آ کر رومیوں پر سخت حملہ کر کے دیلمی کی پر قبضہ کر لیا، پھر انہوں نے ان کو سولی سے اتارا تو دیلمی نے کہا فوراً غسل کیلئے پانی لاؤ، لوگوں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا سولی پر لٹکنے کے بعد مجھے نیند آ گئی، پھر خواب میں متعدد حسین وجمیل حوریں میرے سامنے لائی گئیں، ان میں سے ایک سے محبت کرنے کی وجہ میں جنبی ہو گیا ہوں، اسی وجہ سے میں نے تم سے پانی طلب کیا۔

(۵۱۸) امیر بن صلت

۱۴۸۹۷- ابوحسن محمد بن محمد بن عبید اللہ صوفی، ابوعبداللہ محمد بن محمد کے سلسلۂ سند سے نساج صوفی کا قول مروی ہے:

میرے سامنے امیہ بن صامت نے قرآن کریم کی درج ذیل آیت تلاوت کیں (ترجمہ) "وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اسے دیکھ رہا ہے" (حدید ۴) پھر فرمایا من جانب اللہ فرشتوں کے مسلط کیے جانے کے بعد انسان کیلئے اللہ کے گرفت سے راہ فرار ناممکن ہے۔ مجھے اس آزمائش میں مبتلا کرنے والی ذات نہایت ہی بلند و بالا ذات ہے۔ مجھے مذکورہ گناہ کی وجہ سے عذاب شدید کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ میں اپنے جرم پر اللہ کے حضور توبہ اور معافی کی درخواست پیش کرتا ہوں اے باری تعالیٰ مجھے معاف فرما دیجئے۔ میں نے تجھے خوف الٰہی کی وجہ سے رونے میں مبتلا کر دیا۔

(۵۱۹) ھلال بن وزیر

۱۴۸۹۸- محمد بن محمد، ابوعبداللہ محمد بن محمد، محمد بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے خیر النساج کا قول مروی ہے:

میرے سامنے ہلال بن وزیر صوفی نے ایک مرد پر نظر پڑنے کے بعد قرآن کی درج ذیل آیت پڑھی (ترجمہ) "اور اگر ہم کوئی عذاب جسکا ان لوگوں سے وعدہ کرتے ہیں تمہاری آنکھوں کے سامنے (نازل) کریں یا (اسوقت جب) تمہاری مدت حیات پوری کر دیں تو ان کو ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے پھر جو کچھ یہ کر رہے ہیں خدا اسکو دیکھ رہا ہے" (یونس ۴۶) اسکے بعد فرمانے لگے اے خدا آپ ہمارے افعال پر گواہ اور ان کے محافظ ہیں۔ آپ لوگوں کے قلوب کی باتوں سے واقف ہیں۔ علیم بذات الصدور ہیں۔ لہٰذا میں آپ سے بدنظری کے بابت معافی کی مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں۔

(۵۲۰) محارب بن حسان

۱۴۸۹۹: ابوحسن محمد بن محمد عبید اللہ، ابوعبداللہ محمد بن، محمد بن عبداللہ رازی کے سلسلۂ سند سے خیر النساج کا قول مروی ہے:

ایک بار حرام کی حالت میں ہمارے سامنے محارب بن حسان صوفی کی ایک مغربی حسین وجمیل لڑکے پر نظر پڑ گئی، ہم نے ان کو احرام کی حالت میں ایسا کرنے پر سخت لعن طعن کی۔ انہوں نے فرمایا میں تمہیں باخبر کر دوں کہ تین وجہوں سے میں ابلیس کے حملہ سے محفوظ ہوں۔ (۱) ستر ایمان (۲) عفتہ اسلام (۳) حیاء من اللہ اور میں گناہ کا ارتکاب کرنے والا نہیں ہوں۔

(۵۲۱) ابوعمرو مروزی

۱۴۹۰۰- محمد، ابوعباس ثقفی کے سلسلۂ سند سے ابوعمرو مروزی کا قول مروی ہے:

اولیاء اللہ کی تین صفات ہیں؛

(۱) تمام امور میں رجوع الی اللہ، (۲) تمام امور میں تواضع، (۳) تمام امور میں توکل علی اللہ۔

(۵۲۲) ابراہیم بن سعد

۱۴۹۰۱- عبدالمنعم بن عمرو بن عبداللہ، حسن بن یحییٰ بن حمویہ کرمانی، ابوحسن نماری کے سلسلۂ سند سے ابوحارث اولاسی کا قول مروی ہے:

ایک روز میں نے ساحل سمندر جانے کا ارادہ کیا تو ساتھیوں نے کہا حلوہ کھا کر جانا، چنانچہ حلوہ کھا کر میں ساحل پر گیا تو اچانک ابراہیم بن سعد کو میں نے نماز میں مشغول پایا، میرے دل میں خیال آیا کہ اب وہ ضرور اپنے ساتھ چلنے کو کہیں گے، اگر انہوں نے ایسی کوئی بات کی تو میں ان کی تابعداری کروں گا، چنانچہ میں ان کے ساتھ دریا میں چلا، جب پانی میری پنڈلیوں تک پہنچا تو انہوں نے از راہ مزاح فرمایا تمہارا حلوہ کہاں ہے،

۱۴۹۰۲- عبدالمنعم بن عمرو، حسن بن یحییٰ، محمد بن محبوب عمانی کے سلسلۂ سند سے ابوحارث اولاسی کا قول مروی ہے:

ایک روز میں مکہ سے شام کے ارادہ سے نکلا، اچانک پہاڑی پر مجھے تین افراد نظر آئے، وہ دنیاوی باتوں میں مشغول تھے، فارغ ہو کر دنیا سے لاتعلقی پر معاہدہ کر لیا، میں نے کہا اس معاہدہ میں میں بھی تمہارے ساتھ شرکت کرنا چاہتا ہوں، انہوں نے کہا بہتر، اس کے بعد ایک نے کہا میرا اس وقت فلاں فلاں جگہ کا ارادہ ہے، دوسرے نے بھی یہ کہا اور وہ دونوں اپنے اپنے مقاموں کی طرف چلے گئے، باقی دو ہم بچے، وہ ابراہیم بن سعد تھے، میں نے شام کا اور انہوں نے لکام کا ارادہ ظاہر کیا، پھر ہم نے ایک دوسرے کو رخصت کیا، پھر میں ان کے خط کا منتظر رہا، لیکن خط نہیں آیا، پھر ایک روز ساحل سمندر پر ہی ان سے میری ملاقات ہوئی، انہوں نے فرمایا تین روز بعد میرے پاس آنا، اور اس دوران خورد ونوش سے انہوں نے مجھے منع کیا، چنانچہ تین روز بعد ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ مجھے سمندر کے کنارہ کھڑے کر کے چلے گئے، اسی دوران اللہ نے ایک عظیم مچھلی سے میری حفاظت فرمائی، اس کے بعد ان کا غلام مجھے ملا، اس نے بتایا کہ ابراہیم کا انتقال ہو چکا ہے، اور انہوں نے یہ خط تمہارے نام مجھے دیا تھا، خط درج ذیل نصائح پر مشتمل تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اے میرے بھائی فقر ونعم کی حالت میں اللہ سے مدد طلب کر، رضاء الٰہی کے حصول کی کوشش کر، احکام الٰہی پر عمل کرنا اللہ کی ناراضگی سے ہر وقت اجتناب کر، رزق مقدور سے زائد کی کوشش مت کر، بلکہ اسی پر راضی رہ، ہر ایک کیلئے فنا ہے۔ بقا صرف اللہ

کی ذات عالی کو ہے۔ مصائب کے وقت صبر سے کام لے۔ متوکل انسان غیر اللہ سے امیدیں وابستہ نہیں رکھتا۔ اللہ پر نظر رکھنے والا مختار کل اسی کو سمجھتا ہے۔

فقط والسلام وفقکم اللہ تعالیٰ الی الصواب۔

(۵۲۳) ابومحرز

۱۴۹۰۳- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، عون بن عمارۃ کے سلسلۂ سند سے ابومحرز طفاوی کا قول مروی ہے: اہل عقول اعمال عالیہ کے ذریعہ درجات عالیہ کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔

(۵۲۴) داؤد بن ہلال

۱۴۹۰۴- ابوحسن بن ابان، ابوعبداللہ محمد بن سفیان، علی بن مریم، زہیر بن عباد، کے سلسلۂ سند سے داؤد بن ہلال نصیبی کا قول مروی ہے: صحف ابراہیم میں مکتوب ہے: اے مزین وآراستہ ہوکر آنے والی دنیا صالحین کے سامنے تیری کوئی وقعت نہیں ہے، میں نے اپنے بندوں کے قلوب کو تیرے بغض سے بھر دیا، میرے نزدیک تجھ سے زیادہ حقیر کوئی چیز نہیں ہے، میں نے تیری تخلیق کے دن ہی سے تیرے لئے عدم بقا لکھ دیا۔ میری مخلوق میں سے میرے مطیعین کیلئے خوشخبری ہے، جو صدق واستقامت کے پیکر ہیں۔ بوقت وفاۃ نور ان کے سامنے ہوگا، فرشتے ان کا احاطہ کئے ہوئے ہوں گے، حتیٰ کہ میری رحمت ان تک پہنچ کر رہے گی۔

(۵۲۵) مسکین صوفی

۱۴۹۰۵- ابوبکر محمد بن احمد مؤذن، احمد بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، مسکین بن عبید صوفی، متوکل بن حسین عابد کے سلسلۂ سند سے ابراہیم بن ادہم کا قول مروی ہے:

اے انسان تجھے لاحق شدہ غموں میں سے ایک تیرے لئے نافع اور دوسرا تیرے لئے نقصان دہ ہے۔ (۱) غم آخرۃ انسان کیلئے نفع بخش ہے، (۲) غم دنیا انسان کیلئے نقصان دہ ہے۔

(۵۲۶) عباس بن مؤمل

۱۴۹۰۶- ابوبکر مؤذن، احمد بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین زہد الخبر ی ابوولید عباس بن مؤمل صوفی کا قول مروی ہے:

ایک روز مجھے بذریعہ خواب خوشخبری دی گئی کہ اے عباس بن مؤمل دنیا سے طویل حزن کے بدلے آخرت میں میں تمہیں طویل فرصت حاصل ہوگی۔ نیز ایک روز کہا گیا آخرت کے غمزدہ لوگوں کو آخرۃ کی کامیابی کی خوشخبری سنادو۔

(۵۲۷) مغیث الاسود

۱۴۹۰۷- ابوبکر مؤذن، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، یوسف بن حکم رقی، فیاض بن محمد بن سنان، کے سلسلۂ سند سے مغیث اسود کا قول مروی ہے:

ایک راہب نے مجھ سے طویل الحزن ہونے کے بابت سوال کیا، میں نے کہا غم آخرۃ کی وجہ سے میرا یہ حال ہوگیا، انہوں نے میرے لئے کامیابی کی دعا کی۔

(۵۲۸) القلانسی

۱۴۹۰۸- محمد بن حسین کا قول ہے:
ایک بار ابو عبداللہ قلانسی کشتی میں سوار تھے کہ اچانک فضا خراب ہوگئی اور نا موافق ہوا چلنا شروع ہوگئی، لوگوں نے اللہ کے نام پر مختلف قسم کی نذریں مانیں۔ لوگوں کے اصرار پر قلانسی نے ہاتھی کے گوشت کے عدم تناول پر نذر مانی۔ لوگوں کو ان کی نذر پر بڑا تعجب ہوا، بہر حال فضا کے عدم صحت کی وجہ سے کشتی ٹوٹ گئی، اور قلانسی سمیت ایک جماعت بخیر ساحل پر قیام پذیر ہوگئی۔ قلانسی کہتے ہیں کہ ہم چند روز تک ساحل پر بلا خورد و نوش رہے۔ ایک روز ہاتھی کا بچہ آ گیا لوگوں نے اسے کاٹ کر کھایا۔ لوگوں نے اصرار کے باوجود زندگی کیوجہ سے میں نے اسے نہیں کھایا، کچھ دیر بعد ہاتھی آیا، اس نے تمام ساتھیوں کو سونگھا، پھر میرے علاوہ تمام کو ہلاک کر دیا، اور مجھے اٹھا کر ایک ملک میں چھوڑ آیا۔

(۵۲۹) شبل المدری

۱۴۹۰۹- محمد بن ابراہیم، عبدالواحد بن احمد، ابوفرج بن بکر، عبدالعزیز بن احمد کے سلسلۂ سند سے ابوموسیٰ طویل بصری کا قول مروی ہے:
ایک روز شبل مدری نے وقتِ روزہ کی حالت میں گوشت کی خواہش ظاہر کی، اچانک ان کے گھر میں ایک چیل آ گری، ان کی اھلیہ نے اسکا گوشت ان کیلئے تیار کیا، شام کو افطاری میں گوشت دیکھکر شبل نے اس کی بابت سوال کیا تو انہیں بتایا گیا کہ آج گھر میں ازخود چیل گر گئی تھی، یہ گوشت تیار شدہ اسی کا ہے۔ اس پر شبل نے فرمایا تمام تعریفیں شبل کو نہ بھولنے والی ذات کیلئے ہیں اگر چہ شبل اسے بھول گیا ہے۔

(۵۳۰) عبداللہ بن محمد دینار

۱۴۹۱۰- محمد بن احمد بن محمد بغدادی، جعفر بن عبداللہ دینوری، کے سلسلۂ سند سے ابوحمزہ کا قول ہے کہ:
میرے وصیت کی درخواست کرنے پر ابن دینار جعفی نے فرمایا: تقویٰ اختیار کرو، وقت ضائع مت کرو، بدنظری سے اجتناب کرو، انشاء اللہ تم اللہ کے بن جاؤ گے۔

(۵۳۱) مساور مغربی

۱۴۹۱۱- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سھل بن عاصم کردین عنبسہ کے سلسلۂ سند سے مساور بن لبیب مغربی کا قول مروی ہے:
طویل زمانہ سے خاموشی اختیار کرنے والے ایک راہب سے میں نے سوال کیا کہ آپ کی خاموشی کو کتنی مدت گزر گئی ہے، اس نے کہا ایک دن، میں نے کہا کیوں، اس نے کہا گذشتہ مدت ایک یوم کے مانند ہے، اور مستقبل کا کوئی صحیح علم نہیں ہے۔

(۵۳۲) لفرج بن سعید

۱۴۹۱۲ عبداللہ بن محمد، عبداللہ محمد، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، ابوروح فرج بن سعید صوفی، عثمان بن عمار کے سلسلۂ سند سے حماد بن زید کا قول مروی ہے:
ایک بار ایوب سختیانی، یونس بن عبید، ابن عون اور ثابت بنانی ایک گھر میں جمع ہوئے، سب نے ایوب سے دعا کی درخواست

کی، چنانچہ ایوب نے بڑی رقت آمیز دعاء کرائی، یونس نے کہا آج ہمیں دعاء کی حلاوۃ نصیب ہوئی ہے۔ کیونکہ ایوب کا مستجاب الدعاء ہونا مشہور تھا۔

(۵۳۳) ابویمان

۱۴۹۱۳- عبداللہ بن محمد، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے:

میرے ایک بزرگ سے اسم اعظم کے بابت سوال کرنے پر انہوں نے فرمایا رقت قلب کے وقت اللہ سے اپنی حاجت کا سوال کرنا ہی اسم اعظم ہے۔

(۵۳۴) حیان اسود

۱۴۹۱۴- عبداللہ، اسحاق، احمد بن ابی الحواری، جعفر بن محمد کے سلسلۂ سند سے حیان اسود کا قول مروی ہے:

ایک بہت بڑے عابد بعد نماز عصر قبلہ رخ ہو کر بارگاہ الٰہی میں ان الفاظ سے التجا کرتے تھے۔ اے باری تعالیٰ مجھے آپکے غیر سے سوال کرنے، قلوب روشن کرنے اور محبت کرنے والی قوم پر تعجب ہے۔

(۵۳۵) ابوفضل ہاشمی

۱۴۹۵۱- محمد بن حسین، ابوجعفر رازی کے سلسلۂ سند سے زکریا بن دلویہ کا قول مروی ہے:

مسروق طوسی نے ابوفضل ہاشمی کی عیادت کے موقع پر ان سے گزر بسر کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے آہ بھر کر فرمایا کیا اللہ تعالیٰ میرا رب نہیں ہے۔

(۵۳۶) ابراہیم مغربی

۱۴۹۱۶- محمد بن حسین، محمد بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابراہیم بن ولید کا قول مروی ہے:

ایک بار خچر کے پاؤں مارنے کی وجہ سے لات ٹوٹنے پر ابراہیم نے کہا یہ انشاء اللہ مصائب ہمارے لئے ذخیرہ آخرت ہوں گے۔

(۵۳۷) ابوتراب رملی

۱۴۹۱۷- محمد بن حسین عبداللہ بن محمد رازی کا قول مروی ہے:

ایک بار ابوایوب تراب ایک جماعت کے ہمراہ مکہ سے سفر پر روانہ ہوئے، راستہ میں ابوتراب اپنے ساتھیوں سے جدا ہو گئے جدائی کے وقت ابوتراب نے ان سے ریگستانی علاقہ میں اپنے ایک دوست سے ملنے کو کہا، چنانچہ وہ ان کے دوست سے ملے تو اس نے گوشت سے ان کی ضیافت کی، اسی اثناء میں ایک چیل نے اس گوشت میں سے کچھ اٹھا کر ابوتراب کے پاس پہنچا دیا، بعد میں ساتھیوں نے اصل واقعہ سے ابوتراب کو مطلع کیا

(۵۳۸) سعید شہید

۱۴۹۱۸- محمد بن احمد بن محمد، عثمان بن محمد عثمانی، عباس بن یوسف کے سلسلۂ سند سے میسرۃ الخادم کا قول مروی ہے:

ایک غزوہ میں دشمن سے مڈبھیڑ کے وقت میرے قریب کھڑے ایک جوان (جو اسلحہ سے لیس تھا) نے میمنہ اور میسرۃ پر حملہ کر کے سب کو مغلوب کر دیا، پھر بعد میں وہ خود بھی شہید ہو گیا۔

(۵۳۹) سیار بنائی

۱۴۹۱۹- عثمان بن محمد بن عثمانی، ابوحسن مذکور، عمر بن یوسف، احمد بن مسروق کے سلسلۂ سند سے سیار بنانی کا قول مروی ہے:

ایک شب وظائف سے فارغ ہو کر میں محوِ خواب ہو گیا، میں نے خواب دیکھا کہ میں جنت میں ایک نہر پر ہوں جسکے دونوں کنارے مشک ہیں۔ اس کے کناروں پر موتیوں کے گمبند اور سونے چاندی کی شاخیں ہیں، اور ساحل پر چند حسین وجمیل حوریں ہیں سوال کیا کہ تم کس کیلئے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اللہ سے مناجات کرنے والے اولیاء اللہ کیلئے ہیں۔

(۵۴۰) احمد بن روح

۱۴۹۲۰- عثمان بن محمد عثمانی، حسین بن عبدالرحمٰن قاضی، عبدالرحمٰن قاضی کے سلسلۂ سند سے احمد بن روح کے اشعار درج ذیل ہیں۔

مصائب کے وقت میں اس کے دافع کو پکارتا ہوں، اس وقت میں تمام عز ونعمتوں اور خلق وامر کے مالک سے امید وابستہ رکھتا ہوں۔

(۵۴۱) جابر رحبی

۱۴۹۲۱- محمد بن احمد بن یعقوب، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے ابوجعفر خصاف کا قول مروی ہے:

ایک روز جابر کے ساتھ چلنے میں میرا مقابلہ ہوا، میں نے انکو پانی پر چلتے ہوئے دیکھا، میں نے ان سے کہا اس حاجت میں کون آپ سے مقابلہ کر سکتا ہے، انہوں نے کہا اگر تم نے مجھے پانی پر چلتے دیکھا ہے تو پھر تم میرے نزدیک رجل صالح ہو۔

(۵۴۲) علوی

۱۴۹۲۲- عثمان بن محمد بن عثمانی، ابوحسن محمد بن احمد کے سلسلۂ سند سے عبید بسری کا قول مروی ہے:

میں نے لکام میں ایک شخص سے گوشہ نشینی کی وجہ دریافت کی، اس نے کہا حصول جنت میں نے ان سے کہا پھر تو آپ زمین پر خلیفہ اللہ ہیں۔ اس نے کہا تم میرے بابت غلط فہمی کا شکار ہو گئے ہو۔ خدا کی قسم مجھے زندگی میں کبھی جنت ودوزخ کا خیال تک نہیں آیا، اس نے کہا اگر میں نے اس بارہ میں کذب بیانی نہیں کی تو مجھے موت آجائے، چنانچہ اسی وقت اسکی وفات ہو گئی، میں اس کے قتل کے الزام کے خطرہ سے جلد از جلد وہاں سے چلا گیا، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ سات بڑے ابدال میں سے ایک تھا۔

(۵۴۳) عبداللہ بن خبیق

۱۴۹۲۳ ابویعلیٰ حسین بن محمد بن حسین زبیدی، محمد بن میتب ارغیانی کے سلسلۂ سند سے عبداللہ خبیق کا قول مروی ہے:

یوسف بن اسباط نے مجھے صافی عابدوں کی محبت سے اجتناب کی وصیت کی۔

حسین بن محمد میتب کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن خبیق کا قول مروی ہے:

حذیفہ مرعشی نے مجھ سے فرمایا دنیا کو محبوب بنانے کی صورت میں تم کیسے کامیاب ہو سکتے ہو، نیز اگر تکبر سے اجتناب نہ کیا تو تمہاری ہلاکت یقینی ہے، فضل کا قول ہے: اپنی قدر کی شناخت اصل ادب ہے۔

۱۴۹۲۴- حسین، محمد کے سلسلۂ سند سے عبداللہ کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضرت موسیٰ سے فرمایا احمق پر غصہ کرنے سے تمہارے غم میں اضافہ ہوگا۔ ایک پادری نے اللہ سے

عرض کیا، اللہ میری کثیر نافرمانی کے باوجود آپ نے مجھے سزا نہیں دی۔ اللہ نے وقت کے نبی کے ذریعہ اسے خبر دی کہ سلب حلاوۃ ایمان کیا تمہارے لئے سزا نہیں ہے۔

۱۴۹۲۵- گزشتہ سند سے مروی ہے :

ابن سماکی سے اطیب الطیبات کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا ترک شہوات اطیب الطیبات ہے۔

نیز حذیفہ کا قول مروی ہے :قساوت قلبی سب سے بڑی مصیبت ہے ۔حذیفہ کا قول مروی ہے: قساوۃ قلبی چار چیزوں آنکھ، زبان، قلب اور خواہش کو غلط کاموں کے استعمال کرنے کا نام ہے

۱۴۹۲۶ : حسین، محمد کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول مروی ہے :

ایک حکیم کا قول ہے :تقدیر سے کم پر راضی ہونے والا انسان عندالناس مقبول ہوتا ہے۔ نیز فرمایا: اے انسان جب تو اپنے محسن سے حسن اخلاق کا مظاہرہ نہیں کرسکتا تو اپنے غیر محسن سے کیسے حسن اخلاق کا مظاہرہ کرے گا۔

۱۴۹۲۷- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن علی بن خلیل، محمد بن جعفر بن سوار کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن خبیق کا قول مروی ہے:

انسان کسی وقت بھی صدق سے مستغنی نہیں ہوسکتا، صدق کے اختیار کرنے کے وقت انسان کو منجانب اللہ غیب کے خزانوں پر مطلع کیا جاتا ہے۔ نیز فرمایا: حق کے عدم قبول کرنے کی وجہ سے قلوب محبت الٰہی سے دور ہو جاتے ہیں۔ عبداللہ سے حق پر چلنے کے اسباب کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا عدل اختیار کرنے اور چھوٹوں کی طرف سے حق بات قبول کرنے سے انسان کے لئے حق پر چلنا آسان ہو جاتا ہے۔ نیز فرمایا: باطن کا سننا قلب سے حلاوۃ ایمان ختم کر دیتا ہے۔ قلب کو طمع سے خالی کرنے والے انسان کو حیاۃ کی صحیح لذت محسوس ہوتی ہے۔

۱۴۹۲۸- عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، عمر بن عبداللہ ہجری، کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن خبیق کا قول مروی ہے:

اے انسان آخرت میں نقصان دہ چیز سے دنیا میں احتراز کر، آخرت میں مسرت بخش شئی سے دنیا میں مسرت حاصل کر، معاصی سے رکاوٹ بننے والا خوف سب سے عمدہ ہے۔ اے انسان گزشتہ عمر کے بابت فکر کر۔

۱۴۹۲۹- ابراہیم بن محمد حسن، عبداللہ بن خبیق موسیٰ بن طریف کے سلسلہ سند سے یوسف بن اسباط کا قول مروی ہے:

چالیس برس سے میں نے خواہش نفس پر عمل نہیں کیا۔

۱۴۹۳۰- عبداللہ، ابراہیم کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول مروی ہے:

یوسف بن اسباط نے مجھے شریعت کے مطابق عمل کرنے کی وصیت کر کے فرمایا میں ۲۲ سال سے اسکے لئے کوشاں ہوں،

۱۴۹۳۱- عبداللہ، ابراہیم، کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول مروی ہے:

شریر و متکبر انسان کو نصیحت کرنا بے فائدہ ہے۔

۱۴۹۳۲- محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن جابر طرسوسی، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے یوسف بن اسباط کا قول مروی ہے:

صادق انسان کو صدق کی وجہ سے حلاوۃ، ملاحت اور خوف خدا عطاء کئے جاتے ہیں۔

۱۴۹۳۳- محمد، عبداللہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن خبیق کا قول مروی ہے:

میرے سامنے یوسف بن اسباط کا طبیب نے معائنہ کر کے کہا ان پر قیامت کے خوف کا اثر ہے۔

۱۴۹۳۴- عبداللہ، عمر بن عبداللہ بن ہجری، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، ثوری، محمد بن جحادۃ، قتادۃ، کے سلسلہ سند سے انس کا قول مروی ہے:

آپؐ ازواج مطہرات کے پاس چکر لگا کر ایک غسل فرماتے تھے۔

۱۴۹۳۵- محمد بن علی بن حبیش، یوسف بن موسیٰ بن عبداللہ مروزی، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، حبیب بن حسان، زید بن وھب کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:

ارشاد نبویؐ ہے: مادر رحم میں چالیس روز تک نطفہ منی کے قرار سے انسانی تخلیق کی ابتدا ہوتی ہے۔[۱]

۱۴۹۳۶- ابراہیم بن محمد نیساپوری، محمد بن میتب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، حبیب بن حسان بن ابراہیم تیمی ابیہ کے سلسلۂ سند سے ابوذر کا قول مروی ہے:

آپ کے زمانہ میں ہمارا توشہ صرف ایک صاع ہوتا تھا۔

۱۴۹۳۷- عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسین، عبداللہ بن خبیق ہیثم بن جمیل، مبارک بن فضالہ، حسن کے سلسلۂ سند سے نعمان بن بشیر کا قول مروی ہے:

ارشاد نبویؐ ہے: آخری زمانہ میں لوگ صبح مسلمان اور شام کو کافر ہوں گے۔[۱]

۱۴۹۳۸- ابویعلیٰ حسین بن محمد زبیری، محمد بن میتب، عبداللہ بن خبیق، ھیثم بن جمیل، مبارک بن فضالہ، حسن کے سلسلۂ سند سے انس کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے آپ علیہ السلام سے وقوع قیامت کے بارے میں سوال کیا، آپؐ نے فرمایا قیامت ضرور آئے گی تم بتاؤ کہ تم نے اس کیلئے کیا تیاری کی ہے، اس نے عرض کیا یارسول اللہ میرے پاس تو صرف اللہ اور اس کے رسول کی محبت ہے، آپؐ نے فرمایا پھر فکر کی ضرورت نہیں ہے۔[۲]

۱۴۹۳۹- ابویعلیٰ محمد، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، ابن ابی بن ذیب، قاسم، بکیر بن عبداللہ بن اشج، مکرز کے سلسلۂ سند سے ابوہریرۃ کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے آپؐ سے سوال کیا کہ ایک شخص کا برائے دنیا جہاد کرنا کیسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے، ابوہریرۃ نے لوگوں کو آپ ﷺ کے اس قول سے مطلع کیا، لوگوں نے ابوہریرۃ سے کہا تم سے بات سمجھنے میں غلطی ہوگئی ہے، ابوھریرۃ نے دوبارہ آپؐ سے اس کے بابت سوال کیا، آپؐ نے تین بار فرمایا ایسے مجاہد کیلئے کوئی اجر نہیں ہے۔[۳]

۱۴۹۴۰- ابویعلیٰ محمد، عبداللہ یوسف بن اسباط، ثوری، جعفر بن محمد، ابیہ کے سلسلۂ سند سے علی بن حسین کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: لایعنی کا ترک حسن اسلام سے ہے۔

چند گمنام اولیاء اللہ

۱۴۹۴۱، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوعباس ہروی، یونس بن عبدالاعلیٰ، ابن زید بن اسلم کے سلسلۂ سند سے محمد بن منکدر کا قول مروی ہے:

۱: سنن أبی داؤد ۴۲۵۹. وسنن ابن ماجة ۳۹۶۱. ومسند الامام أحمد ۲/۲۷۲، ۲۷۷، ۴۱۶. والسنن الکبری للبیهقی ۸/۱۹۱. والمستدرک ۳/۵۲۵، ۵۳۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/۳۵۷. وصحیح ابن حبان ۱۸۶۹. وأمالی الشجری ۲/۲۵۷، ۲/۲۵۷، ۳/۲۷۳، ومجمع الزوائد ۷/۳۰۸، ۳۰۹.

۲: کشف الخفا ۲/۲۸۳.

۳: سنن أبی داؤد ۲۵۱۶. ومسند الامام احمد ۲/۲۹۰، ۳۶۶، والمستدرک ۲/۸۵. ۳۷۱وصحیح ابن حبان ۱۶۰۲. والترغیب والترهیب ۲/۲۹۶. والدر المنثور ۴/۲۵۵.

ایک شب میں دعاء میں مشغول تھا کہ اچانک میرے سامنے ایک شخص نے بارش کیلئے دعاء کی، اسی وقت بادل آیا اور زوردار بارش ہوئی، صبح میں نماز کے بعد اس کی جستجو میں اسکے پیچھے ہولیا، وہ ایک گھر میں داخل ہوا میں بھی اس میں داخل ہوگیا، پھر اس نے برتن بنانا شروع کردیئے، میں اس پر بڑا حیران ہوا، اس نے کہا یہ میرا راز کسی پر منکشف نہ کرنا۔

۱۴۹۴۲- عبداللہ بن محمد، ابواسید، عبیداللہ بن جریر بن جبلہ، سلیمان بن حرب، سری بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عبید بن عمیر کا قول مروی ہے:

ایک بار میں اپنے والد کے ساتھ سفر میں تھا، کہ ہم راستہ بھٹک گئے، وہاں پر ایک شخص کو ہم نے نماز میں مشغول پایا، ایک خالی مشکیزہ بھی ان کے پاس رکھا ہوا تھا، ہم نے ان سے راستہ معلوم کیا تو انہوں نے اشارہ سے راستہ بتادیا، پھر ہم نے ان سے پانی طلب کیا تو انہوں نے دعا کی جسکی برکت سے اسی وقت بارش ہوگئی، اور ہم پانی سے خوب سیراب ہوئے، میرے والد نے الحمدللہ پڑھتے ہوئے فرمایا اللہ کے بہت سے گمنام ولی زمین پر زندہ ہیں۔

۱۴۹۴۳- ابواز ہر ضمرۃ بن حلال مقدسی، محمد بن ابراہیم بن احمد، ابراہیم بن عبداللہ، عبیداللہ بن سعید ہاشمی بصری، سعید ہاشمی، عبداللہ بن ادریس کے سلسلۂ سند سے مالک بن دینار کا قول مروی ہے:

ایک بار شدید ضرورت اور گریہ زاری اور سخت دعاؤں کے باوجود بارش نہیں ہوئی، ایک شب ایک سیاہ فام غلام نے دعا کی، اسکی دعا کی برکت سے بارش ہوگئی، ہم اس سے بڑے حیران ہوئے، پھر میں نے اسکے آقاء سے اسے خرید لیا، اس نے مجھ سے کہا، میرے خدمت سے عاجز ہونے کے باوجود تم نے مجھے کیوں خریدا، میں نے کہا تمہارے مستجاب الدعوات ہونے کی وجہ سے اس نے کہا اب میں کیسے زندہ رہوں گا، چنانچہ اسی وقت نماز کی حالت میں اس کا انتقال ہوگیا، ہم نے اسے کفنا کر اس کا جنازہ پڑھا، پھر اپنے ہاتھوں سے اسے دفن کیا، مالک کہتے ہیں کہ آج تک لوگ ان کی قبر کے قریب کھڑے ہوکر اپنی اپنی رفع حاجات کیلئے دعا کرتے ہیں۔

۱۴۹۴۴- احمد بن اسحاق، عمر بن بحر اسدی کے سلسلۂ سند سے محمد بن مبارک صوری کا قول مروی ہے:

ایک حج کے سفر کے دوران بلا زادوراحلہ ایک جوان سے ہماری ملاقات ہوئی، ہم نے اس سے عدم زادوراحلہ کی وجہ پوچھی؟ اس نے مجھے تلاوت قرآن حکیم کا حکم دیا، چنانچہ میں نے کھیعص تلاوت کی۔ وہ سنتے ہی بے ہوش ہوگیا ہوش آنے پر اس نے کہا "کھیعص" میں کاف سے کافی، ہا سے ھادی، ع سے علیم اور ص سے صادق مراد ہے۔ مجھے کافی علیم ہادی اور صادق کے ہوتے ہوئے کسی فکر کی ضرورت نہیں۔ اس کے بعد اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) اے ادھر ادھر چکر لگانے والے تیرے علم کے متلاشی کے علم کا خزانہ تو تیرے دونوں پہلوں کے درمیان ہے۔

(۲) اگر تو جنت کا امیدوار ہے تو بدنظر سے اجتناب کر۔

(۳) اگر تجھے جنت کی حوروں کی ضرورت ہے تو خوف خدا سے خوب ڈرو۔

(۴) اور کوشش کرنے والے کی طرح کوشش کر۔ اور حسن ظن کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں خوب دعائیں کر۔

۱۴۹۴۵- احمد، عمر بن بحر کے سلسلۂ سند سے ابوفیض کا قول مروی ہے:

میں نے ایک بار ایک امرد کو بلا زادوراحلہ حج کا سفر کرتے ہوئے دیکھ کر اسے زادوراحلہ ساتھ رکھنے کی ہدایت کی۔ اس نے مجھ سے پوچھا کیا اللہ کے علاوہ بھی کوئی اس کا شریک تمہاری نظر میں ہے، میں نے کہا اس یقین کے ساتھ کوئی سفر نقصان دہ نہیں ہے۔

۱۴۹۴۶- ابوعباس احمد بن علاء، احمد بن محمد بن عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے ذوالنون مصری کا قول مروی ہے:

ایک بار حج بیت اللہ کیلئے سفر کے دوران میں غلط راستہ پر جانکلا، اس وقت میں خالی ہاتھ ہونے کی وجہ سے زندگی سے ناامید ہوچکا تھا، اسی

اثناء میں ایک سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ گیا، شب کو ایک متغیر اللون لاغر جسم نوجوان میرے سامنے آیا، اس نے پاؤں زمین پر مارا تو اس سے چشمہ جاری ہو گیا، وہ وضو کر کے نماز میں مشغول ہو گیا میں اٹھ کر اس چشمہ سے خوب سیراب ہوا، اور وضو کر کے اس کے ساتھ نماز میں شریک ہو گیا، اسی حال میں صبح ہو گئی۔ نماز کے بعد وہ کہتے ہوئے (کہ اے باری تعالیٰ آپ کے غیر کی عبادت کرنے اور اس سے مدد طلب کرنے والا نا کام ہو گیا) رخصت ہونے لگا۔ میں نے اس سے کہا اے محبت الٰہی میں تکالیف برداشت کرنے والے جوان میرا بھی حج کا ارادہ ہے، لیکن میں راستہ بھولنے کی وجہ سے بلا زاد و راحلہ ہوں۔ اور میں زندگی سے مایوس ہو چکا ہوں۔ اس نے غصہ میں مجھے خاموشی کا حکم دیتے ہوئے کہا صحیح نیت والا انسان کبھی مار نہیں کھاتا۔ پھر اس نے مجھے اپنی اتباع کا کہا چنانچہ میں اس کے پیچھے ہولیا اور یکا یک ہم مکہ پہنچ گئے، اس نے کہا مکہ آ گیا ہے، پھر اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) تقویٰ اختیار کرنے اور خلوت میں اس خوف خدا رکھنے والے انسان کو محبت الٰہی کا جام پلایا جاتا ہے، جسکی وجہ سے اس سے دنیا کی لذت سلب کر لی جاتی ہے۔ میں مخلوق کے بجائے اللہ سے تعلق قائم کر چکا ہوں۔

۱۴۹۴۷- ابوبکر محمد بن حسین آجری، عبداللہ بن محمد عطشی، ابوحفص عمر بن محمد حکم نسائی، محمد بن حسین برجلانی، حسین بن محمد شامی کے سلسلۂ سند سے ذوالنون مصری کا قول مروی ہے:

ایک بار ہم حج کیلئے کشتی میں سوار تھے، اسی اثناء میں ایک پراگندہ حال شخص پر چوری کی تہمت لگ گئی، اس نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر سمندر سے منہ میں موتی لئے مچھلی کے ظاہر ہونے کی اللہ سے دعا کی، چنانچہ اسی وقت اسکی دعا قبول ہو گئی، اسکے بعد اس نے سمندر میں چھلانگ لگا دی۔

۱۴۹۴۸- ابوبکر محمد بن حسن بن کوثر محمد بن یونس، یوسف بن یعقوب بن مقری کے سلسلۂ سند سے مبارک بن فضالہ بن ثابت بنانی کا قول مروی ہے:

میدان عرفات میں میرے سامنے ایک نوجوان نے دوسرے جوان سے سوال کیا، کیا ارحم الراحمین اللہ ہمیں عذاب دے گا؟ دوسرے نے کہا نہیں نہیں۔

۱۴۹۴۹- ابوبکر محمد بن احمد دینوری، ابراہیم بن شبان، کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ مغربی کا قول مروی ہے:

ایک بار تبوک کے جنگلات میں میں نے بلا یدین، رجلین وعینین کے ایک خاتون دیکھی، میں نے اس سے کہا اس حالت میں تو یہاں کیسے۔ اس نے مجھے آنکھیں بند کر کے کھولنے کا حکم دیا، چنانچہ میں نے ایسے ہی کیا میں نے آنکھ کھولی تو استار کعبہ میرے سامنے تھا، اس نے کہا ابھی تم کو بھی مجھ پر تعجب ہے۔ اس کے بعد وہ غائب ہو گئی۔

۱۴۹۵۰- علی بن عبداللہ، محمد بن حسن، علی بن محمد ناقد کے سلسلۂ سند سے ایک شیخ کا قول مروی ہے:

ایک بار سواحل شام پر دو قدیم چادروں میں ملبوس ایک شخص کو میں نے غور سے دیکھا تو اس نے جواب میں دو شعر کہے۔

(۱) مجھے بستر پر قرار نہیں ہے۔ آگ کے شعلوں پر مجھے کیسے قرار آ سکتا ہے۔

(۲) خدا کی قسم میں اللہ کا دائمی طور پر مرنے کے بعد بھی عاشق بن گیا ہوں۔

۱۴۹۵۱- ابوقاسم عبدالسلام بن محمد مخزومی صوفی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر جوہری کا قول مروی ہے:

عسقلان میں ایک جبہ پوش سے میری ملاقات ہوئی، میں نے اس سے معانقہ کر کے علمی مجلس کی، لیکن وہ بلا نعلین تھا، میں نے اس سے اسکی وجہ پوچھی، جواب میں اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

اے برادرم پہاڑوں میں چکر لگانا، سورج کی تپش میں گھومنے کی وجہ سے پاؤں کا چھلنی ہونا میرے لئے سوال سے بہتر ہے۔

۱۴۹۵۲-محمد بن محمد عمر، احمد بن عیسیٰ وشاء، ابوعثمان سعید بن الحکم، ذوالنون مصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں اپنی حوائج ضروریہ کے لئے باہر نکلا تو مجھے کان پڑی ایک آواز سنائی دی۔ اس آواز کی طرف متوجہ ہوا تو میں نے ایک شخص کو دیکھا جو محبت الٰہی کے سمندر میں غرق ہوکر پراگندہ اور پریشان حالی کے ساحل پر نمودار ہوا تھا وہ اپنی دعاء میں کہہ رہا تھا اے عظیم ذات والے تو جانتا ہے کہ میں معاصی پر اصرار کے ساتھ مغفرت طلب کرتا ہوں۔

۱۴۹۵۳- عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن محمد بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے حیدرۃ بن عبید کا قول مروی ہے:

ہم نے ایک شخص کی عیادت کرتے ہوئے اس سے اس کا حال پوچھا، اس نے جواب میں کہا میرے پاس کثیر گناہ، کمزور جان قلیل نیکیاں ہیں اور میرا سفر طویل ہے۔ ہم نے کہا آخرت کیلئے تیرے پاس کیا توشہ ہے۔ اس نے کہا اللہ سے امید کے علاوہ میرے پاس کوئی توشہ نہیں ہے۔ پھر اس نے دعا کی کہ اے اللہ موت کے وقت مجھے مایوس مت کرنا، مجھ پر رحم فرما اور مجھے خاتمہ بالایمان نصیب کرنا۔

۱۴۹۵۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن حمزۃ، ابوعیناہ، اصمعی کے سلسلہ سند سے ابوعمرو بن علاء کا قول مروی ہے:

بڑوں کا قدرداں چھوٹوں کا بھی قدرداں ہوتا ہے۔ سری بن جابر کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے بلادزنج میں ایک خاتون کو چاول پیستے ہوئے رو کر کچھ کہتے سنا، لیکن میں اسکی بات سمجھنے سے قاصر رہا، پھر میں نے ایک شیخ سے اسکا مطلب پوچھا، انہوں نے کہا اس کا کلام درج ذیل اشعار تھے۔

(۱) مجھے دائیں بائیں اللہ کے علاوہ کوئی امیدگاہ نظر نہیں آتی،

(۲) ایک شخص نے میری رہنمائی کی کہ فضل الٰہی کے ذریعہ ہی تمہارے گناہ معاف ہونگے۔

(۳) اے باری تعالیٰ آپ کے انعامات بے شمار ہیں، آپ کا احسان مشرق ومغرب چارسو پھیلا ہوا ہے۔

۱۴۹۵۵-عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن محمد، احمد بن روح، ابراہیم بن عبداللہ، عبدالرحیم بن یحییٰ رازی کے سلسلہ سند سے ابوخالد بن سلیم عامری کا قول مروی ہے:

ایک راہب نے کسی حاجت کے بابت دعا کی عدم قبولیت پر اللہ سے عرض کیا اے باری تعالیٰ میری طرف سے حسن ظن کے باوجود آپ نے میری حاجت پوری نہیں فرمائی، اللہ کی طرف سے ندا آئی، ہم نے تیری حاجت پورا کرنے کا فیصلہ کرلیا تھا۔ لیکن تمہاری آخری بات کی وجہ سے ہم نے اپنا فیصلہ رد کردیا، وہ اسی وقت بے ہوش ہوگیا، ہوش آنے پر اس نے کہا یا اللہ گناہ گاروں کے ساتھ آپ کا یہی معاملہ ہے۔ اس کے بعد اسکی قوت واقع ہوگئی۔

۱۴۹۵۶- عبداللہ بن محمد، احمد بن سعید، عبیداللہ بن عبدالملک کے سلسلہ سند سے ذوالنون مصری کا قول مروی ہے:

ایک بار حج کے دوران بلا مرض زردرنگ، کمزور بصارت اور لاغر جسم والا ایک شیخ میں نے دیکھا۔ ایک جمعہ کے موقع پر ایک نوجوان نے اس سے کہا روحانی مریض ہونے کی وجہ سے میں آپ سے چند سوالات کرنا چاہتا ہوں۔ شیخ نے سوالات کی اجازت دے دی اس نے شیخ سے چند سوال کیے۔

(۱) خوف الٰہی کی کیا علامت ہے۔ شیخ نے کہا انسان کے قلب میں اللہ کے علاوہ کسی کا خوف نہ ہو۔ اس بات کے سنتے ہی جوان پر وجد طاری ہوگیا۔ کچھ دیر بعد اسے ہوش آیا۔

(۲) انسان کے قلب میں خوف الٰہی کیسے پیدا ہوتا ہے؟ شیخ نے فرمایا انسان کے قلب کو روحانی مریض سمجھ کر اس کے علاج کی فکر پیدا ہوتے وقت۔

(۳) محبت کی کیا علامت ہے۔ شیخ نے کہا محبین شیخ نے کہا محبین کے قلوب چاک اللہ کی جلالت عالی کا ادراک کرتے ہیں، پھر ان کے ابدان، قلوب اور ارواح معصیت میں استعمال نہیں ہوتی، اور انکی عقول نورانی بن جاتی ہیں، اس کے بعد وہ زور سے چیخ مار کر بے ہوش ہو گیا ہم نے اسے حرکت دی تو وہ دنیا سے رخصت ہو چکا تھا۔

۱۴۹۵۷- عبداللہ بن محمد، عمر بن، بحر اسدی کے سلسلۂ سند سے احمد ابی الحواری کا قول مروی ہے:

ایک بار بلاد شام میں ایک خاتون نے مجھ سے راہ نجاۃ کے بابت سوال کیا؟ میں نے کہا معاملات کی درستگی اور آخرۃ راہ نجات ہے۔ اس کے بعد وہ بے ہوش ہو گئی، خواتین کو اسکی حالت دریافت کرنے کے وصیت کی، اسی دوران اسکی جیب سے ایک وصیت نامہ برآمد ہوا جس میں لکھا تھا کہ مجھے ان ہی کپڑوں میں کفن دیدینا، پھر انہوں نے اسے حرکت دی تو اسکا انتقال ہو چکا تھا، میں نے خدام سے اسکی حقیقت پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ وہ روحانی مرض کی وجہ سے کہتی تھی کہ مجھے احمد بن ابی الحواری کے پاس لے چلو ان ہی سے مجھے شفاء کی امید ہے۔

۱۴۹۵۸- عبداللہ، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، ہارون بن عبداللہ، محمد بن یزید بن حنیش کے سلسلۂ سند سے وہیب بن ورد کا قول مروی ہے:

ایک بار ارض روم میں ایک شخص کو غیب سے ندا سنائی۔ کہ اے اللہ آپ کی ذات سے واقف ہونے کے باوجود آپ کے غیر سے امید وابستہ رکھنے اور آپ کے غیر سے مدد طلب کرنے والے شخص پر مجھے تعجب ہے۔ پھر اس نے کہا، آپ کے غیر سے راضی ہونے والے انسان پر مجھے تعجب ہے، اس نے پوچھا یہ جن، انسان میں سے کس کی آواز ہے؟ اسے بتایا گیا کہ یہ انسان کی آواز ہے جس کے ذریعہ تجھے لایعنی پر تنبیہ کی گئی ہے۔

۱۴۹۵۹- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید کے سلسلۂ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

ایک بہت بڑے مریض سے پوچھا گیا کہ اب تمہاری کوئی خواہش ہے؟ اس نے کہا اب صرف میری ایک خواہش خاتمہ بالایمان ہے۔

۱۴۹۶۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن حسن حلبی، احمد بن سنان قطان کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن داؤد واسطی کا قول مروی ہے:

ایک بار میدان عرفات میں ایک خاتون کو میں نے کہتے سنا منجانب اللہ ہدایت یافتہ انسان کو کوئی گمراہ اور منجانب اللہ گمراہ انسان کو کوئی ہدایت یافتہ نہیں بنا سکتا۔ میں نے کہا یہ کون ہے۔ اس نے کہا میں صراط مستقیم سے بھٹکی ہوئی ایک خاتون ہوں، پھر میرے چند سوالوں کا اس نے قرآن سے جواب دیا، میں نے اسکی وجہ پوچھی تو مجھے بتایا گیا کہ عرصہ تیس برس سے اس کا تکلم قرآن ہی ہے۔

۱۴۹۶۱- عبداللہ بن محمد، عمر بن، بحر اسدی، احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان دارانی کا قول مروی ہے:

میں نے موقف میں ایک خاتون کو دعاء کرتے دیکھا وہ کہہ رہی تھی! گناہوں نے مجھے بوجھل کر دیا، میری آنکھوں میں حزن گاہ کا سرمہ لگا ہوا ہے۔ اے باری تعالیٰ آخری قرار کے علم سے قبل مجھے سکون نہیں آ سکتا۔ اے باری تعالیٰ اپنی اطاعت کو میرا زیور اور رضا کو میرا توشہ بنا دے۔ اور اپنی ناراضگی سے مجھے دور رکھ۔

۱۴۹۶۲- محمد بن عبداللہ، ابوبکر دینوری، محمد بن احمد شمشاطی کے سلسلۂ سند سے ذوالنون مصری کا قول مروی ہے:

میں نے دریائے نیل کے کنارہ ایک باندی کو دعاء کرتے دیکھا، اے لوگوں کو قوت گھریائی عطاء کرنے، ذکر میں مشغول رکھنے اور انہیں فکر آخرت عطا کرنے والی ذات آپ ہی میری امیدوں کا مظہر ہیں، اسکے بعد چیخ مار کر بے ہوش ہو گئی۔

۱۴۹۶۳- عبداللہ بن محمد، عمر بن، بحر اسدی، عبداللہ بن محمد بلوی، ابواسحاق جماع ساعہ کنانی کے سلسلۂ سند سے ابن فارس کا قول مروی ہے:

ایک نجدی دیہاتی نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنی باندی کی عیادت کرتے ہوئے اس سے اسکی حالت پوچھی، اس نے کہا

اس وقت موت کا فرشتہ مجھے سامنے نظر آرہا ہے، اور میرا نفس مجھے برائی کی طرف دعوت دے رہا ہے لیکن بہرہ گی موت آکر رہے گی۔

۱۴۹۶۴- عبداللہ بن محمد، عبدالجبار، مغیرۃ بن سہل، ربیع بن صبیح کے سلسلۂ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

حضرت عمر کے زمانہ میں ایک بڑے عابد پر ایک لڑکی عاشق ہوگئی۔ اس نے اس سے کہا کیا تو زنائی حالت میں اللہ سے ملاقات کرنا چاہتی ہے۔ اس کے بعد اس نے چیخ ماری اور وہ بے ہوش ہوگیا، اس کا چچا اسے اٹھا کر گھر لے گیا۔ افاقہ ہونے پر اس نے چچا سے پوچھا کہ حضرت عمر سے سوال کرو کہ اللہ سے ڈرنے والے کی کیا جزا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا اس کیلئے دو جنتیں ہیں۔

۱۴۹۶۵- عبداللہ بن محمد، ابوبکر دینوری، محمد بن احمد شمشاطی کے سلسلۂ سند سے ذوالنون مصری کا قول مروی ہے:

اس نے میرا نام لے کے جواب دیا، میں نے اس سے کہا تم نے مجھے کیسے پہچانا، اس نے کہا میں نے محبوب کے معرفت کی وجہ سے آپ کو پہچان لیا۔ پھر اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) عزت، بہاء اور سرور کی وجہ سے ذی الجلال کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

(۲) عارفین پر جلالت کا نور ظاہر ہوتا ہے۔

(۳) اطاعت الٰہی میں مشغول انسان کیلئے خوشخبری ہے۔

(۴) خائفین کیلئے اللہ کے علاوہ کوئی رب نہیں ہے۔ اے غفور آپ ہی میرے سوال و مقصود ہیں۔

۱۴۹۶۶- عبداللہ بن محمد، ابوبکر محمد بن احمد مفسر، محمد بن احمد شمشاطی کے سلسلۂ سند سے ابوعامر کا قول مروی ہے:

مسجد نبوی میں ایک سیاہ فام غلام نے مجھے ایک خط دی، جسکا مضمون درج ذیل تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اے برادرم اللہ آپ کا بھلا کرے، میں آپکا بھائی ہوں، مجھے آپکی آمد کا علم ہوا ہے، میں آپ کی زیارت کا متمنی ہوں، لہٰذا آپ زیارت سے مشرف فرمائیں، میں اٹھ کر اس غلام کے ساتھ چلا حتیٰ کہ ایک ویران گھر پر ہم پہنچے اس نے اجازت طلب کر کے مجھے اندر داخل ہونے کو کہا میں گھر میں داخل ہوا تو وہاں پر ایک غمزدہ شیخ بیٹھے تھے، میں سلام کر کے ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ انہوں نے میری آمد پر کھڑے ہونے کی کوشش کی، لیکن ضعف کی وجہ سے کھڑے نہیں ہوسکے، پھر انہوں نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا اللہ آپ کا بھلا کرے، میں ایک طویل زمانہ سے آپکی ملاقات کا مشتاق تھا، کیونکہ میرے روحانی مرض کا آج تک کوئی علاج نہیں کرسکا لیکن آپ سے مجھے اسکی امید ہے، میں نے طویل سکوت کے بعد اس سے کہا آپ اپنے قلب کا تزکیہ کریں، اسکے بعد آپکو جنت کی نعمتیں نظر آئیں گی۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کے رازوں سے واقف ہے۔ میری بات سنتے ہی اس کی چیخ نکلی کچھ دیر بعد وہ عالم دنیا سے رخصت ہوگیا ابوعامر کہتے ہیں کہ کچھ روز بعد مجھے خواب میں اس کی زیارت ہوئی، میں نے کہا اللہ کا آپ کے ساتھ کیا معاملہ رہا، اس نے کہا اللہ نے میری مغفرت فرمادی، پھر اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) اے ابوعامر میرے انعام میں آپ برابر کے شریک ہیں۔

(۲) کیوں کہ غافل کو بیدار کرنے والا عاقل کے انعام میں نصف کا شریک ہوتا ہے۔

(۳) عاصی کو راہ راست پر لانے والا کوشش کرنے اور صبر کرنے والے کی مانند ہے۔

۱۴۹۶۷- عبداللہ بن محمد، اسحاق بن ابراہیم، احمد بن أبی الحواری کے سلسلۂ سند سے ابوقرۃ کا قول مروی ہے:

ایک تابعی کے دعاء کے الفاظ درج ذیل ہوتے تھے: اے بلا سوال عطاء کرنے والی ذات سوال کے وقت تو مجھے کیسے محروم کرے گا، اے میرے مولیٰ میرا قلب اپنی عظمت سے لبریز کردے اور مجھے اپنی محبت کا جام شراب پلادے۔

۱۴۹۶۸- عبداللہ بن محمد، فیصل بن احمد، ابوحاتم کے سلسلۂ سند سے محمد ہشام کا قول مروی ہے:

میں نے مسجد حنیف میں ایک شخص کو کہتے سنا اور اے الٰہی خطاء کار ۔ آپ کی رحمت کے امیدوار آپ کے در پر حاضر ہیں اس وجہ سے آج ہم سب کی مغفرت فرما دے ہم میں سے کسی کو محروم مت کر۔

۱۴۹۶۹- عبداللہ بن محمد، احمد بن نصیر کے سلسلۂ سند سے ابراہیم بن جنید کا قول مروی ہے:

ایک عابد کا قول ہے: اے لوگو ذکر الٰہی سے اپنے قلوب زندہ خشیت سے مردہ، محبت الٰہی سے منور اور لقاء الٰہی کے شوق سے شاں کرو۔ اے لوگو محبت الٰہی ورجاء غالیہ، مغفرت ترہیب، شوق وترغیب اور حسن نیت خواہشات کے مغلوب کرنے کا ذریعہ ہے۔ ترک شہوات اعمال کی صفائی کا ذریعہ ہے۔ راحت کے متمنی انسان پر اہل محبت کے منازل کے حصول کی کوششیں لازم ہیں۔ شب وروز قلب وزبان ذکر الٰہی سے تر رکھنا، اہل محبت کے اخلاق سے ہے۔ کم از کم قلب کا ذکر الٰہی میں مشغول رکھنا تو لازم ہے کیوں کہ یہ انفع ہے۔

۱۴۹۷۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوطیب احمد بن روح، عبداللہ بن خبیق کے سلسلۂ سند سے سعید بن عبدالرحمٰن کا قول مروی ہے:

ایک بار یزید بن ہارون کی خدمت کے موقع پر توشہ ختم ہوگیا، بعض ساتھیوں نے مجھ سے کہا اب کیا ہوگا، میں نے کہا یزید بن ہارون سے مجھے امید ہے۔ انہوں نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا عزت، جلال، کبریائی اور جود وکرم کی قسم ہے۔ میرے غیر سے امیدیں وابستہ رکھنے والے انسان کی میں تمام امیدیں منقطع کردوں گا۔ اور ان کو میں لوگوں کے سامنے ذلیل کرونگا۔ اور اپنے سے دور کروں گا سب کچھ تو میرے قبضہ قدرت میں ہے۔ پھر بھی میرا بندہ میرے غیر سے امیدیں وابستہ رکھتا ہے۔ میرے علاوہ کون دعاء قبول کرنے والا ہے میں بلا سوال انسان کو عطاء کرتا ہوں، کیا میں سائل کو عطاء نہیں کرونگا، کیا میں بخیل ہوں جسکی وجہ سے میرا بندہ میرے غیر کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے۔ کیا دنیا وآخرت میرے لئے نہیں ہیں، کیا فضل ورحمت میرے قبضہ قدرت میں نہیں ہے اگر میں اہل سمٰوات والارض کو جمع کرکے سب کو ان کی منشاء کے مطابق عطاء کردوں تب بھی میرے خزانوں میں ذرا بھر کمی نہیں آئیگی ۔ میری رحمت سے مایوس ہونے والے اور میری نافرمانی کرنے والوں کیلئے ہلاکت ہے۔

۱۴۹۷۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، احمد بن موسیٰ انصاری کے سلسلۂ سند سے منصور بن عمار کا قول مروی ہے:

ایک بار حج کے موقع پر شب کو ایک جوان کو مناجات کرتے ہوئے میں نے سنا یا الٰہی میں نے: تیری مخالفت کی وجہ سے تیری نافرمانی نہیں کی، اور میں تیرے عذاب سے غافل نہیں ہوں۔ لیکن میں ابلیس، اپنی شقاوت اور تیری مہلت کی وجہ سے گناہ میں مبتلا ہوگیا ہوں۔ اے الٰہی اب کون مجھے آپ کے عذاب سے بچائے گا۔ اس کے بعد میں نے اسے قرآن کی ایک آیت سنائی۔ جسے سن کر اس کا انتقال ہوگیا۔ دوسرے روز میں اسکے جنازہ میں شریک ہوا۔

۱۴۹۷۲- ابراہیم بن ابی طالب نیساپوری، ابن ابی الدنیا محمد بن اسحاق ثقفی، اسحٰق ثقفی، احمد بن محمد بن یوسف، محمد بن یوسف کے سلسلۂ سند سے منصور بن عمار کا قول مروی ہے:

ایک شب ایک نوجوان کو مناجات کرتے دیکھا، یا الٰہی آپ کی مخالفت کی بناء پر میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی، میں آپ کے عذاب سے غافل نہیں ہوں بلکہ اپنی شقاوت کے ابلیس اور آپ کی طرف سے مہلت کی وجہ سے میں گناہ میں مبتلا ہوگیا ہوں۔ اس کے بعد میں نے اس کے سامنے قرآنی آیات قوا انفسکم واھلیکم ناراً وقودھا الناس والحجارۃ ۔تلاوت کی اسی وقت اسکا انتقال ہوگیا، دوسرے روز میں نے اسکے والد سے اسکے بارے میں دریافت کیا تو اس نے کہا میرے غم میں اضافہ مت کر۔ میرا لڑکا میرا بڑا سہارا تھا۔ اب کون میرا خیال رکھے گا۔ وہ کمائی کے تین حصے کرکے ایک مساکین اور ایک خود پر خرچ کرتا تھا منصور کہتے ہیں کہ یہ خائفین کی صفت ہے۔

ائمہ اصفیاء کی ایک جماعت کا تذکرہ۔

(۵۴۴)۔ سہل بن عبداللہ کے اقوال زریں:

۱۴۹۷۳-عبداللہ، ابوبکر جوربی، کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

زندگی گزارنے کے چھ اصول ہیں۔(۱) کتاب، (۲) وسنت کی اتباع، (۳) اکل حلال (۴) عدم ایذاءرسانی، (۵) گناہوں سے اجتناب، (۶) توبہ۔

۱۴۹۷۴- سہل بن عبداللہ کا قول ہے:

اتباع نبوی کے حامل انسان کا قلب اللہ اور اسکے رسول کی محبت سے لبریز ہوتا ہے۔

۱۴۹۷۵- سہل کا قول ہے:

متبع سنت کی چار علامت ہیں ،(۱) استخارہ، (۲) مشورہ، (۳) استعانت من اللہ، (۴) توکل۔

۱۴۹۷۶-سہل کا قول ہے:

متبع سنت انسان کو سنت کی پیروی کی برکت سے اللہ دوسروں کی هدایت کا ذریعہ بناتے ہیں۔اگرچہ وہ بقول رسول اجنبی ہوتا ہے، اور حسن نیت کی برکت سے انسان جہل سے پاک ہو جاتا ہے۔ان سے سوال کیا گیا کہ انسان نفس کی مکاری سے کب محفوظ ہوتا ہے۔فرمایا جب انسان نفس کو پہچان کرا سے کتاب وسنت کی اتباع پر امادہ کرلیتا ہے۔نیز فرمایا انسان کے ایمان کی تکمیل چھ چیزوں سے ہوتی ہے۔(۱) و(۲) مروتی کا عمل کرنا جو فرض ہے۔(۳) اتباع سنت، (۴) ادب، (۵) ترهیب، (۶) ترغیب۔

۱۴۹۷۷-سہل کا قول ہے:

لوگ تین وجوہ سے عبادت الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں۔(۱) خوف، (۲) رجاء، (۳) قرب۔خائف انسان گناہوں سے اجتناب کی کوشش کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اسکی وجہ سے اسے اطمینان قلبی حاصل ہو جاتا ہے۔یہ خائفین کی علامت ہے۔راجی انسان جنت کی امید اور اسکی طلب میں اپنی جان کر بازی لگا دیتا ہے۔حتیٰ کہ وہ حصول جنت میں سب سے سبقت کر جاتا ہے۔یہ راجی کی نشانی ہے۔اور عارف انسان معرفت الٰہی کیلئے بے حد جدو جہد کرتا ہے۔حتیٰ کہ وہ بھی اس راہ میں جانی قربانی پیش کرتا ہے۔یہ عارف کی علامت ہے۔

۱۴۹۷۸-سہل کا قول ہے:

انسان تین چیزوں (مشقت برداشت کرنا، نرمی اختیار کرنا اور ہر حال میں خواہشات کی عدم پیروی کرنا) کے اختیار کرنے سے بااخلاق بن جاتا ہے۔پھر تین چیزیں (علم عالی۔حلم اور تواضع) اس میں ترقی کا ذریعہ بنتی ہیں۔نیز فرمایا ایمان اور حیاء اسلامی اخلاق سے ہیں۔نیز فرمایا دین کے چار ارکان ہیں۔

(۱) صدق، (۲) یقین، (۳) رضاء، (۴) محبت۔لہٰذا صدق صبر، یقین نصیحت۔رضاء ترک خلاف اور محبت ایثار کی نشانی ہے، نیز فرمایا جاہل مردہ ناسی نائم عاصی سکران اور سندی انسان۔نادم کے مانند ہوتے ہیں۔

۱۴۹۷۹-ابوعمر عثمان بن محمد عثانی، ابوبکر محمد بن یحییٰ بن ابی بدر، ابو محمد سہل بن عبداللہ فرماتے ہیں شہوت کا ختم کرنا جہل سے علم کی طرف، نسیان سے ذکر کی طرف، معصیت سے طاعت کی طرف اور گناہ سے توبہ میں ہے۔

۱۴۹۸۰- سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

حقیقی متقی انسان کا مطمع نظر صرف ذات الٰہی ہوتی ہے۔اس کے بعد منجانب اللہ اس کے لئے راہیں کھل جاتی ہیں۔نیز فرمایا تقویٰ اور توکل ایک دوسرے کو لازم وملزوم ہیں۔

۱۴۹۸۱-سہل کا قول ہے:

ارکان دین حسب ذیل ہیں ۔(۱) موت تک استعانت باللہ، (۲) اتباع سنت، (۳) صدق، (۴) انصاف، (۵) تفضل، (۶) خیر خواہی، (۷) رحمت۔

۱۴۹۸۲- ابو محمد کا قول ہے: ایک قوم سے آپ علیہ السلام نے سوال کیا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا مومن، پھر آپ نے ان کے ایمان کی حقیقت کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نعمت پر شاکر اور مصیبت پر صبر سے کام لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مسکن و طعام میں سادگی تم پر لازم ہے۔ اور تقویٰ کو بھی لازم پکڑو۔

۱۴۹۸۳- عثمان بن محمد، عباس بن احمد کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

تین چیزوں (جب بقاء، حب غنا اور مستقبل کی فکر) سے محبت کرنے والے انسان کے قلب کا تزکیہ نہیں ہوتا۔

۱۴۹۸۴- سہل بن عبداللہ سے سوال کیا گیا کہ فقیر انسان نفس کے مکر سے کب محفوظ ہوتا ہے؟ فرمایا مستقبل کے فکر چھوڑنے کے بعد۔

۱۴۹۸۵- عثمان بن احمد، محمد بن احمد کے سلسلۂ سند سے بعض اصحاب کا قول ہے:

سہل بن عبداللہ کا سب سے قیمتی قول ہے:

اللہ تعالیٰ تارک شہوۃ انسان کی نیکیاں ضائع نہیں کرتا۔

۱۴۹۸۶- ابوقاسم عبدالجبار بن شیر باز بن زید، عثمان بن محمد عثمانی کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

اے انسان لوگوں کی برائی اور انکے اخلاق رذیلہ کو دیکھنے کے بجائے اپنے حال کی خبر گیری کر۔

۱۴۹۸۷- عثمان بن محمد، ابوحسن احمد بن محمد انصاری، محمد بن احمد بن سلمہ نیساپوری، ابومحمد سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے انسان میں اللہ وحدہ لاشریک ہوں، میرے غیر سے امید رکھنے والے انسان نے درحقیقت مجھے پہچانا نہیں۔ میں اپنے بندوں کو خاص طور سے نوازتا ہوں۔ ان کو اپنی رحمت سے ڈھانپ لیتا ہوں۔ انہی کی وجہ سے میں بارش کرتا ہوں، انہی کی وجہ سے زمین پر غلہ اگاتا ہوں۔ انہی کی وجہ سے بلائیں دفع کرتا ہوں۔ وہ میرے محبوب اور میرے اولیاء ہیں، ان کو میں بلند درجات اور عالی مقام سے نوازوں گا۔ اے انسان مجھے طلب کرنے والا اپنی کوشش میں کامیاب۔ اور میرے غیر کو طلب کرنے والا اپنی کوشش میں ناکام ہوتا ہے۔ اپنے خواص کی وجہ سے میں خطاء کاروں کو معاف کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو بذریعہ وحی فرمایا اے داؤد میرے طالب کا خادم بن جا۔

۱۴۹۸۸- سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے: دنیا سے بے رغبت انسان کا ماویٰ و ملجاء اللہ ہی ہوتا ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں اللہ فرماتا ہے مجھے پہچاننے والے انسان کیلئے خوشخبری ہے کہ وہ میری آواز پر لبیک کہتا ہے، میرے امر کی اطاعت کرتا ہے، میرے رزق پر میری تعریف کرتا ہے، میری عطا پر میرا شکر کرتا ہے، اور آزمائش پر صبر سے کام لیتا ہے۔

۱۴۹۸۹- عثمان بن محمد، ابومحمد بن صہیب کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

دنیا میں علم کے علاوہ سب جہالت اور عمل کے علاوہ سب علم وبال اور اخلاص کے علاوہ تمام عمل بے کار ہے۔

۱۴۹۹۰- سہل کا قول ہے: علم کا شکر اور عمل کا شکر علم کی زیادتی ہے۔

۱۴۹۹۱- عثمان بن محمد عثمانی، ابومحمد بن صہیب، کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

ہر قلب و نفس سے اللہ تعالیٰ باخبر ہے۔ غیر اللہ کی طرف نظر رکھنے والے انسان کے قلب پر ابلیس کا تسلط ہوتا ہے۔

۱۴۹۹۲- سہل کا قول ہے: دنیا کا مقام جوارح، جوارح کا مقام بدن، بدن کا مقام قلب، قلب کا مقام نیت اور نیت کا مقام للہ ہے۔

۱۴۹۹۳- ابوحسن بن محمد مقسم، ابوبکر بن منذر ہجیمی کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

روٹی سے شکم سیری کا یقین رکھنے والا انسان بھوکا رہتا ہے۔

۱۴۹۹۴-سہل کا قول ہے:

شکم سیری غفلت کی بنیاد ہے۔

۱۴۹۹۵-سہل کا قول ہے:

۱۴۹۹۶-سہل نے قرآنی آیت "واجعل لی من لدنک سلطاناً نصیراً" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا اس سے اللہ کے حکم کے مطابق بات کرنے والی زبان مراد ہے۔

۱۴۹۹۷-سہل کا قول ہے: اللہ سے تعلق جوڑ کر اسی کی طرف رجوع پیدا کرنے کا ذریعہ بننے والا علم سب سے افضل علم ہے:

۱۴۹۹۸-سہل کا قول ہے: اے انسان شب کی آمد پر اس کے حکم کے مطابق گزرنے کے بعد ہی آئندہ دن کی آمد کی امید رکھ۔

۱۴۹۹۹-سہل کا قول ہے:

صبر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اہل دنیا دنیا کے حصول کے لئے مصائب پر صبر کرتے ہیں، (۲) اہل آخرۃ حصول آخرۃ کیلئے تکالیف پر صبر سے کام لیتے ہیں۔

۱۵۰۰۰-سہل کا قول ہے:

انسان کے علم کے خشیت، فعل کے ورع، ورع کے اخلاص اور اخلاص کے مشاہرۃ سے ملنے کے بعد ہی اس کے لئے کوئی شئی تام ہوتی ہے اور مشاہرۃ ماسواء اللہ سے لاتعلقی کا نام ہے۔

۱۵۰۰۱-ابوحسن بن مقسم، ابوحسن نحاس کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

کمزوری غفلت، خشیت بیداری اور قساوۃ موت کا نام ہے۔

۱۵۰۰۲- ابوحسن، محمد بن منذر کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

توکل پر اعتراض ایمان پر اعتراض ہے اور تکسب پر اعتراض سنت پر اعتراض ہے۔

۱۵۰۰۳-عبداللہ، ابوبکر کے سلسلۂ سند سے جوربی کا قول مروی ہے:

سہل بن عبداللہ سے سوال کیا گیا کہ انسان منجانب اللہ آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

۱۵۰۰۴-سہل کا قول ہے:

اللہ نے بندہ کیلئے چار چیزوں کا ذمہ لیا ہے: (۱) خائف کو امن دیتا ہے (۲) امید رکھنے والے کی امید پوری کرتا ہے، (۳) ایک نیکی کے عوض دس درجہ ثواب عطا کرتا ہے، (۴) متوکل کو اس کے نفس کے حوالہ نہیں کرتا۔ سہل سے سوال کیا گیا کہ انسان کو عیوب کب نظر آتے ہیں؟ فرمایا انسان کے ہر وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرنے کے وقت۔ نیز ان سے سوال کیا گیا کہ انسان مقام عبودیت پر کب پہنچتا ہے۔ فرمایا تدبیر کے چھوڑنے کے وقت۔ ان ہی سے سوال کیا گیا کہ انسان مقام صدق پر کب فائز ہوتا ہے؟ فرمایا امر و نہی میں توکل سے کام لینے کے وقت۔

۱۵۰۰۵-عبداللہ، ابوبکر کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

منجانب اللہ آزمائش دو قسم پر ہے، (۱) رحمت، (۲) عقوبت۔ فقر و فاقہ کی حالت میں بندہ کا اللہ سے تعلق کا ذریعہ بننے والی آزمائش کیلئے باعث رحمت اور فقر و فاقہ کی حالت میں اللہ کے بجائے تدبیر و اختیار کے حوالہ کرنے والی آزمائش کیلئے باعث عقوبت ہے بعض کا قول ہے: آزمائش مرض کے مانند ہے۔ ایک مریض انسان سو برس تک زندہ رہتا ہے، اور ایک اسی وقت سے چلا جاتا ہے اسی

طرح ایک انسان سو برس تک نافرمانی کرتا ہے لیکن اس کا خاتمہ بالخیر ہو جاتا ہے۔ اور انسان کیلئے صرف ایک کلمہ معصیت ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے۔ اسی وجہ سے آزمائش ایک سخت ترین امر ہے۔

۱۵۰۰۶- سہل کا قول ہے:

جب بندہ میری نعمت کی قدر کرتا ہے تو میں اسی کو اس کے لئے باعث شکر کر دیتا ہوں، اور جب بندہ گناہ کو بڑا سمجھتا ہے تو میں اسکو اس کے لئے باعث غفران بنا دیتا ہوں۔

۱۵۰۰۷- سہل کا قول ہے:

اللہ کے خزانہ میں توحید سے بڑی شئی نہیں ہے۔

۱۵۰۰۸- سہل بن عبداللہ کا قول ہے:

امید معاصی کیلئے بمنزلہ خاک، حرص اس کے لئے بمنزلہ بیج، جہل اس کے لئے بمنزلہ مقام اور معاصی پر اصرار کرنے والا اس کے لئے بمنزلہ ساتھی کے ہے۔ اور معرفت طاعت کے لئے بمنزلہ خاک، یقین اس کے لئے بمنزلہ بیج علم اس کے لئے بمنزلہ مقام اور صالح انسان اس کے لئے بمنزلہ صاحب کے ہے۔

۱۵۰۰۹- سہل کا قول ہے:

ظن بد کا حامل انسان یقین، لایعنی کا حامل صدق اور فضولیات کا حامل انسان ورع سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اور مذکورہ تین چیزوں سے محروم کئے جانے والا انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔

۱۵۰۱۰- سہل کا قول ہے:

جاہل انسان لوگوں کی کمزوریاں تلاش کرتا ہے۔ اور ملعون انسان پردہ پوشی نہیں کرتا۔

۱۵۰۱۱- سہل کا قول ہے:

خادم ہی بعد میں مخدوم بنتا ہے۔

۱۵۰۱۲- سہل قول ہے:

توحید ایمان کی زبان، فصاحت اس کا علم اور صحت بصارت اس کا یقین ہے۔

۱۵۰۱۳- سہل کا قول ہے:

نیت اصل الاصول اور عین اخلاص ہے۔ اور فعل کے ذریعہ ظاہر کے حکم کے ثابت ہونے کے مانند نیت کے ذریعہ باطن کا حکم ثابت ہوتا ہے۔ نیت سے لاعلم انسان دین سے لاعلم ہوتا ہے۔ نیت کو ضائع کرنے والا پریشان ہوتا ہے۔ اہل صدق میں شامل ہونے اور کتاب وسنت کے بعد ہی انسان نیت کی حقیقت تک پہنچتا ہے۔

۱۵۰۱۴- سہل کا قول ہے:

اللہ سے مناجات کرنے نفس کا محاسبہ کرنے اور آخرۃ کی تیاری کرنے والا انسان ہی حقیقتاً مومن ہے۔

۱۵۰۱۵- سہل کا قول ہے:

جہل سے علم کی طرف، نسیان سے ذکر کی طرف، معصیت سے طاعت کی طرف اور اصرار سے توبہ کی طرف ہجرت قیامت تک فرض ہے۔

۱۵۰۱۶- سہل کا قول ہے:

لایعنی میں مشغول ہونے والا انسان دشمن سے شکست کھاجاتا ہے۔

۱۵۰۱۷- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! دنیا کو دشمنوں اور رات کو دوستوں کے حوالہ کرو۔

۱۵۰۱۸- سہل کا قول ہے:

اطاعت کنندہ انسان کے بجائے معاصی سے اجتناب کنندہ انسان اللہ کا محبوب بنتا ہے۔ کیونکہ صدیق مقرب ہی معاصی سے اجتناب کرتا ہے۔ باقی نیک اعمال تو سب ہی کرتے ہیں۔

۱۵۰۱۹- ابوالحسن بن مقسم، ابوبکر محمد بن منذر ھجیمی کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

تمام مخلوق کا رازق صرف اللہ ہے، لیکن لوگ اللہ کے علاوہ کی بھی عبادت کرتے ہیں۔

۱۵۰۲۰-: سہل سے عقل کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا لوگوں کی تکالیف برداشت کرنے والا انسان ہی اصل عاقل ہے۔

۱۵۰۲۱- سہل کا قول ہے:

انسان کو دنیا وآخرۃ میں سے صرف ایک میں مسرت حاصل ہوگی۔

۱۵۰۲۲- سہل کا قول ہے:

روٹی بھی حکمت الٰہی سے خالی نہیں جو ہزار عابدوں سے سوال کے باوجود مجھے معلوم نہیں ہوسکی۔

۱۵۰۲۳- ابوحسن، کے سلسلۂ سند سے محمد بن منذر کا قول مروی ہے:

ایک شخص کے سوال کرنے پر سہل نے فرمایا حسن اخلاق کے مالک انسان کی صحبت اختیار کر۔

۱۵۰۲۴- سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

اللہ سے مناجات کرنے اور عبادات الٰہی کے حق ادا کرنے والے انسان کو آخرت میں درجات عالیہ سے نوازا جائیگا اور اسکے خلاف کرنے والے انسان کیلئے منجانب اللہ ہلاکت ہے۔ ایسے لوگ ہی غنیٰ بقاء اور حب دنیا کے متمنی ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ سب باتیں رضاء الٰہی کے خلاف ہیں۔ سہل کا قول ہے:

امید ہر معصیت کیلئے بمنزلہ خاک، حرص اس کیلئے بمنزلہ بیج، کاہلی اس کے لئے بمنزلہ پانی کے ہیں اور ندامت طاعت کیلئے بمنزلہ خاک، یقین اس کے لئے بمنزلہ بیج عمل اسکے لئے بمنزلہ پانی کے ہیں۔ دنیا سے بے رغبتی کے بقدر ہی انسان کو آخرۃ حاصل ہوگی۔ اور نفس کی مخالفت کے بقدر ہی انسان کو رضائے الٰہی حاصل ہوگی۔ اور ابلیس دشمن کی معرفت کے بقدر ہی انسان کو معرفت الٰہی حاصل ہو گی۔

۱۵۰۲۵- سہل بن عبداللہ کا قول ہے:

مخلص انسان کا قلب محبت الٰہی سے لبریز ہوتا ہے۔

۱۵۰۲۶- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! عمل کے بجائے فضل الٰہی کے ذریعہ جنت کے طالب بنو۔

۱۵۰۲۷- سہل بن عبداللہ کا قول ہے۔

بھوکے لوگ اللہ سے دور سے رزق حاصل کرنے کے وجہ سے قرب الٰہی سے محروم ہوجاتے ہیں۔

۱۵۰۲۸- سہل کا قول ہے:

انسان پر ایمان پر ثابت قدمی کے ساتھ خاتمہ بالخیر کی دعا کرنا لازم ہے۔

۱۵۰۲۹- ابوحسن بن مقسم، ابوفضل شیرجی جعفر بن احمد کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

قرآنی آیت وذروا ظاهر الاسم وباطنه سے ظاہر میں عدم خطاء اور باطن میں اس نے عدم محبت مراد ہے۔

۱۵۰۳۰- سہل کا قول ہے: اللہ تعالیٰ کو اصل میں نہ جہل کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے اور نہ فرع میں ظلم کی طرف۔

۱۵۰۳۱- محمد بن حسین بن موسیٰ ابوحسن فارسی، عباس بن عصام کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

اللہ کے علاوہ کوئی معین، رسول کے علاوہ کوئی دلیل، تقویٰ کے علاوہ کوئی زاد اور صبر کے علاوہ کوئی عمل نہیں ہے۔

۱۵۰۳۲- سہل کا قول ہے:

فرشتے اطاعت الٰہی، انبیاء علم اور وحی کے انتظار، صدیقین اقتداء اور اس کے علاوہ تمام لوگ اکل وشرب میں زندگی بسر کرتے ہیں۔

۱۵۰۳۳- سہل کا قول ہے:

آیات ومعجزات انبیاء، قوام صدیقین، کرامات اولیاء اور قوت مؤمنین کیلئے ہے۔ ذکر الٰہی سے خالی قلب پر شیطانی اثرات اثرانداز ہوتے ہیں۔

۱۵۰۳۴- سہل کا قول ہے:

تقویٰ مؤمنین کیلئے بہترین توشہ ہے۔

۱۵۰۳۵- سہل کا قول ہے:

یقین، عقل اور روح انسانی زندگی کی بنیاد ہے اور تقویٰ کے بقدر ہی انسان کو یقین حاصل ہوتا ہے۔ یقین کی بنیاد نواہی سے گریز کرنا ہے اور مخالفت نفس نواہی سے اجتناب کی بنیاد ہے، اور یقین کے مطابق قیامت میں لوگوں کو درجات ملیں گے۔

۱۵۰۳۶- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! تین چیزوں کو لازم پکڑلو۔ (۱) عدم شکم سیری، (۲) اعمال کی کوشش، (۳) ہر حال میں رجوع الی اللہ۔

۱۵۰۳۷- دو چیزیں تکبر اور معصیت انسان کے قلب سے خوف خدا قطع کرنیوالی ہیں۔

۱۵۰۳۸- سہل کا قول ہے:

دعویٰ ہلاکت اور خیر کی بنیاد ہے۔

۱۵۰۳۹- عثمان بن محمد، ابوحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن سلمہ نیساپوری کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

امیدوں کے قطع کے ساتھ ہی حصول حلاوۂ زہد ممکن ہے۔ اہل خیر کی مجالس سے رقت قلب حاصل ہوتی ہے اور دوام ذکر نور قلب کیلئے معین ہے اور طول فکر سے باب حزن کھلتا ہے۔ تمام احوال میں صدق سے انسان کو تزین حاصل ہوتا ہے۔ ٹال مٹول انسان کی ہلاکت اور غفلت اس کے قلب کی سیاہی کا ذریعہ بنتی ہے۔ شدت ندامت اور کثرت استغفار گزشتہ گناہوں کی معافی اور شکر نعمت میں اضافہ کا باعث بنتے ہیں۔

۱۵۰۴۰- عثمان بن محمد، ابوحسن کے سلسلۂ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

سہل بن عبداللہ سے سوال کیا گیا کہ ابلیس پر سب سے زیادہ اشق چیز کونسی ہے؟ فرمایا عارفین کے قلوب۔ پھر انہوں نے استدلال کے طور پر درج ذیل شعر پیش کیا: عارفین کی قلوب کی آنکھیں ان چیزوں کا ادراک کر لیتی ہیں جن کے ادراک سے عام آنکھیں قاصر رہتی ہیں۔

۱۵۰۴۱- عثمان بن محمد کے سلسلۂ سند سے عباس بن احمد کا قول مروی ہے:

سہل سے سوال کیا گیا کہ فقیر کو اپنے نفس سے کہاں راحت ملتی ہے؟ فرمایا امیدوں کے انقطاع کے وقت۔

۱۵۰۴۲- ابوحسن علی بن احمد بن عبدالرحمٰن غزالی اصبہانی، علی بن احمد بن نوح اہوازی کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

اللہ انسان کو اولاً مناجات کا اس کے عدم کی صورت میں اپنے کلام کی ساعت کا اگر وہ بھی نہ ہو تو اپنے دروازہ پر آنے کا حکم دیتا ہے۔ کیونکہ اللہ فرماتا ہے کہ اکرم الاکرمین تو میں ہی ہوں۔

۱۵۰۴۳- سہل کا قول ہے:

بقدر ضرورت علم کا حصول ہر انسان کیلئے ضروری ہے۔ اور نافرمانی سے اجتناب بندہ پر اللہ کا سب سے ادنیٰ حق ہے۔

۱۵۰۴۴- سہل کا قول ہے:

شکم سیری کی فکر کرنے والے انسان کا شب میں قرآن ختم کرنا اور دن میں پانچ سو رکعت نفل ادا کرنا بھی قابل تحسین نہیں ہے۔

نیز قول باری تعالیٰ" فا علم انه لا الٰه الا اللّٰه " کی تشریح میں فرمایا اللہ کے علاوہ کوئی نافع اور دافع بلاء نہیں ہے۔

۱۵۰۴۵- عبداللہ، ابوبکر جونی کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

نفس کی معرفت دشمن کی معرفت سے بھی مشکل ہے۔ اور دشمن کی معرفت دنیا کی معرفت کے مقابلہ میں آسان ہے۔ نیز فرمایا: دشمن کو پہچاننے والا انسان اللہ کو پہچانتا ہے۔ اور نفس کی معرفت کے بعد انسان اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے۔

۱۵۰۴۶- سہل کا قول ہے:

اللہ کا مخلوق کو اپنی معرفت کے لئے دعوت دینا اور ان کے لئے باعث نعمت اور ان پر ان کے نفوس کو غالب کرنا ان کے لئے باعث تکلیف ہے۔

۱۵۰۴۷- اے لوگو اللہ تمہاری نیکیوں کو دگنا کرنے، گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔ اور منجانب اللہ تمہارے لئے باب توبہ قیامت تک کھلا ہوا ہے۔

۱۵۰۴۸- سہل کا قول ہے:

اہل معرفت کے تین کام ہیں (۱) اتباع سنت، (۲) اللہ سے مدد طلب کرنا، (۳) مصائب پر موت تک صبر۔

۱۵۰۴۹- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! میں تمہیں فقط قیامت اور اس کے بعد کی زندگی کی فکر دعوت دیتا ہوں۔

۱۵۰۵۰- سہل کا قول ہے:

نفس بمنزلہ بت اور روح بمنزلہ شریک کے ہیں۔ لہذا نفس کی عبادت کرنے والا بت اور روح کی عبادت کنندہ شریک کی عبادت کرنے والا ہے۔ اللہ کی عبادت کنندہ اور اس کو ترجیح دینے والا انسان اصل مخلص انسان ہے۔

۱۵۰۵۱- سہل کا قول ہے: انسانی زندگی چند سانسوں پر محیط ہے۔ ذکر الٰہی کے بغیر نکلنے والا سانس مردہ ہے۔ ذکر الٰہی کے ساتھ نکلنے والا سانس اللہ تک پہنچنے والا ہے۔

۱۵۰۵۲- جعفر بن محمد بن نصیر خلدی، ابومحمد حریری، کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

اللہ کی قسم سے ہر حال میں، اور غیبت و شکم سیری سے اجتناب اخلاق صدیقین سے ہے۔ نیز صدیقین وعدہ کی بھی پاسداری کرتے ہیں۔

۱۵۰۵۳- سہل کا قول ہے:

اے لوگو تدبیر و اختیار کو پس پشت ڈال دو، کیونکہ یہ دونوں تمہاری زندگی کو مکدر کرنے والے ہیں۔

۱۵۰۵۴- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! فساد زمانہ کی وجہ سے نفس کو بھوک، صبر اور مشقت کا عادی بنانے کے ساتھ ہی نجات ممکن ہے۔

۱۵۰۵۵- محمد بن حسین، ابوحسین فارسی، ابویعقوب بلدی کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

حکماء عقلاء تین چیزوں کے پابند ہوتے ہیں (۱) گناہ پر توبہ کرنا، (۲) سنت کی متابعت کرنا، (۳) عدم ایذاء رسانی۔

۱۵۰۵۶- ابوحفص عمر بن احمد بن شاہین واعظ، جعفر بن یعقوب ثقفی کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

نعمت پر شکر کرنے سے اس میں اضافہ ہوتا ہے۔

۱۵۰۵۷- سہل کا قول ہے:

سب سے پہلے لوگ تکبر میں پھر حرام میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

۱۵۰۵۸- عبدالجبار بن شیراز، عثمان بن محمد عثمانی، کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول ہے:

اللہ پر نظر مرکوز کرنے سے انسان کا تزکیہ قلب ہوتا ہے۔ تزکیہ قلب کے بعد انسان کے اعضاء بھی گناہ سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

۱۵۰۵۹- سہل کا قول ہے:

من جانب اللہ انسان کے لیے جو عبادت بھی آسان کی جاتی ہے اسے اس کی ادائیگی کی بھی توفیق ملتی ہے۔ اللہ کو ترجیح دینے والے انسان کو اللہ دنیا اور دنیا والوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۵۰۶۰- ابوحسن بن جہضم، طاہر بن حسن، ابراہیم بر جی کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

دعا میں فقد اللہ کے سامنے پیش کرنے والے انسان کے بارے میں اللہ فرشتوں سے کہتا ہے کہ اگر اس میں میرے کلام کے برداشت کی سکت ہوتی تو میں کلام کے ذریعہ اسے جواب دیتا۔

۱۵۰۶۱- ابوحسن، ابوبکر دینوری کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

مؤمن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم ہے، مؤمن ایک جگہ سے رزق کی امید رکھتا ہے۔ لیکن اللہ اسے دوسری جگہ سے رزق دیتا ہے۔

۱۵۰۶۲- عبداللہ، ابوبکر [illegible] بن محمد بن یوسف کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

سات چیزوں کے ترک کرنے سے اخلاق کی تکمیل ہوتی ہے؛

(۱) زندیقیت، (۲) شرک، (۳) کفر، (۴) نفاق، (۵) بدعت، (۶) ریاء، (۷) وعید۔

۱۵۰۶۳- اکل صحیح پانچ قسم پر ہے (۱) ضرورۃ قوام، (۳) قوۃ، (۴) معلوم، (۵) فقر، (۶) حلال و حرام میں عدم تمیز رزق کا فکر نہ کرنے والا دنیا اور اسکی آفات سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۵۰۶۴- یقین کی ابتداء مکاشفہ سے ہوتی ہے۔ اس کے بعد معاینہ پھر مشاہدہ کا درجہ ہے۔

۱۵۰۶۵- یقین بمنزلہ آگ، زبان اس کیلئے لکڑی اور عمل بمنزلہ ایندھن کے ہے۔

۱۵۰۶۶- سہل کا قول ہے مؤنت کی قلت حال کی تخفیف اور اطاعت کی لذت کا وجدان انسان کی سعادۃ سے ہے۔

۱۵۰۶۷- سہل سے لذت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ قلب کا محبت الٰہی سے لبریز ہونا عین لذت ہے۔

۱۵۰۶۸- نیکی کا خواہش سے عدم امتزاج اخلاص عمل کی دلیل ہے۔

۱۵۰۶۹- علم کے ذریعہ نفس پر قابو پانے والے انسان کیلئے خوشخبری ہے۔

۱۵۰۷۰- سہل کا قول ہے:

سکوت عقل کی بنیاد اور عافیت عقل کی فرع ہے۔ کتمانِ سر عقل کا باطل اور اتباعِ سنت اس کا ظاہر ہے۔

۱۵۰۷۱- فرائض پر ایمان لانا اس کا سیکھنا اور ان پر عمل کرنا اور ان میں اخلاص پیدا کرنا فرض ہے۔ سنن پر ایمان لانا اور ان میں اخلاص پیدا کرنا، ان کا سیکھنا اور ان پر عمل کرنا سنت ہے۔

۱۵۰۷۲- سہل کا قول ہے:

اہل جنت کی چند قسمیں ہیں۔ (۱) ایمان لاتے ہی دنیا سے چلا گیا، (۲) ایمان لا کر اعمال صالحہ کیے اور معاصی سے اجتناب کیا یہ قرآنی آیت " قد افلح المؤمنون " کا مصداق ہے (۳) ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ کیے یہ جنتی اللہ کا حبیب ہے، (۴) ایمان لانے کے بعد نیکیاں اور گناہ دونوں کیے اس کا فیصلہ وزن اعمال کے وقت ہوگا۔

۱۵۰۷۳- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! اللہ کا عدم سے پاک ہونا اور جسم سے اس کی مشابہت جیسی باتوں پر اعتراض کر کے اپنے ایمان خراب مت کرو۔ آخرت میں اللہ تعالیٰ اپنے شان شایان تجلی فرما ہوگا۔

۱۵۰۷۴- سہل کا قول ہے:

کلمہ شہادت لا الٰہ الا اللہ کا ثواب سب سے زیادہ ہے۔

۱۵۰۷۵- حق ابتداء اللہ اور اسکی انتہا وجہ اللہ کے مراد پر ہوتی ہے۔

۱۵۰۷۶- ابو عمرو عثمان بن محمد عثمان ابو محمد بن صہیب کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

مؤمن کا ایک گناہ ایک سو نیکیوں کا سبب بنتا ہے۔ ان سے اسکی تفصیل پوچھی گئی تو فرمایا مؤمن ایمان کی وجہ سے سزا سے ڈرتے ہوئے گناہ کرتا ہے۔ گناہ کی سزا سے ڈرنے پر اسے ایک نیکی ملتی ہے۔ اور وہ ایمان کی وجہ سے اللہ سے اس گناہ کی مغفرت کی امید رکھتا ہے تو اس پر اسے دوسری نیکی ملتی ہے۔ پھر وہ ایمان کی وجہ سے اس پر توبہ کرتا ہے اس پر اسے تیسری نیکی ملتی ہے۔ پھر وہ ایمان کی وجہ سے دوسرے کو اس کی طرف دعوت دینے سے گریز کرتا ہے۔ اس پر اسے چوتھی نیکی ملتی ہے۔ نیز وہ گناہ کی حالت میں دنیا سے جانا ناپسند کرتا ہے، اس پر اسے پانچویں نیکی ملتی ہے۔ اور بحکم قرآن ایک نیکی میں دس گنا کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ لہذا ایک تو دس سے ضرب دینے سے پانچ پچاس ہوگئی اور اگر ایک لومڑی سو کتوں میں پھنس جائے تو وہ اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دینگے اسی طرح ایک گناہ سو نیکیوں میں کیا باقی رہیگا۔ اس کے بعد سہل نے رو کر اپنے ساتھیوں کو لوگوں سے اس بات کے بیان کرنے سے منع کر دیا۔ کیوں کہ ان کا کہنا تھا کہ لوگ اسی پر اعتماد کر کے دیگر اعمال شرعیہ پھر ترک کر دینگے۔ نیز فرمایا ایک گھڑی کے لئے نار دوزخ برداشت کرنے کی کون طاقت رکھتا ہے۔ اس لئے اے لوگو جلد توبہ کرو۔ کیونکہ توبہ کرنے والے عنداللہ محبوب ہوتے ہیں۔

۱۵۰۷۷- سہل بن عبداللہ کا قول ہے:

اے لوگو! امراض، احزان اور مصائب صغائر کے لئے کفارہ ہیں، کیونکہ کبائر تو بلا توبہ معاف نہیں ہوں گے۔ کبائر کپڑے پر لگنے والے اس دھبہ کے مانند ہے۔ جو بلا صابون صاف نہیں ہوتا اور صغائر کپڑے پر لگنے والی اس قلیل گندگی کے مانند ہے جو صرف قلیل پانی سے صاف ہو جاتی ہے۔

سہل سے سوال کیا گیا کہ کیا مصائب باعث کفارہ اور اجر نہیں ہیں؟ فرمایا جب انسان مصائب پر صبر کرے اور ثواب کی امید

رکھے۔ کیونکہ نزول مصائب فعل غیر ہے اور غیر کے فعل پر انسان کو ثواب نہیں ملتا۔ البتہ مصائب پر صبر کر، اور اس پر ثواب کی امید رکھنا انسان کا اپنا فعل ہے، لہٰذا اسی پر ثواب ملے گا۔

۱۵۰۷۸- ابوحسن علی بن احمد، ابن عبدالرحمٰن اصبہانی، ابوبشر عیسیٰ بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

مؤمنین کا اللہ سے محبت کرنا خوف الٰہی کی نشانی ہے، کیونکہ کفار بھی اللہ سے محبت کرتے ہیں پھر ان کی محبت باعث امن اور مؤمنین کی محبت باعث خوف بن جاتی ہے۔

۱۵۰۷۹- عبدالجبار بن شیر یاز، عثمان بن محمد عثمانی کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

جہالت دنیا کی اصل اور خورد و نوش، لباس، خوشبو، خواتین تفاخر اسکی فرع اور معاصی اس کا ثمرہ ہے۔ اور معاصی کی سزا اس پر اصرار اور صرار کا ثمرہ غفلت اور غفلت کا ثمرہ اللہ کے خلاف جرأت کرنا ہے۔ نیز فرمایا غیر متقی انسان کے جوارح گناہ میں استعمال ہوتے ہیں۔ اور اسکا دل ابلیس کے نرغہ میں ہوتا ہے۔ لیکن علم پر عمل کرنے والے انسان کا عمل تقویٰ کا ذریعہ بنتا ہے، اور تقویٰ کے بعد اللہ سے اس کا تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ نیز فرمایا علم دلیل، عقل ناصح اور نفس دونوں کے درمیان اسیر ہوتا ہے۔ اور دنیا ختم ہونے والی اور آخرۃ آنے والی ہے۔ نیز فرمایا عارفین اپنے نفوس کے مالک ہوتے ہیں، کیوں کہ وہ نفس پر قابو پا کر اس کے مالک بن جاتے ہیں، اور غافلین پر نفس غلبہ حاصل کر کے ان کے اقوال و احوال اور تمام افعال میں ان پر حکومت کرتا ہے۔ اور نفس کو پہچاننے والا اس کے نرغہ سے محفوظ رہتا ہے اس کے بعد اسے معرفت الٰہی کا حصول ہوتا ہے۔

۱۵۰۸۰- جعفر بن محمد بن نصیر، ابوحسن بن جہزم، ابوفضل شیرجی کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے علماء اور زہاد کے قلوب کو عبادت میں مشغول کر کے ان پر احسان عظیم فرمایا۔

۱۵۰۸۱- عبدالجبار بن شیراز، ابوحسن بن جہزم کے سلسلۂ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

اے لوگو عوام میں تمہیں چند باتیں نظر آئیں گی۔ ترک تقویٰ کی وجہ سے خشوع، اظہار کلام کی وجہ سے علم نوافل میں مشغولیت کی وجہ سے فرائض، نقض عہود اور تضیع امانت کی وجہ سے علم عوام سے اٹھالیا جائیگا۔ وہ خشیت کے عوض دنیا کے وساوس، تقویٰ کے عوض ابلیس کے وساوس اور ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا ظاہر میں وہ متوکل اور حقیقت میں وہ سود خور، غیبت اور بدنظری کے مریض ہونگے۔

۱۵۰۸۲-عبداللہ، احمد بن محمد بن یوسف کے سلسلۂ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

حیاء، عدم ایذاء رسانی، نیکی اور خیر خواہی اخلاق اسلام سے ہے۔

۱۵۰۸۳- سہل کا قول ہے:

قرآن کے بیان کے مطابق دنیا تین قسم پر ہے؛

(۱) عبید، (۲) رجال، (۳) فتیان۔ ان سے تزکیہ قلوب کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا قرآن پر عمل کرنا اس کا سبب ہے۔ نیز فرمایا مساجد عمدہ مقامات سے ہیں۔ کیوں کہ ان میں فرشتے بھی ہمارے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ او بطن وفرج مذموم چیزیں ہیں کیوں کہ ان میں ذمی بھی ہمارے ساتھ مشترک ہیں۔ نیز فرمایا اللہ انسان کو خطاء سے منع کرتا ہے، لیکن اس میں مبتلاء ہونے کے بعد اللہ اسے توبہ کا حکم دیتا ہے۔ جب بندہ توبہ بھی نہیں کرتا ہے تو اللہ اسے کہتا ہے کہ میں خود تیرے پاس آتا ہوں اے لوگو! اللہ کی کرم نوازی کا اندازہ لگاؤ۔ نیز فرمایا اللہ نے انسان کو چار طبیعتوں پر پیدا فرمایا ہے (۱) بھائم کی طبیعت پر، (۲) شیاطین کی طبیعت پر، (۳) سحرۃ کی طبیعت پر، (۴) ابالسہ کی طبیعت پر۔ بہائم کی طبیعت بحکم قرآن انسان کو بطن وفرج کی طرف دعوت دینے والی ہے۔ شیاطین کی طبیعت بحکم قرآن انسان کو لہو ولعب زینت، تفاخر فی الاموال کی طرف دعوت دینے والی ہے۔ ابالسہ کی طبیعت انسان کو استکبار اور اباء کیطرف دعوت دینے والی ہے۔

اور سحرۃ کی طبیعت بحکم قرآن انسان کو مکر اور دھوکہ کی طرف دعوت دینے والی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ انسان کو تسبیح وتقدیس کا حکم دے کر طبع شیطان و بہائم اتباع سنت کا حکم دے کر طبع سحرۃ وابالسہ سے نکالا ہے۔ نیز فرمایا معرفت خوف، اقرار رجاء، ایمان خوف، عمل رجاء، اور خوف رہبت کا نام ہے۔ نیز فرمایا اللہ کے ہر وقت حاضر باش ہونا اس کا مقتضی ہے کہ ہم ہر وقت اسکی اطاعت کریں۔ نیز فرمایا اللہ نے مخلوق کو انکے اور غیر کے لئے پیدا نہیں فرمایا بلکہ بحکم قرآن انکو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ نیز فرمایا اللہ وراء سے پاک ہے

۱۵۰۸۴- محمد بن حسن بن علی، احمد بن محمد بن سالم کا قول مروی ہے:

میرے سامنے ایک شخص نے سہل سے قوت کے بابت سوال کیا؟ سہل نے فرمایا ذکر دائمی انسان کی قوت ہے۔ اس نے کہا میں نے اسکے بجائے آپ سے قوام نفس کے بارے میں سوال کیا ہے۔ سہل نے فرمایا قوام نفس بھی اسی کا محتاج ہے۔ اس شخص نے کہا میں نے اس کے بارے میں آپ سے سوال نہیں کیا؟ سہل نے کہا بہر حال ذکر الٰہی لازمی امر ہے۔

۱۵۰۸۵- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابوبکر محمد بن عبداللہ بن شاذان، کے سلسلہ سند سے ابن سالم کا قول مروی ہے:

میرے سامنے سہل سے سر نفس کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا سر نفس صرف فرعون پر ظاہر ہوا تھا۔ جسکی وجہ سے اس نے انا ربکم الاعلیٰ کا دعویٰ کیا تھا۔ نفس کیلئے سات پردے سماوی اور سات ارضی ہیں۔ نفس کو ملنے کے بقدر انسان ترقی کرتا ہے، حتیٰ کہ جب انسان اسے تحت الثریٰ دفن کر دیتا ہے۔ تو اسکا قلب عرش سے باتیں کرنے لگتا ہے۔

۱۵۰۸۶- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! قلب ایک بہت نازک شئی ہے، جس پر شی یسیر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ اس لئے تم خطرات مذمومہ کے اس پر واقع سے اجتناب کرو کیونکہ اس پر قلیل کا اثر بھی کثیر ہوتا ہے۔

۱۵۰۸۷- سہل کا قول ہے:

اللہ کے ماسوا ہر شئی وسوسہ ہے۔

۱۵۰۸۸- سہل سے سوال کیا گیا کہ اس قول کہ نفس کو پہچاننے والا اللہ کو پہچان لیتا ہے، کا کیا مطلب ہے فرمایا اس کا مطلب یہ کہ اللہ کی وجہ سے نفس کو پہچاننے والا النفس کی وجہ سے اللہ کو پہچان لیتا ہے۔

۱۵۰۸۹- عبداللہ، ابوبکر جورلی کے سلسلہ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

طہارت تین قسم پر ہے (۱) جہالت کی طہارت علم ہے، (۲) نسیان کی طہارت ذکر ہے، (۳) معصیت کی طہارت طاعت ہے۔

۱۵۰۹۰- سہل کا قول ہے:

خواص کی جنایت عنداللہ عوام کی جنایت سے بڑھ کر ہے۔ غیر اللہ سے انس ومحبت خواص کی جنایت ہے۔ نیز فرمایا اولاً جوارح کی انس عقل سے، پھر عقل کی علم سے ہوتی ہے، اس کے بعد بندہ کا اللہ سے انس کا تعلق پیدا ہوتا ہے۔ نیز فرمایا ہر عقوبت طہارۃ کا ذریعہ ہے، لیکن قلب کی عقوبت قساوۃ ہے۔

۱۵۰۹۱- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! زبان سے تم کو اقرار اور قلب سے یقین عطا کیا گیا، اور اللہ کی مثل کوئی شئی نہیں ہے۔ وہی سمیع وبصیر ہے۔ وہی قیامت کے دن تمہیں زندہ کر کے تم سے حساب لے گا اور اعمال پر تمہیں اجر وسزا دیگا۔ نیز فرمایا انسانی کامیابی کا مدار پانچ چیزوں پہ ہے۔ (۱) اکل حلال (۲) حلال لباس، (۳) حقوق اللہ کی پاس داری، (۴) عدم ایذاء رسانی، (۵) استعانت باللہ۔ نیز فرمایا مذکورہ اشیا خمسہ کے حصول کیلئے پانچ باتوں کا ترک ضروری ہے۔ (۱) شیطانی وساوس قبول نہ کرنا (۲) رضاء الٰہی کے سلسلہ میں عقل کی اتباع کرنا (۳)

حصول دنیا کیلئے عدم اہتمام، (۴) مخالفت نفس، (۵) معصیت سے اجتناب۔ نیز مذکورہ پانچ باتیں دیگر پانچ چیزوں پر موقوف ہیں، (۱) مال جمع نہ کرنا، (۲) امارت کی فکر نہ کرنا، (۳) کھانے کا عدم اہتمام، (۴) لباس کی عدم فکر، (۵) ترک تعلقات۔ نیز فرمایا مذکورہ تمام باتوں کی بنیاد ایمان ہے۔ اور ایمان کی بنیاد ذات الٰہی کا استحضار ہے۔ اس طرح کہ وہی مختار کل ہے۔ وہی نفع ونقصان کا مالک ہے مرض وشفاء اس کے ہاتھ میں ہے۔ تمام خزانے اس کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ اس کے لئے اللہ نے انبیاء کو مبعوث فرمایا اسی کے لئے قرآن نازل فرمایا۔

۱۵۰۹۲- محمد بن حسن بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

کہ یعقوب بن لیث کے بطن کے مرض کا کوئی علاج نہیں کر سکا۔ انہیں سہل کے بابت بتایا گیا تو انہوں نے انکو بلوایا۔ سہل نے ان کے نزدیک آ کر کہا اللہ آپ نے جس طرح اسے معصیت کی ذلت دیکھائی ہے۔ اسی طرح طاعت کی عزت بھی دیکھا دیجئے۔ یعقوب بن لیث اسی وقت شفایاب ہو گیا۔ اس نے سہل کی خدمت میں باالاصرار کثیر مال پیش کرنا چاہا۔ لیکن سہل نے قبول نہیں کیا۔ اور ان کو زمین کی طرف دیکھنے کا حکم دیا۔ یعقوب نے زمین کی طرف دیکھا تو ان کو ساری زمین سونا نظر آنے لگی۔ سہل نے کہا جس شخص کے تعلق مع اللہ کا یہ حال ہے وہ یعقوب کی رقم کی زیادتی کیا کرے گا۔

۱۵۰۹۳- ابوفضل احمد بن عمران ہروی کے سلسلہ سند سے ابوعباس خواص کے ایک ساتھی کا قول مروی ہے:

میں نے سہل بن عبداللہ کے توشہ کے بارے میں بڑی تحقیق کی، لیکن مجھے معلوم نہیں ہو سکا بالآخر ایک شب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت وہ نماز میں مشغول تھے انھوں نے بہت طویل قیام فرمایا۔ اتنے میں ایک بکری آئی، سہل اس کی آواز سن کر رکوع سجدہ کر کے سلام پھیرا، بعد ازاں اس کا دودھ دوھ کر اسے نوش کیا، اس بکری سے فارسی میں بات کی۔ یہی ان کا توشہ تھا۔

۱۵۰۹۴- محمد بن حسین، ابونسیر عبداللہ بن علی، احمد بن عطاء، محمد بن حسن کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

اعمال صالحہ تو نیک وفاجر سب کرتے ہیں۔ لیکن گناہوں سے صرف صدیق ہی اجتناب کرتا ہے۔ سہل کا قول ہے:

لوگوں کی عیوب تلاش کرنے والا انسان غافل ہے۔

۱۵۰۹۵- محمد بن حسین، ابوفارسی، عباس بن عصام کے سلسلہ سند سے سہل بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

منجانب اللہ آزمائش دو قسم پر ہے۔ (۱) رحمت، (۲) عقوبت۔ تدبیر کے بجائے انسان کا فقر اللہ کے سامنے پیش کرنے پر آمادہ کرنے والی آزمائش رحمت اور تدبیر کے حوالہ کرنے والی آزمائش عقوبت ہے۔

۱۵۰۹۶- یوسف بن عمر بن مرور ابوفتح قواس، عبیداللہ ابوقاسم صغانی، ابن واصل سہل بن عبداللہ تستری، محمد بن سواد، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلہ سند سے انس کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام کے ساتھ غزوۃ میں انصاری خواتین بھی شریک ہوتی تھیں جو پانی پلانے اور مریضوں کی دوادارو کا کام کرتی تھیں۔

۱۵۰۹۷- محمد بن علی ابویعلیٰ قطن بن بشیر، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلہ سند سے انس کا قول مروی ہے:

ایک بار آپ علیہ السلام کے ساتھ غزوۃ میں ام سلیم شریک ہوئیں، ان کے ساتھ لوگوں کو پانی پلانے اور مریضوں کا خیال رکھنے کیلئے چند خواتین تھیں۔

(۵۴۵) سہل بن عبداللہ بن عبداللہ الفرحان

۱۵۰۹۸- محمد بن مظفر، ابوعلی محمد بن ضحاک بن عمرو، سہل بن عبداللہ زاہد، سلیمان بن عبدالرحمٰن، محمد بن عبدالرحمٰن قشیری، عبدالملک بن ابی ---

سلیمان، عطیہ، ۔۔۔ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے علیؓ کی طرف سے پانچ فائدے میسر ہیں وہ میرے پردہ دار ہیں، میرا قرضہ چکاتے ہیں، میرے طویل قیام میں میرا تکیہ ہیں (سفر میں جانے کے بعد پیچھے سے میرے نائب ہیں یا میں انکی ٹیک لگا کر بیٹھتا ہوں یا سوتا ہوں) حوض کوثر پر میرے مددگار ہوں گے مجھے ان کے ایمان کے بعد کفر اختیار کرنے کا اندیشہ نہیں اور پاکدامنی کے بعد زناء میں مبتلا ہونے کا بھی ڈر نہیں ہے[1]

ابن المظفر نے اس روایت کو یوں ہی بیان کیا ہے اور فرمایا کہ سہل زاہد وہ مشہور سہل تستری بزرگ ہیں۔ مؤلف کہتے ہیں میں نے پوچھا ہمارے علاقے میں ایک بزرگ سہل بن عبداللہ ابوطاہر گزرے ہیں کیا وہ تو نہیں؟ فرمایا نہیں وہ سہل تستری ہی ہیں۔

۱۵۰۹۹- ابوجعفر احمد بن ابراہیم بن یوسف ابوطاہر سہل بن عبداللہ، ابوایوب سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی، ولید بن مسلم عفیر بن معدان، ابوکامل، سلیم بن عامر کے سلسلۂ سند سے ابوامامہ کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے:

انسان اللہ کو پکارنے کے وقت اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ لہٰذا مصیبت زدہ انسان کو مؤذن کی آذان کا جواب دے، پھر آذان کے بعد دعا پڑھے۔ بعد ازاں اللہ سے اپنی ضرورت کا سوال کرے[2]

۱۵۱۰۰- احمد بن ابراہیم، سہل بن عبداللہ، ہشام بن عمار بقیۃ بن ورید، یوسف بن کثیر نوح بن زکوان کے سلسلۂ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ہے:

خواہش کے مطابق کھانا اسراف میں شامل ہے[3]

۱۵۱۰۱- احمد بن ابراہیم، سہل بن عبداللہ محمد بن ابی السری۔ بقیۃ ابن لھیعہ دراج، ابن ابی، اسحٰ، ابوہیثم کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خدری کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: قیامت کے روز منجانب اللہ مساجد کے آباد کرنے والوں کے لئے اعلان ہوگا کہ یہ میرے پڑوسی ہیں۔

(۵۴۶) احمد بن مسروق

۱۵۱۰۲- محمد بن حسین بن موسیٰ، عبداللہ بن محمد بن رازی کے سلسلۂ سند سے ابوعباس بن مسروق کا قول مروی ہے:

تدبیر پر اعتماد نہ کرنے والا عیش وعشرت کی زندگی گزارتا ہے۔

۱۵۱۰۳- محمد بن حسین ابوسعید بن عطاء کا قول مروی ہے:

جنید کو ابدال کی ایک جماعت نے خواب میں بتایا کہ اس وقت بغداد میں مسروق اولیاء اللہ میں سے ہیں۔

۱۵۱۰۴- جعفر بن محمد بن خلدی کے سلسلۂ سند سے حسین یحیٰ فقیر علی کا قول مروی ہے:

ابن مسروق سے توکل کے بابت سوال کیا گیا فرمایا مخلوق کے بجائے خالق پر اعتماد کرنا توکل ہے۔

۱۔ الضعفاء للعقیلی ۲/۲۲. والعلل المتناھیۃ ۱/۲۴۳. وكشف الخفا ۲/۲۶۲. وتنزيه الشريعة ۱/۴۰۱. وميزان الاعتدال ۹ ۲۰۴. ولسان الميزان ۲/۱۶۱.

۲۔ المستدرک ۱/۵۴۷. وعمل اليوم والليلة لابن السني ۹۶. وشرح السنة ۲/۲۹۱. وكنز العمال ۳۳۴۲، ۲۰۹۲۰.

۳۔ سنن ابن ماجة ۳۳۵۲. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۴۹۹. والأدب المفرد ۸۵۸. وكشف الخفا ۱/۲۹۸، ۲/۲۰۸. والفوائد المجموعة ۱۸۲. وتنزيه الشريعة ۲/۲۵۶. واللآلي المصنوعة ۲/۱۳۳. وميزان الاعتدال ۹۱۳۴. والاحاديث الضعيفة ۲۴۱.

۱۵۱۰۵- مسروق سے تصوف کے بارے میں سوال کیا گیا فرمایا اس کی حقیقت تک پہنچنے کیلئے بڑے مجاہدے کرنے پڑتے ہیں۔

۱۵۱۰۶-جعفر بن محمد، محمد بن حسین، ابوبکر رازی کے سلسلۂ سند سے جعفر کا قول مروی ہے:

میرے سوال پر مسروق نے فرمایا عقل کی وجہ سے خطاء سے اجتناب نہ کرنے والا انسان عقل کی وجہ سے ہلاک ہوتا ہے۔

۱۵۱۰۷-جعفر، محمد ابراہیم کے سلسلۂ سند سے مسروق کا قول مروی ہے:

غیر حق سے حاصل ہونے والا سرور تفکرات میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔ نیز اللہ سے انیست کا عدم تعلق وحشت کا سبب بنتا ہے

۱۵۱۰۸- جعفر، محمد بن حسین، ابوبکر رازی کے سلسلۂ سند سے مسروق کا قول مروی ہے:

معرفت کا ت تکفر، غفلت کا درخت جہل، توبہ کا درخت ندامت اور محبت کا درخت انفاق وایثار کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے۔ بلاعزم مصمم معرفت کا طالب جاہل ہے۔

۱۵۱۰۹- ابواسحاق بن حمزہ، ابوعباس احمد بن محمد بن مسروق صوفی، عبدالاعلیٰ، حماد بن سلمۃ، عطاء خراسانی، سعید بن مسیب، ایوب بن سیرین عمران بن حصین، حسین کے سلسلۂ سند سے عمر کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے اپنا کل مال چھ غلام آزاد کر دیئے؟ آپ نے دو کو آزاد کر دیا اور چار کی رقیت برقرار رکھی۔

۱۵۱۱۰-ابومخلد بن جعفر، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن بکار، حفص بن سلیمان، علقمہ بن مرثد، ابوعبدالرحمٰن سلمی کے سلسلۂ سند سے حضرت عثمان کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی اللہ تعالیٰ انسان کے باطن کی حقیقت بالآخر ظاہر فرمادیتے ہیں۔[1]

۱۵۱۱۲-. مخلد بن جعفر، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن بکار، قیس بن ربیع، اعمش، شقیق کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:

مسلمان کا گالی گلوچ کرنا فسق اور قتال کرنا کفر ہے۔

۱۵۱۱۳- حبیب بن حسن، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن حسان سمی، عبداللہ ابوعثمان حمصی، اوزاعی، عبیدۃ بن لبابہ کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ہے: اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے فائدہ کے لئے چند بندوں کو خاص کر کیا انکو مخصوص انعامات سے نوازا ہے، ان نعمتوں سے لوگوں کو نفع پہنچاتے کے وقت تک وہ نفیس ان کے پاس رہتی ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان سے سلب کر کے دوسروں کے حوالہ کر دیتا ہے۔[2]

۱۵۱۱۴- حبیب بن حسن، احمد بن محمد بن مسروق، شیبان بن فروخ، محمد بن زیاد، میمون بن مہران کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے:

قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب شاتم انبیاء، پھر شاتم صحابہؓ، اسکے بعد شاتم مسلمین کو ہوگا۔

۱۵۱۱۵-حبیب بن حسن، محمد بن احمد بن مسروق، یعقوب بن اسحاق، احمد بن عبیداللہ عزانی، محمد بن سماک، عائذ، عطاء کے سلسلۂ سند سے

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/ ۳۸۵. ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۶۵. والأولیاء لابن أبی الدنیا ۳

۲۔ الدر المنثور ۱/ ۷۹. ومشکاۃ المصابیح ۵۳۳۶. وکنز العمال ۵۲۸۸.

حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

فرمان رسولؐ ہے: عاق سے کہا جاتا ہے تم جو بھی عمل خیر کرو لیکن میں تمہاری مغفرت نہیں کرونگا۔ اور نیک سے کہا جاتا ہے۔ تم جو چاہو عمل کرو، میں تمہاری مغفرت کرونگا۔

۱۵۱۱۶- حبیب بن حسن، ابوعباس بن مسروق، خالد بن عبدالصمد، عبدالملک بن قریب اصمعی قاسم بن سلام رشید، مھدی، ابیہ، محمد بن علی ابیہ کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام کو زبیر کے بخل کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا اے ابن عوام مجھے اللہ نے تمہاری طرف اور ہر خاص وہ عام کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے۔ اللہ نے تمہیں بخل سے منع کیا ہے۔ کیونکہ ایک آسمان میں ایک دروازہ کھلا ہوا ہے۔ جس سے ہر شخص کا رزق اس کے خرچ یا اس کے صدقہ اور نیت کے مطابق اترتا ہے، اس کے بعد سے ابن عوام بہت زیادہ خرچ کیا کرتے تھے۔

(۵۴۷) محمد بن منصور[۱]

۱۵۱۱۷- زید بن علی مغربی، حسین بن مصعب کے سلسلۂ سند سے محمد بن منصور طوسی کا قول مروی ہے:

میں نے آپ علیہ السلام سے خواب میں وصیت کی درخواست کی تو آپؐ نے فرمایا یقین کو لازم پکڑو۔

۱۵۱۱۸- عبداللہ بن محمد، محمد بن عباس، محمد بن منصور بن طوسی حسن بن ربیع، ابواسحاق فزاری کے سلسلۂ سند سے فضیل بن عیاض کا قول مروی ہے:

پانچ چیزیں قابل سعادت ہیں؛

(۱) قلبی یقین، (۲) تقویٰ، (۳) زُہد، (۴) حیاء، (۵) علم۔

۱۵۱۱۹- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابوحسین بن فارسی، حسن بن علویہ کے سلسلۂ سند سے محمد بن منصور کا قول مروی ہے:

چھ چیزیں جہالت کی علامت ہیں؛

(۱) بے موقع غصہ کرنا، (۲) بلاضرورت بات کرنا، (۳) بلاضرورت نصیحت کرنا (۴) راز فاش کرنا (۵) ہر شخص پر اعتماد کرنا، (۶) دوست اور دشمن میں فرق نہ کرنا۔

۱۵۱۲۰- محمد بن حسین، ابوحسن کے سلسلۂ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

مؤمن کی چار نشانیاں ہیں۔ (۱) اس کا کلام ذکر الٰہی سے خالی نہیں ہوتا، (۲) اس کا سکوت تفکر سے عاری نہیں ہوتا، (۳) اس کا دیکھنا برائے عبرت ہوتا ہے، (۴) اس کا علم برائے نیکی ہوتا ہے۔

۱۵۱۲۱- محمد بن منصور کا قول ہے:

مؤمن کو کلی طور پر اللہ سے تعلق قائم کرنے اور اللہ کو اللہ کے ماسوی پر ترجیح دینے کے بعد ہی یقین کامل حاصل ہوتا ہے۔

۱۵۱۲۲- احمد بن ابی عمران ہروی، منصور بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے حسین بن عبدالرحمٰن کا قول ہے:

محمد بن منصور نے مجھے درج ذیل اشعار سنائے۔

(۱) طالب دنیا طویل زمانہ تک پریشان رہتا ہے، (۲) وہ دنیا میں ذلیل وفقیر بن کر رہتا ہے۔ (۳) اس کا حرص کبھی ختم نہیں ہوتا اور ذی حرص انسان قانع نہیں بن سکتا۔

۱۔ تاریخ بغداد، ۳، ۲۴۷۔

۱۵۱۲۳- سلیمان بن احمد، محمد بن عباس بن ایوب، محمد بن منصور طوسی صالح بن اسحاق جہبذی، یحیٰ بن معین، معروف بن واصل، یعقوب بن ابی نباتہ، عبدالرحمٰن اغر کے سلسلۂ سند سے انس کا قول مروی ہے کہ:

فرمان نبوی ہے:

مشرکین دوزخی مسلمانوں سے اسلام کے باوجود دوزخی ہونے کی وجہ پوچھیں گے، دربارحمت جوش میں آئیگا۔ جسکی وجہ سے ان کو دوزخ سے نکال کر نہر حیاۃ میں غسل دیکر پاک صاف کر کے جنت میں داخل کر دیا جائیگا۔ ایک شخص نے حضرت انس سے پوچھا کہ کیا واقعی تم نے یہ بات آپؐ سے سنی ہے؟ انس نے فرمایا میں نے آپ علیہ السلام (کا یہ قول کہ مجھ پر قصداً افتراء باندھنے والا دوزخی ہے) سنا ہے۔ اس کے بعد فرمایا میں نے واقعۃً آپؐ سے اس کا سماع کیا ہے۔[1]

۱۵۱۲۴- سلیمان نے بن احمد، محمد بن عباس، محمد بن منصور طوسی، یحیٰ بن اسحاق یحیٰ، ابراہیم بن سعد، ابیہ، سعد بن ابراہیم، ابیہ ابراہیم، ابو سلمہ کے سلسلۂ سند سے ام حبیبہ کا قول مروی ہے:

ایک بار آپ میرے ہاں تشریف لائے، آپؐ نے فرمایا ہائے شر کی وجہ سے عنقریب عرب ہلاک ہو جائینگے۔ یاجوج و ماجوج کی بندش کھل جائے گی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صالحین کی موجودگی میں ہم ہلاک ہو جائینگے؟ آپؐ نے فرمایا خباثت کے عام ہونے کے وقت سب زیر گرفت آ جاتے ہیں۔

۱۵۱۲۵- سلیمان بن احمد، احمد بن زہیر کستری، محمد بن منصور طوسی، علی بن ثابت، فضیل بن صدقہ، سعید بن مسروق، مسیب بن رافع کے سلسلۂ سند سے ابو ایوب انصاری کا قول مروی ہے:

میں نے آپ علیہ السلام سے زوال کے وقت پڑھی جانے والی چار رکعت کے بابت سوال کیا؟ آپؐ نے فرمایا زوال کے وقت سے ظہر کی ادائیگی تک آسمان کی دروازے کھلے رہتے ہیں، اس لئے میں نیکی آگے بھیجنے کیلئے اس وقت چار رکعت پڑھتا ہوں۔[1]

۱۵۱۲۶- سلیمان بن احمد، محمد بن عباس، محمد بن منصور طوسی، یونس بن محمد مؤدب، حماد بن زید، سعید ثوری، زید بن اسلم، عبدالرحمٰن بن وعلہ کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے:

دباغت کے بعد کھال پاک ہو جاتی ہے۔[2]

۱۵۱۲۷- سلیمان بن احمد، احمد بن زہیر، محمد بن منصور طوسی، ھاشم بن قاسم، محمد بن طلحہ، زبید، جامع بن ابی راشد ام بشر کے سلسلۂ سند سے حضرت ام سلمہ کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: زمین پر برائی کے بعد اہل زمین پر اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ ان میں صالحین موجود ہوں، آپ نے فرمایا ہاں اللہ کا عذاب سب پر آتا ہے، پھر صالحین رحمت الٰہی کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔[3]

۱۵۱۲۸- سلیمان بن احمد، احمد بن زہیر، محمد بن منصور بن طوسی، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابی، محمد بن اسحاق، محمد بن مسلم زہری، ھشام بن عروۃ، عروۃ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

حضرت بریرۃ ایک شخص کی باندی تھی اس نے ان کو آزاد کر دیا، آزادی کے بعد آپ علیہ السلام نے ان کو خیار عتق دیا۔

۱۔ سنن الترمذی ۴۷۸. ومسند الامام أحمد ۳/ ۴۱۱. ومسند الفردوس ۶۹۵۴.

۲۔ سنن النسائی، کتاب الفرع والعتیرۃ باب ۴. وسنن الترمذی ۱۷۲۸. وسنن ابن ماجۃ ۳۶۰۹. ومسند الامام أحمد ۱/ ۲۱۹، ۲۷۰، ۳۴۳، وسنن الدارمی ۲/ ۸۵. والسنن الکبری للبیہقی ۱/ ۱۶. ومسند أبی عوانہ ۱/ ۲۱۲.

۳۔ مسند الامام أحمد ۶/ ۴۱، ومجمع الزوائد ۷/ ۲۶۸. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۵/ ۴۳، وفتح الباری ۱۳/ ۶۰.

۱۵۱۲۹- ابو محمد بن حیان، محمد بن حسن بن صوفی، محمد بن منصور طوسی، حمزۃ بن زیاد طوسی، ثوبان ابو حامد، حمزۃ، بقیۃ، خالد بن معدان کے سلسلۂ سند سے ابوامامہ کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے:

میں اپنی امت کے بروں کے لئے اچھا ہوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنی امت کے نیکوں کے لئے کیسے ہیں؟ فرمایا نیک تو نیکی اور بد میری شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے۔[1]

۱۵۱۳۰- ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، محمد بن ہارون حضرمی، محمد بن منصور طوسی، ابو جواب، عمار بن رزیق، قطن قاسم بن ابی بزۃ، عطاء خراسانی عمران کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان رسولؐ ہے: لاالٰہ الا اللہ واللہ اکبر وسبحان اللہ والحمدللہ کے پڑھنے والے کو ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ملتی ہیں۔ نیز فرمایا باطل خصومت کا معاون اللہ کے غضب کا مستحق ہوتا ہے۔ حدود اللہ میں سفارشی اللہ کا مخالف ہے۔ مسلمان مرد وعورت پر تہمت لگانے والا روز قیامت اللہ کی گرفت سے محفوظ نہیں رہ سکے گا۔

۱۵۱۳۱- محمد بن احمد، محمد بن ہارون، محمد بن منصور، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابی، ابن اسحاق، یحیٰی بن سعید، قاسم کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام نے کسی اہلیہ کو طلاق نہیں دی۔

۵۴۸۔ ابوتراب[2]

۱۵۱۳۲- ابوعبداللہ احمد بن اسحاق، ابوبکر احمد بن ابی عاصم، ابوتراب، حاتم اصم کے سلسلۂ سند سے شقیق کا قول مروی ہے:

اے انسان لوگوں سے احتیاط کے ساتھ رہ۔

۱۵۱۳۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب زاہد کے سلسلۂ سند سے حاتم اصم کا قول مروی ہے:

زاہد کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں؛

(۱) معرفت کے ساتھ سفر کرنا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نزول مصیبت کے وقت قلب سے یقین کرنا کہ اللہ اس مصیبت کو دیکھ رہا ہے، اس پر ثواب کی امید رکھ کر صبر کرنا، (۲) توکل کے ساتھ استقامت اختیار کرنا، (۳) تقدیر پر راضی ہونا۔

۱۵۱۳۴- ابوعبداللہ بن جلاء کا قول مروی ہے:

میں نے پانچ صد مشائخ سے ملاقات کی ان میں چار بے مثال تھے۔ ان میں سے ابوتراب سب سے افضل تھے۔

۱۵۱۳۵- ابومحمد حیان، ابوبکر ابن ابی عاصم، عسکر بن حسین سائح کا قول مروی ہے:

ابراہیم بن ادہم نے شدید گرمی میں موٹا جبہ پہن کر فرمایا بادشاہوں نے طلب راحت کے لئے غلط راہ اختیار کی۔

۱۵۱۳۶- ابوقاسم عبدالسلام بن محمد بغدادی کا قول ہے:

ایک شخص نے ابوتراب سے سوال کیا کہ آپ کو کوئی حاجت پیش ہے؟ فرمایا اللہ سے بے تعلقی کے وقت میں تم سے حاجت

۱۔ المعجم الكبير للطبراني ١١٥/٨. والكنى للدولابي ١٣٢/١. والكامل لابن عدى ٦٥٨/٢. ومجمع الزوائد ٣٧٧/١٠. وكنز العمال ٣٩١١١، ٣٩١٨٠، ٣٩٧٥٥.

۲۔ تاريخ بغداد ٣١٥/١٢.

پیش کرونگا۔ فرمایا خوف الٰہی نے صادقین میں توکل پیدا کر دیا۔ نیز فرمایا اپنے ہم مثل سے استغناء اختیار کرنا حقیقی غنیٰ ہے۔ اور اپنے ہم مثل کی طرف محتاج ہونا اصل فقر ہے:

۱۵۱۳۷- احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو بن ابی عاصم، ابوتراب، کے سلسلۂ سند سے حاتم کا قول مروی ہے:

چار شادیوں سے (۹) اولاد ہونے کے باوجود کبھی مجھے معاش کا خیال نہیں آیا۔

۱۵۱۳۸- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب عسکر بن حصین کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے حاتم اصم سے زہد کے درجات کے بابت سوال کیا تو فرمایا اعتماد باللہ اس کا اول صبر درمیانی اور اخلاص آخری درجہ ہے۔

۱۵۱۳۹- احمد بن اسحاق، محمد بن عبداللہ بن مصعب، ابوتراب عسکر بن حصین، محمد بن نمیر، محمد بن ثابت، شریک بن عبداللہ، اعمش، ابوسفیان کے سلسلۂ سند سے جابر کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: اے لوگو! اپنے مریضوں کے اکل وشرب کو ناپسند مت کرو، کیونکہ اللہ ان کے طعام وشراب کا بندوبست کرتا ہے۔

۱۵۱۴۰- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب، نعیم بن حماد مصری ومعاذ بن اسد، فضل بن موسیٰ سیانی حسین بن واقد، ایوب سختیانی، نافع کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

ایک روز آپؐ کی خواہش پر ایک شخص نے دودھ وگھی کا ثرید آپ کی خدمت میں پیش کیا، لیکن آپؐ نے اسے تناول نہیں فرمایا

۱۵۱۴۱- محمد بن اسماعیل بن عباس وراق، عبدالصمد بن علی بن مکرم، احمد بن سلیمان بن مبارک، ابوتراب زاہد بلخی، واصل بن ابراہیم، ابوحمزۃ، رقیہ سلمہ بن کھیل کے سلسلۂ سند سے جندب بن سفیان کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: اے لوگو! اللہ تمہاری ہر بات کو سنتا اور دیکھتا ہے۔

۱۵۱۴۲- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب، احمد بن نصیر، عبدالمنعم بن ادریس، ابیہ کے سلسلۂ سند سے وہب بن منبہ کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضرت موسیٰ سے فرمایا لوگوں پر خدمت کرو، کیوں کہ حاسد میری نعمت کا دشمن ہوتا ہے۔ اور میں اس سے لاتعلق ہوتا ہوں۔

۱۵۱۴۳- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیساپوری، ابوعبید حازم بن ابی حازم، احمد بن محمد کے سلسلۂ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:

میں نے بچپن حج کیے ہیں۔ آخری حج میں میں نے لوگوں کو ارکان کے لحاظ سے سست پایا، میں نے دعا کی اے اللہ لوگوں میں سے جس کا حج غیر قبول ہے، اس کے حج میں میرا ثواب لکھ دے۔ اس کے بعد مجھے خواب میں ایک شخص نے کہا کہ سب سے بڑے سخی کی موجودگی میں تم سخاوت کرتے ہو؟ میرے جلال کی قسم وقوف عرفہ کرنے والے کی مغفرت کر دیتا ہوں۔ بیدار ہونے کے بعد میں نے یحییٰ بن معاذ رازی کو اپنا خواب سنایا۔ انہوں نے میرے خواب کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا اس کے بعد تم صرف چالیس روز زندہ رہوگے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۵۴۹۔ ابواسحٰق الاجری

۱۵۱۴۴- جعفر بن محمد خلدی، ابوعمر عثمانی، ابوعباس بن مسروق، ابومحمد حریری، ابومحمد معاذلی کے سلسلۂ سند سے آجری کا قول مروی ہے:

ایک یہودی میرے پاس آیا اور اس نے اپنے قرض کی واپسی کا مجھ سے مطالبہ کیا، پھر اس نے مجھ سے حقانیت اسلام پر دلیل کا مطالبہ کیا میں نے اپنی اور اس کی چادر آگ میں ڈال دی کچھ دیر کے بعد ان کو نکالا تو میری چادر صحیح سالم اور اس کی جل چکی تھی، یہودی اسی وقت اسلام لے آیا۔

۱۵۱۴۵-جعفر بن محمد، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے عبدون زجاج کا قول مروی ہے:
ایک بار آجری نے مجھ سے کہا ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہو۔

۵۵۰-القاسم الجریری

اہل عراق کے عارفین اولیاء میں سے قاسم الجریری بھی ہیں جنہوں نے دنیاوی زندگی تمام اسباب دنیا سے الگ تھلگ گزاری، عبداللہ بن مسلم سے مروی ہے کہ بشر بن حارث قاسم الجریری کی عیادت کرنے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہیں سر کے نیچے اینٹ رکھے اور ایک پرانی چادر اوڑھے ہوئے پایا جب وہ ان کے ہاں سے واپس ہوئے تو ان کے پڑوسیوں نے کہا: ہم نے تیس سال گزار دیئے مگر کسی ضرورت کا کبھی سوال نہیں کیا۔

۵۵۱-ابویعقوب الزیات

۱۵۱۴۶-جعفر بن ابوطاہر محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:
ہم چند افراد کی ایک جماعت نے ابویعقوب زیات کے دروازہ پر دستک دی۔ انہوں نے فرمایا تم اللہ کے دروازہ کو چھوڑ کر میرے پاس کیوں آئے ہو، ہم نے کہا ہم تعلق مع اللہ کی خاطر آپکی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے۔ اسکے بعد انہوں نے ہمیں اندر بلالیا، علیک سلیک کے بعد میں نے ان سے توکل کے بابت سوال کیا جس کا انہوں نے تسلی بخش جواب دیا۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ کسی ذی علم صفات حق کے حامل انسان کے پاس لوگوں کا جمع ہونا کیسا ہے؟ فرمایا اگر اس کے مصداق تم ہی ہو تو فبہا ورنہ درست نہیں ایک بار ابویعقوب نے اپنے ایک مرید سے حفظ قرآن کے بابت سوال کیا، اس نے اسکی طرف سے نفی کی صورت میں جواب ملنے پر ابویعقوب نے فرمایا غیر حافظ انسان غیر خوشبودار لیموں کے مانند ہے اس کے بعد افسوس کرتے ہوئے فرمایا غیر حافظ کس کے ذریعہ اللہ سے مناجات کرتا ہے۔ کیونکہ عارفین تو قرآن کے ذریعہ اللہ سے مناجات کرتے ہیں۔

۵۵۲-ابوجعفر بن الکوفی

۱۵۱۴۷- ابوحسن بن مقسم کا قول ہے: ابوجعفر اپنے زمانہ میں بزرگی میں سب سے فائق تھے۔ بغداد کے اکثر عابدوں نے اداب اور اخلاق حمیدہ کے حاصل کرنے میں ان پر سے تلمذ حاصل کیا ہے۔

۱۵۱۴۸-جعفر بن محمد بن نصیر کا قول ہے:
ایک روز جنید نے ایک خطیر رقم ابوجعفر کی خدمت میں پیش کی جسے ابوجعفر نے قبول نہیں کیا، جنید نے کہا اس کے قبول کرنے میں ایک مسلمان کی دل جوئی ہوگی تب جا کر انہوں نے اسے قبول کیا پھر جنید سے سوال کیا غیر عامل عالم کا علم کے بابت گفتگو کرنا کیسا ہے فرمایا صرف تمہارے لئے درست ہے۔

۱۵۱۴۹-ابوعمرو عثمانی، محمد بن علی بغدادی، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن حسین برجلانی کے سلسلۂ سند سے حکیم بن جعفر کا قول مروی ہے:
عبداللہ بن ابی جعفر زاہد ایک دیہات کے باشندے تھے، ان کی اہلیہ بھی بڑی عابدہ تھی، دونوں ایک ہی کمرہ میں کھجور کی چھال پر قبلہ رخ

بیٹھا کرتے، ہماری ان کے پاس آمدورفت رہتی تھی۔ ایک روز ان کے پاس گئے تو وہ کھجوری جھاگل کے بجائے زمین پر بیٹھے تھے، ہم نے ان سے اسکی وجہ دریافت کی؟ گذشتہ شب میری بیوی جوہرۃ میں مجھے بیدار کر کے یہ حدیث سنائی کہ " زمین انسان سے کہتی ہے اے انسان تو میرے اور اپنے درمیان پردہ حائل کرتا ہے۔ جب کہ کل تو نے میرے ہی بطن میں آنا ہے" ۔ اس کی وجہ سے میں صرف زمین پر بیٹھ گیا۔

۵۵۳۔ ابوہاشم الزاہد[1]

۱۵۱۵۰- محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن مسروق، محمد بن حسین کے سلسلۂ سند سے ابوہاشم کا قول مروی ہے:

اللہ نے مطیعین اور اپنے خاص بندوں کو وحشت زدہ بنایا ہے، اس وجہ سے وہ دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی طرف مشتاق ہوتے ہیں۔

۱۵۱۵۱- محمد بن احمد، ابوعمرو عثمانی، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن حسین برجلانی کے سلسلۂ سند سے حکیم بن جعفر کا قول مروی ہے:

ایک روز ابوہاشم نے شریک قاضی کو یحییٰ بن خالق کے گھر سے نکلتے دیکھ کر فرمایا۔ غیر نافع علم سے اللہ کی پناہ۔

۱۵۱۵۲- محمد بن حسین سعید بن صبیح مؤدب کے سلسلۂ سند سے ابوحاتم کا قول مروی ہے:

سوئی سے پہاڑ کو کریدنا قلب کو کبر سے پاک کرنے سے سہل ہے۔ نیز فرمایا اگر دنیا محلات اور باغات پر اور آخرۃ صرف جھونپڑیوں پر مشتمل ہوتی پھر بھی دوام کی وجہ سے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی جاتی ہے۔

۵۵۴۔ العباس بن ساحق

۱۵۱۵۳- عثمان بن محمد عثمانی، ابوحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، ابوبکر محمد بن عبداللہ رازی کے سلسلۂ سند نے وضاح بن حکیم کا قول مروی ہے:

ایک بار میں نے عباس بن مصاحق کو موٹے لباس میں ملبوس دیکھ کر انسے اس کی وجہ دریافت کی فرمایا اس کی وجہ سے وصل الی اللہ سہل ہے، بلکہ اللہ کے محبین نے، اس سے بھی سخت حالت میں وصول الی اللہ حاصل کیا ہے۔ اس لئے یہ چیز قابل تعجب نہیں ہے اور اللہ کے محبین کو عمدہ لباس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اے ابن حکیم بخدا اولیاء اللہ اطاعت الٰہی کا ذائقہ محسوس کرنے کے بعد دنیا کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے اور وہ دنیا کی فریب دہی سے واقف ہونے کے بعد اس میں طمع نہیں کرتے۔ خدا کی قسم ان کے بستر خشک اور ان کی عمارتیں ویران ہو چکی ہیں۔ انہوں نے ابدان کے ذریعہ محاریب کو آباد کیا اور قلوب کے ذریعہ درجات حاصل کئے۔

۵۵۵ عبیداللہ العمری

۱۵۱۵۴- عمر بن احمد بن شاہین، عمر بن حسن بن علی بن مالک، عبداللہ بن سفیان کے سلسلۂ سند سے عمر بن عبداللہ عمری کا قول مروی ہے:

میں نے عبیداللہ بن عبداللہ کے دروازہ پر درج ذیل اشعار مکتوب دیکھے۔

(۱) اے انسان دنیا کے فانی ہونے کی وجہ سے عمل کر، کیونکہ موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔ (۲) تیرا علم تیرے لئے ذخیرہ آخرت اور تیرا جمع شدہ مال تیرے وارثین کو ملے گا۔

۱۵۱۵۵- عمر بن احمد، محمد بن موسیٰ، محمد بن ہیثم، مثنیٰ بن جامع ابوجعفر حذاء کے سلسلۂ سند سے عمری کا قول مروی ہے:

۱۔ تاریخ بغداد ۱۴/ ۳۹۷۔

اے لوگو دنیا کے بجائے آخرت کو محبوب بناؤ۔

۵۵۶۔علی بن معبد

۱۵۱۵۶- عمر بن احمد، احمد بن مسعود زبیری، ہارون بن کامل کے سلسلۂ سند سے علی بن معبد کا قول مروی ہے:

ایک بار دیوار سے مٹی لے کر میں نے دل میں سوچا کہ اس کی کوئی حقیقت ہے شب کو خواب میں ایک کہنے والا کہہ رہا تھا کہ عنقریب اسکی حقیقت کا تمہیں علم ہو جائیگا۔

(۵۵۷) ایک ولی کامل کے فرامین

عثمان بن عثمانی، محمد زید سائح، جعفر بن محمد بن سہل ابو محمد سامری کے سلسلۂ سند سے ذوالنون مصری کا قول ہے:

ایک بار لکام کے پہاڑوں میں چلنے کے دوران ایک حسین وجمیل وادی سے مجھے آواز سنائی دی۔ جب میں اس کے قریب پہنچا تو وہاں پر ایک بہت بڑے اللہ کے ولی صوفی باصفا فرما رہے تھے: مشتاقین کے قلوب کو طاعت کے باغوں میں چلانے والی اور صاحب بصیرت انسانوں کو فہم عطاء کرنے والی ذات بڑی پاکیزہ ذات ہے۔ میں نے سلام کلام کے بعد ان سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) میں نے آنسو کو فناء کر دیا، (۲) میں نے جسم وقلب کو لقاء الٰہی کے شوق میں لاغر کر دیا۔ (۳) لقاء الٰہی کے شوق میں میری بصارت زائل ہو گئی۔

۵۵۸۔علی بن رزین

۱۵۱۵۷- ابوبکر طوسی دینوری، ابراہیم کے سلسلۂ سند سے عبداللہ مغربی کا قول مروی ہے:

میرے شیخ علی بن رزین چار ماہ میں صرف ایک گھونٹ پانی نوش فرماتے، ایک سو بیس برس عمر پائی ۲۲۵ ہجری میں وفات پائی۔

۱۵۱۵۸- ابراہیم بن شیبان کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ مغربی کا قول مروی ہے:

اللہ کے مخصوص بندوں کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) ان کے صدور کو اعتراض سے محفوظ رکھنے کی وجہ سے ان پر منجانب اللہ کوئی آزمائش نہیں آئی (۲) ان کے قلوب کو پاکیزہ رکھنے کیلئے ان کو معاصی سے محفوظ رکھا گیا، (۳) ان پر بڑے مصائب آئے لیکن ان کے ایمان میں کوئی تزلزل نہیں آیا۔ نیز ابوعبداللہ درج ذیل اشعار پڑھا کرتے تھے۔ اے وصال کو گناہ شمار کرنے والے اگر میرا تجھ سے محبت کرنا گناہ ہے۔ تو ایسا گناہ میں بار بار کرونگا۔

(۵۵۹) عمرو النیسابوری[۱]

۱۵۱۵۹- ابوعمر بن حمدان، ابی، کے سلسلۂ سند سے ابوحفص کا قول مروی ہے:

بخار کے موت کی نشانی ہونے کی طرح گناہ کفر کی علامت ہے۔ ذکر کے وقت ابوحفص کے حالت غیر ہو جاتی تھی۔

۱۵۱۶۰- ابوبکر بن حمران کا قول مروی ہے:

ابوحفص لوہار تھے، بعد میں سب کچھ سے کنارہ کش ہو گئے تھے۔

۱۵۱۶۱- ابوعمرو بن حمدان، ابی کے سلسلۂ سند سے ابوحفص کا قول مروی ہے:

۱۔ تاریخ بغداد ۱۲۔۲۲۰

میں نے عمل چھوڑا اسکی طرف واپس لوٹ گیا لیکن عمل مجھے چھوڑنے کے بعد میری طرف نہیں لوٹا۔

۱۵۱۶۲- محمد بن حسین، ابی، ابوعلی ثقفی کا قول ہے۔ ابوحفص فرمایا کرتے تھے کتاب وسنت کے تارک کو انسانوں میں شمار مت کرو۔

۱۵۱۶۳- محمد بن حسین، بن موسیٰ کے سلسلۂ سند سے عبدالرحمٰن کا قول مروی ہے:

ایک بار بغداد کے مشائخ نے ابوحفص سے فتوۃ کے بابت سوال کیا۔ ابوحسن نے کہا تم خود ہی اسکا جواب دو، جنید نے کہا ترک نسبت کا نام فتوۃ ہے۔ ابوحفص نے ان کے جواب کی تحسین کرتے ہوئے فرمایا میرے نزدیک اداانصاف کا نام فتوۃ ہے۔ نیز ابوحفص کا قول ہے: کسی کے ساتھ حتیٰ کہ اپنے ساتھ بھی بخل نہ کرنا۔ دنیا کی اہانت ہے۔

۱۵۱۶۴- محمد بن حسین، ابواحمد بن عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابوحفص کا قول مروی ہے:

دنیا کو محتاج کے حوالہ کرنے اور اللہ کی طرف متوجہ ہونے کا نام کرم ہے، نیز فرمایا ظاہر کا اچھا ہونا باطن کے اچھے ہونے کی علامت ہے، جیسا کہ حدیث نبوی ہے: اگر انسان کا دل تواضع اختیار کرلے تمام اعضاء متواضع بن جاتے ہیں۔[1]

۱۵۱۶۵- ابوحفص سے صحیح انسان کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا عہد الٰہی کا پورا کرنے والے۔

(۵۶۰) حمدون بن احمد

۱۵۱۶۶- عبداللہ بن احمد بن فضالہ کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن محمد بن منازل کا قول مروی ہے:

حمدون بن احمد سے سوال کیا گیا کہ سلف کے کلام کے مفید ہونے کی کیا وجہ ہے۔ فرمایا اسلام کی عزت، لوگوں کی نجاۃ اور رضاء الٰہی کیلئے کلام کرنے کی وجہ سے، لیکن ہمارا کلام عزت نفس طلب دنیا کیلئے ہوتا ہے، اسی وجہ سے وہ غیر النفع ہے۔ عبداللہ کا قول ہے: ایک روز حمدون نے سائل سے فرمایا تمہارا سوال تواضع اور عاجزی کے بجائے قوت نفس پر مبنی ہے۔ اور میرے نزدیک فرعون سے اپنے کو بہتر سمجھنے والا متکبر ہے۔ ایک روز عبداللہ بن مناظر نے ان سے وصیت کی درخواست کی، فرمایا دنیا میں غصہ مت کر۔ نیز فرمایا طلب قوت کی عدم فکر کی صورت میں صبح کرنے والا امن میں رہتا ہے۔ فرمایا تعب کے بغیر بقدر کفایت روزی کی فکر کرنا فضولیات سے نہیں ہے۔

۱۵۱۰۷- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن احمد تمیمی کے سلسلۂ سند سے احمد بن حمدون کا قول مروی ہے:

اللہ کو متہم کرنے والا انسان ہی مصیبت پر جزع فزع کرتا ہے۔ نیز فرمایا دنیا کا تعریف کنندہ اور اس سے تزین حاصل کرنے والا اسب سے حقیر انسان ہے۔

۱۵۱۶۷- محمد بن حسین، محمد بن احمد فراء، عبداللہ بن منازل کا قول ہے:

حمدون سے علماء کے بارے میں سوال کیا گیا۔ فرمایا رائے کے بجائے علم پر عمل کرنے والے، سلف کی اتباع کرنے والے، کتاب اللہ اور سنت رسول کی اتباع کرنے والے، تقویٰ اختیار کرنے والے اور خوف خدا رکھنے والے حقیقت میں علماء ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک شخص کے گستاخی کرنے پر حمدون نے اسے کچھ نہیں کہا۔ اور فرمایا ایک بار اسحاق حنظلی نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ نیز فرمایا جبتک تم خادم طلب نہ کرو اس وقت تک تم بندے ہو، نیز فرمایا حضرت یوسفؑ کی پیدائش میں بے شمار نشانیاں ہیں اور خود ان کی ذات میں بھی نشانی ہے کیوں کہ انہوں نے نفس کے مکر کو پہچان لیا تھا۔

۱۵۱۶۸- ابومحمد عبداللہ بن محمد بن فضلویہ نیساپوری عبداللہ بن محمد بن منازل، حمدون بن احمد قصار، ابراہیم زراع، ابن نمیر، اعمش، سعید بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابوبرزۃ کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: قیامت کے روز چار سوال سے قبل اپنی جگہ سے ہلنے نہیں دیا جائیگا۔

---

[1] السنن الکبری للبیھقی ۲/۲۸۹، واتحاف السادۃ المتقین ۳/۲۳. وتفسیر القرطبی ۱۲/۱۰۳. وتخریج الاحیاء ۱/۱۵۰. وفتح الباری ۲/۲۲۵. والدر المنثور ۵/۴. والاحادیث الضعیفۃ ۱۱۰.

(۱) عمر کہاں خرچ کی، (۲) جان کہاں لگائی، (۳) مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ (۴) علم پر کس قدر عمل کیا۔

(۵۶۱) محمد بن الفضل

۱۵۱۶۹- ابوبکر محمد بن عبداللہ رازی کے سلسلۂ سند سے محمد بن فضل کا قول مروی ہے:

اللہ نیک و بدسب سے حسن سلوک کرنیوالا ہے۔ نیز چار چیزیں زوال اسلام کا سبب ہیں۔

(۱) علم پر عمل نہ کرنا، (۲) غیر معلوم پر عمل کرنا، (۳) غیر معلوم کا علم حاصل نہ کرنا، (۴) لوگوں کو تحصیل علم سے منع کرنا۔ نیز فرمایا دنیا انسان کا بطن ہے لہٰذا اس سے زہد بقدر انسان کو زھد فی الدنیا حاصل ہوگا۔ نیز فرمایا انسان آثار انبیاء کی وجہ سے جنگلات کو قطع کر کے بیت اللہ تک پہنچتا ہے۔ لیکن آثار کی موالی ہونے کی وجہ سے خواہشات کو قطع کر کے قلب تک کیوں نہیں پہنچتا۔

۱۵۱۷۰- محمد بن حسین، کے سلسلۂ سند سے محمد بن فضل کا قول مروی ہے:

اے انسان نفس کو قابو میں رکھ کیونکہ نفس پر قابو پانے والا عزیز اور قابو نہ پانے والا ذلیل ہوتا ہے۔ محمد بن فضل کا قول ہے:

چھ باتیں جہل کی علامت ہیں؛

(۱) بلاوجہ غصہ کرنا، (۲) بلاضرورت کلام کرنا، (۳) بلاطلب وعظ و نصیحت کرنا، (۴) راز افشا کرنا، (۵) ہر شخص پر اعتماد کرنا، (۶) دوست و دشمن میں تمیز نہ کرنا۔

۱۵۱۷۱- محمد بن حسین علی بن قاسم خطابی، ابوعبداللہ محمد فضل زاہد، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، سعید بن ابی سعید مقبری، ابیہ کے سلسلۂ سند سے ابوہریرۃ کا قول مروی ہے: فرمان نبویؐ ہے:[1]

تمام انبیاء کو اللہ تعالیٰ نے نشانیاں عطا فرمائیں جس پر انسان ایمان لائے اور جو کچھ مجھ پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی ہے پس میں امید کرتا ہوں قیامت کے دن سب سے زیادہ میری اتباع کرنے والے ہوں گے۔

(۵۶۲)۔ محمد بن علی الترمذی

۱۵۱۷۲- ابوعمر عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن محمد عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ محمد بن علی ترمذی کا قول مروی ہے:

معرفت کا نور قلب میں ہوتا ہے اور اسکی روشنی قلب کی آنکھوں میں صدر میں ہوتی ہے۔ ذکر الٰہی کی مطابق قلب نرم ہوتا ہے اور شہوات ولذات کے مطابق قلب سخت اور خشک ہوتا ہے۔ شہوات کی وجہ سے ذکر الٰہی سے غافل کن قلب اس درخت کے مانند ہے جسکی جڑیں عدم مال کی وجہ سے خشک ہوگئیں ہوں اور اسکی شاخیں مرجھا گئیں ہوں۔ ایسے درخت سے ٹوٹنے والی ٹہنی آگ میں جلنے کے کام آتی ہے۔ اسی طرح خواہش کی وجہ سے ذکر الٰہی سے غافل ہونے والا قلب دوزخ کی آگ میں جلنے کے قابل ہوتا ہے۔ ذکر الٰہی میں مشغولیت بقدر بندہ پر بارش کی طرح رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے۔ لیکن ذکر الٰہی سے غافل ہونے کے بعد قلب انسانی۔ خشک ٹہنی کے مانند ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا موحدین کو صلوٰۃ خمسہ کی دعوت دینا برائے رحمت ہے۔ پھر اللہ نے لوگوں کو اپنی عطاء یا سے نوازنے کیلئے مذکورہ اوقات خمسہ میں ان پر مختلف قسم کی عبادات فرض کی ہیں۔ لہٰذا لوگوں کو خطاؤں سے پاک کرنے کیلئے دن میں پانچ بار اللہ کا دربار عالی لگتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرشتوں کے سامنے موحدین پر فخر کریں گے۔ کیونکہ اللہ نے انسان کو اپنے محبت کے ہاتھ اور فرشتوں کو اپنی قدرت سے پیدا فرمایا ہے۔ اسی وجہ سے لوگوں کے توبہ کرنے پر اللہ بہت خوش ہوتے ہیں۔ نیز اللہ نے انسان کے ساتھ شہوات اور شیاطین بھی لگائے ہیں۔ اور قیامت کے روز اللہ فرشتوں سے فرمائے گا۔ میں نے تم کو نور سے پیدا کیا اور تم نے میری

۱۔ صحیح مسلم ۱۳۴، وفتح الباری ۹/۳، ۱۳/۲۴۷.

عظمت، جلال اور سلطنت کا بھی معائینہ کر لیا اور میں نے تمہارے ساتھ شہوات ولذات نہیں لگائی، لیکن میں نے انسان کیساتھ شہوات ولذات لگائی ہیں۔ پھر انہوں نے میری اطاعت کی، اسی وجہ سے آج ان کو میرا پڑوس حاصل ہوگا۔

۱۵۱۷۳- محمد بن حسین، بن موسیٰ، منصور بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے محمد بن علی ترمذی کا قول مروی ہے:

نقصان دہ شئی سے خوش ہونا انسان کے طبیب دار ہونے کیلئے کافی ہے۔ اور دنیا میں سب سے زیادہ وزنی شئی نیکی ہے۔

۱۵۱۷۴- محمد بن حسین، ابو حسین فارسی، حسن علی کے سلسلہ سند سے محمد بن علی ترمزی کا قول مروی ہے:

عبودیت کا صفات سے عاری انسان صفات الٰہی سے جاہل ہوتا ہے۔

۱۵۱۷۵- محمد بن علی ترمذی کا قول ہے:

دنیا بادشاہوں کیلئے دلہن اور زاہدوں کیلئے آئینہ کے مانند ہے۔ اسی وجہ سے بادشاہ اس سے زینت حاصل کرتے ہیں۔ اور زاہدین اسکی آفت کا مشاہدہ کر کے اس سے دوری اختیار کرتے ہیں۔

۱۵۱۷۶- محمد بن علی مخلوق کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا لوگ ظاہر کے اعتبار سے کمزور اور دعوں کے اعتبار سے مضبوط ہیں۔

۱۵۱۷۷- محمد بن ترمذی کا قول ہے:

اے انسان جس ذات سے تو ایک لمحہ بھی پوشیدہ نہیں ہو سکتا اسی سے مناجات کر۔ اور ہر وقت نعمت کرنے والی ذات کا شکر ادا کر۔ اور لایزال بادشاہ کے سامنے تواضع اختیار کر۔

۱۵۱۷۸- محمد بن حسین بن موسیٰ، یحییٰ بن منصور قاضی، ابو عبداللہ محمد بن علی ترمذی، محمد بن رزام آملی، محمد بن عطاء ہجیمی، محمد بن نصر، عطاء کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ہے:[۱]

جب حضرت موسیٰ نے اللہ سے دیدار کی درخواست کی تو اللہ نے فرمایا مجھے دیکھنے والا انسان زندہ نہیں رہ سکے گا۔ دائمی زندہ رہنے والے اھل جنت ہی میرا دیدار کر سکیں گے۔

(۵۶۴) ابو بکر الوراق[۲]

۱۵۱۷۹- محمد بن حسین، ابو حسین فارسی، ابو بکر بن احمد بن سعید کے سلسلہ سند سے ابو بکر وراق کا قول مروی ہے:

احسان مند کے احسان مندکی، یادگیری نعمت کا شکر ہے۔

۱۵۱۸۰- محمد، ابو حسین، احمد بن مزاحم کے سلسلہ سند سے ابو بکر وراق کا قول مروی ہے:

قلب کے ساتھ چھ چیزوں کا تعلق ہے:

(۱) حیاۃ، (۲) موت، (۳) صحت، (۴) بیماری، (۵) بیداری، (۶) نوم۔ ہدایت قلب کی حیاۃ، گمراہی موت طہارت صحت، کدورت بیماری، ذکر بیداری اور غفلت اسکی نیند ہے۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی علامت ہے چنانچہ رغبت و رہبت کے ساتھ عمل کرنا اسکی حیاۃ اور عدم عمل اسکی موت ہے۔ اسی طرح لذت اسکی صحت اور عدم لذت اسکی بیماری ہے۔ اسی طرح سمع وبصر بیداری کی اور عدم سمع وبصر نوم کی علامت ہے۔

۱۔ البدایۃ والنہایۃ ۱۱۲.۳.

۲۔ تاریخ بغداد ۳۵.۳

۱۵۱۸۱- ابوبکر رازی، غیلان سمرقندی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر وراق کا قول ہے:

زہد کے علاوہ کلام کے بابت گفتگو کرنے والے زندیق، کلام وفقہ کے علاوہ صرف زہد کے بارے میں کلام کرنے والا بدعتی اور زہد وورع کے علاوہ فقہ کے بابت کلام کرنے والا فاسق ہے، مذکورہ تمام امور کالحاظ کر کے گفتگو کرنے والا مخلص ہے۔

۱۵۱۸۲- ایک شخص نے ابوبکر وراق سے کہا کہ مجھے فلاں سے خوف ہے۔ انہوں نے فرمایا اس کے بجائے اللہ سے خوف کرو۔

۱۵۱۸۳- محمد بن موسیٰ نجیدی، ابوبکر بن احمد بلخی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر وراق کا قول مروی ہے:

اگر طمع سے اس کے باپ بابت سوال کیا جائے تو جواب ہوگا کہ تقدیر میں شک کرنا میرا باپ ہے، اگر اس سے اس کے پیشہ کے بابت سوال کیا جائے تو جواب ہوگا اکتساب ذلت اور اگر اس سے غایت کے بابت سوال کیا جائے تو جواب ہوگا حرمان۔

۱۵۱۸۴- ابوبکر وراق کا قول ہے:

کامل طور پر تعلق مع اللہ قائم کرنے اور اللہ کو ہر شئی پر ترجیح دینے کے بعد ہی بندہ کو یقین کامل حاصل ہوتا ہے۔ اور یقین کے نور کے ذریعہ ہی بندہ متقین کے درجات تک پہنچا ہے۔

۱۵۱۸۵- محمد بن حسین بن موسیٰ، علی بن حسن بلخی، محمد بن محمد بن حاتم، ابوبکر محمد بن عمر وراق بلخی، ابوعمران موسیٰ بن حزم بن ترمذی، ابو اسامہ، عمر بن حمزہ، عبدالرحمن بن ابی سعید کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خدری کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: اپنی اہلیہ کا لوگوں پر راز فاش کرنا عنداللہ سب سے بڑی خیانت ہے۔[۱]

۱۵۱۸۶- ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن شیبہ، عمر بن معاویہ، عمر بن حمزہ عمری، عبدالرحمن بن سعید کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خدری کا قول مروی ہے:

فرمان رسولؐ ہے: اپنی زوجہ کے راز کو فاش کرنیوالا اشر الناس ہے۔

۱۵۱۸۷- ابوفضل صرام ہروی، ابوعمرو بن نجید کے سلسلۂ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:

عارف تین چیزوں میں مصروف رہتا ہے۔ (۱) ہر وقت اللہ سے انس حاصل کرنے کی فکر میں رہتا ہے۔ (۲) اللہ کا شاکر بن کر رہتا ہے۔ (۳) تمام امور میں اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔

۱۵۱۸۸- محمد بن موسیٰ، ابوحسین فارسی، ابوعلی انصاری، کے سلسلۂ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:

عارف باللہ عفو الٰہی کی طمع اور اس کے فضل کا امیدوار ہوتا ہے۔

۱۵۱۸۹- شاہ کرمانی کا قول ہے:

عابد انسان اولیاء اللہ سے محبت کرتا ہے، کیونکہ یہ بھی محبت الٰہی کی دلیل ہے۔

۱۵۱۹۰- ابوعبدالرحمن سلمی، ابوعمر بن نجید کا قول ہے: شاہ کرمانی بڑے صاحب بصیرۃ اور زیرک انسان تھے اسی وجہ سے کبھی انہیں ناکامی کا سامنا نہیں ہوا۔ فرمایا کرتے تھے محارم کا تارک، شہوات سے اجتناب کنندہ، باطن کا دوام مراقبہ اور ظاہر کو اتباع سنت سے آباد کرنے والا اور عقل حلال کے عادی انسان کو کبھی ناکامی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

(۵۶۴) شاہ الکرمانی

۱۵۱۹۱- شاہ کرمانی کا قول ہے: مخلوق کی نظر سے مخلوق کو دیکھنے والے انسان کی ان سے خصومت طویل ہوتا ہے، اور نظر الٰہی سے لوگوں کو دیکھنے والا انسان انکی خصومت سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۵۱۹۲- محمد بن حسین، محمد بن احمد بن ابراہیم محفوظ کے سلسلۂ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:

۱۔ صحیح مسلم ۱۰۶۰ . ومسند الامام احمد ۳/ ۶۹ . والترغیب والترھیب ۳/ ۸۶.

میں لوگوں کے روحانی مرض کو معلوم کرکے ان کا علاج کرتا ہوں۔ کیونکہ طبیب سے مرض پوشیدہ رکھنے والا انسان غیر عاقل ہے۔

۱۵۱۹۳- احمد بن ابی عمران ہروی، ابن نجید کے سلسلۂ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:

خواہش پرست انسان دنیا کی راحت کا طالب ہوتا ہے۔

۱۵۱۹۴- محمد بن حسین ابوعمرو بن نجید کے سلسلۂ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:

باطل کی طرف مائل ہونا مبطلین کے تقرب کی علامت ہے۔

۱۵۱۹۵- محمد بن موسیٰ حسین فارسی، ابوعلی انصاری کے سلسلۂ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:

فضل اہل فضل اور ولایت اہل ولایت کیلئے خود ان کے اپنے کو اہل فضل واہل ولایت سمجھنے سے قبل تک ہے۔ نیز فرمایا متکبر انسان اللہ سے دور ہوتا ہے۔

۱۵۱۹۶- ابوعامر عبدالوہاب بن محمد، کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ محمد بن احمد کا قول مروی ہے:

میرے سامنے سہل بن عبداللہ کے نزدیک ایک کبوتر آ گرا، انہوں نے مجھے اسے کھلانے پلانے کی تاکید کی، چنانچہ میں نے اسے کھلایا پلایا، اس کے بعد وہ اڑ گیا، میں نے سہل سے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کرمان میں میرے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے یہ مجھ سے اس کی تعزیت کرنے آیا تھا۔ ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ مرنے والے شاہ کرمانی تھے۔ میں نے تاریخ نوٹ کر کے بعد میں اس کی تحقیق کی تو واقعی انہی تاریخوں میں شاہ کرمانی کا انتقال ہوا تھا۔

۵۶۵ یوسف الرازی[۱]

۱۵۱۹۷- محمد بن موسیٰ، عبداللہ بن علی طوسی، ابوجعفر رازی کے سلسلۂ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

اللہ کا دھیان رکھنے والے لوگ اس سے ڈرتے ہیں۔ حقیقت میں ذکر الٰہی میں مشغول انسان غیر اللہ کے ذکر میں مشغول نہیں ہوتا۔ اور ایسے شخص کی ہر شئی سے حفاظت کی جاتی ہے۔

۱۵۱۹۸- محمد بن حسین، ابوبکر رازی کے سلسلۂ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

بعض لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تم قبل از توبہ اپنی مراد حاصل نہیں کر سکتے۔ میں نے کہا کیا توبہ سے میری نجاۃ ہوگی۔ نیز مجھے صدق واخلاص کے بھی ضرورت نہیں کیونکہ عنداللہ سعید ہونے کی صورت میں گناہ میرے لئے نقصان دہ اور غیر سعید ہونے کی صورت میں توبہ میرے لئے نفع بخش نہیں ہے۔ لہٰذا میرے لئے اعمال کے مقابلہ میں اس کے فضل پر اعتماد کرنا اولیٰ ہے۔ کیونکہ فضل الٰہی اور کرم الٰہی کے مقابلہ میں اپنے اعمال پر اعتماد کرنا قلت معرفت کی دلیل ہے۔

۱۵۱۹۹- ابوبکر رازی نیساپوری، کے سلسلۂ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

دنیا میں طغیانی دو قسم پر ہے، (۱) مال کی طغیانی، (۲) علم کی طغیانی علم کی طغیانی کا علاج عبادت اور مال کی طغیانی کا علاج زہد ہے۔

۱۵۲۰۰- انہیں کا قول ہے: ادب علم، علم صحت عمل حکمت، حکمت زہد، زہد ترک دنیا، ترک دنیا رغبت فی الآخرۃ اور رغبت فی الآخرۃ رضا الٰہی کے حصول کا سبب ہے۔

۱۵۲۰۱- ابوبکر رازی کے سلسلۂ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

اے انسان! رضاء الٰہی کے خلاف کام کرنے پر تجھے سزا ملیگی۔

۱۔ تاریخ بغداد ۳۱۴/۱۴۔

۱۵۲۰۲- نیز فرمایا۔

احسان فراموش انسان عمل کے وجہ سے متکبر بن جاتا ہے۔

۱۵۲۰۳- محمد بن موسیٰ، ابوبکر رازی کے سلسلۂ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

مخلوق پر نزول آفات کا سبب خود ان کے اعمال ہیں۔

۱۵۲۰۴- ابوفضل احمد بن ابی عمران ہروی، منصور بن عبداللہ ہروی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر رازی کا قول مروی ہے:

میں یوسف بن حسین کی زیارت کیلئے بغداد سے چلا، ری پہنچ کر میں نے ان کے گھر کے بارے میں معلومات کی، لوگوں نے کہا تم کو ان سے کیا تعلق وہ تو زندیق انسان ہے۔ بہر حال میں ان کے گھر پہنچا تو وہ اس وقت تلاوت قرآن میں مصروف تھے دیکھتے ہی ان کی ہیبت مجھ پر طاری ہوگئی؟ انہوں نے آمد کی وجہ دریافت کی تو میں نے کہا آپکی زیارت۔ پھر انہوں نے مجھے کلام کیلئے کہا تو میں نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) میں نے تم کو اپنی زمین میں گھر بناتے دیکھا، اگر تم عاقل ہوتے تو گھر کو منہدم کر دیتے۔ اس کے بعد یوسف پر اس قدر گریہ طاری ہوا کہ قرآن اس کے آنسو سے تر ہو گیا۔ پھر مجھ سے کہنے لگے۔ اسکے باوجود بھی اہل ری مجھے زندیق کہتے ہیں۔

۱۵۲۰۵- ابوحسن علی بن ہارون کا قول ہے:

ناراض ہونے والے کو ہم کیسے راضی کریں، جو بلا جرم ہم سے ناراض ہو گیا۔ تاکہ میرا نفس مخلوق کی تدبیر کرنے والی ذات کو پہچان لے۔ اور میں ہر حال میں اس کا شکر ادا کروں۔

۱۵۲۰۶- احمد بن ابی الحواری کے سلسلۂ سند سے ابوسلیمان دارانی کا قول ہے:

اللہ تعالیٰ جس قوم سے راضی ہوتا ہے تو اسے اپنے پسندیدہ کاموں میں مشغول کر دیتا ہے ورنہ اسے اپنے غیر پسندیدہ کاموں میں مشغول کر دیتا ہے۔ پھر انہوں نے تمثیل کے طور پر چند اشعا کہے۔ (۱) اے اپنی قدرت سے میرے قلب میں آگ روشن کرنے والے، اگر تو میری آگ کو بجھانا چاہے تو بجھا سکتا ہے۔ (۲) س حالت میں دنیا سے کوچ بھی میرے لئے باعث عار نہیں۔

۱۵۲۰۷- ابوفیض ذوالنون بن ابراہیم کا قول ہے:

اپنی قدر نہ پہچانے والا انسان اپنی ہتک ستر کرنے والا ہے۔

۱۵۲۰۸- ابوعمرو عثمانی، احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین کے سلسلۂ سند سے ذوالنون مصری کا قول ہے:

دنیا کے فریب اور ان کے فتنوں نے علماء کو ہلاک اور قراء کے قلوب کو غافل کر دیا اسی وجہ سے اب دنیا میں جاہل متحیر یافتہ باز عالم کے علاوہ کوئی باقی نہیں نعمت کنندہ ذات مجھے اپنی رسی مضبوطی سے تھامنے اور اپنے کرم کے حاصل کرنے کی توفیق عطاء فرما اور مجھ پر اپنی نعمت کامل فرما، اے ذوالجلال والاکرام ذات اپنی محبت میرے قلب سے زائل مت فرما۔

۱۵۲۰۹- عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

میں نے ذوالنون مصری سے سوال کیا کہ میں کن لوگوں کی محبت اختیار کروں۔ فرمایا بارعب اور ظاہر و باطن میں ہیبت زدہ ذات کی صحبت اختیار کر۔

۱۵۲۱۰- یوسف کا قول ہے:

ذوالنوں سے آمنین کی مجالس کے مقام کے بابت سوال کیا گیا؟

۱۔ تاریخ بغداد ۹/ ۹۹.

فرمایا عنداللہ۔

۱۵۲۱۱- یوسف کا قول ہے:

میں نے ایک روز ذوالنون سے سوال کیا کہ میں کن لوگوں کی صحبت اختیار کروں؟ فرمایا مخلوق کے بجائے اللہ کی صحبت اختیار کرو۔

۱۵۲۱۲- یوسف کا قول ہے:

ایک بار ذوالنون نے بھائی کی زیارت کیلئے طویل مسافت طے کرنے کے بعد فرمایا محبت الٰہی کے لئے کسی طویل مسافت کی ضرورت نہیں۔

۱۵۲۱۳- ذوالنون سے عاصی کی تحقیر نہ کرنے کے بابت سوال کیا گیا تو اصل مالک حقیقی کی اس کے ساتھ معاملہ کی وجہ مجھے اس کی تحقیر کی جرأت نہیں ہوتی۔

۱۵۲۱۴- یوسف بن حسین کے سلسلۂ سند سے فتح بن شحرف کا قول مروی ہے:

مجھ سے ذوالنون نے فرمایا مخلوق سے امیدوں کے انقطاع کے بعد ہی وصول الی اللہ حاصل ہوتا ہے۔ لقاء الٰہی کو محبوب رکھنے والے پر اخلاص اختیار کرنا لازم ہے۔

۱۵۲۱۵- یوسف بن حسین، محمد بن یحییٰ سرخسی کے سلسلۂ سند سے ابو یزید بسطامی کا قول مروی ہے:

محبت الٰہی چار قسم پر ہے۔ (۱) محبت الٰہی میں مستغرق ہو جانا، (۲) اللہ سے محبت کرنا، (۳) اللہ کا ذکر کرنا، (۴) اللہ اور بندہ کے درمیان محبت کا ہونا۔

۱۵۲۱۶- یوسف بن حسین کے سلسلۂ سند سے ذوالنون کا قول مروی ہے:

محبت الٰہی کے انیس درجے ہیں۔ سب سے ادنیٰ درجہ اجابت اور اس کا سب سے اعلیٰ درجہ توکل ہے۔

۱۵۲۱۷- ذوالنون کا قول ہے:

اپنی قدر سے ناواقف انسان ہتک ستر کرنے والا ہے۔

۱۵۲۱۸- ایک روز ایک شخص نے ذوالنون سے وصیت کی درخواست کی؟ فرمایا اگر تو عنداللہ سعید ہے تو تجھے انبیاء اور صدیقین کی دعاء حاصل ہونے کی وجہ سے میری وصیت کی ضرورت نہیں، اگر تو عنداللہ شقی ہے تو میری وصیت تیرے حق میں کارگر نہیں ہے۔

۱۵۲۱۹- فرمایا اللہ کی اطاعت لازمی امر ہے۔

۱۵۲۲۰- یوسف سے لوگوں کے دنیا سے محبت کرنے کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا اللہ کے دنیا کو ان کے رزق کا خزانہ بنانے کی وجہ سے۔

۱۵۲۲۱- یوسف کا قول ہے:

حبیب عذر خواہی سے قبل ہی معاف کر دیتا ہے۔ اے انسان اپنا راز کسی پر فاش مت کر۔

۱۵۲۲۲- یوسف کا قول ہے:

بداخلاق انسان پریشان رہتا ہے۔ نیز فرمایا احرار کے قلوب اسرار (رازوں) کے قبرستان ہیں۔

۱۵۲۲۳- یوسف سے اخلاص کی علامت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا مخلوق کی حمد و مذمت سے عدم تاثر اخلاص کی دلیل ہے۔

۱۵۲۲۴- عثمان بن محمد، ابو حسین صوفی محمد بن عبداللہ رازی، ابو یعقوب بن حسین صوفی رازی، احمد بن حنبل، مروان بن معاویہ، ہلاک بن سعید ابو معلی کے سلسلۂ سند سے انس کا قول مروی ہے:

ایک بار تین ہدیہ کئے ہوئے پرندوں میں سے آپؑ نے ایک تناول فرمایا۔ دوسرے روز خادم نے باقی دو آپؑ کے سامنے پیش کئے تو فرمایا کیا میں نے تم کو ذخیرہ اندوزی سے منع نہیں کیا تھا۔ کیوں کہ اللہ بندہ کو ہر دن رزق عطاء کرتا ہے۔

۱۵۲۲۵- ابومحمد بن حیان، احمد بن عصام رازی، یوسف بن حسین، عامر بن سیار، محمد بن زیاد، میمون بن مہران کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

غیر ضرورت کی چیزوں کے خریدنے والا بعض مرتبہ ضرورت کی اشیاء فروخت کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

۵۶۶ سعید بن اسماعیل[۱]

۱۵۲۲۶- ابوعمر بن حمدان ابوعثمان صیری کا قول ہے:

متبع سنت انسان حکمت کی اور خواہش پرست انسان بدعت کی باتیں کرتا ہے۔

۱۵۲۲۷- عبداللہ بن محمد معلم وابوعمر بن نجیر کے سلسلۂ سند سے محمد بن فضل بلخی کا قول مروی ہے:

اللہ نے لوگوں کو آداب عبادت سکھانے کے لئے ابوعثمان کو فنون عبادت سے مزین فرمایا۔

۱۵۲۲۸- محمد بن حسین بن موسی، ابوعمر بن نجید کے سلسلۂ سند سے ابوعثمان کا قول مروی ہے:

چالیس برس سے میں پریشانی سے محفوظ ہوں۔

۱۵۲۲۹- محمد بن احمد بن عثمان کے سلسلۂ سند سے ابوعثمان کا قول مروی ہے:

بھائیوں کی دلجوئی ان پر شفقت سے بہتر ہے۔

۱۵۲۳۰- ابوعمرو بن حمدان کے سلسلۂ سند سے ابوعثمان کا قول مروی ہے:

چار چیزیں قلب کے صلاح اصلاح کی علامت ہیں،

(۱) تواضع، (۲) فقر الی اللہ، (۳) خوف الٰہی، (۴) اللہ سے امید وابستہ کرنا۔

۱۵۲۳۱- ابوعثمان کا قول مروی ہے:

منع، عطاء، عزت اور ذلت کے مواقع سے واقف ہونے کے بعد ہی انسان کامل ہوتا ہے۔

۱۵۲۳۲- ابوعثمان کا قول ہے:

تین چیزیں عداوت کا سبب ہیں؛

(۱) طمع فی المال، (۲) طمع فی اکرام الناس، (۳) طمع فی قبول الناس۔ نیز فرمایا:

خوف الٰہی وصول الی اللہ اور کبر انقطاع عن اللہ کا سبب ہے۔ اور لوگوں کو حقیر سمجھنا لا علاج مرض ہے۔

۱۵۲۳۳- ابوعثمان کا قول مروی ہے:

دنیا کا سرور غیر اللہ کا خوف اور غیر اللہ سے امید وابستہ کرنا قلب سے سرور الٰہی وخوف الٰہی اور امید الٰہی کے خاتمہ کا سبب ہے۔

۱۵۲۳۴- ابوعثمان کا قول مروی ہے:

اللہ کی طرف سے عزت ملنے کے بعد معاصی سے ذلیل ہونا انسان کے لائق نہیں۔

۱۵۲۳۵- ابوعثمان کا قول مروی ہے:

امیدوں کا دائرہ کم کرنا اصل نیکی ہے۔

۱۔ تاریخ بغداد ۹۹.۹

۱۵۲۳۶-ابوعثمان کا قول مروی ہے:

خواہش پرست انسان پریشان اور غیر خواہش پرست انسان سکون میں ہوتا ہے۔

۱۵۱۳۷-محمد بن حسین، عبداللہ رازی، کا قول ہے:

ابوعثمان کی وفات کے وقت ان کے صاجزادہ ابوبکر نے ان کا قمیص پھاڑا تو انہوں نے فرمایا:

اے لڑکے ظاہر میں خلاف سنت کام کرنا باطن میں ریاء کی علامت ہے۔

۱۵۲۳۸-محمد بن حسین، محمد بن احمد سلامتی کے سلسلۂ سند سے حسین وراق کا قول مروی ہے:

میں نے ابوعثمان سے صحبت کے بابت سوال کیا فرمایا:

اللہ کی صحبت حسن ادب، صحبت رسول اتباع سنت، صحبت اولیاء احترام وحرمت، حسن خلق اور صحبت اخوان انبساط کا سبب ہے۔

۱۵۲۳۹-محمد بن حسین، ابوحسین فارسی، محمد بن احمد بن یوسف کے سلسلۂ سند ابوعثمان کا قول مروی ہے:

اے لوگو ذلت سے بچنے کے لئے اطاعت الٰہی کے ذریعہ عزت حاصل کرو۔

۱۵۲۴۰-ابوعثمان کا قول مروی ہے:

عاقل انسان ابتداہی سے نقصان دہ امر سے اجتناب کرتا ہے۔

غیر معلوم کو عالم کے سپرد کرنے کا نام تفویض ہے، تفویض رضاء الٰہی کا سبب ہے۔

۱۵۲۴۱-محمد بن حسین، محمد بن احمد بن ابراہیم، ابوحسین وراق کے سلسلۂ سند سے ابوعثمان کا قول مروی ہے:

عاقل انسان خوف الٰہی کی وجہ سے ظالم کو بھی ملامت نہیں کرتا۔

۱۵۲۴۲-محفوظ کا قول مروی ہے:

ابوعثمان نے سوال کرنے پر فرمایا: سعادت کی علامت اطاعت الٰہی کے باوجود خوف خدا کا ہونا ہے اور سعادت اور معاصی کے باوجود اپنے کو بڑا سمجھنا شقاوت کی علامت ہے۔

۱۵۲۴۳-محمد بن حسین، سعید بن سعید بن عبداللہ بن سعید بن اسماعیل، ابوصالح حمدون قصار، قتیبہ بن سعید، عبثر، اشعث، محمد، نافع، کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:[1]

ماہ رمضان کے روزے فرض ہونے کے بعد مرنے والے کے ورثاء پر فدیہ واجب ہے۔

۱۵۲۴۴-سلیمان بن احمد، عبدان بن محمد مروان، قتیبہ بن سعید، عبثر بن قاسم، اشعث بن سوار، محمد، نافع کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

رمضان کے روزہ کی قضاء سے قبل دنیا سے جانے والے کے ورثاء پر ایک دن کا ایک مسکین کو ایک مد دینا لازمی ہے۔

(۵۶۷) احمد بن عیسیٰ[2]

۱۵۲۴۵-عثمان بن محمد عثمانی، عباس بن احمد رملی کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خزاز کا قول مروی ہے:

۱۔ تلخیص الحبیر ۲.۲۰۸.۲۰۹.

۲۔ تاریخ بغداد ۴.۲۷۶.

دو راستوں سے قلب میں معرفت آتی ہے، (۱) سخاوت، (۲) کوشش۔

۱۵۲۴۶-ابوحسن علی بن عبداللہ جھنی، یحیٰ بن مؤمل، ابوبکر دقاق کے سلسلۂ سند سے احمد بن عیسیٰ کا قول مروی ہے:

اے لوگو دنیا دی اشیاء کو خیر باد کہنے سے مستقبل کے پیش آمدہ مسائل سے تمہارے قلوب خالی ہوں گے۔ اور تمہاری ضروریات خود بخود پوری ہوں گی۔

۱۵۲۴۷-محمد بن موسیٰ، عمر بن علی فرغانی، ابن الکاتب کے سلسلۂ سند سے ابوسعید کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ اولیاء اللہ کو قبل از وقت ہی ذکر کی حلاوۃ، قرب کا وصول اور دیگر انعام عطاء فرمادیتے ہیں، اسکے بعد وہ پرلطف زندگی گزارتے ہیں، اور ان کو دو زبانیں عطاء کی جاتی ہیں، (۱) ظاہری، (۲) باطنی، ظاہری زبان سے اجسام سے اور باطنی زبان سے اللہ سے مناجات کرتے ہیں۔

۱۵۲۴۸-ابوفضل ہروی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر دقاق کا قول مروی ہے:

ایک روز ابوسعید خزاز نے نیند سے بیدار ہو کر فرمایا مجھے خواب میں کچھ باتیں بتائی گئی ہیں تم انھیں لکھ لو:

اللہ نے علم کو معرفت کے لئے دلیل اور حکمت کو محبت کے لئے رحمت بنایا ہے۔ لہذا علم اللہ تک رسائی کی دلیل اور معرفت اس پر دال ہے، علم کے ذریعہ معلومات اور معرفت کے ذریعہ معروفات حاصل کی جاتی ہیں، پس معرفت حق کی تعریف اور علم مخلوق کی تعریف کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے، اس کے بعد فوائد جاری ہوتے ہیں۔

۱۵۲۴۹-ابوفضل الطوسی، غلام الدقائق، ابوسعید سکری، کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خزاز کا قول مروی ہے:

باطن کے خلاف ظاہر باطل ہے:

۱۵۲۵۰-محمد بن حسین، احمد بن علی بن جعفر، محمد بن علی کتانی، کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خزاز کا قول مروی ہے:

عارفین کے قلوب علوم غریبہ اور اخبار عجیبہ کے خزانوں سے لبریز ہوتے ہیں۔

۱۵۲۵۱-عثمان بن محمد عثمانی، ابوبکر کتانی و ابوحسن رملی کا قول مروی ہے:

ایک بار ہم نے ابوسعید سے وصول الی اللہ کا طریقہ معلوم کیا انہوں نے فرمایا توبہ اسکی اولین شرط ہے، پھر توبہ ہی خوف خدا، خوف خدا خود رجاء، رجاء مقام صالحین، مقام صالحین مقام مریدین، مقام مریدین مقام مطیعین، مقام مطیعین مقام محبین، مقام محبین مقام مشتاقین مقام اولیاء اور مقام اولیاء مقام مقربین تک رسائی کا سبب ہے، پھر انہوں نے ہر مقام کے لئے دس شرائط بیان فرمائیں ان پر عمل کے بعد قلوب نعماء الٰہیہ میں نظر اور احسانات الٰہیہ میں غور کرتے ہیں، اس کے بعد وہ ذکر الٰہی سے محفوظ ہوتے ہیں۔ اور ان کی ارواح ملکوت السموات کی سیر کرتی ہیں۔

پھر ان کا یہ حال ہو جاتا ہے کہ وہ اللہ سے ذرہ بھر دور نہیں ہوتے، درجات عالیہ کے حصول کے باوجود تواضع اختیار کرتے ہیں یہی لوگ عالمین، اولیاء اللہ، اصفیاء اور اتقیاء ہیں، دوسرے لوگوں پر ان ہی کی اقتداء لازم ہے۔

۱۵۲۵۲-ابوعمیر عثمانی، ابوحسن رازی کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خزاز کا قول مروی ہے:

اے انسان اللہ کے علاوہ تجھے ملنے والا اور تجھ سے فوت ہونے والا قلیل ہے۔

۱۵۲۵۳-ابوالفتح یوسف بن عمر بن مسرور نواس، علی بن محمد مصری، ابوسعید احمد بن عیسیٰ خزاز بغدادی، صوفی، عبداللہ بن ابراہیم غفاری، جابر بن سلیم، یحیٰ بن سعید، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے بداخلاق انسان منحوس ہے اور تم میں سے بداخلاق افراد شریر لوگ ہیں [1]۔

(۵۶۸) احمد نوری [2]

۱۵۲۵۴- عبدالمنعم بن حیان، کے سلسلۂ سند سے ابوسعید اعرابی کا قول مروی ہے:

ایک بار غیر موسم حج میں ابوحسین ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے بغداد سے باہر نکل کر ان کا استقبال کیا، اس وقت ان کا چہرہ متغیر دیکھ کر ہم نے ان سے اسکی وجہ دریافت کی، انہوں نے درج ذیل اشعار پڑھے:

(۱) حق کی تلاش نے مجھے وطن سے نکلنے پر مجبور کردیا۔ (۲) اور میری وہ حالت کردی جو تمہیں نظر آ رہی ہے۔

۱۵۲۵۵- ابوحسن بن مقسم کا قول مروی ہے:

نوری حرم سے واپسی پر بہت لاغر ہو چکے تھے، ان سے اسکی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا:۔

(۱) حق کی تلاش نے مجھے وطن سے دور کردیا، (۲) مجھے غریب واجنبی بنادیا، (۳) حتی کہ میرے عیبوبت کے وقت اس کا ظہور ہوگیا، (۴) اور میرے وصل کے وقت اس کا فضل ہوگیا۔

۱۵۲۵۶- عمر بناء کا قول ہے:

ایک بار حاکم وقت نے گرفتاری کا حکم دیا۔

چنانچہ انہیں گرفتار کرکے خلیفہ کے سامنے پیش کیا گیا، خلیفہ نے ان کے قتل کا حکم دیدیا، نوری نے سب سے قبل اپنے کو قتل کے لئے جلاد کے سامنے پیش کیا، جلاد نے ان سے اسکی وجہ پوچھی، نوری نے کہا ان کی حیاۃ کو اپنی حیاۃ پر ترجیح دینے کے لئے میں نے ایسا کیا۔

جلاد نے قتل کے بجائے اسکی یہ بات خلیفہ کو بتادی، خلیفہ نے قاضی القضاۃ اسماعیل بن اسحٰق کی عدالت میں اس چیز کو پیش کرنے کا حکم دیا۔ قاضی القضاۃ نے ان سے طہارۃ، عبادت اور صلوٰۃ کے مسائل دریافت کئے، نوری نے خلیفہ کے سامنے ان کے جوابات پیش کئے، اور فرمایا کہ اللہ کے چند بندوں کا دیکھنا، سننا، کلام کرنا اور چلنا پھرنا سب رضاء الٰہی کے مطابق ہوتا ہے، نوری کی مذکورہ باتوں کے سننے کے بعد اسماعیل پر گریہ طاری ہوگیا اور اس نے خلیفہ سے کہا کہ اگر یہ لوگ زندیق ہیں تو پھر دنیا میں کوئی موحد نہیں ہے۔

اس کے بعد خلیفہ نے ان کو تنہائی میں بلا کر ان سے ان کے گزربسر کے بابت سوال کیا، انہوں نے کہا، ہم متوکل ہیں ہمارا رازق اللہ ہے، اس کے بعد خلیفہ ہروی نے کہا جو اس کی محبت تک پہنچا وہ اس کے قرب سے مانوس ہوا اور اس نے اسے بندوں کے درمیان سے چن لیا۔

۱۵۲۵۶/۱- ابوفضل ہروی کے سلسلۂ سند سے جعفر بن زبیر ہاشمی کا قول مروی ہے:

ایک روز دریا سے چور نے نوری کے کپڑے چوری کرلئے کچھ دیر بعد اس نے کپڑے واپس کردیئے، لیکن اس کا دایاں ہاتھ شل ہوگیا، نوری نے اسکے ہاتھ کی صحت کے لئے اللہ کے حضور دعا کی تو اسکی برکت سے اسکا ہاتھ صحیح ہوگیا۔

۱۵۲۵۷- ابوالفرج ورثانی علی بن عبدالرحیم، کا قول ہے:

ایک روز نوری کے پاؤں پر ورم دیکھ کر ہم نے ان سے انکی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا ایک روز میرے نفس نے مجھ سے کھجور کا مطالبہ کیا، میں کھجور کی تلاش میں نکلا چلتے چلتے میں تھک گیا لیکن مجھے کھجور نہیں ملے، پھر میں نے کھجور خرید کر اسے کھلائے، اس کے

۱۔ سنن ابی داؤد کتاب الأدب باب ۱۳۴. ومسند الامام احمد ۵۰۲/۳. وتاریخ بغداد ۲۷۶/۴، وکشف الخفا ۵۵۹/۱. ومجمع الزوائد ۱۰۱/۳، ۲۲/۸. والترغیب والترهیب ۲۱/۲. واتحاف السادة المتقین ۳۱۹/۷.

۲۔ تاریخ بغداد ۱۳۰/۵.

بعد میں نے اس لئے نماز کا مطالبہ کیا تو اس نے انکار کر دیا۔

اس وقت میں نے اس سے کہا قسم بخدا جب تک تو کھڑا نہیں ہوگا میں بیٹھوں گا نہیں۔ لہٰذا چالیس روز سے میں بیٹھا نہیں ہوں جسکی وجہ سے میری یہ حالت ہوگئی ہے۔

۱۵۲۵۸- ابوفضل، نصر بن ابی نصر طوسی، علی بن عبداللہ بغدادی، کے سلسلۂ سند سے فارسی کا قول مروی ہے:

ایک بار جنید نے مرض کا اظہار اور نوری نے عدم اظہار کیا، نوری سے عدم اظہار کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا ہم نے اس کی وجہ سے ایسا کیا پھر انہوں نے شعر کہا:

اگر تو بیماری کا اہل ہے تو پھر تو شکر کا بھی اہل ہوگیا لوگوں نے نوری کی بات جنید سے نقل کی تو انہوں نے فرمایا ہم نے عدم شکوئی کی وجہ سے ایسا کیا۔

۱۵۲۵۹- علی بن عبداللہ جہنی، علی بن عبیداللہ ضیاطی، ابومحمد مرتش کے سلسلۂ سند سے ابوحسین نوری کا قول مروی ہے:

میرے ایک ساتھی نے مجھے چند نصیحتیں کیں۔

(۱) علم شرع سے عدم تجاوز، (۲) مردوں سے عدم صحبت، (۳) حکومت کی عدم حرص، (۴) فقر کا عدم اظہار، (۵) علم سے عدم استغناء، (۶) ظاہر و باطن میں توافق، (۷) مخالفت نفس، (۸) غلط قصائد کا عدم سماع۔

۱۵۲۶۰- ابوحسن، عبدالواحد بن بکر علی بن عبدالرحیم کا قول مروی ہے:

ایک بار نوری بیت اللہ کے پردے کو پکڑ کر کہہ رہے تھے: میرا تجھے پکارنا میرے حزن کے لئے کافی ہے گویا میں بعید ہوں یا آپ دور ہیں (۲) اور میں بلا رغبت آپکے فضل کا طالب ہوں میں نے اپنی مثل کوئی زاہد نہیں دیکھا۔

۱۵۲۶۱- عثمان بن محمد عثمانی، ابومحمد عبداللہ محمد رازی کے سلسلۂ سند سے نوری کا قول مروی ہے:

مخلوق سے انقطاع سب سے اعلیٰ مقام ہے۔ محبین کا کام اپنے محبوب سے تلذذ راجین کا کام اپنے موجود سے امید لگانا ہوتا ہے۔

عبداللہ رازی، قناد کے سلسلۂ سند سے ابوحسین نوری کا قول مروی ہے:

میں نے غلام جسیل کو بغداد میں پیادہ پا چلتے ہوئے دیکھا ان سے اس کی وجہ پوچھی، انہوں نے جواب میں درج ذیل شعر کہے:

(۱) حق کی آنکھ سے غور سے دیکھ اگر تو دیکھنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

(۲) نفس کی پیروی مت کر اور حق کے ساتھ وفاداری کی قدرت کو دیکھ۔

۱۵۲۶۲- عثمان بن محمد عثمانی، کہتے ہیں ابومحمد عبداللہ بن محمد رازی نے بیان کیا کہ نوری نے مندرجہ ذیل اشعار کہے ہیں:

(ترجمہ) میری خوشی کے راز یہ ہیں کہ تو نے مجھے وہ خوشیاں عطا کی ہیں جن کا میں نام نہیں لیتا، پس ایک جاننے والے پکارا کہ تیرے سرور کو گہن لگنے والا ہے، پس تو کیسے اس راز پر خوش ہے جو فاش ہونے کے قریب ہے؟ پس وہ میرے راز کی حفاظت کرتا ہے اور حق تو یہ ہے کہ وہ دیکھتا رہا کہ میں خوشی کے راز کی حفاظت کرتا ہوں یا نہیں، وہ راز میرے تمام امور کی طرف سے کافی ہے اور حق مجھے اور اس کو غنی کرتا ہے۔

۱۵۲۶۳- عثمان بن محمد، احمد بن الحسین، ابوالحسن قناد کہتے ہیں میں جبکہ نوعمر تھا میں نے نور کو یہ شعر لکھ کر بھیجا: (ترجمہ) جب نور میں کل کا کل فانی ہے تو مجھے بتا کہ میں کہاں ٹھکانہ بناؤں؟ جواب میں انہوں نے لکھا: جب تو غیر فانی امور میں مشغول ہو جائے تو ان امور میں تیرا وقت گزارنا میرے نزدیک باعث خیر اور متحیر ہے۔

۱۵۲۶۴۔عثمان بن محمد، حسن بن احمد ابوعلی کہتے ہیں نوری نے جنید رحمہ اللہ کو میرا (راز) کے بارے میں سوال کیا؟ اور اپنے اشعار میں تین امور کی طرف اشارہ کیا۔
(ترجمہ) (اے جنید!) تجھ سے ایک سائل تین رازوں کا سوال کرتا ہے، جن کا راز میں رکھنا بھی ایک راز ہے، ایسا جوان جس نے اپنی پسلیوں کے درمیان راز کو یوں چھپالیا گویا وہ کسی راز کو جانتا ہی نہیں۔ پس اس نے راز پر ذلت کے پردے آویزاں کردیئے پس وہ ہر بات کی حفاظت کرتا ہے بے شک راز کو چھپانا راز کو پالینے کے مترادف ہے راز کو وہی پاتا ہے جو اس کی ہر ایسے شخص سے حفاظت کرے جس کے بارے میں افشاء راز کا اندیشہ ہو۔ پس راز کا نگہبان درا صل ہے جو کمالات کا مالک ہے۔ پس ہر راز کو فاش کرنے والا اندر سے خالی ہے۔

۱۵۲۶۵۔محمد بن حسین، ابوبکر محمد بن عبداللہ رازی، قناد، ابوالحسین النوری کہتے ہیں میں نے بغداد میں خوبصورت شکل کے مالک نوجوان کو دیکھا تو اس کو کہا تم عمدہ جوتے پہن کر راستوں میں کیوں چلتے ہو؟ اس نے کہا اللہ نے مجھے اچھی شکل کا مالک بنایا تو میں اچھا علم تلاش کرنے نکلا ہوں۔ اس کے بعد اس نے یہ شعر پڑھے (ترجمہ)
اگر تو دیکھنے والا ہے تو حق کی آنکھ سے دیکھ، ایسی صفت کو جس میں قدرت کی نشانیاں ہیں۔ اور اپنے نفس کی خواہشات کو ان میں مت ملا اور حق کے ساتھ قادر کی قدرت کو ملاحظہ کر۔

۱۵۲۶۶۔محمد بن عیسیٰ دہقان کا قول ہے:
ایک روز میں نے نوری سے سوال کیا کہ اسے کوسری کی کوئی بات یاد ہے، انہوں نے بواسطہ سری عن کرخی عن ابن سماک عن ثوری عن اعمش عن انس حدث نبوی بیان کی کہ مسلمان کی حاجت پوری کرنے والے کے لئے عمر بھر اللہ کی اطاعت کرنے والے کے ثواب کے برابر ثواب ہے۔[1]

(۵۶۹) جنید بن محمد جنید کے اقوال زریں۔[2]

۱۵۲۶۷۔ابوحسین علی بن ہارون بن محمد، ابوبکر محمد بن احمد کے سلسلۂ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:
ہم نے قرآن وسنت کا علم پوری قوت سے حاصل کیا ہے، غیر حافظ غیر محدث اور غیر فقیہ ہمارے نزدیک قابل اقتداء نہیں ہے جنید اولاً اصحاب حدیث کے مذہب پر عمل پیرا تھے بعدہ حارث بن اسد محاسبی اور اپنے ماموں سری بن مغلس کی صحبت اختیار کر کے ان کا مسلک اختیار کر لیا تھا۔

۱۵۲۶۸۔ابوحسن احمد بن محمد بن مقسم، ابومحمد خواص کے سلسلۂ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:
حارث بن اسد مجھے اپنے ساتھ صحراء میں چلنے کو کہتے ہیں، میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے امن کی جگہ سے نکال کر خطرات کی جگہ چلنے کا حکم دیتے ہو، لیکن وہ مجھے خوب مطمئن کرتے، چنانچہ میں ان کے ساتھ چل پڑتا، راستہ میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آتا۔ پھر وہ مجھے سوال کا حکم دیتے، میں کہتا کہ اس وقت میرا ذہن سوال سے خالی ہے، لیکن ان کی طرف سے سوال پر اصرار کیا جاتا، پھر میں اپنے ذہن کے مطابق ان سے سوال کرتا تو وہ مجھے ان کا جواب دیکر مانوس چلے جاتے، میں ان سے بار بار کہتا کہ آپ مجھے مامون ومانوس مقام سے نکال کر غیر مانوس مقام کی طرف لے جاتے ہو، وہ کہتے کہ میرا حال تو یہی ہے کہ نصف مخلوق کے میرے قریب ہونے

---

[1] قضاء الحوائج لابن ابی الدنیا ۲۵. وتاریخ بغداد ۱۱۵/۳. والتاریخ الکبیر ۴۳/۸. والعلل المتناهية ۲۰/۲.

[2] تاریخ بغداد ۲۴۱/۷.

اور دیگر نصف کے مجھ سے دور ہونے کے باوجود مجھے کوئی انسیت و بعد محسوس نہیں ہوتا۔

۱۵۲۶۹-ابوحسین محمد بن علی بن حمیش الناقد صوفی کے سلسلۂ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

صاحب بصیرت انسان سب سے پہلے مصنوع سے صانع تک پہنچتا ہے، اس طرح کہ حادث چیزوں میں نور آتا ہے کہ ان کی ابتداء کیسے ہوئی، پھر وہ کیسے فنا ہوں گی، پھر وہ فقط اللہ کی تعریف، اسی کی عبادت اسی کی اطاعت، اسی کی عظمت کرتا ہے، اور تقدیرات پر اس کا یقین مستحکم ہوجاتا ہے۔ بلا ثانی اللہ کی ازلیت واولیت کا اقرار اس یقین کے ساتھ کہ نافع، ضار، معطی، غیر معطی اور رازق اس کے علاوہ کوئی نہیں ہے، کا نام توحید ہے۔

ایک عالم نے توحید کی تعریف کے سوال پر فرمایا مخلوق کی حرکات وسکنات کو اللہ وحدہ لاشریک کے سپرد کرنے کا نام توحید ہے۔

بعض علماء کا قول ہے:

نظام توحید کا نام توکل ہے، کیونکہ مخلوق کی حرکات وسکنات فقط علم الٰہی کے سپرد کرنے کے ساتھ محبت یقین اور توکل حاصل ہوتی ہے۔

۱۵۲۷۰-حسین بن موسیٰ، ابونصر طوسی، عبدالواحد بن علوان کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اے جوان علم کو لازم پکڑ، کیونکہ صاحب علم انسان شکوک وشبہات سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۵۲۷۱-جعفر بن محمد بن نصیر کے سلسلۂ سند سے محمد بن ابراہیم کا قول مروی ہے:

میں نے جنید کو خواب میں دیکھا تو میں نے ان سے سوال کیا کہ موت کے بعد اللہ کا آپ کے ساتھ کیا معاملہ رہا۔ فرمایا تہجد میں چند رکعتوں کے پڑھنے کے علاوہ مجھے کسی چیز نے فائدہ نہیں دیا۔

۱۵۲۷۲-ابوحسن بن مقسم، ابوحسین بن دراج کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

بادشاہوں کی صحبت کے بجائے عارفین کی صحبت اختیار کرو۔

۱۵۲۷۳-جعفر بن محمد، حسین بن یحییٰ فقیہ، سفیانی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

متبع سنت انسان کے لئے خیر کے تمام راستے کھلے ہوتے ہیں حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا اے باری تعالیٰ آپ کا خوف نہ رکھنے والا انسان غیر عالم ہے۔ بعض حکماء نے مالک بن دینار سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے فرمایا اگر تم معرفت الٰہی حاصل کرلیتے تو آج تم مجھ سے یہ سوال نہ کرتے۔

۱۵۲۷۴-مؤلف کہتے ہیں میں نے ابوالحسن علی بن ہارون بن محمد سمسار سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے جنید بن محمد کو فرماتے ہوئے سنا۔

جان لے! اے بھائی تو نے وصول (حق) کے بارے میں جو سوال کیا ہے وہ ہلاکت خیز جنگل و بیاباں ہیں خطرات سے پر گھاٹ ہیں۔ ان میں کسی راہبر کے بغیر نہ چل، انکو دائمی چلنے والی سواری کے بغیر قطع نہیں کیا جاسکتا۔ میں تجھے ان جنگلات میں سے ایک جنگل کا پتہ بتاتا ہوں۔ پس اس کی جو صفت بیان کروں اس کو اچھی طرح سمجھ لے۔ جان لے تیرے آگے وہ جنگل ہے اگر تو اس میں سے کچھ لینا چاہتا ہے۔ اور میں تجھے اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور اس ذات سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھ پر کسی حفاظت کرنے والے اور باقی رہنے والے کو نگہبان مقرر کرے کیوں کہ اس راہ میں بہت خطرہ ہے اس کی گزرگاہ بہت نازک ہے۔ اس راہ میں پہلے پہل برزخ کا خطرہ ہے ایک ہجوم تجھے اس میں دھکیلے گا۔ اور تجھے بے آسرا چھوڑ دے گا۔ اس وقت تو ایسے حال میں ہوگا کہ اس میں امن بھی پر خوف ہے، اس کی انسیت وحشت ہے۔ اسکی روشنی ظلمت ہے۔ اس کی نرمی شدت ہے۔ اس کی حضوری غائب میں ہے۔ اس کی زندگی موت ہے۔

طالب کے لئے اس میں کوئی ادراک نہیں۔ سارب کے لئے کوئی مہم نہیں بھاگنے والے کے لئے نجات نہیں۔

۱۵۲۷۵-علی بن ہارون کا قول ہے:

محمد بن جنید نے پند و نصائح پر مشتمل ہمیں ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا، امابعد اے برادرم قول وفعل فرق مت کرو، قول عمل کے مطابق اپناؤ کیونکہ یہ چیز انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کی منافی ہے۔ اے برادرم اولیاء اللہ کے قلوب حکمت کے نور سے منور ہوتے ہیں اور وہ ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں اے برادرم اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم اور معرفت نامہ نصیب فرمائے۔ فقط والسلام۔

۱۵۲۷۶-جعفر بن محمد بن نصر، محمد بن ابراہیم کا قول مروی ہے:

جنید سے کامل صاحب حکمت شخص کے بارے میں سوال کیا گیا:

فرمایا صاحب حکمت انسان کو ضرورت کے مواقع پر عذر خواہی نہیں کرنی پڑتی اور لوگ اسکی تعریف کرتے ہیں، عوام الناس کے نزدیک وہ صاحب وقار ہوتا ہے۔ مخلوق کے بجائے اللہ سے اسکی تمام امیدیں وابستہ ہوتی ہیں۔

۱۵۲۷۷-ابوبکر محمد بن احمد بن یعقوب کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اللہ کے کچھ بندے کامل ایمان و یقین کے ساتھ صبح کرتے ہیں تمام امور میں رجوع الی اللہ سے کام لیتے ہیں۔ خواہش پرستی سے اجتناب کرتے ہیں خلوۃ ان کا انیس، تفکر ان کا کلام اور ذکر الٰہی ان کا شعار ہوتا ہے۔ بھوک و پیاس ان کی غذا، راحت ان کا توکل، اعتماد باللہ ان کا خزانہ اور صبر ان کے مرض کا علاج ہوتا ہے۔ رضاء الٰہی کے لئے ساتھی ہونے کا کام دیتی ہے۔

۱۵۲۷۸-ابوبکر محمد بن احمد کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اللہ نے علماء کے قلوب کو علم کی حرص سے بھر دیا، نیز فرمایا: کوشش کرنا ہر علم و باب کے لئے مفتاح ہے۔

۱۵۲۷۹-عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن عطاء کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اے لوگو: اگر مجھے آخری زمانہ کے حاکم کے رذیل ہونے کا علم ہوتا تو میں بھی تم سے بات نہ کرتا۔

۱۵۲۸۰-عثمان بن محمد کے سلسلۂ سند سے بعض اصحاب کا قول مروی ہے:

جنید سے قناعت کی تعریف پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا:

حد شرع سے عدم تجاوز کا نام قناعت ہے۔

۱۵۲۸۱-علی بن عبداللہ جہضمی، احمد بن عطاء، محمد بن جریف کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے کہ اگر اللہ کی نظر کرم کا ظہور ہو جائے تو خطاء کار اور صالحین میں فرق نہ رہے۔

۱۵۲۸۲-جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اگر علمی بات میں اپنی طرف سے کرتا تو میرا علم فنا ہو جاتا لیکن میرے علم کی ابتداء اور انتہاء حق ہے۔ بعض مرتبہ میرے دل میں خیال آتا ہے کہ قوم کا حاکم ان کا سب سے زیادہ ارذل شخص ہوتا ہے۔

۱۵۲۸۳-محمد بن حسین، ابوعبداللہ دارمی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر عطوی کا قول مروی ہے:

جنید نے بوقت وفات میرے سامنے ایک قرآن پاک مکمل کیا، اس کے بعد سورۃ بقرۃ کی ستر آیات تلاوت کیں، بعد ازاں ان کا انتقال ہو گیا۔

۱۵۲۸۴-ابوحسن علی بن ہارون کے سلسلۂ سند سے ابوقاسم جنید کا قول مروی ہے:

جعفر نے ان سے ذکر خفی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

ذکر خفی کا مقام زبان کے بجائے قلوب ہوتے ہیں جیسے اللہ کا خوف یا اسکی تعظیم اور بزرگی وغیرہ کا اعتقاد اور یہ چیز صرف اللہ اور اسکے بندے کے درمیان ہوتی ہے۔ باقی اس کے علاوہ جسے کراماً کاتبین لکھتے ہیں وہ ذکر خفی میں شامل نہیں ہے۔ باقی ذکر خفی ذکر جہر پر ستر فیصد فضیلت والی روایت کے بارے میں ۔ واللہ اعلم بالصواب کا قول کرتے ہیں:۔

۱۵۲۸۵-علی بن ہارون کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:۔

خالصتاً حق کے اختیار کرنے والا اکرم ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ انبیاء والی باتیں ان کے قلوب میں ودیعت فرماتا ہے۔

۱۵۲۸۶-ابی، احمد بن جعفر ہانی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

محبت محبوب کی عدم موجودگی کو برداشت نہیں کرسکتا۔

۱۵۲۸۷-ابی، احمد بن جعفر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے: احمد بن جعفر کہتے ہیں میں نے جنید سے ایمان کی حقیقت پوچھی انہوں نے فرمایا ایمان تصدیق وایقان کا نام ہے۔ آپ علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا اللہ کی عبادت اس طرح کرو کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو ورنہ کم از کم اتنا تو ضرور ہو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔

لیکن ان میں سے پہلی صورت زیادہ قوی ہے۔ اور تصدیق کی حقیقت بھی یہی ہے کہ انسان ہر کام ذات الٰہی کو سامنے رکھ کر کرے اگرچہ ہر کام کے وقت اللہ کے دیکھنے کا یقین بھی تصدیق ہے، لیکن تصدیق کی اول قسم اعلیٰ وارفع ہے۔

احمد کا قول مروی ہے:

میں نے جنید سے ایمان کی علامت کے بابت سوال کیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا: ایمان باللہ کے ساتھ ساتھ اس کی اطاعت کرنا، اسکی رضا کے مطابق کرنا، اسکی مرضیات کا خیال رکھنا اور ہر شی پر اسکو ترجیح دینا ایمان کی علامت ہے: پھر میں نے ان سے مزید ایمان ہی کے بابت سوال کیا، فرمایا اقرار للسان وتصدیق بالقلب کے ساتھ ساتھ لسان وقلب سے محض ثناء الٰہی کے کرنے کا نام ایمان ہے۔

۱۵۲۸۸-جعفر بن محمد بن نصیر، عثمان بن محمد عثمانی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

سب سے زیادہ آزمائش میں مبتلا ہونے والا انسان ہی لوگوں میں مصائب سے سب سے زیادہ واقف ہوتا ہے۔

۱۵۲۸۹-جعفر کے سلسلۂ سند سے عثمان کا قول مروی ہے:

۱۵۲۹۰-جنید کا قول مروی ہے:

بلا علم فقط کوشش یا فقط علم بلا کوشش کے حصول ہدایت غیر ممکن ہے، البتہ علم اور کوشش دونوں کے ذریعہ حصول ہدایت ممکن ہے۔[1]

۱۵۲۹۱-ابوحسن بن مقسم، ابوقاسم مطرز کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اے انسان اپنے نفس سے مطمئن ہونے کے بجائے گناہ کے بارے میں اس سے ڈر اور گناہ کرنے کے بعد اس پر ندامت اختیار کر۔

۱۵۲۹۲-ابوحسن بن مقسم، ابوحسن محلی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

گزشتہ زمانہ میں توکل کی حقیقت موجود تھی اور اب فقط اس کا نام رہ گیا۔

۱۵۲۹۳-ابوحسن بن مقسم، ابومحمد خواص کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

بیس برس سے میں نے جسکے سامنے حق بات کہی دوبارہ وہ میرے پاس نہیں آیا۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب القدر باب ۱. وسنن أبی داؤد ۴۷۰۹. وسنن الترمذی ۳۱۱۱. وسنن ابن ماجة ۷۸، ۹۱.

۱۵۲۹۴-جعفر بن محمد، ابوحسن بن مقسم کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:
اگر اللہ تعالیٰ کی نظر کرم کا ظہور ہو جائے تو بدکار بھی صالح بن جائیں، اور عاملین کے اعمال ان کے لئے فضیلت کا باعث بن جائیں۔

۱۵۲۹۵-ابوحسن بن مقسم، ابومحمد مرتعش کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: بعض خراسانی بھائیوں نے مجھے لکھا اے ابوقاسم عقلاء کی عقلیں انتہاء کو پہنچنے کے بعد متحیر ہو جاتی ہیں۔

۱۵۲۹۶-ابوحسن بن مقسم، ابوقاسم مطرز کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:
دعویٰ اہل دیانت کے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔

۱۵۲۹۷-محمد بن حسین، احمد بن اسحٰق رازی، عباس بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: اے لوگو کام سے قبل اس کے بارے میں عزم مصمم کرو، کیوں کہ یہ اشیاء کے لئے مقدمات کا کام کرتا ہے۔

۱۵۲۹۸-محمد بن حسین، احمد بن اسحٰق رازی، عباس بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: مروۃ لوگوں کے لئے آزمائش کا سبب ہوتی ہے۔

۱۵۲۹۹-ابوحسن علی بن ہارون، کا قول ہے: جنید نے رویم کے قاضی بننے پر فرمایا: اس نے بیس برس سے حب دنیا کو پوشیدہ رکھا۔

۱۵۳۰۰-ابوحسن علی بن ہارون کا قول ہے: جنید نے ایک شخص سے سوال کرنے کے بعد فرمایا اللہ تمہارا بھلا کرے۔

۱۵۳۰۱-ابوبکر محمد بن احمد المفید کا قول ہے: ایک روز ہم نے بالامر جنید سے سوال کیا کہ اللہ اپنے بندہ کی طرف کب متوجہ ہوتا ہے۔ جنید بڑے ظریف الطبع انسان تھے، اس لئے انہوں نے جواب میں فرمایا انسان کا اللہ کی طرف بلا توجہ اسکی توبہ کا طالب بننا تعجب خیز ہے۔

۱۵۳۰۲-ابوحسن بن مقسم، محمد بن سعید کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:
اللہ کی نعمت کو معاصی کا ذریعہ نہ بنانا اس کا شکر ادا کرنے کے مترادف ہے۔

۱۵۳۰۳-ابوحسن بن مقسم، ابوبکر بن سعید وابوبکر ختن کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: ورع فی الکلام ورع فی الاکتساب سے بھی اشد ہے۔ اس کے ہم معنیٰ جنید بن محمد کا شعر ہے۔
اپنے محبوب کا جرم عظیم بھی برداشت کرنا ضروری ہے۔
مظلوم ہونے کے باوجود اپنے کو ظالم کہنا لازمی ہے۔

۱۵۳۰۴-ابوحسن، ابوقاسم مطرز کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:
اے انسان نفس کا اللہ کے مطیع ہونے کے باوجود بھی اس سے بے خوف مت ہو۔

۱۵۳۰۵-ابوحسن بن مقسم، ابوقاسم نقاشی صوفی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:
علم کے مقتضیٰ پر عمل سے قبل اس سے شرف کے خواہاں انسان سے علم کا نور اور اسکی برکات سلب کر لی جاتی ہیں۔ کیونکہ علم انسان سے اولاً اپنے مقتضیٰ پر عمل کا مطالبہ کرتا ہے۔

۱۵۳۰۶-ابوحسن، ابوقاسم نقاشی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:
انسان کو معاصی کے ارتکاب سے قبل صرف اس کے ارادہ پر عیب دار شمار نہیں کیا جاتا۔

۱۵۳۰۷-ابوحسن بن مقسم، علی بن حسن قرشی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:
کیا حبیب تک وصول کا کوئی راستہ ہے جسکی وجہ سے میں مقام عبدیت پر کھڑا ہو جاؤں۔

۱۵۳۰۸-ابوحسن بن مقسم، ابوقاسم حفار کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

توبہ، خوف خدا، اللہ سے امید وابستہ رکھنا اور مناجات الٰہیہ وصول الی اللہ کا ذریعہ ہیں۔

۱۵۳۰۹-احمد بن جعفر بن مالک کا قول ہے: ایک شخص کے سوال کے جواب میں جنید نے فرمایا خالی پانی کی تخلیق سے بھی قبل عنایت الٰہی شروع ہو چکی تھی۔

۱۵۳۱۰-جنید کا قول مروی ہے: یاالٰہی میں آپ سے آپ کی نظر کرم کا طالب ہوں۔

۱۵۳۱۱-جعفر بن محمد کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: طالب صادق نیکی کو نیکی ہونے کی وجہ سے انجام دیتا ہے، اور گناہ سے گناہ ہونے کی وجہ سے اجتناب کرتا ہے۔

۱۵۳۱۲-جنید کا قول ہے: ایک بار مکہ میں بیماری کی وجہ سے سبحان اللہ کہنے کی بھی مجھ میں سکت نہیں رہی، نیز فرمایا ایک عرصہ تک اگر کوئی فقیر مجھ سے اور میں اسے جو حال بیان کرتا شب کو خواب میں وہی کچھ مجھے نظر آتا۔

۱۵۳۱۳-ابوعمرو عثمان، ابوحسن کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: دنیا میں کبھی بھی میں مصیبت پر پریشان نہیں ہوا، کیوں کہ اس جہاں کا دارغم ہونا مجھے معلوم ہے۔ البتہ کبھی کبھی اس جہاں میں خوشی حاصل ہو جاتی ہے۔ ورنہ اصل میں یہ دار امتحان و بلاء ہے۔

۱۵۳۱۴-ابوحسن جہضمی، ابوحسن کے سلسلۂ سند سے، ابوعبداللہ فارسی کا قول مروی ہے: جنید سے قول باری تعالیٰ سـنـقـرئـک فلا تنسی، کے بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا قرأۃ سے تلاوۃ اور نسیان سے مراد عمل ہے۔

۱۵۳۱۵-جنید سے قول باری تعالیٰ ''ودرسوا مافیه'' کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا انہوں نے اس کے مطابق عمل نہیں کیا۔ ایک بار شبلی نے جنید سے سوال کیا کہ حقیقتاً وجود رکھنے والے لوگوں کے بابت آپ کی کیا رائے ہیں۔ فرمایا اے ابوبکر تمہارے اور اکابر الناس کے درمیان ستر قدموں کا فاصلہ ہے مخالفت نفس اس کا سب سے چھوٹا فاصلہ ہے۔

۱۵۳۱۶-جہضمی، محمد بن حسن، ابوقاسم بردان ہاوندی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

ایک روز میں نے ابوحسن کے دروازہ پر دستک دی تو انہوں نے پوچھا کون، میں نے ناصر بتایا تو انہوں نے مجھے اندر داخل ہونے کی اجازت دیدی۔ اندر داخل ہو کر میں نے چار درہم ان کی خدمت میں پیش کئے، انہوں نے فرمایا میں تمہیں کامیابی کی خوشخبری سناتا ہوں، کیونکہ اس وقت مجھے ان دراہم کی ضرورت تھی۔

۱۵۳۱۷-علی بن عبداللہ، منصور بن احمد، جعفر دئلی کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: نزول مصائب کے تین سبب ہوتے ہیں۔ (۱) گناہگاروں پر برائے سزا، (۲) صادقین پر ان کی خطاؤں کو ختم کرنے کے لئے، (۳) انبیاء پر رفع درجات کے لئے۔

۱۵۳۱۸-عثانی بن محمد عثمان کے سلسلۂ سند سے حکیم بن محمد کا قول مروی ہے: ایک بار جنید کا ایسی قوم کے پاس سے گزر ہوا جو سماع کی وجہ سے وجد میں تھی، لیکن جنید وجد میں نہیں آئے۔

۱۵۳۱۹-ابوبکر محمد بن احمد بن محمد بن مفید، کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: عاقل انسان کے لئے تین حالوں میں سے ایک حال کا اختیار کرنا ضروری ہے، (۱) اعمال کے اعتبار سے ترقی کرنا۔ اس کے لئے انسان پر اللہ سے مناجات لازمی ہے، اس کی وجہ سے انسان کو فرائض کی پابندی کی فکر ہوگی، پھر وہ عبد بن کر اس کی ادائیگی کے لئے اللہ کے سامنے کھڑا ہوگا، اس وقت نفس امارۃ کی خرابیاں انسان پر ظاہر ہوں گی۔ اور فرائض کی کوتاہیاں اس کے سامنے آئیں گی، پھر وہ ہمہ تن ان خرابیوں کے ازالہ کی کوشش کرے گا۔ (۲) معرفت میں کمال حاصل کرنا۔ اس کے حصول کے لئے عزم۔ اور اخلاص لازمی ہے۔ کیونکہ بعض مرتبہ نفس سے کچھ چیزیں مخفی رہ جاتی ہیں، (۳) اول دونوں حالوں میں کمال حاصل کرنے کے بعد انسان عقل کے ذریعہ تدبیر الٰہی اور شب و روز کی گردش میں غور کر کے اپنے مقصد اصل

تک پہنچ جاتا ہے، کیونکہ بحکم قرآن جن وانس کا مقصد تخلیق عبادت ہے، مذکورہ تینوں حالوں کے بعد انسان بڑی ترقی کر جاتا ہے۔
جیسا کہ حارثہ کا قول ہے: نفس کو پس پشت ڈالنے کے بعد گویا عرش الٰہی میرے سامنے ہے، اور اہل جنت مجھے نظر آ رہے ہیں۔
۱۵۳۲۰-جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:
بعض مرتبہ میں اپنے کو حضرت یوسف کی طرح سمجھتا ہوں، اور پھر اس حالت کے عدم پر مجھے حضرت یوسف کے عدم پر حضرت یعقوب کے غم کی مانند غم ہوتا ہے۔ ایک عرصہ تک میری یہی حالت رہی۔
۱۵۳۲۱-جعفر، محمد کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: ایک روز سری میرے سامنے لنگی باندھ کر بیٹھے تھے۔ اس وقت وہ بالکل لاغر اور نحیف جسم تھے، فرمانے لگے یہ سب کچھ محبت الٰہی کی وجہ سے ہوا ہے، پھر انہوں نے چند اشعار کہے (۱) طبیب کی طرف سے مرض لاحق ہونے کے بعد میں اس سے مرض کی کیسے شکایت کروں۔ (۲) قلب جل رہا ہے، آنسو رواں ہیں، مصائب جمع ہیں اور حالت بے قابو ہوتی جارہی ہے۔ (۳) بے قرار کو کیونکر قرار آ سکتا ہے۔
۱۵۳۲۲-ابوبکر محمد بن احمد مفیر کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: اپنے کو سب سے بڑا سمجھنا کبر کا اعلیٰ درجہ ہے، اور اپنے کو بڑوں میں شمار کرنا کبر کا ادنیٰ درجہ ہے۔
۱۵۳۲۳-محمد بن احمد بن ہارون کے سلسلۂ سند سے علی بن حسین غلاب کا قول مروی ہے:
جنید سے مشاہدہ معائنہ کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا معائنہ سے میں زندیق اور مشاہدہ سے حیران ہو جاتا۔ لہٰذا مجھے دونوں چیزیں حاصل نہیں ہیں۔
۱۵۳۲۴-جنید بن محمد کا قول ہے: صاحب علاقہ پر اللہ تعالیٰ ﷻ جنت حرام کر دی۔
۱۵۳۲۵-جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے ابو قاسم جنید کا قول مروی ہے: ایک روز سری کو افسردہ دیکھ کر میں نے ان سے اسکی وجہ پوچھی، انہوں نے فرمایا ایک نوجوان میرے پاس آیا تھا، اس نے مجھ سے توبہ کے متعلق سوال کیا میں نے وہ بتا دیا پھر اس نے مجھ سے توبہ کی شرائط سے متعلق سوال کیا تو میں نے کہا جس گناہ سے توبہ کی ہے اس کا عدم نسیان توبہ کی حقیقت ہے۔ اس نے میرا جواب رد کرتے ہوئے کہا بلکہ اس کا عدم ذکر توبہ کی حقیقت ہے۔ اس وقت سے میں اس کے کلام میں متفکر ہوں۔ میں نے کہا اسکی بات کیا ہی خوب ہے اسی طرح ایک دوسرے روز میں نے ان کو متفکر دیکھ کر اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کل گزشتہ ایک جوان نے مجھ سے کہا کہ انسان کو عند اللہ اپنی مقبولیت کا پتہ چل جاتا ہے میں نے نفی کی، لیکن جب اس نے اپنی بات پر اصرار کیا تو میں نے اس سے اس کی وجہ پوچھی، اس نے کہا اللہ کا انسان کو معاصی سے بچا کر طاعت کی توفیق دینا عند اللہ اسکی مقبولیت کی علامت ہے۔
۱۵۳۲۶-جعفر بن محمد، محمد کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: ایک روز میں اپنے وظائف سے فارغ ہو کر بستر پر لیٹا تو مجھے کسی کی آواز سنائی دی کہ فلاں شخص مسجد میں تمہارا انتظار کر رہا ہے، میں مسجد گیا تو واقعی وہاں پر ایک شخص میرا منتظر تھا، اس نے مجھ سے نفس کے علاج کے بابت سوال کیا میں نے کہا اس کی مخالفت ہی اسکا علاج ہے۔ اس نے کہا میں نے یہی بات اپنے نفس سے کہی تھی، لیکن ان نے کہا جب تک تم جنید سے اس کے بابت سوال نہیں کرو گے میں تمہاری بات قبول نہیں کروں گا، میں نے اس سے کہا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں فلاں جن ہوں اور میں مغرب سے تمہارے پاس آیا ہوں۔
۱۵۳۲۷-جنید بن محمد کا قول ہے: غیر اللہ سے قطعی لاتعلقی کے بعد ہی انسان کلیۃً اللہ کا بندہ بنتا ہے۔
۱۵۳۲۸-جنید کا قول ہے: غیر اللہ سے تعلق کی موجودگی میں انسان عبد اللہ نہیں بن سکتا۔
۱۵۳۲۹-ابونصر محمد بن احمد بن ہارون، عبدالواحد بن محمد اصطخری، ابوالازہر، ابراہیم بن عثمان کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے

میں ایک بار دوران سال توکل اختیار کر کے خالی ہاتھ گھر سے صحراء کی طرف نکل گیا، چند روز بعد میں ایک پانی اور سبزہ والی جگہ پر پہنچا، میں نے وضو کر کے نماز پڑھی، اچانک ایک نوجوان (جو تاجر معلوم ہوتا تھا) وہاں پر آیا میں نے اس سے معلوم کیا کہ تم کہاں سے آئے ہو اس نے کہا بغداد سے پھر ہماری آپس میں گفتگو ہوئی، اس کے بعد اس نے کوئی چیز کھانی شروع کر دی، میرے طلب کرنے پر کھجور کے ذائقہ کے مانند اس نے مجھے ایک چیز کھلائی، اس کے بعد وہ رخصت ہو گیا، پھر مکہ میں طواف کے دوران اسی نوجوان سے میری ملاقات ہوئی۔

۱۵۳۳۰- جعفر بن محمد، کے سلسلۂ سند سے عثمان بن محمد کا قول مروی ہے:

جنید سے سوال کیا گیا کہ استغراق العلم فی الوجود اور استغراق الوجود فی العلم سے کونسا اتم ہے۔ انہوں نے فرمایا: استغراق العلم فی الوجود اتم ہے۔

۱۵۳۳۱- جریری نے جنید سے قول عیسیٰ علیہ السلام پر تعلم مافی نفسی ولا اعلم فی نفسک'' کے بابت سوال کیا انہوں نے جواب میں واللہ اعلم فرمایا:

۱۵۳۳۲- محمد بن احمد بن ہارون، ابو زرعہ طبری، حسین بن یسین کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

قوت تین قسم پر ہے (۱) قوت بالطعام جو اعراض پیدا کرنے والا ہے، (۲) قوت بالذکر، اس سے انسان میں صفات حسنہ پیدا ہوتی ہیں۔ (۳) قوۃ بالمعرفت جو انسان کو فنا کرنے والی ہے۔

۱۵۳۳۳- محمد بن احمد مفید، عثمان بن محمد، عبدالصمد بن محمد جبلی کا قول ہے:

جنید نے ابو اسحٰق مارستانی کو خط لکھا جسکا متن درج ذیل تھا:

اما بعد:۔

اے برادرم نعماء الٰہیہ کا مقتضیٰ یہ ہے کہ دنیا سے تم کلی طور پر اعراض اختیار کر لو، ظاہر و باطن میں خوف خدا پیدا کرو، مصائب میں رجوع الی اللہ سے کام لو، نیز لوگوں کی نفع رسانی کا فکر کرنے والا اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنے والا المخلوق میں سے عند اللہ سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص عطاء فرمائے۔ اے برادرم لوگوں کے جرائم پر عفو سے کام لو مگر میرے خط میں کوئی ناگوار بات ہو تو میں اس پر آپ سے عفو کا امیدوار ہوں اسی پر اکتفاء کرتا ہوں۔ اور میں تمہارے جواب کا منتظر رہوں گا۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد المصطفیٰ وعلیٰ آلہ وسلم تسلیما۔

۱۵۳۳۴- ابی کے سلسلۂ سند سے احمد بن جعفر بن ہانی کا قول مروی ہے: میں نے ایک بار جنید سے سوال کیا کہ انسان کب صاحب عقل ہوتا ہے، انہوں نے فرمایا: امور حسنہ اور امور قبیحہ میں تمیز پیدا کر کے امور حسنہ کو اختیار کرنے کے بعد انسان صاحب عقل بن جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ تعلق مع اللہ قائم کر کے اولیٰ کام اختیار کرتا ہے، احکام شرع کی پابندی کرتا ہے۔ رذائل سے اجتناب کرتا ہے۔ انجام بد کی وجہ سے معاصی کے ارتکاب سے احتراز کرتا ہے۔ نیز قرآن میں عاقلین کی یہی صفات بیان کی گئیں ہیں۔

۱۵۳۳۵- محمد بن علی بن حبیش، کا قول ہے:

جنید سے اللہ سے راضی ہونے والے لوگوں کی علامت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا بعض اہل علم کے بقول اللہ سے راضی ہونے والے لوگ عمدہ زندگی گزارتے ہیں۔ نیز یہ لوگ آزمائش میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہیں، کیونکہ مصیبت کو بھی یہ نعمت شمار کرتے ہیں۔

۱۵۳۳۶- ابوحسن علی بن ہارون بن محمد کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے: میں نے بعض بھائیوں کو خط میں لکھا کہ اللہ کی زمین

کبھی بھی ولی سے خالی نہیں ہوتی، کیونکہ کائنات کا نظام ہی اللہ کے نام کی برکت کی وجہ سے چل رہا ہے، جب کوئی ولی نہیں رہے گا تو یہ سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا، میں اللہ سے تمہارے لئے اور اپنے لئے فضل کا طالب ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

۱۵۳۳۷- عثمان بن محمد عثمانی، ابوبکر محمد بن احمد بغدادی کا قول ہے:

جنید سے سوال کیا گیا کہ محبت کا تعلق اللہ کی صفات ذاتیہ اور صفات فعلیہ میں سے کس سے ہے، فرمایا اس کا تعلق دونوں سے ہے جنکی تشریح یہ ہے کہ فی نفسہ اس کا تعلق صفات ذاتیہ سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اولیاء اصفیاء سے محبت کرنے کی حیثیت سے اسکا تعلق صفات افعالیہ سے بھی ہے۔

۱۵۳۳۸- محمد بن احمد، عثمان بن محمد کے سلسلہ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

اے انسان قلب کے معرفت الٰہیہ سے لبریز ہونے کے بعد اور تیرے فہم کے اللہ سے متصل ہونے کے بعد تیری رسومات مٹ جائیں گی، اور تیرے علوم روشن ہو جائیں گے، اس کے بعد تجھ پر حق کا علم واضح ہوگا۔

۱۵۳۳۹- عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید بن اعرابی، کے سلسلہ سند سے ابوبکر عطار کا قول مروی ہے: جنید پاؤں پر ورم کی وجہ سے ایک عرصہ تک بیٹھ کر نماز پڑھتے رہے، ایک روز ان سے کہا گیا کہ اگر آپ اس حالت میں لیٹ کر نماز پڑھ لیں تو آپ کے لئے بہتر ہوگا، فرمایا اللہ اکبر کیسی بات کرتے ہو؟ چنانچہ جنید وفات تک اسی طرح نماز پڑھتے رہے۔

۱۵۳۴۰- ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ نیساپوری، بکیر بن احمد صوفی، جنید ابوقاسم صوفی، حسن بن عرفہ، محمد بن کثیر کوفی، عمرو بن قیس ملائی، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول مروی ہے: فرمان نبوی ﷺ ہے، اے لوگو مومن کی فراست سے ڈرو، کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

۱۵۳۴۱- محمد بن عبداللہ بن سعید، عبدان بن احمد، عبدالحمید بن بیان، محمد بن کثیر، عمرو بن قیس، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری نے گزشتہ روایت کی مثل آپ ﷺ کا قول نقل کیا ہے:۔

۱۵۳۴۲- جعفر بن محمد بن نصیر، خلدی، ابوطاہر محتسب کے سلسلہ سند سے ابومحمد جعفر بن محمد بن نصیر کا قول مروی ہے: جنید بایں الفاظ دعا فرماتے تھے، اے خدا! تمام تعریفیں دائمی طور پر آپ ہی کے لیے ہیں آپ ہی غیر منقطع لازوال اور غیر فانی ہیں، اور یہی آپ کی ذات کریمی اور آپ کی عظمت وجلال کے مناسب ہے۔ اے باری تعالیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ، آپ ﷺ کی آل واصحاب، آپ ﷺ کے متبعین، ملائکہ اور اپنے مقربین پر رحمت کاملہ نازل فرمادیجو، اے باری تعالیٰ میں آپ کے جود وکرم، بزرگی، فضل اور احسانات کے واسطہ سے آپ سے اپنی معاصی پر مغفرت طلب کرتا ہوں۔ اے مالک ارض وسموٰت میری سیئات کو حسنات سے تبدیل فرمادیجئے، پھر موت تک معاصی سے میری حفاظت فرمادیجئے، اور ناپسندیدہ کاموں کی میرے قلب میں نفرت بھر دیجئے اور اپنی مرضیات کی میرے قلب میں محبت ڈالدیجئے اور وفات تک اپنی رضاء کے خلاف مجھ سے کوئی کام نہ کروایئے، اے باری تعالیٰ موت تک اخلاص کے ساتھ اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمادیجئے۔ اے باری تعالیٰ یوم الوفاۃ کو ہمارے لئے یوم ندامت وحسرت بنانے کے بجائے یوم سرور بنادیجئے، اور ہماری قبر کو ہمارے لئے آرام گاہ بنادیجئے، اسے ہمارے لئے کیڑے مکوڑوں اور وحشت کا گھر مت بنایئے۔ اسے ہمارے لئے جائے امن بنادیجئے، اے باری تعالیٰ ہماری قبر کو جنت کا باغ بنادیجئے، اے جامع الناس لیوم لا ریب فیہ ذات قیامت کے روز اچھی حالت میں ہمیں دوبارہ زندہ کیجئے، اور اس دن کے شدائد سے ہماری حفاظت فرمادیجئے، اس روز ہمیں اطمینان نصیب فرما کر حوض کوثر عطا فرمادیجئے، اور آپ علیہ السلام کی شفاعت نصیب فرمادیجئے، اے باری تعالیٰ اس روز حساب وکتاب میں آسانی پیدا فرمادیجئے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں عطاء کیجئے، اس روز عذاب دوزخ سے ہماری حفاظت فرمادیجئے، ہمیں نار دوزخ سے دور رکھئے، اپنے جود وکرم کی وجہ سے جن انبیاء،

صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہمیں جگہ عطا فرما دیجئے، جنت میں ہمارے والدین، اولاد، دیگر عزیز واقارب اور دوستوں کو جمع فرما دیجئے، اس روز ہمارے دوستوں کی اُمیدوں کو بھی پورا فرما دیجئے، اسی طرح آپ کی توحید پر دنیا سے رخصت ہونے والے عام مؤمنین ومؤمنات کی امیدوں کو بھی پورا فرما دیجئے، اس روز ہم سب کو اپنی ولدیت نصیب فرما دیجئے، اور دنیا میں ہم سب کو توبتاً نصوحاً کی توفیق عطاء کیجئے، اے باری تعالیٰ اپنے اور ہمارے دشمنوں کو نیست ونابود فرما دیجئے، ان کا مال مسلمانوں کے لئے مال غنیمت بنا دیجئے، اے باری تعالیٰ ہماری، ہمارے چھوٹوں بڑوں اور ہمارے حاکم ومحکوم سب کی اصلاح فرما دیجئے، اور اپنی طرف سے ہم سب پر رحمت کاملہ نازل فرما دیجئے، فتنوں اور بلاؤں سے ہم سب کی حفاظت فرما دیجئے مسلمانوں میں انتشار واختلاف کے بجائے انہیں اتحاد واتفاق نصیب فرما دیجئے، ہم سب کو اپنی اطاعت پر جمع فرما دیجئے، اے باری تعالیٰ ذلت سے ہماری حفاظت فرما دیجئے، ہمیں عزت وبلندی نصیب فرما دیجئے۔ ہمارے کاموں کو ہمارے لئے سہل فرما دیجئے، اے باری تعالیٰ ہمیں علم اور معرفت کی حقیقت عطاء فرما دیجئے، اے باری تعالیٰ ہمیں ہماری اولاد اور عامۃ المؤمنین کو کامل طور پر عافیت نصیب فرما دیجئے، اے آوازوں کو سننے والی ذات، اے خفیات سے واقف ذات اور اے جبار السموات ذات محمد ﷺ اور آپ علیہ السلام کی آل پر ہماری طرف سے رحمت کاملہ نازل فرما۔ اے اکرم الاکرمین اور اے ارحم الراحمین ذات ہمارے ساتھ اپنی شایان شان معاملہ فرما۔

(۵۷۰) محمد بن یعقوب[1]

۱۵۳۴۳- جعفر بن محمد بن نصیر، مرتعش، کے سلسلۂ سند سے ابوجعفر بن فرجی کا قول مروی ہے: بیس برس سے جب بھی مجھے کوئی اشکال پیش آیا اسی وقت اس کا جواب میرے ذہن میں آ گیا، نیز فرمایا محبت کے قلب میں پیوست ہونے کے بعد شروط وادب ساقط ہو جا ہیں۔

۱۵۳۴۴- عبدالمنعم بن عمر سے ابوسعید بن اعرابی کا قول مروی ہے: ابوجعفر سے سوال کیا گیا کہ آپ چیخ وپکار کو ناپسند کرتے ہیں۔ فرمایا میں کذابین پر اسے ناپسند کرتا ہوں۔ فرمایا میں نے پوری عمر میں صرف تین بار چیخ وپکار کی، ایک بار بغداد کے پل پر ایک شخص کو سزا کے طور پر کوڑے لگائے گئے، ان کوڑوں کی آواز سے میری چیخ نکل گئی، لیکن مضروب نے شور تک نہیں کیا، لوگوں کو اس کے صبر پر بڑا تعجب ہوا۔

۱۵۳۴۵- ابوسعید بن اعرابی یحییٰ بن احمد کے سلسلۂ سند سے ابن مرزبان کا قول مروی ہے: ایک بار مکہ کے سفر میں جمال نے ایک غیر معروف شخص کو میرا رفیق بنا دیا۔ میں نے اس سے راستہ کے لئے زادراہ وغیرہ خریدنے کے لئے سوال کیا تو اس نے کہا میرے پاس تمام چیزیں موجود ہیں۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ مکہ پہنچ کر ہم حساب کرلیں گے۔

انہوں نے راستہ میں خوب دل کھول کر خرچ کیا خود بھی کھایا اور مجھے بھی کھلایا، مجھے کم خرچ کرنے کے بابت اسے کہنے کی شرم آئی مکہ پہنچ کر میں نے اس کو حساب کے لئے کہا تو اس نے کہا سبحان اللہ کیسی بات کرتے ہو، پھر اصرار کے باوجود بھی انہوں نے سفر کے خرچ کا حساب نہیں کیا، میں نے لوگوں سے ان کے بابت سوال کیا تو معلوم ہوا کہ وہ محمد بن یعقوب فرجی تھے۔

۱۵۳۴۶- ابوجعفر محمد بن فرجی کا قول ہے: ایک روز میں شام کے صحراء کی طرف نکل گیا، وہاں میں ایک بے آب وگیاہ میدان میں پہنچ گیا، چند روز اسی حال میں گذرے حتی کہ مجھے موت کے وقت کا قریب ہونا معلوم ہونے لگا، اسی اثناء میں دو پادری مجھے چلتے نظر آئے، میں نے ان سے سوال کیا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے لاعلمی ظاہر کی، میں نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ تم اس وقت کہاں ہو، انہوں نے جواب دیا کہ ہم اللہ کی زیر مملکت ہیں، میں نے ان کے توکل اختیار کرنے پر نفس کو تنبیہ کی، پھر میں نے ان سے ان کی معیت کی

---

[1] تاریخ بغداد ۳/۳۸۷۔

درخواست کی جسے انہوں نے قبول فرمالیا، چنانچہ میں ان کے ساتھ ہوگیا، چلتے چلتے شب ہوگئی، انہوں نے اپنی نماز پڑھی، پھران میں سے ایک نے دعاء کرکے زمین کریدنا شروع کی، تو زمین سے کھانا اور پانی نکل آیا، پھرہم نے خورد و نوش کیا، اس کے بعد صبح تک ہم نماز میں مشغول رہے، دوسرے روز چلتے چلتے جب شب ہوئی تو ان میں سے دوسرے نے دعا کرکے زمین کریدنا شروع کی حسب سابق زمین سے طعام وشراب ظاہر ہوا، اور پھرہم نے خورد نوش کیا، اس کے بعد صبح تک ہم نماز میں مشغول رہے، تیسرے روز شب ہونے کے بعد انہوں نے مجھ سے کہا آج تمہاری دعاء کی باری ہے، چنانچہ میں نے نماز سے فارغ ہوکر اللہ تعالیٰ سے دعاء کی کہ اے باری تعالیٰ تیرے پاس میرا کوئی ایسا عمل مقبول نہیں ہے جس کی بنا پر میں آپ سے خورد نوش کے حاضر کرنے کی درخواست کرسکوں لیکن اے باری تعالیٰ عدم کی صورت میں آپ کے محبوب اور محبوب کی امت کی اہانت ہے۔۔۔ چنانچہ اسی وقت زمین سے کھانا اور پانی نکل آیا ہم نے خوب سیراب ہوکر خورد نوش کیا، اس کے بعد اسی طرح سلسلہ چلتا رہا، جب دوبارہ میری باری آئی تو دعاء کے بعد دو آدمیوں کا کھانا ظاہر ہوا جسکی وجہ سے میں صرف ظاہری طور پر کھانے میں ان کے ساتھ شریک ہوا۔ پھر جب تیسری بار میری باری آئی تو حسب سابق صرف دو شخصوں کا کھانا ظاہر ہوا اس بار انہوں نے مجھ سے اسکی وجہ پوچھی تو میں نے لاعلمی ظاہر کی سب کو خواب میں مجھے بتایا گیا کہ اے محمد جو ایثار تم نے اختیار کیا ہے یہ امت محمد یہ ﷺ کی خصوصیت ہے۔ اسکے بعد تیسری بار ایسا ہونے پر میں نے ان کو بتایا کہ ایثار امت محمد یہ ﷺ کی خصوصیت ہے۔ اس کی بناء پر صرف دو شخصوں کا کھانا ظاہر ہو رہا ہے۔ میرے جواب پر انہوں نے کلمہ شہادت پڑھ لیا۔ کیوں کہ انہوں نے کہا ہماری کتاب میں اسی طرح لکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد ہم نے اللہ تعالیٰ سے آبادی نظر آنے کی دعا کی جس کی برکت کی وجہ سے ہمیں بیت المقدس کی عمارتیں نظر آنے لگیں۔

۱۵۳۴۷- سلیمان بن احمد، محمد بن یعقوب بن فرجی رملی، ابراہیم بن منذر مخزومی، عبداللہ بن وہب، قرۃ بن عبدالرحمٰن، یزید بن حبیب، زہری، عروۃ بن زبیر کے سلسلۂ سند سے ابوحامد ساعدی کا قول مروی ہے:

ایک بار آپ علیہ السلام نے ایک شخص سے قرض کے طور پر کھجوریں لیں کچھ دیر بعد اس نے قرض کی واپسی کا مطالبہ کردیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا آج ہمارے پاس کچھ نہیں ہے بعد میں آجانا لیکن اس نے اصرار کرنا شروع کردیا۔ حضرت عمرؓ نے اسے تنبیہ کرنے کا ارادہ کیا، آپ ﷺ نے منع کرتے ہوئے فرمایا صاحب حق کو کہنے کا حق ہے، پھر آپ نے خولہ بنت حکیم انصاریہ سے کھجوریں منگوا کر اسکا قرض ادا کردیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے سوال کیا کہ تمہیں تمہارا حق پورا مل گیا یا نہیں، اس نے کہا آپ ﷺ نے حسن سلوک کے ساتھ میرا حق پورا پورا مجھے واپس کردیا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اللہ والوں کی یہی علامت ہے۔[1]

۱۵۳۴۸- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم و محمد بن شوبہ، ابوعمرو بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن حکیم، محمد بن یعقوب فرجی، محمد بن عبدالملک بن قریب احمد، ابی، ابومعشر، سعد مقبری کے سلسلۂ سند سے ابوہریرۃ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ تیز رفتاری مؤمن کی زینت کے زوال کا سبب ہے۔[2]

۱۵۳۴۹- ابومسعود محمد بن ابراہیم بن عیسیٰ مقدسی، محمد بن یعقوب فرجی، خالد بن یزید، ابوجعفر رازی، ربیع بن انس کے سلسلۂ سند سے انس کا قول مروی ہے:[3]

۱۔ مجمع الزوائد ۴/۱۴۰۔

۲۔ کشف الخفا ۱/۵۴۷. والعلل المتناھیة ۲/۲۱۹. والدر المنثور ۵/۶۲. والاحادیث الضعیفة ۵۵. وتفسیر القرطبی ۱۴/۱۷.

۳۔ اتحاف السادۃ المتقین ۶/۳۸۴.

فرمان نبوی ﷺ ہے: طالب علم واپسی تک اللہ کے راستہ میں ہوتا ہے۔

۱۵۳۵۰-عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید اعرابی، محمد بن یعقوب فرجی، علی بن مدینی، معتمر بن سلیمان، سفیان ثوری، ابوسلمۃ ربیع بن انس، ابو عالیہ کے سلسلۂ سند سے ابی بن کعب کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: میری امت کو بلندی اور رفعت کی خوشخبری سناؤ حصول دنیا کی نیت سے عمل آخرۃ کرنے والے کے لئے آخرۃ میں کچھ نہیں ہے[۱]

۱۵۳۵۱-محمد بن ابراہیم، احمد بن عمرو بن جابر، محمد بن یعقوب فرجی، احمد بن عیسیٰ ابوطاہر، ابن ابی فدیک، ابن ابی ذئب، زہری کے سلسلۂ سند سے انس کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام خود پہن کر مکہ میں داخل ہوئے۔

(۵۷۲) عمرو بن عثمان مکی[۲]

۱۴۳۵۲-ابومحمد بن عبداللہ بن محمد بن جعفر کے سلسلۂ سند سے مکی کا قول مروی ہے:

اے انسان نفس کا موازنہ نہ کر کچھ عقل سے کام لے اگر تو خلاف شرع میں مبتلا ہے تو جلد از جلد ان کو پس پشت ڈال کر اللہ کی طرف دوڑ اور اس کا یقین اپنے قلب میں راسخ کر لے کہ اللہ کے علاوہ کوئی قابض، باسط، نافع، ضار، معین، ناصر اور عاصم نہیں ہے۔ حصول توکل کے لئے یہ چیز شرط اول ہے۔ اس کے بعد غیر اللہ سے من کل الوجوہ قطع تعلقی اختیار کر۔ کیونکہ بحکم قرآن اللہ مثل نظیر اور شبیہ سے پاک ہے۔ اسکی معرفت کی کنہ تک رسائی انسان کی طاقت سے بالاتر ہے۔ تمام آسمان وزمین اسی کے زیر قبضہ ہیں۔ اس نے تمام کائنات کو بلا مثال پیدا کیا ہے۔ اور بحکم قرآن ملائکہ اور راسخین فی العلم اس کے سامنے عجز کے مقر ہیں۔

اے برادرم جب ملائکہ اور راسخین فی العلم کا یہ حال ہے تو تم اپنے نفس پر کیسے اعتماد کر سکتے ہو اللہ تعالیٰ شکوک شبہات سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ شکوک وشبہات سے اللہ کی ذات مبرا ہے۔ اے انسان اس ذات کو پہچان جسکی صفت "لا تأخذه سنة ولا نوم" ہے۔

۱۵۳۵۳-ابومحمد عبداللہ بن محمد کے سلسلۂ سند سے عمرو بن عثمان کا قول مروی ہے: اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی توفیق کے ذریعہ اختیار کو اختیار کے ساتھ موصول کیا ہے۔ اور اپنی رحمت کو ہر خیر کے لئے مفتاح قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنی عبادت کے لئے چنا ہے اور اولیاء اللہ مقربین کی سیرۃ پر چلتے ہوئے خفیف بدلوں سچے ارادوں کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتے ہیں انہوں نے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے پاکیزہ زندگی طلب کی اللہ تعالیٰ نے ان کی مراد پوری فرمادی۔

۱۵۳۵۴-ابومحمد عبداللہ بن محمد کے سلسلۂ سند سے عمرو بن عثمان کا قول مروی ہے:

متقین مخلصین اطاعت الٰہی کی وجہ سے اپنے قلوب کو اعمال ونیات کے ذریعہ تمام احوال واعمال اور حرکات وسکنات میں ہلاک کرنے والے ہیں۔ اللہ دخول فساد سے ان کی حفاظت کرنے والا ہے۔ اور حفاظت الٰہیہ کی وجہ سے ان کے قلوب ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ رہتے ہیں اسکی وجہ سے من جانب اللہ انھیں حیاء نصیب ہوتی ہے۔ پھر حیاء دوام طہارۃ کے ساتھ قلوب کو جلاء بخشتی ہے اس کے بعد دنیا مع اپنی اشیاء قلوب کو حقیر نظر آنے لگتی ہے۔ اور انھیں اپنی فنائیت کا یقین ہو جاتا ہے۔ پھر وہ نیکی کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

۱۔ المستدرک ۳۲۸/۴. وصحیح ابن حبان ۲۵۰۱.

۲۔ تاریخ بغداد ۲۲۳/۱۲.

۱۵۳۵۵-ابومحمد کے سلسلۂ سند سے عمرو بن عثمان کا قول مروی ہے: اللہ کی نعمتوں پر خوشی شکر میں داخل ہے، اور یہ رضاء الٰہی کی دلیل ہے لیکن من جانب اللہ نعمتوں کے حصول کے بعد ہمہ تن ان کی طرف متوجہ ہو جانا، احکام الشرع کی پابندی نہ کرنا، نماز، روزہ کی عدم فکر اور ان نعمتوں کی وجہ سے اترانا، شیخی مارنا اور ان پر غرور، فخر، حسد کرنا شکر میں داخل نہیں ہے کیوں کہ من جانب اللہ بندہ کو نعمتوں سے اسلئے نوازا جاتا ہے کہ وہ ان سے فائدہ حاصل کر کے ان پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔

۱۵۳۵۶-عبداللہ بن محمد، عمرو بن عثمان، یونس بن عبدالاعلیٰ، ابن عیینہ، ابن عجلان، ابیہ کے سلسلۂ سند سے ابوہریرۃ کا قول مروی ہے: قوی مؤمن ضعیف مومن سے بہتر ہے۔ لیکن ہر ایک خیر پر ہے اے انسان نفع مند چیزوں کے حصول سے عاجز بننے کے بجائے ان کے حصول کی کوشش کر۔ اس کے بعد اگر کوئی چیز حاصل نہ ہو تو کہہ کہ تقدیر میں اسی طرح لکھا تھا پشت پھیرنے سے اجتناب کر کیونکہ یہ عمل شیطان کی کنجی ہے۔[۱]

(۵۷۳) رویم بن احمد

۱۵۳۵۷-جعفر بن محمد بن نصیر، حسین بن یحییٰ فقیہ اسفید فانی، کے سلسلۂ سند سے رویم کا قول مروی ہے: اخلاص فعل پر عدم تکبر کا نام ہے۔ لوگوں کا تجھ سے معذرت کرنا اور تیرا ان سے معذرت نہ کرنا فتوۃ ہے۔

۱۵۳۵۸-بعض لوگوں نے رویم سے وصیت کی درخواست کی۔ فرمایا صوفیوں کی باتوں پر کان مت لگاؤ۔

۱۵۳۵۹-ابوحسین محمد بن علی بن حبیش کے سلسلۂ سند سے رویم کا قول مروی ہے: احوال سے سکون حاصل کرنا دھوکہ ہے۔ نیز فرمایا: عارفین کی ریاء مریدین کے اخلاص سے افضل ہے۔

۱۵۳۶۰-جعفر بن محمد بن نصیر، ابوعمرو عثمانی کے سلسلۂ سند سے رویم بن احمد مقری کا قول مروی ہے: جب میں نے دیکھا کہ طالبین، متعبدین مریدین اور علماء عارفین کے مختلف طبقوں کی وجہ سے پریشان ہیں۔ اور قسم قسم کے شکوک وشبہات کا شکار ہیں تو میں نے اسکا سبب تلاش کیا اور اس کے لئے بے انتہاء جد وجہد کی، طویل جد وجهد کے بعد مجھے اس کے دو سبب معلوم ہوئے۔

۱۵۳۶۱-جعفر، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے رویم کا قول مروی ہے: ترک شکوی صبر، آزمائش کو باعث لذت خیال کرنا رضاء، یقین مشاہدۃ اور ترک وسائط توکل کی علامت ہے۔

۱۵۳۶۲- رویم سے محبت الٰہی کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا: تمام احوال میں موافقت محبت الٰہی کی علامت ہے پھر انہوں نے درج ذیل شعر کہا: اگر محبوب مرنے کو کہے تو اسکی سمع واطاعت میں مر جاؤ اور موت لانے والے کو مرحبا کہو۔

۱۵۳۶۳-رویم سے خیریت دریافت کی گئی تو فرمایا: دین کی خواہش کے مطابق بنانے والے کا بھی کوئی حال ہے۔ نہ وہ صالح ہے اور نہ عارف۔

۱۵۳۶۴-محمد بن جعفر بن، جعفر بن محمد الصائغ، رویم بن یزید مقری، اسماعیل بن یحییٰ تیمی، ابن جریج، عطاء کے سلسلۂ سند سے جابر کا قول ہے: ایک بار آپ علیہ السلام نے ابودرداء کو حضرت ابوبکرؓ سے آگے چلنے پر فرمایا اے ابودرداء افضل البشر بعد الانبیاء سے تم آگے چلتے ہو۔

۱۵۳۶۵-سلیمان بن احمد، محمد بن عباس احزم، حسن بن ناصح مخرمی، رویم بن یزید، اسماعیل کے سلسلۂ سند سے ابن جریج نے گذشتہ روایت کے مثل آپ علیہ السلام کا فرمان نقل کیا ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب القدر ۳۴، وفتح الباری ۱۳/۲۲۷.

(۵۷۴) احمد بن محمد بن عطاء

۱۵۳۶۶- ابوحسین محمد بن علی بن حبیش، کا قول ہے: میں چند سال تک ابن عطاء کی خدمت میں رہا، ان کا یومیہ ختم قرآن کا معمول تھا۔ رمضان میں شب و روز میں تین قرآن ختم کرنے کا معمول تھا۔

۱۵۳۶۷- ابن عطاء نے قرآنی آیت ان اول بیت وضع للناس للذی ببکتہ، کے بابت فرمایا بیت اللہ میں مقام ابراہیم اور قلب میں ابراہیم کے رب کے آثار ہیں۔ بیت اللہ کا رکن سکوت اور قلب کا رکن اس پر روشن ہوتا ہے۔

۱۵۳۶۸- ابوسعید عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالوہاب بن نصیر رازی کے سلسلہ سند سے ابن عطاء کا قول مروی ہے: سنت کا آداب کنندہ کا قلب نور معرفت سے روشن ہوتا ہے۔ اور امر، افعال اور اخلاق میں حبیب کی متابعت سے بلند کوئی مقام نہیں ہے۔

۱۵۳۶۹- محمد بن علی بن حبیش، کے سلسلۂ سند سے عطاء کا قول مروی ہے:

تین چیزوں کا تین چیزوں سے جوڑ ہے۔ فتنہ کا تمنا کے ساتھ، محنت کا افتاد کے ساتھ اور آزمائش کا دعویٰ کے ساتھ، ان سے سوال کیا گیا کہ عارفین کے قلوب کی راحت کا سبب کیا ہے؟ فرمایا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: کے پڑھنے سے عارفین کے قلوب کو سکون حاصل ہوتا ہے۔ کیوں کہ بسم اللہ کی ہیبت، رحمٰن مدد الٰہی اور رحیم اسکی مودت ومحبت پر دال ہے۔

۱۵۳۷۰- عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابن عطاء کا قول مروی ہے: اے انسان حکماء کی مجالس میں شرکت کر کے اپنے نفس کا علاج کر نور حکمت سے روشنی حاصل کرنے والے کے لئے اہل فہم وعقل محبت اختیار کرنا لازم ہے، نیز فرمایا جنت کا طالب دنیا میں تکالیف برداشت کرتا ہے۔ اور ایسے شخص کا قلب شہوات سے پاک ہو جاتا ہے۔

۱۵۳۷۱- ابوحسن احمد بن محمد بن مقسم کے سلسلۂ سند سے ابن عطاء کا قول مروی ہے: اداب صالحین کا طالب صاحب کرامت، آداب اولیاء کا طالب صاحب قربت اور آداب انبیاء کا طالب صاحب انس وانبساط بن جاتا ہے۔

۱۵۳۷۲- ابن عطاء کا قول مروی ہے: مسلسل نزول شفقت کی وجہ سے مدمن کی حالت بہتر اور مسلسل نزول غفلت کی وجہ سے فاجر کی حالت فاسد ہو جاتی ہے۔

۱۵۳۷۳- محمد بن علی بن حبیش کے سلسلۂ سند سے عطاء کا قول مروی ہے: اے انسان قلب کی بیداری کے لئے ذاکرین کی مجلس میں شرکت کر نفس کو اطاعت الٰہی کا عادی بنانے کے لئے صالحین کی خدمت کر۔

۱۵۳۷۴- عطاء سے اللہ کی ناراضگی کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا نفس کا اپنے کو بڑا سمجھنا غضب الٰہی کا سبب ہے۔ اور اپنے افعال پر معاوضہ طلب کرنا اس سے بھی اشد ہے۔

۱۵۳۷۵- ابن عطاء کا قول ہے: اولیاء کی چار علامتیں ہیں، (۱) اللہ اور اپنے درمیان راز کو پوشیدہ رکھنا، (۲) جوارح کی حفاظت کرنا، (۳) ایذاء برداشت کرنا (۴) لوگوں کی عقلوں کے مطابق ان سے سلوک کرنا۔

۱۵۳۷۶- احمد بن محمد بن مقسم کے سلسلۂ سند سے ابن عطاء کا قول مروی ہے:

حق کا حق کے ذریعہ مشاہدہ کرنے والے کے سامنے اسباب بے حقیقت ہیں۔ اشیاء پر نظر رکھنے والا کبھی بھی حقیقت کا مشاہدہ نہیں کر سکتا۔

۱۵۳۷۷- ابن عطاء سے قول باری تعالیٰ "تتجافی جنوبھم عن المضاجع" کے بابت سوال کیا گیا فرمایا مضطجعون کی چند اقسام ہیں (۱) بستر پر لیٹنے والے، (۲) اپنے نفس پر اضطجاع کرنے والے، (۳) دنیا پر اضطجاع کرنے والے۔ مضطجع علی

الفراش سے مراد وہ ظالم ہے جو بیدار ہو کر ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے اس کے ثواب میں دس فیصد اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ مضطجع فی الدنیا سے دنیا میں مشغول ہو کر اس سے توبہ کرنے والا انسان مراد ہے اس کے ثواب میں سات سو گنا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ مضطجع فی نفسہ سے خواہش پرستی تبرک کرنے والا انسان مراد ہے۔ پھر وہ شخص رجوع الی اللہ کر کے اللہ سے سلامتی طلب کرتا ہے۔

۱۵۳۷۸- محمد بن علی بن حبیش کا قول مروی ہے: احمد بن سہل بن عطاء نے درج ذیل اشعار مجھے سنائے۔ میں فقط اللہ ہی سے اپنی کوشش کا صلہ چاہتا ہوں۔ (۲) مکمل مایوسی کے بعد من جانب اللہ مجھے اچانک خوشی حاصل ہوئی۔

ابن حبیش کہتے ہیں کہ اس موقع پر میں نے بھی تیسرے شعر کا اضافہ کر دیا۔ میں ہر چھوٹے بڑے امر میں کاشف ضراء والباس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ ابن عطاء نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) انہوں نے تیزی سے دوڑ کر اپنے مطالب حاصل کر لئے، (۲) کامل کوشش اور صبر کرنے والا اپنے مقاصد میں کامیاب ہوتا ہے، (۳) بزرگی کھجور کے مانند نہیں ہے جسے کھالیا جائے بلا صبر بزرگی کا حصول ناممکن ہے۔ (۴) تیرے محبت کرنے کی وجہ سے مجھے کامیابی کے آثار نظر آتے ہیں، (۵) اس کے باوجود میں تجھے کیسے بھول سکتا ہوں۔

۱۵۳۷۹- ابن عطاء سے عبودیت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا اختیار کے بجائے افتقار کے اظہار کا نام عبودیت ہے۔

۱۵۳۸۰- فرمایا: مخلوق سے صرف نظر کے بغیر راہ حق کا وجدان ناممکن ہے۔

۱۵۳۸۱- محمد بن علی بن حبیش، ابو عباس بن عطاء صوفی، یوسف بن موسیٰ قطان، حسن بن بشر بلخی، حکم بن عبد المالک، قتادۃ، ابو ملیح، کے سلسلۂ سند سے واثلہ بن اسقع کا قول مروی ہے: میری امت کے ایک شخص کی سفارش پر بنی تمیم سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔[1]

۱۵۳۸۲- محمد بن علی، ابو عباس بن عطاء، فضل بن زیاد، ابن ابی لیلیٰ، ابی، حکم بن مقسم کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے: اتفاق کے ساتھ نمک پھانکنا اختلاف کی صورت میں فالودہ کھانے سے بہتر ہے۔

(۵۷۵) ابراہیم بن سری

۱۵۳۸۳- ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن سری سقطی کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے: صبح و شام نفع کی طالب کے باوجود نوحہ کرنے والا انسان قابل تعجب ہے۔

۱۵۳۸۴- ابراہیم بن محمد، ابو عباس، ابراہیم بن سری کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے: اگر نفوس ابدان پر شفیق ہوتے تو اس سے کہیں زیادہ وہ اپنی اولاد پر شفیق ہوتے۔

(۵۷۶) بدر المغازلی

۱۵۳۸۵- ابو بکر بن خلاد، ابو بکر بن منذر ابو بکر المغازلی، معاویہ، بن عمرو، زہیر بن معاویہ، علاء بن مسیب، سہل بن ابی صالح، ابیہ کے سلسلۂ سند سے ابو ہریرہؓ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل کو اس سے محبت کا حکم دیتا ہے، پھر حضرت

---

[1] کنز العمال ۳۶۱۱۲

جبرائیل اہل سماء کو اس سے محبت کا حکم دیتے ہیں اس کے بعد اہل ارض کے قلوب میں اسکی محبت ڈالدی جاتی ہے۔[1]

۵۷۷۔ قلانسی

۱۵۳۸۶۔ عمر بن احمد بن شاہین، علی بن محمد مصری، عمرو بن سعید قلانسی، کے سلسلۂ سند سے یحییٰ بن حسن قلانسی کا قول مروی ہے:

جس نے خواب میں زیارۃ خداوندی کے بعد اللہ سے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کا سوال کیا۔ اللہ نے فرمایا آئندہ عدم معاصی ان کے لئے شرط ہے، میں نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا یا الٰہی اس شرط کے پورا کرنے پر میری مدد فرما۔

۱۵۳۸۷۔ عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید بن اعرابی، کتانی کے سلسلۂ سند سے منیہ بصری کا قول مروی ہے: ایک بار میں قلانسی کے ساتھ سفر میں تھا ہمیں شدید بھوک لگ گئی قلانسی نے کھانے کی کوئی چیز کھول کر خود کھانے کے بجائے مجھے کھلا دی، اور اس چیز میں ان کے استاد ابو محمد رباطی مروزی تھے، کیونکہ ایک بار سفر میں ابو محمد نے امیر ہونے کے باوجود قلانسی کو کھلایا پلایا تھا۔ اور بارش ہونے پر اپنی حفاظت کے بجائے ان کی حفاظت کی تھی، قلانسی نے ان سے کہا بھی کہ امیر ہونے کے ناطے میرا حق بنتا ہے کہ میں آپ کی خدمت کروں۔ نیز ابوحمزۃ ابن وہب اور مشائخ کی ایک جماعت بھی قلانسی کا بڑا احترام کرتی تھی۔ ابوسعید بن اعرابی کہتے ہیں کہ میں قلانسی کی وفات تک ان کی خدمت میں رہا، کبھی بھی انہوں نے سونا چاندی اپنے پاس رکھ کر شب نہیں گزاری، قلانسی توکل میں شقیق کے پیروکار تھے۔ فرماتے تھے کہ ہمارے ساتھ چلنے کے لئے تین شرطیں ہیں۔ (۱) ہم لوگوں سے اپنے حق واجب کا بھی مطالبہ نہیں کرتے، (۲) اپنے نفوس سے لوگوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ (۳) افعال میں کوتاہی پر اپنے نفوس کو قصوروار سمجھتے ہیں۔

۱۔ سنن الترمذی ۳۲۳۸، والمستدرک ۴۰۵/۳، ۴۰۸، ومشکاۃ المصابیح ۵۲۰۱، واتحاف السادۃ المتقین ۱۲۴/۸، ۴۹۵/۱۰.

(۵۷۸) خیر النساج[۱]

۱۵۳۸۸-علی بن ہارون نے متعدد اصحاب سے نقل کیا ہے کہ خیر النساج مغرب کے وقت بے ہوش ہو گئے ہوش آنے پر گھر کے ایک گوشہ کی طرف دیکھ کر فرمایا اے شخص تم اور ہم عبد مامور ہیں، آپ نے تو امر پورا کر دیا، لیکن میرے امر کے پورا کرنے میں مجھ سے کوتاہی ہوگئی ہے، اس لئے اس کے پورا کرنے کے بعد تم اپنا امر پورا کرنا۔ اس کے بعد وضو کر کے نماز پڑھی پھر نماز سے فارغ ہوتے ہی انتقال فرمایا۔ وفات کے بعد بعض دوستوں نے خواب میں ان سے سوال کیا کہ اللہ کا آپ کے ساتھ کیا معاملہ رہا فرمایا مجھ سے یہ سوال مت کرو۔ اتنی بات ضروری ہے کہ میں اس وقت تمہاری بدبودار دنیا سے راحت میں ہوں۔

۱۵۳۸۹-جعفر بن محمد بن نصیر کا قول ہے:

میں نے خیر النساج سے سوال کیا کہ نسج آپ کا پیشہ ہونے کی وجہ سے آپ کا نام رکھا گیا؟ فرمایا اصل بات یہ ہے کہ میں نے کھجور نہ کھانے کا اللہ سے معاہدہ کیا تھا، ایک روز نفس امارۃ نے مجھے کھجور کھانے پر مجبور کر دیا، جس کی وجہ سے میں نے نصف رطل کھجور خریدی، میں نے ان میں سے ایک کھجور کھایا تھا اللہ نے میری شکل ایک اور مجرم کی شکل میں تبدیل فرمادی اور لوگوں نے مجرم سمجھ کر میری پٹائی کر دی، پھر انہوں نے ایک ماہ تک مجھ سے نسج کا کام لیا، پھر ایک روز میں نے نماز میں عہد شکنی پر اللہ سے توبہ کی جب جا کر میری اصل شکل لوٹائی گئی، پھر انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ گویا اللہ سے عہد شکنی کی وجہ سے میرا یہ نام رکھا گیا۔ فرمایا کرتے تھے انسان کا معاصی میں عدم ابتلاء اس کے لئے سب سے ارفع نسب ہے۔

۱۵۳۹۰-حسن بن جعفر، عبداللہ بن ابراہیم الجریری، کے سلسلۂ سند سے ابو خیر دیلمی کا قول ہے:

میری موجودگی میں خیر النساج سے ایک خاتون نے دو درہم کے عوض ایک رومال خریدا۔ خیر النساج نے اس سے کہا اگر دو درہم تمہارے پاس ہوں تو دیدو، ورنہ بعد میں دیدینا، اگر بعد میں لاؤ تو میری عدم موجودگی میں دریاد جلہ میں ڈالدینا، خاتون نے کہا دجلہ میں کیوں؟ خیر النساج نے کہا فضول باتیں مت کرو۔ اس کے چند روز بعد وہ خاتون کپڑے میں دو درہم لپیٹ کر لائی، اس وقت نساج نہیں تھے۔ اس نے وہ دجلہ میں ڈالدیئے، دجلہ سے سرطان نے ان کے سامنے ڈالدیئے، نساج نے زندگی میں اپنے اس راز کے افشاء سے مجھے منع کر دیا میں نے ان سے اس پر وعدہ کر لیا۔

(۵۷۹) ابوبکر بن مسلم

۱۵۳۹۱-جعفر بن محمد بن نصیر کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

ایک روز دوپہر کے وقت میں ابوبکر بن مسلم کے پاس گیا۔ انہوں نے فرمایا تم اس وقت کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا آپ کی زیارت کی خواہش کی بناء پر آیا ہوں۔

۱۵۳۹۲-ابو عمرو عثمانی، ابو حسن محمد بن احمد، کے سلسلۂ سند سے حسن بن علی بن حلف بر بھاری کا قول مروی ہے:

ایک بار ابوبکر بن مسلم کی بیماری میں مروزی ایک جماعت کے ہمراہ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے ابوبکر بن مسلم نے اس پر عتاب کے لئے ان کو درج ذیل اشعار پر مشتمل ایک خط لکھا۔

۱- تاریخ بغداد ۸/۳۴۵۔

(۱) اے میری عیادت کے لئے آنے والے شخص! (۲) تو ذکر اور ذکر کی مجالس میں شرکت کے بجائے میری عیادت کے لئے آ گیا۔ اللہ سے انس حاصل کر۔ زندگی میں فقط اللہ ہی سے محبت کر۔ اسی سے مدد حاصل کر۔

(۵۸۰) سمنون بن حمزۃ

۱۵۳۹۳-عبدالمنعم، ابوبکر واسطی کے سلسلۂ سند سے سمنون کا قول مروی ہے:

اے باری تعالیٰ میں آپ کے ہر فیصلہ پر راضی ہوں اس کے بعد سمنون کا چودہ دن تک پیشاب بند رہا، سانپ کی مانند وہ ریت پر الٹ پلٹ ہوتے رہے، پھر جب ان کا بول کھل گیا تو بارگاہ الٰہی میں انہوں نے توبہ کی، جعفر نے سمنون کا شعر نقل کیا ہے (۱) اے باری تعالیٰ بول بند ہونے کی صورت میں بھی میں آپ سے راضی ہوں (۲) اے باری تعالیٰ آپ میرے صبر کا امتحان لینا چاہتے ہو۔

۱۵۳۹۴-عثمان بن محمد عثمانی، علی بن عبداللہ بن سوید محمد بن احمد، ابن صباح، علی بن غیاث بزاز کے سلسلۂ سند سے سمنون کے اشعار منقول ہیں۔

(۱) کیا ذلت میں مشتاق کے لئے کوئی عار ہے، (۲) اے باری تعالیٰ آپ کی محبت میرے جسم کے اعضاء، روح اور قلب سب چیزوں میں سرایت کر گئی ہے، (۳) میرا کوئی سانس بھی آپ کی یاد سے غافل نہیں ہوتا۔

۱۵۳۹۵-سمنون کے اشعار ہیں۔

(۱) میرا قلب دنیا اور اس کی لذات سے اچاٹ ہو چکا ہے اے باری تعالیٰ میرا قلب کبھی آپ کی محبت سے خالی نہیں ہوتا (۲) آنکھوں کی پلکوں کے ملنے کے وقت بھی میں آپ کو یاد کرتا ہوں۔

۱۵۳۹۶-عثمان بن محمد کا قول ہے: ابوعلی حسن بن احمد صوفی نے مجھے سمنون کے درج ذیل اشعار سنائے اے باری تعالیٰ اگر آپ کی محبت کے لئے آگ میں داخل ہونا شرط ہوتا تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں۔

۱۵۳۹۷-عثمان، علی بن عبداللہ بن سوید کے سلسلۂ سند سے محمد بن حمدان کا قول مروی ہے:

ایک بار سمنون نے اونٹ کی گھنٹی میں سر داخل کیا، کچھ دیر بعد دھاڑتے ہوئے سر نکال کر انہوں نے درج ذیل شعر کہا۔ میں قلبی طور پر بیمار ہوں۔ میرا آرام ختم ہو چکا ہے۔

۱۵۳۹۸-محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن عبداللہ بن عبدالعزیز، ابوجعفر فرغانی کے سلسلۂ سند سے سمنون کا قول مروی ہے: محبت الٰہی کے حصول کے بعد میں ہر چیز سے مستغنی ہوں۔

۱۵۳۹۹-محمد بن حسین، ابوبکر رازی، ابوبکر عجان کے سلسلۂ سند سے سمنون کا قول مروی ہے: اللہ تعالیٰ کے بزرگی کی چادر پھیلانے کے وقت اولین وآخرین کے گناہ اس میں سما جاتے ہیں اور سخاوت کے اظہار کے وقت گناہ گار بھی صالحین کی صف میں داخل ہو جاتے ہیں۔

۱۵۴۰۰-عمر بن رفیل، ابوقاسم ہاشمی، کا قول مروی ہے: ایک بار شدید سردی میں جبہ اور چادر ڈالے ہوئے میں بیت المقدس میں تھا، برف باری بھی جاری تھی۔ اسی اثناء میں میں نے صرف دو چادروں میں ملبوس ایک جوان کو چلتے دیکھا، میں نے سردی سے حفاظت کے لئے اسے کپڑا دیا، اس نے جواب میں درج ذیل شعر کہا:

اللہ اپنی راہ میں میرے فناء ہونے کو اچھی طرح جانتا ہے، اللہ کی حقیقت کی کنہ کے ارادے سے ہر انسان عاجز ہے۔

۱۵۴۰۱-جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے ابواحمد قلانسی کا قول مروی ہے:

ایک بار ایک شخص کے فقراء بغداد پر چالیس ہزار درہم خرچ کرنے پر سمنون نے مجھ سے فرمایا آؤ ہم چالیس ہزار درہم کی جگہ

چالیس ہزار رکعت نفل پڑھیں۔ چنانچہ ہم مدائن گئے اور ہم نے وہاں پر چالیس ہزار رکعت نفل پڑھیں پھر ہم حضرت سلمان کی قبر کی زیارت کر کے وہاں سے واپس ہوئے سمنون کا قول ہے: عبادت میں کوشش کے بقدر میں اس پر ثواب مرتب ہوتا ہے۔

(۵۸۱) علی بن موفق[۱]

۱۵۴۰۲- ابراہیم بن محمد نیساپوری، ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن عبدویہ عبدی، ابوعمر عبدالرحمٰن بن ابی قرصافہ عسقلانی، ابوقاسم بزاز کے سلسلۂ سند سے علی بن موفق کا قول مروی ہے: میں نے پچاس سے زائد حج کیے ہیں، میں نے ان کا ثواب آپ ﷺ، خلفاء راشدین اور اپنے والدین کو پہنچایا ہے، البتہ صرف ایک حج کے بارے میں میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ اہل عرفات میں سے جسکا حج غیر مقبول ہے میرے حج کا ثواب اس کے اعمال نامہ میں کر دیا جائے۔ پھر مزدلفہ کی شب خواب میں من جانب اللہ مجھے تنبیہ کی گئی کہ اے علی میرے سامنے تم سخی بنتے ہو میں نے تمام اہل عرفات اور ان کے مثل کی بھی مغفرت کر دی، اور میں ان میں سے ہر ایک کی اسکے اہل بیت، اس کے خواص اس کے ہمسایہ کے بارے میں سفارش قبول کروں گا۔

۱۵۴۰۳- ابوعبداللہ خواص مصری کے سلسلۂ سند سے علی بن موفق کا قول مروی ہے۔

میں جمعہ کے روز رواح گیا، میرے اہل خانہ نے مجھ سے کسی ضرورت کا اظہار کیا، مجھے اس کا فکر رہا، آپکی ندا آئی اے ابن موفق میری موجودگی میں تم فکر کرتے ہو۔

۱۵۴۰۴- ابوحسن بن مقسم، عباس بن یوسف شکلی کے سلسلۂ سند سے علی بن موفق کا قول مروی ہے: ایک بار میں سواری پر حج کے لئے گیا، راستہ میں کچھ لوگ پیدل بھی حج کے لئے جاتے ہوئے مجھے ملے، میں نے بھی ان کے ساتھ پیدل چلنا شروع کر دیا۔ راستہ میں ایک جگہ شب کو ہم نے قیام کیا، شب کو میں نے خواب دیکھا کہ چند باندیاں سونے کے طشت اور چاندی کے لوٹے لئے پیدل چلنے والوں کے پاؤں دھورہی ہیں آخر میں میں باقی بچا، ان میں سے ایک نے کہا یہ بھی ان کی اتباع میں پیدل چلا تھا، اس کے کہنے پر میرے پاؤں بھی انہوں نے دھو دیئے، اسکی وجہ سے ہماری ساری تکان دور ہوگئی۔

(۵۸۲) ابوعثمان وزاق

آپ مشہور عابدین میں سے ہیں، امام احمد بن حنبل نے ان کی مدح کی ہے۔ فقیر ہونے کے باوجود ذخیرہ اندوزی نہیں کرتے تھے۔ آپ کی زندگی صحابہؓ کی جیسی جاگتی تصویر تھی۔ ایثار و ہمدردی کا پیکر تھے۔ متعبدین کو مسجد میں جمع کر کے قرآن و سنت کی تعلیم دیتے تھے۔ تقویٰ اختیار کرنے اور بقدر گزارہ دنیا کی طرف انہیں دعوت دیتے تھے۔ ضعیف و ناتوان اور بے کس افراد کا بہت خیال فرماتے تھے۔ معاش کے کسب سے منع نہیں کرتے تھے۔ غزوات کے سلسلۂ میں سفر کے وقت مسجد میں قیام فرماتے تھے۔ دعوتوں میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ البتہ اگر کوئی دعوت کا کھانا مسجد میں لے آتا تو قبول فرما لیتے۔ اپنے ساتھیوں کو سوال سے منع کرتے تھے۔ بلا سوال کے آئی ہوئی اشیاء بالتحقیق قبول نہیں فرماتے تھے۔ سلف کے طریقہ پر سختی سے عمل پیرا تھے۔

(۵۸۳) ابوایوب جمال

جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد، محمد بن وہب کے سلسلۂ سند سے ان کے بعض ساتھیوں کا قول مروی ہے:

ایک بار ابوایوب جمال کے ساتھ سفر حج کے دوران ایک مقام پر ہم نے قیام کیا، اچانک ایک چڑیا ان کے سر پر پھرنے لگی، ابو

۱۔ تاریخ بغداد ۱۲/۱۱۰۔

ایوب نے ایک روٹی کے ٹکڑے کے ہاتھ میں چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے اس کے سامنے کر دیئے، چڑیا ان کے ہاتھ پر آ کر بیٹھ گئی اور اس نے وہ ٹکڑے کھالئے، اس کے بعد ایوب نے اسے پانی پلایا، پھر اس سے کہا اب تم چلے جاؤ اس کے بعد وہ چڑیا اڑ گئی، سفر کے اختتام تک یومیہ وہ چڑیا آتی رہی۔ سفر کے اختتام کے بعد ابوایوب نے بتایا کہ اصل میں یہ چڑیا میرے گھر آتی تھی، اور میں اس کے ساتھ وہاں پر بھی اسی طرح کرتا تھا، اور میں اس کے ساتھ وہاں پر بھی اسی طرح کرتا تھا، اس لئے وہ سفر میں بھی آتی رہی۔

۱۵۴۰۵- جعفر بن محمد، محمد بن خالد کے سلسلۂ سند سے ابوایوب کا قول مروی ہے:

میں نے بلا ذکر الٰہی نہ چلنے پر قسم اٹھا رکھی تھی، ایک روز چلتے چلتے میرا یہ معمول مجھ سے چھوٹ گیا، اسی وقت میں ایک مرض میں مبتلا ہو گیا، میں نے اسی وقت اللہ سے توبہ کی اور اس جگہ واپس آ کر وہاں سے ذکر کے ساتھ چلنا شروع کیا، تب جا کر میرا مرض زائل ہوا۔

(۵۸۴) ابوعبداللہ جلاء

۱۵۴۰۶- بعض حضرات کے حوالہ سے ابوعبداللہ جلاء کا قول مروی ہے:

انسان اشیاء کی معرفت کے لئے دوسروں کا محتاج ہے۔ نیز فرمایا مدح وذم سے بے نیاز انسان زاہد ہے۔ اول وقت میں فرائض کی پابندی کرنے والا عابد ہے تمام افعال کا اللہ کو موجود سمجھنے والا موحد ہے۔

۱۵۴۰۷- محمد بن حسن بن علی یقطینی کا قول ہے: میرے سامنے ابوعبداللہ سے سوال کیا گیا کچھ لوگ توکل اختیار کر کے بلا زار صحراء کی طرف نکل جاتے ہیں لیکن ان کا انجام موت ہوتا ہے۔ انہوں نے فرمایا یہ اہل حق کا فعل ہے۔

۱۵۴۰۸- محمد بن حسن بن موسیٰ، ابوحسین فارسی، کے سلسلۂ سند سے احمد بن علی کا قول مروی ہے: میرے سامنے ابوعبداللہ جلاء سے حق کے بارے میں سوال کیا گیا؟ فرمایا جب حق ایک ہے تو ایک ہی ذات سے اسے طلب کرنا ضروری ہے، نیز فرمایا: مریدین کے ارادوں کا رخ طلب طریق کی طرف ہو گیا جسکی وجہ سے انہوں نے اپنے نفسوں کو طلب میں فناء کر دیا۔ اور عارفین نے اپنے ارادوں کا رخ اللہ کی طرف کیا جسکی وجہ سے وہ ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔

۱۵۴۰۹- محمد بن حسین محمد بن عبداللہ رازی، ابوعمر دمشقی کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ جلاء کا قول مروی ہے: خواہش کے ذریعہ منصب حاصل کرنے والے انسان سے منصب سلب کر لیا جاتا ہے۔

۱۵۴۱۰- ابوعبداللہ جلاء سے محبت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا میرا اور محبت الٰہی کا کیا جوڑ مجھے تو تا حال توبہ کا طریقہ بھی معلوم نہیں ہے۔

۱۵۴۱۱- ابوعبداللہ جلا سے سوال کیا گیا محبین کی راتیں کیسے گزرتی ہیں؟

انہوں نے جواب میں درج ذیل شعر کہا: محبت الٰہی سے صاحب قلب انسان کو کیا معلوم کہ محبین کے قلوب شب کو محبت الٰہی کی وجہ سے کیسے جوش مارتے ہیں۔

۱۵۴۱۲- محمد بن حسین، محمد بن عبدالعزیز طبری، ابوعمرو دمشقی کے سلسلۂ سند سے ابن جلاء کا قول مروی ہے: ایک بار میں نے اپنے والدین سے اللہ کے نام پر مجھے ہبہ کرنے کی درخواست کی انہوں نے اسی وقت مجھے اللہ کے نام پر ہبہ کر دیا، اس کے بعد میں ایک طویل زمانہ تک ان سے غائب رہا، پھر ایک بارش والی شب میں نے ان کے دروازہ پر دستک دی، انہوں نے پوچھا کون؟ میں نے کہا میں تمہارا لڑکا ہوں انہوں نے جواب دیا ہم نے اپنا بچہ اللہ کے نام پر ہبہ کر دیا ہے، اور ہم عرب لوگ ہبہ کرنے کے بعد اس سے رجوع نہیں کرتے۔ چنانچہ انہوں نے میرے لئے دروازہ نہیں کھولا۔

(۵۸۵)ابن ابی ورد

۱۵۴۱۳-جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے ابوورد کا قول مروی ہے:

بزرگی کی پوشاک اولیاء کے لئے انسیت پیدا کرنے کے لئے بچھائی جاتی ہے۔اور ہیبت کی پوشاک اعداء اللہ کے لئے قبائح سے وحشت زدہ ہونے کے لئے بچھائی جاتی ہے۔

۱۵۴۱۴-احمد بن ابی الورد کا قول ہے:اے لوگو پانچ چیزوں کو لازم پکڑو:(۱) بلا ضرورت گھر سے مت نکلو،(۲) آپس میں اختلاف مت پیدا کرو،(۳)ایک دوسرے کی خدمت کرو۔(۴) کرامت کا اظہار مت کرو۔

۱۵۴۱۵-ابن ابی ورد کا قول ہے:

اولیاء اللہ کے لئے تین چیزیں تین چیزوں کے اضافہ کا باعث بنتی ہیں،(۱) خوف الٰہی میں اضافہ کی وجہ سے ان کی تواضع میں اضافہ ہوتا ہے(۲) مال کے اضافہ کی وجہ سے ان کی سخاوت میں اضافہ ہوتا ہے،(۳) عمر میں اضافہ کی وجہ سے ان کے اعمال صالحہ میں اضافہ ہوتا ہے۔

۱۵۴۱۶-ابن ابی ورد کا قول ہے:

دنیا سے اعراض عقلمندی کا ثبوت ہے۔دنیا کی محبت سے نفس کو پھیرنے والے اہل ارض اور قلب دنیا کی محبت سے قلب کو پھیرنے والے سے اہل سماء محبت کرتے ہیں۔

۱۵۴۱۷-محمد بن حسین یقطینی علی بن عبدالحمید کے سلسلۂ سند سے ابن ابی ورد کا قول مروی ہے:

لوگوں پر نزول آفات کے دو سبب ہیں،(۱) نوافل میں مشغولیت کی وجہ سے فرائض کو ضائع کرنا،(۲) اخلاص سے عمل نہ کرنا۔اصول کی تضییع کی وجہ سے لوگ وصول الی اللہ سے محروم ہوتے ہیں۔

۱۵۴۱۸-ابواحمد غطریفی، ابواسحٰق بن یزید ہاشمی، محمد بن محمد بن ابی ورد عابد، بشر بن حارث حافی، معافی بن عمران اسرائیل، بشر بن حارث حافی، معافی بن عمران، اسرائیل، مسلم، حبۃ، عوفی کے سلسلۂ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:اے لوگو کچا لہسن استعمال کرو، اگر میرے پاس فرشتے کی آمد نہ ہوتی تو میں بھی اسکا استعمال کرتا۔

۱۵۴۱۹-ابواحمد، ابواسحٰق بن یزید، محمد بن ابی ورد کے سلسلۂ سند سے بشر بن حارث کا قول مروی ہے:ایک بار میں پیادہ پا عیسیٰ بن یونس کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے خوب میرا اکرام کیا، پھر آنے کی غرض معلوم کی، میں نے عرض کیا میں آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں، فرمایا کیا میں بزرگ ہوں، جسکی وجہ سے تم میری زیارت کے لئے آئے ہو؟اس کے بعد فرمایا کوئی بات معلوم کرنی ہو تو معلوم کرلو۔میں نے کہا میں نے آپ سے دو حدیثیں (۱) حدیث عبداللہ بن عراک بن مالکؒ (۲) حدیث الحسین عن عائشہ معلوم کرنی ہیں فرمایا بہت اچھا:اس کے بعد انہوں نے عبداللہ بن عراک بن مالک عن ابیہ عن ابی ہریرۃ، فرمان نبوی نقل کیا کہ!مسلمان کے ذمہ اس کے غلام اور گھوڑے کا صدقہ نہیں ہے۔اس کے بعد انہوں نے عمرو بن عبید المحدث المذموم عن الحسن عن حضرت عائشہ کا قول نقل کیا کہ ایک بار میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ خواتین پر قتال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان پر قتال کے بجائے جہاد (حج وعمرہ) ہے۔

۱۵۴۲۰-علی بن محمد، اسماعیل طوسی، علی بن عبدالحمید جرجانی، محمد بن محمد بن ابی ورد، سعید بن منصور، خلف بن خلیفہ، حمید اعرج، عبداللہ بن حارث کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی ایک نبی سے فرمایا فلاں عابد سے کہہ دو کہ زہد وعبادت کے باوجود میرا تم پر ایک

حق ہے، اس عابد نے حق کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کیا تم نے کبھی فقط میری رضاء کے حصول کے لئے کسی سے دوستی یا عداوت قائم کی ہے؟!۱

(۵۸۶) صدقۃ مقابری ۲

۱۵۴۲۱- ابو فضل نصر بن ابی طوسی کے سلسلۂ سند سے بعض مشائخ کا قول مروی ہے:

صدقہ مقابری محقق انسان تھے، فرماتے تھے: بیس برس سے میں نے اجازت الٰہی ہی سے لوگوں سے کام اور ترک کیا ہے۔

۱۵۴۲۲- ابوحسن احمد بن محمد بن مقسم، عبداللہ بن اسحٰق، سعدین بن کے سلسلۂ سند سے سعدان کا قول مروی ہے: مقابری نے اپنے ایک دوست سے خیریت دریافت کی اس نے کہا لذت ہوئی انسان کے لئے بری نقصان دہ شئ ہے۔

(۵۸۷) طاہر مقدسی

۱۵۴۲۳- محمد بن حسین، کے حوالہ سے ابوقاسم دمشقی کا قول مروی ہے:

میرے سامنے طاہر مقدسی سے سوال کیا گیا کہ صوفیاء کا نام صوفیاء کیوں پڑ گیا۔ فرمایا وجد کی کیفیات کی وجہ سے لوگوں کے حالات ان سے پوشیدہ ہونے کے وجہ سے ان کا نام صوفی مشہور ہوگیا۔ نیز فرمایا گوشہ نشینی معرفت کی حد ہے۔ انھی کا قول ہے: انس الٰہی کے حصول کے بعد ہی انسان کی زندگی لذت دار بنتی ہے۔

۱۵۴۲۴- طاہر کا قول مروی ہے: لوگ عارفین کے انوار کی معرفت کے بعد ان کے انوار میں اور عام لوگوں کے حالات کی معرفت کے بعد ان کے احوال میں جل جاتے۔

۱۵۴۲۵- عثمان بن محمد عثمان، ابوحسن محمد بن احمد کے سلسلۂ سند سے ابوعبید بسری کا قول مروی ہے:

میرے لکام میں ایک شخص سے سوال کیا گیا کہ تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے جواب دیا تم نے لاجواب سوال کردیا: پھر میرے اصرار پر انہوں نے فرمایا: اللہ کی ہمنشینی جنت کی تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔ اس کے بعد فرمایا میں اپنے کو کامیاب سمجھتا رہا، لیکن اگر ایسی بات ہوتی تو کوئی مجھ پر مطلع نہ ہوتا۔ پھر میں نے ان سے سوال کیا کہ کیا تمہیں زمین خدا پر اللہ کے خلفاء اسکی مخلوق سے محبت کرنے والے ہوتے ہیں؟ فرمایا اگر تم کو محبت الٰہی کی بو محسوس ہو جاتی اور تمہارا قلب قربت الٰہی کا معائنہ کر لیتا تو تم یہ سوال نہ کرتے۔ اس کے بعد اس نے کہا اگر میرے قلب پر کبھی جنت یا دوزخ کا خیال تک بھی آیا ہو دنیا سے چلا جاؤں چنانچہ اسی وقت اس کا انتقال ہوگیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ سات ابدالوں میں سے ایک تھے۔

۱۵۴۲۶- عثمان بن محمد، محمد بن احمد بغدادی، عباس بن یوسف کے سلسلۂ سند سے طاہر کا قول مروی ہے:

میں عسقلان سے کسی کام کے لئے باہر نکلا، ساحل سمندر ایک پراگندہ نوجوان سے میری ملاقات ہوئی، مجھے اس کے حال پر بڑا تعجب ہوا جسکی وجہ سے اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

میری ظاہری حالت کو مت دیکھو، اس لئے کہ موتی صدف میں ہوتا ہے، میرا لباس بوسیدہ لیکن علم جدید ہے اور لباس کا منتہیٰ صدف کا منتہیٰ ہے۔

۱۔ تاریخ بغداد ۵۲/۳. وتنزیه الشریعة ۲۹۷/۲. والدر المنثور ۱۸۶/۶. واللآلی المصنوعة ۱۲۰/۱. ۱۲۱. وتذکرة الموضوعات ۱۳۸.

۲۔ تاریخ بغداد ۳۳۲/۹.

(۵۸۸) نصر صامت

۱۵۴۲۷-ابوبکر محمد بن احمد معدل، احمد بن محمد بن عمر، اسحٰق بن سفیان، کے سلسلۂ سند سے صامت کا قول مروی ہے:

چالیس حجوں کے موقع پر سکوت اختیار کرنے کی وجہ سے میرا نام صامت مشہور ہوگیا۔

۱۵۴۲۸-محمد بن احمد، بن حسن، حسن بن علی بن ولید فسوی، نصر بن حریث صامت، مشمعل بن ملحان، حسن بن دینار، ایوب، ابوقلابہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ نماز کی ابتدا اللہ اکبر اور قرآن کی ابتداء ''الحمدللّٰہ رب العالمین'' سے فرماتے تھے۔

۱۵۴۲۹-ابوبکر محمد بن احمد، ابوحسن بن ابان، اسحٰق بن سنین، نصر بن حریش صامت، مشمعل، بن ملحان، سوید بن عمر، سالم افطس، سعید بن جبیر کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

اے لوگو''لا الٰہ الا اللّٰہ'' کہنے والے کے لئے دعاء کرو اور اس کے پیچھے نماز پڑھو۔[۱]

(۵۸۹) محمد بن ابراہیم بغدادی

۱۵۴۳۰-احمد بن محمد بن مقسم، ابوبکر خیاط صوفی کے سلسلۂ سند سے ابوحمزۃ کا قول مروی ہے:

میں ایک بار توکل اختیار کر کے سفر پر چلا گیا، ایک شب مسلسل بے خوابی کی وجہ سے میں کنویں میں گر گیا، میں بسیار کوشش کے باوجود اس سے باہر نہیں آسکا، بالآخر میں اسی میں بیٹھ گیا، اسی اثناء میں دو شخصوں کا کنویں کے پاس سے گزر ہوا، انہوں نے خطرہ کے پیش نظر اس کنویں کے ڈھکن کو بند کر دیا، میرے قلب میں اس وقت ان کو کچھ کہنے کا خیال آیا تو غیب سے ندا آئی پھر متوکل کیوں بنے تھے۔ اس لئے میں نے زبان سے کچھ نہیں کیا، ایک شب و روز کے بعد ندا آئی مجھے مضبوطی سے پکڑ لو، میں نے اسے پکڑا تو کوئی سخت سی چیز مجھے معلوم ہوئی بہرکیف اس نے مجھے کنویں سے باہر پھینک دیا، میں نے اسے غور سے دیکھا تو وہ درندہ تھا میں نے سوچا کہ ایک مصیبت سے بچ کر دوسری مصیبت میں گرفتار ہوگیا۔ پھر غیب سے ندا آئی اے ابوحمزۃ خوف کیوں کرتے ہو ہم اب کی تمہاری حفاظت کریں گے۔

۱۵۴۳۱-جعفر بن محمد بن نصیر، ابوبکر کتانی کے سلسلۂ سند سے ابوازہر کا قول مروی ہے:

ہماری ایک جماعت نے ایک دروازہ کو بہت کھولنے کی کوشش کی لیکن ہم ناکام رہے۔ ان کے بعد ابوحمزۃ نے آگے بڑھ کر اسے کھولدیا۔

۱۵۴۳۲-محمد بن ابراہیم کا قول ہے: اے باری تعالیٰ اگر میں تیرے علاوہ پر اپنا فقر ظاہر کروں تو میرا فقر مت دور کرنا۔ نیز انھیں کا قول مروی ہے محب کے دنیا کے لئے چیخ و پکار کے وقت شیطان اس کے بطن میں چیختا ہے۔

۱۵۴۳۳-عبدالواحد بن بکر، محمد بن عبدالعزیز کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ رملی کا قول مروی ہے:

ابوحمزہ کی جامع طرسوس میں تقریر بڑی مقبول تھی۔ ایک روز تقریر کے دوران جامع کی چھت پر کوے نے چیخ ماری۔ ابوحمزۃ نے کہا لبیک لبیک، اسی وقت لوگوں نے ان پر زندیقیت کا فتویٰ لگادیا۔

۱۵۴۳۴-جعفر بن محمد بن نصیر، ابوبکر کتانی، کے سلسلۂ سند سے ابوحمزۃ کا قول ہے:

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۴۴۷. وسنن الدارقطنی ۲/۵۶. وتاریخ بغداد ۱۱/۲۹۳. وکشف الخفا ۲/۴۲. والدرر المنتثرۃ ۱۰۴. والعلل المتناھیۃ ۱/۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴. واتحاف السادۃ المتقین ۳/۱۶۹. وکنز العمال ۴۲۲۶۴.

اگر غفلت نہ ہو تو صدیقین ذکر الٰہی کی روح کی وجہ سے مر جاتے۔

۱۵۴۳۵-خیر النساج کے سلسلۂ سند سے ابوحمزۃ کا قول ہے: مجھے بلا زادِ راہ سفر کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔

۱۵۴۳۶-ابوحمزۃ سے انس کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا مخلوق سے کنارہ کشی اللہ سے انس کی علامت ہے۔انہی کا قول ہے:

موت کو یاد رکھنے والے کے نزدیک ہر باقی چیز محبوب اور فانی چیز غیر محبوب ہوتی ہے۔نفس کی مخالفت کرنے والے انسان کا قلب اللہ کی موافقت پر راضی ہو جاتا ہے۔

۱۵۴۳۷-ابوحمزۃ نے بعض اصحاب سے فرمایا: جنت میں داخل ہونے کے بعد بھی ابلیس کے مکر سے بے خوف مت ہو، کیوں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے جنت ہی میں چوک ہوئی تھی۔

۱۵۴۳۸-ابوحمزۃ سے سوال کیا گیا کہ کیا محب محبوب کے علاوہ کسی اور کی طرف متوجہ ہوتا ہے؟

فرمایا نہیں:

۱۵۴۳۹-انہی کا قول ہے:

نفس کی خیر خواہی چاہنے والے پر نفس کریم ہو جاتا ہے۔اور جس پر اللہ نظر شفقت فرماتا ہے اسے اہل سعادت کے مراتب پر فائز کر دیتا ہے۔اور عارف عطاء کردہ شیء کے زوال سے خوف زدہ ہوتا ہے۔

(۵۹۰) حسن مسوحی

۱۵۴۴۰-ابوعمرو عثانی کہتے ہیں کہ مسوحی لوگوں سے کلام کرتے تھے، لیکن ان عبادات واصول سے متجاوز نہیں ہوتے تھے۔جنید کہتے ہیں کہ مسوحی کا مستقل مستقر فقط مسجد تھا۔ایک شب انہوں نے خواب دیکھا کہ مسجد کی چھت سے دو کنگن پہنے ہوئے ایک باندی ظاہر ہوئی، اس نے زبردستی میرے پاؤں کو مس کر لیا، میں نے اس سے پوچھا تم کس کے لئے ہو؟ انہوں نے فرمایا آپ کی مانند لوگوں کے لئے۔

(۵۹۱) ابوعبداللہ براثی[۱]

ابوبکر محمد بن احمد مفید، عثانی، احمد بن مسروق برجلانی کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ براثی کا قول مروی ہے:

جو شخص نفع ونقصان، رزق، موت وحیاۃ کا مالک نہیں ہے اسکی ہمارے نزدیک کوئی وقعت نہیں ہے۔

۱۵۴۴۱-محمد، احمد بن مسروق، محمد بن حسین، حکیم بن جعفر کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ براثی کا قول مروی ہے:

معرفت کی وجہ سے عاملین کی عبادت میں لذت آجاتی ہے رضاء الٰہی کی وجہ سے انہوں نے زہد اختیار کیا۔

(۵۹۲) ابوشعیب براثی[۲]

۱۵۴۴۲-جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

ابوشعیب براثی ایک جھونپڑی میں عبادت کرتے تھے، ایک بار ایک اہل ثروت حسین وجمیل لڑکی کے پاس سے گزری تو اسے ابوشعیب کی حالت بہت پسند آئی، اس نے ابوشعیب کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے عرض کیا کہ میں آپ کی خادمہ بننا چاہتی ہوں، ابوشعیب نے کہا اس کے لئے دنیا سے تجرد اختیار کر کے زہد کے لباس کا استعمال شرط ہے۔اسی نے کہا ہے آپ کی عائد کردہ شرط

۱۔ تاریخ بغداد ۱۴/۴۰۳۔

۲۔ تاریخ بغداد ۱۴/۴۱۸۔

مجھے منظور ہے۔ ابوشعیب نے کہا بہتر، اس کے بعد وہ لڑکی زاہدانہ لباس اختیار کر کے ابوشعیب کی خدمت میں پہنچ گئی، ابوشعیب نے اس سے شادی کر لی۔ پھر وہ ان کے جھونپڑے میں داخل ہوئی تو ابوشعیب چمڑے کی کھال کے ایک ٹکڑے پر بیٹھے تھے، اس نے کہا جب تک آپ اس ٹکڑے کو زمین سے نہیں اٹھائینگے میں یہاں نہیں بیٹھوں گی۔ کیونکہ آپ ہی کا قول ہے کہ زمین انسان سے کہتی ہے اے انسان آج تو اپنے اور میرے درمیان حجاب قائم کرتا ہے، حالانکہ کل تو نے میرے ہی بطن میں آنا ہے۔ لہذا میں اپنے اور زمین کے درمیان حجاب حائل نہیں کر سکتی۔ اس کے بعد ابوشعیب نے اسے ہٹا دیا۔ پھر وہ دونوں اس جھونپڑی میں چند سال تک احسن طریقہ سے عبادت کرتے رہے اور اسی حالت میں دونوں نے وفات پائی۔

(۵۹۳) بنان بغدادی

۱۵۴۴۳-محمد بن حسین بن موسیٰ، حسین اور احمد رازی، کے سلسلۂ سند سے ابوعلی روذباری کا قول مروی ہے:

میں بنان کے قصہ کی وجہ سے مصر میں داخل ہوا جسکی تفصیل یہ ہے کہ بنان نے ابن طولون کو امر بالمعروف کا حکم دیا، ابن طولون نے اس کی پاداش میں انہیں درندہ کے سامنے ڈلوا دیا۔ درندہ ان کو سونگھ کر ہٹ گیا، بنان سے سوال کیا گیا کہ درندہ کے سونگھنے کے وقت تم کیا کر رہے تھے، انہوں نے فرمایا اس وقت میں درندہ اور اس کے لعاب کے جھوٹے میں لوگوں کے اختلاف میں غور کر رہا تھا پھر جس وقت ابوعبداللہ قاضی نے بنان کو سات کوڑے لگوائے اس وقت بنان نے کہا اللہ تمہیں ہر کوڑے کے عوض ایک سال تک محبوس کرے اس کی وجہ سے ابن طولون نے بنان کو سات سال جیل میں رکھا۔

۱۵۴۴۴-ابی، ابوعلی روذباریؒ کے سلسلۂ سند سے بنان کا قول مروی ہے:

ایک بار بتول کے صحراء میں وحشت زدہ ہونے پر غیب سے ندا آئی اے بنان وحشت زدہ کیوں ہوتے ہو کیا تمہارا حبیب تمہارے ساتھ نہیں ہے۔

۱۵۴۴۵-محمد بن حسین، عبداللہ بن علی، محمد بن فضل، زبیر بن الواحد کے سلسلۂ سند سے بنان کا قول مروی ہے:

صاحب طمع آزاد انسان درحقیقت غلام اور صاحب قناعت غلام انسان درحقیقت آزاد ہوتا ہے۔

۱۵۴۴۶-محمد بن حسین، احمد بن محمد بن زکریا، حسین بن عبداللہ قرشی کے سلسلۂ سند سے بنان کا قول مروی ہے: نقصان دہ شئی سے مسرور ہونے والا انسان کب کامیاب ہو سکتا ہے۔

۱۵۴۴۷-احمد بن عمران ہروی، رقی کے سلسلۂ سند سے بنان کا قول مروی ہے؟

اے انسان اگر تو خاص طور پر اللہ کی عبادت کرے گا تو خاص طور پر تجھے اسکی عنایات حاصل ہوں گی۔ معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے۔

۱۵۴۴۸-محمد بن علی بن حبیش، اسحٰق بن سلمۃ کوفی، محمد بن حکم محمد بن ختنان کے سلسلۂ سند سے یحیٰ بن ابی بکر کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ نے حضرت سعید کے بارے میں اللہ سے دعاء کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ اس کی تیراندازی درست فرما دے اور اس کی دعاء قبول فرما۔ا

۱۵۴۴۹-محمد بن عبداللہ بن مرزبان، علی بن سعید، بنان صوفی، عبیداللہ بن عمرو جشمی، ولید بن مسلم، اوزاعی کے سلسلۂ سند سے یحیٰ بن ابی کثیر کا قول مروی ہے:

ا۔ المستدرک ۳/ ۵۰۰. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۴۲۳. وتاریخ ابن عساکر ۶/ ۹۹.

ایک بار حضرت صدیق اکبر نے خطبہ میں فرمایا: ہشاش بشاش حسین وجمیل چہرہ والے نوجوان کہاں گئے۔ مدین کے مضبوط اہل قلعہ کہاں چلے گئے اور لڑائیوں میں بہادر بننے والے کہاں غائب ہو گئے زمانہ نے ان کو ذلیل کر دیا۔ اس وقت وہ زیر خاک قبر کی تاریکیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۵۹۴) ابراہیم خواص[۱]

۱۵۴۵۰- ابو محمد بکر بن احمد بن مغیر، ابوبکر محمد بن عبداللہ انصاری کے سلسلۂ سند سے ابراہیم خواص کا قول مروی ہے: غیر صابر انسان ہمیشہ ناکام رہتا ہے۔ ابلیس کے دو وار بڑے مضبوط ہیں (۱) فقر کا خوف، (۲) طمع۔

۱۵۴۵۱- ابوبکر، محمد بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابراہیم خواص کا قول مروی ہے:

زاہد کی چند صفات جو درج ذیل ہیں،

(۱) فقر کے باوجود ہر وقت اس کے چہرہ پر بشاشت ہوتی ہے، (۲) اپنا فقر و حاجت کسی پر ظاہر نہیں کرتا، (۳) صبر وقناعت سے کام لیتا ہے، (۴) قلت مال اسکے لئے راحت اور کثرت مال پریشانی کا سبب بنتا ہے، (۵) وہ ہر وقت مسرور رہتا ہے، (۶) دوسروں پر وزن نہیں بنتا، (۷) کمزور کی عزت وعظمت کرتا ہے (۸) اپنے ساتھیوں سے بھی اپنا فقر پوشیدہ رکھتا ہے، (۹) انعامات واحسانات الٰہیہ ہر وقت اس کے سامنے رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں زاہدین بارہ بڑی عظیم الشان صفات کے مالک ہوتے ہیں۔

(۱) اللہ کے وعدے پر مطمئن ہوتے ہیں (۲) مخلوق سے ناامید ہوتے ہیں۔ (۳) شیطان سے ان کی عداوت ہوتی ہے۔ (۴) مخلوق پر شفیق ہوتے ہیں (۵) لوگوں کی طرف سے ایذاء برداشت کرتے ہیں۔ (۶) حق کے مواقع میں وعظ ونصیحت کرتے ہیں (۷) بوقت ضرورت مسلمانوں کو وعظ ونصیحت کرتے ہیں، (۸) حق کے مواضع میں تواضع اختیار کرتے ہیں، (۹) معرفت الٰہی کے حقوق میں مشغول رہتے ہیں، (۱۰) ہمیشہ پاک رہتے ہیں، (۱۱) فقر ان کا راس المال ہوتا ہے، (۱۲) ہر حال میں اللہ سے راضی ہوتے ہیں، نیز فرمایا چار خصلتیں بڑی عمدہ ہیں (۱) اپنے علم سے کام لینے والا عالم، (۲) عارف، (۳) بلاوجہ اللہ کے سامنے کھڑا ہونے والا، (۴) طمع نہ رکھنے والا انسان، نیز فرمایا حکمت چار چیزوں کو جگہ دینے والے قلب میں داخل نہیں ہوتی (۱) دنیا کی فکر کرنا (۲) کل کی فکر کرنا (۳) فضولیات کو پسند کرنا، (۴) حسد کرنا۔ نیز فرمایا فقر بلا دو چیزوں کے صحیح نہیں ہوتا، (۱) اللہ پر توکل کرنا (۲) اللہ کا شکر کرنا اور اللہ کے منع کو اس کی عطاء سے افضل جاننے بغیر فقر کی تکمیل ناممکن ہے۔ اسکے بعد ہر چیز اسکے تابع ہو جاتی ہے۔

۱۵۴۵۲- محمد بن نصیر کے حوالہ سے ابوالفضل طوسی کا قول مروی ہے: میں ایک شب ابراہیم کے ساتھ تھا تمام شب مناجات الٰہیہ میں مشغول رہے۔ وہ بار بار یہ شعر پڑھ رہے تھے۔ مخفی شئی ظاہر ہوگئی۔ ملاقات میں راحت ہے۔ کیا دوست دوست کے بغیر راحت حاصل کرسکتا ہے۔

۱۵۴۵۳- ابراہیم بن احمد کا قول ہے:

دنیا وآخرت میں سے ایک انسان کے لئے اچھی ضرور ہوگی۔

۱۵۴۵۴- محمد بن احمد، ابوبکر انصاری کے سلسلۂ سند سے ابراہیم کا قول مروی ہے:

اللہ سے قریب ہونے کے بعد انسان مخلوق سے وحشت زدہ ہوتا ہے، اور اس کا اللہ سے انس پیدا ہوتا ہے اللہ پر یقین کے بعد انسان مخلوق کے بجائے خالق سے ڈرتا ہے۔

۱۔ تاریخ بغداد ۶/۷.

۱۵۴۵۵-محمد بن حسین بن موسیٰ، احمد بن علی بن جعفر، ازدی کے سلسلۂ سند سے خواص کا قول مروی ہے:

قلب کا علاج پانچ چیزوں سے ہوتا ہے (۱) غور سے قرآن کی تلاوت کرنا، (۲) خالی بطن ہونا، (۳) قیام اللیل، (۴) تہجد میں دعا کرنا، (۵) صالحین کی صحبت اختیار کرنا۔ نیز فرمایا اللہ کی فرمانبرداری کے مطابق اللہ مسلمان کو عزت عطاء کرتا ہے۔

۱۵۴۵۶-ابراہیم کا قول ہے:

عقوبت قلب سب سے اشد ہے۔ اسکا مرتبہ سے اعلیٰ اور اس کی کرامت سب سے افضل اور اس کا ذکر سب سے اشرف ہے۔

۱۵۴۵۷-ابوبکر محمد بن احمد، محمد بن عبیداللہ انصاری کے سلسلۂ سند سے خواص کا قول مروی ہے:

زاہد اخلاص پر اور غنی کثرت وساوس پر عمل کرتا ہے، زاہد کا بدن کمزور لیکن اسکا توکل و معرفت قوی ہوتا ہے۔ زاہد مضبوط ایمان اور غنی مال کے ساتھ فخر کرتا ہے۔ فقیر سیر کرنے میں آزاد اور غنی مال کے ساتھ مقید ہوتا ہے فقیر دنیا کی طرف توجہ کو مکروہ اور غنی عدم مکروہ سمجھتا ہے۔ فقیر چھوٹی اور غنی بڑی باتیں کرتا ہے اور اطاعت الٰہی کے مطابق انسان کی مدد کی جاتی ہے۔

اسی کے ہم معنیٰ درج ذیل شعر ہیں۔

(۱) ان کی آنکھوں کے بجائے ان کے اجسام معطل ہیں، (۲) زاہدین اہل زمین پر اللہ کے امین ہیں، (۳) وہ برو بحر پر مکرم بادشاہ ہیں (۴) جمیع صفات کے لحاظ سے عدول وثقہ ہیں حسن باطن کے ساتھ اللہ کے بندوں میں سب سے زیادہ رقیق ہیں۔

۱۵۴۵۸-ابراہیم خواص کا قول ہے:

عارف باللہ معرفت کے ذریعہ اور اس کے علاوہ تمام لوگ اجسام کے ذریعہ چلتے ہیں، دنیا کی اشیاء کو عارضی سمجھنے والے، ان کے عدم میں راحت ہے، وہ ان سے صرف وقتی فائدہ حاصل کرتا ہے۔ اور رزق میں توکل کے بجائے صبر سے کام لینا ہوتا ہے کیوں کہ رزق مقررہ وقت پر انسان کو مل جاتا ہے۔ انسان کے صبر میں معرفت کے بقدر قوۃ آتی ہے۔ اور صبر معرفت کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے، اور صابر پر صابرین کے ثواب کے حصول تک صبر کی تکلیف برداشت کرنا ضروری ہے۔

۱۵۴۵۹-ابواسحٰق کا قول ہے:

حرکت مریدین کے لئے طہارۃ اور تمام لوگوں کے لئے اباحت کا ذریعہ ثابت ہوتی ہے۔

معرفت کی حقیقت قلبی طور پر "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" پر یقین ہے اور ہر چیز کا مالک اللہ کو سمجھنا ہے۔ اور قلبی طور پر دائماً حیاء دار ہونا ہے۔ یہی معرفت کی حقیقت ہے۔

۱۵۴۶۰-ابراہیم خواص کا قول ہے:

توکل کے تین درجے ہیں (۱) صبر، (۲) رضاء، (۳) محبت۔ کیونکہ توکل کے بعد توکل پر صبر لازمی ہے۔ اور صبر کے بعد اللہ کے ہر فیصلہ پر رضاء لازمی ہے۔ اور رضاء کے بعد موافقت الٰہی میں اس کے فعل سے محبت لازمی ہے۔

۱۵۴۶۱-عبدالواحد بن بکر، محمد بن عبدالعزیز کے سلسلۂ سند سے ابوبکر حربی کا قول مروی ہے:

ایک بار میں نے خواص سے کوئی اچھا واقعہ بیان کرنے کو کہا انہوں نے فرمایا کہ ایک بار میں مکہ سے سفر پر نکلا میں نے سفر کے دوران قادسیہ نہ دیکھنے اور ہر چیز کے نہ چکھنے پر قسم کھائی۔ ربذہ پہنچنے کے بعد ایک دیہاتی ہاتھ میں تلوار لئے میرے سامنے آیا، اس نے کہا کہ اس دودھ کے پیالہ کو نوش کرلو ورنہ میں تمہاری گردن اڑا دوں گا میں نے خوف کی وجہ سے اسے نوش کرلیا: اس کے بعد اسی وقت میں قادسیہ پہنچ گیا۔

۱۵۴۶۲-عبدالواحد بن ہمام بن حارث کے حوالہ سے خواص کا قول مروی ہے:

ایک بار میں کشتی میں سوار ہوا، اس میں ایک یہودی بھی تھا، میں نے چند روز تک غور کیا نہ وہ کھاتا پیتا ہے اور نہ کسی سے بات

کرتا ہے۔ میں نے بڑی مشکل سے اسے مانوس کیا، اسی اثناء میں ہماری کشتی دریا میں ایک جگہ پھنس گئی، اس نے مجھ سے کہا اگر تو سچا ہے تو ہم دونوں دریا میں کود جاتے ہیں چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا، اس کے بعد ہم ساحل پر پہنچ گئے، پانی سے باہر آنے کے بعد اس نے مصاحبت کے لئے مسجد اور گرجا میں نہ جانے کی شرط لگائی، جسے میں نے تسلیم کرلیا، اس کے بعد ہم ایک شہر میں پہنچ گئے، وہاں پر ہم ایک کوڑے خانہ پر ٹھہرے تین روز بعد منہ میں دو چپاتی لئے ایک کتا آیا، اس نے وہ اس یہودی کے سامنے ڈالدی، یہودی نے مجھے دعوت دیئے بغیر خود ہی ان کو نمٹا دیا، پھر ایک حسین وجمیل نوجوان آیا، اس نے بڑا لذیذ کھانا مجھے پیش کیا، وہ جوان اسی وقت غائب ہو گیا، میں نے یہودی کو کھانے پر مدعو کیا، لیکن وہ نہیں آیا، میرے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اس یہودی نے کہا اسلام کے عمدہ مذہب ہونے کی وجہ سے میں اسے قبول کرتا ہوں۔ پھر وہ اسلام میں ترقی کرتے کرتے تصوف کے امام بن گئے۔

۱۵۴۶۳-عبدالواحد، احمد بن علاء، محمد بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے خواص کا قول مروی ہے:

نقصان دہ شئی سے خوش ہونے والا انسان ناکام ہوتا ہے، اس کے بعد انہوں نے درج ذیل اشعار کہے:

(۱) میں نے نقصان دہ شئی کو محبوب بنالیا، طول بلاء نے مجھے صبر پر مجبور کر دیا، (۲) میں لوگوں سے مایوس ہو چکا ہوں۔

۱۵۴۶۴-خیر النساج کے حوالہ سے ابراہیم خواص کا قول مروی ہے:

میں ایک بار سفر کے دوران شدید پیاس میں مبتلا ہو گیا، حتی کہ شدۃ پیاس کی وجہ سے میں گر گیا، اچانک میرے چہرہ پر ٹھنڈا پانی گرا، میں نے آنکھ کھولی تو ایک حسین وجمیل جوان ہاتھ میں سونے یا چاندی کا گلاس لئے ہوئے کھڑا تھا، میں نے اس سے نوش کیا، پھر اس نے مجھے اپنے پیچھے سوار کرلیا، دیکھتے دیکھتے ہم مدینہ پہنچ گئے، اس نے مجھے اترنے کا کہا اور کہا کہ آپ علیہ السلام سے کہہ دینا کہ آپ کے بھائی رضوان نے آپ کی خدمت میں سلام پیش کیا ہے۔

(۵۹۵) ابو عبداللہ خاقان

۱۵۴۶۵-جعفر حذاء کا قول مروی ہے:

خاقان صاحب آیات وکرامات انسان تھے، ابن فضلان رازی نے نقل کیا ہے ایک بار میرے والد کی دکان کے پاس سے فقراء بغداد سے ایک فقیر گزرے، میں نے ان کو ایک درہم دیا، جسے انہوں نے قبول کرلیا، اور مجھ سے کوئی بات نہیں کی، میرے دل میں خیال آیا کہ میں نے ایک درہم ضائع کر دیا، پھر میں نے ان کا تعاقب کیا، وہ چلتے چلتے شونیزیہ کی مسجد میں پہنچ گئے، وہاں ان کو تین فقیر ملے، انہوں نے وہ درہم ان میں سے ایک کو دیدیا اور خود نماز میں مشغول ہو گئے، وہ فقیر دکان سے کھانا لایا، پھر ان تینوں نے وہ کھانا کھایا، اس بزرگ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا آج ایک جوان نے مجھے ایک درہم دیا تھا، میں نے ارادہ کیا کہ میں اس کے عوض دنیا کی غلامی سے اسے نجاۃ دلاؤں، میں ان کی ساری گفتگو سن رہا تھا، ان کی اس بات کے بعد سکوت کی مہر توڑ کر میں نے ان سے کہا آپ نے بالکل سچ فرمایا: دو حجوں کے بعد میرے والد سے میری ملاقات ہوئی ہے۔ وہ شیخ شیخ خاقان تھے۔

(۵۹۶) ابراہیم مارستانی[۱]

۱۵۴۶۶-ابوبکر محمد بن احمد بن مغیرہ، ابو عمرو عثمانی، کے سلسلہ سند سے عبدالصمد بن محمد جبلی کا قول مروی ہے:

جنید نے ابراہیم مارستانی کو درج ذیل باتوں پر مشتمل خط لکھا:

۱۔ تاریخ بغداد ۲/۶.

امابعد:۔

اے ابو اسحق میں تمہارے ایک غلط کام کے کرنے پر تم سے ناراض ہوں، لیکن اس کے باوجود بھی اللہ نے تم پر رحم فرمایا، اور تم کو ایک نقصان دہ کام سے بچالیا، ورنہ تم اس میں غرق اور ہلاک ہو جاتے۔ اے برادرم انعامات الٰہیہ تم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تم ان پر اللہ کا شکر ادا کرو، اے برادرم غلط قسم کی تاویلوں سے احتراز کرو، کیوں کہ تاویل کے بعد انسان سے دین پر ثابت قدمی سلب کر لی جاتی ہے،، اور بے شمار لوگ اس کی وجہ سے ہلاک ہو گئے اور میں تم کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اور تمہارے حق میں اس سے مدد طلب کرتا ہوں۔ نیز میں تمہارے لئے اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہوں۔

اے برادرم اللہ نے جو تمہیں خاص فضیلت (علم) سے نوازا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ تم دنیا سے کلی طور پر اعراض کرو۔ اور مصائب میں اللہ کی طرف رجوع کرو، اے برادرم لوگوں کے لئے انفع انسان اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ آخر میں دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام۔

۱۵۴۶۷- ابن حسن بن مقسم، ابو محمد جریری کے سلسلۂ سند سے ابو اسحق مارستانی کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت خضر علیہ السلام سے میری ملاقات ہوگئی انہوں نے درج ذیل دس باتوں کی مجھے تعلیم دی (۱) اے باری تعالیٰ میں فقط آپ سے سوال کرتا ہوں (۲) آپ کی طرف کان لگاتا ہوں، (۳) آپ ہی سے فہم طلب کرتا ہوں، (۴) آپ ہی سے بصیرت کا سوالی ہوں، (۵) آپ سے آپ کی اطاعت کا سوال کرتا ہوں (۶) آپ کے ارادہ پر چلنے کا آپ سے سوال کرتا ہوں (۷)۔ (۸) آپ سے خدمت وحسن ادب کا سوال کرتا ہوں (۹) آپ ہی سے تسلیم وتفویض کا سوال کرتا ہوں۔

(۵۹۶) ابو جعفر مجذوم [1]

۱۵۴۶۸- ابوالفضل احمد بن عمران ہروی، منصور بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابوحسین دراج کا قول مروی ہے:

راستوں اور پانی کے مقامات سے مطلع ہونے کی وجہ سے ہر سال حج کے موقع پر فقراء اور مساکین کی ایک جماعت نے میرے ساتھ حج کا ارادہ کیا، چنانچہ میں اکیلا گھر سے عازم حج ہو کر رخصت ہوا، راستہ میں قادسیہ کی مسجد میں ایک مجذوم شخص سے میری ملاقات ہوئی، اس نے علیک سلیک کے بعد مجھ سے حج پر جانے کا سوال کیا، میں نے بادل نخواستہ اسے اثبات میں جواب دیا، اس کے بعد اس نے کہا میں بھی آپ کے ساتھ چاہتا ہوں، پر میں نے دل میں سوچا صحیح لوگوں سے فرار ہو کر بیماروں میں پھنس گیا، میں نے جواب میں اس سے کہا قسم بخدا میں تم کو اپنے ساتھ نہیں لے جاؤں گا، اس نے کہا انشاء اللہ اللہ ضعیفوں کے ساتھ وہ معاملہ کرے گا کہ قوی بھی حیران ہو جائیں گے میں نے کہا دیکھ لیں گے۔ اس کے بعد نماز عصر ادا کر کے میں مغذشہ کی طرف روانہ ہو گیا، میں چلتے چلتے دوسرے روز بوقت چاشت مغیثہ پہنچا میں اسکی مسجد میں داخل ہوا تو اسی مجذوم سے میری ملاقات ہوئی، اس نے مجھ سے سلام کے بعد کہا اللہ کمزور کے ساتھ ایسا معاملہ کرتا ہے کہ قوی بھی حیران ہو جاتا ہے اس وقت میرے قلب پر مختلف قسم کے وساوس نے حملہ کیا، لیکن ان سے متاثر ہوئے بغیر اگلی منزل پر روانہ ہو گیا، میں چلتے چلتے صبح قرعاء کی مسجد میں پہنچا وہاں پر بھی وہی مجذوم شیخ بیٹھے تھے، اس نے مجھ سے وہی گزشتہ جملہ کہا۔

۱۔ تاریخ بغداد ۱۴/ ۴۵۱۔

اس وقت میں نے آگے بڑھ کر اس سے کہا میں پہلے اللہ سے پھر آپ سے معذرت خواہ ہوں۔ اس نے کہا تم کیا چاہتے ہو۔ میں نے کہا تم میرے ساتھ چلو، اس نے کہا قسم کی وجہ سے میں آپ کو حانث نہیں کرنا چاہتا، پھر میں نے ان سے ہر منزل پر ملاقات کی درخواست کی انہوں نے کہا بالکل چنانچہ ہر منزل پر ہماری ملاقات ہوتی رہی حتیٰ کہ ہم مدینہ پہنچ گئے، اس کے بعد میری ان سے ملاقات نہیں ہوئی، مکہ پہنچنے کے بعد ابوبکر کتانی اور ابوحسن وغیرہ سے میں نے مذکورہ پیش آمدہ واقعہ ذکر کیا تو انہوں نے ڈانٹ کر مجھ سے کہا وہ تو ابوجعفر مجذوم تھے۔ ہم تو ان سے ملاقات کے متمنی ہیں۔ اب آئندہ اگر تمہاری ان سے ملاقات ہو جائے تو ہمیں ضرور مطلع کرنا ہم ان سے ملاقات کریں گے۔ اس کے بعد بسیار تلاش کے باوجود نحر کے روز رمی کے موقع پر اچانک میری ان سے ملاقات ہوگئی۔ ان کو دیکھتے ہی میری چیخ نکلی اور میں بے ہوش ہو گیا۔ پھر یوم الوداع میں مقام ابراہیم کے نزدیک میری ان سے ملاقات ہوئی، انہوں نے چیخ نہ مارنے کا مجھ سے وعدہ لیا، میں نے کہا اس شرط کے ساتھ کہ آپ میرے حق میں تین دعائیں کریں گے، چنانچہ انہوں نے میرے حق میں تین دعائیں کیں جو قبول ہوگئیں۔ اس کے بعد وہ مجھ سے رخصت ہو گئے، منصور کے سوال کرنے پر دراج نے وہ تین دعائیں بتائیں۔ (۱) اے باری تعالیٰ فقر کی محبت میرے قلب میں ڈال دے۔ (۲) اے باری تعالیٰ ہر دن مجھ رزق جدید عطاء فرما، (۳) آخرۃ میں اپنا دیدار نصیب فرمانا ان میں سے دو تو دنیا ہی میں اور ایک آخرۃ میں انشاء اللہ قبول ہوگی۔

(۵۹۷) ابوعبداللہ مغربی

۱۵۴۶۹- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن دینار دینوری، ابراہیم بن شیبان کے سلسلہ سند سے ابوعبداللہ مغربی کا قول مروی ہے:

اولیاء اللہ پر نزول مصائب کے تین سبب ہیں (۱) ان کی لغزشوں کو ختم کرنے کے لئے، (۲) ان کے صبر و ایمان میں اضافہ کرنے کے لئے، چنانچہ آزمائش کے بعد خیر میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ان کی محبت الٰہی میں زیادتی ہوتی ہے۔ نیز فرمایا: اوقات کی حفاظت افضل الاعمال ہے۔ نیز انہی کا قول ہے: غنی کے سامنے تواضع اختیار کرنے یا بے کسی کا اظہار کرنے والا فقیر اذل الناس ہے نیز انہی کا ارشاد ہے: فقراء کی ضروریات اور حاجات کا خیال رکھنے والا غنی اعز الناس ہے۔ فرمایا فقراء پر راضی ہونے والے لوگ زمین پر اللہ کے امین اور لوگوں پر اس کی حجت ہیں۔ انہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ لوگوں سے مصائب دفع کرتا ہے۔

۱۵۴۷۰- محمد بن حسین نے ورثانی کے حوالہ سے ابوعبداللہ مغربی کے درج ذیل دو شعر مجھے سنائے۔

(۱) اے وصال کو گناہ شمار کرنے والی ذات کیسے گناہوں سے میری خلاصی ہوگی، (۲) اگر میرا آپ سے محبت کرنا گناہ ہے تو میں ایسا گناہ مکرر کرتا رہوں گا۔

(۵۹۸) عبدالرحیم بن عبدالملک

۱۵۴۷۱- ابوبکر مغیر کے حوالہ سے ابراہیم خواص کا قول منقول ہے:

ایک روز میں مسجد تو بہ گیا، وہاں پر میں نے عبدالرحیم کو ستون سے ٹیک لگائے بیٹھا ہوا دیکھا، میں نے مسجد کے نگران سے پوچھا کہ یہ بزرگ کب سے اس حال پر بیٹھے ہیں اس نے بتایا یہ تین روز سے اسی طرح بلا اکل و شرب خاموش کیئے بیٹھے ہیں۔ پھر میں ان کے سامنے بیٹھ گیا، شام کے وقت میں نے ان سے متعدد بار سوال کیا کہ آپ کی طبیعت کس چیز کو چاہ رہی ہے۔ بار بار سوال کرنے پر فرمایا گرم روٹی اور گوشت کو پھر میں نے باب شام کی طرف نکل کر گرم روٹی اور گوشت بہت تلاش کیا، لیکن میری مطلوبہ چیز مجھے نہیں ملی، میں نے دل میں سوچا کہ کاش میں بلا سوال کیئے کوئی چیز خرید کر ان کی خدمت میں پیش کر دیتا۔ تو اس پریشانی و پشیمانی سے بچ جاتا۔

اس کے بعد مایوس ہو کر میں مسجد کی طرف چلا، جب دروازہ پر پہنچا تو ایک شخص مسجد کے دروازہ پر دستک دے رہا تھا، میں نے

ان سے پوچھا کون، اس نے دروازہ کھولنے کا کہا، جب میں نے دروازہ کھولا تو انہوں نے سر سے زنبیل اتاری، اس میں گرم روٹی اور گوشت تھا۔ میں نے ان سے کہا جب تک تم صحیح واقعہ نہیں بتاؤ گے اس وقت تک میں اسے نہیں اٹھاؤں گا، پھر اس نے کہا میں ایک تاجر شخص ہوں، آج میں نے یہ کھانا تیار کروایا تھا شام کو دیر سے گھر پہنچا میں نے سوچا کہ مسجد توبہ والوں کو بھی اس میں سے کھلا دوں۔ اس لئے میں یہ کھانا لیکر حاضر ہوا ہوں تب جا کر میں نے ان سے کھانا قبول کیا، پھر میں نے وہ کھانا شیخ عبدالرحیم کی خدمت میں پیش کر دیا۔

(۵۹۹) محمد السمین [۱]

۱۵۴۷۲-جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد کے سلسلۂ سند سے محمد سمین کا قول مروی ہے:

ایک بار میں بڑے شوق سے مسلمانوں کے ساتھ اہل روم سے جنگ کے لئے روانہ ہوا، اچانک رومیوں کو فتح ہونے لگی، مسلمان ان کی کثرت کو دیکھ کر خوف زدہ ہو گئے، میں سخت پریشان ہو کر [illegible]کو شوق سے غزوہ میں شرکت پر ملامت کرنے لگا۔ اسی اثناء میں نے نہر میں غسل کیا، غسل کی وجہ سے میری پریشانی میں کمی واقع ہو گئی، تازہ دم ہونے کی وجہ سے حوصلہ اور ولولہ بھی تازہ دم ہو گیا، پھر میں صفوں کو چیرتا ہوا رومیوں کے پیچھے پیچھے پہنچ گیا، مسلمانوں کی ایک جماعت بھی میرے قریب پہنچ گئی، میں نے نعرہ تکبیر اللہ اکبر بلند کرتے ہوئے رومیوں پر حملہ کیا، بالآخر رومی شکست کھا کر بھاگ گئے گویا ایک نعرہ تکبیر فتح کا سبب بن گیا۔

۱۵۴۷۳-محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن حسن بغدادی، محمد بن عبداللہ فرغانی کے سلسلۂ سند سے مغازلی کا قول مروی ہے: ایک بار میں محمد بن سمین کے ساتھ سفر میں درندہ کی آواز پر خوفزدہ ہو گیا، انہوں نے فرمایا تمہارا توکل کہاں گیا۔

(۶۰۰) محمد بن سعید قرشی

۱۵۴۷۴=ابوعمرو عثمان بن محمد عثمانی کے حوالہ سے ابوعبداللہ کا قول مروی ہے:

اللہ نے کچھ بندوں کو مخلوق سے چن کر خاص کیا ہے، ان کو اللہ تعالیٰ نے قرآن وسنت کا علم عطاء فرمایا ہے۔ نیز ان کو علم کے اسرار و رموز سے نوازا ہے۔ اللہ کی کرم نوازی کی وجہ سے ان کے جوارح وزبان، کان، پاؤں اور دیگر چیزیں اللہ کی مرضی کے خلاف استعمال نہیں ہوتے۔ ان کے قلوب صفات الٰہیہ میں متفکر رہتے ہیں۔ ان کے قلوب شکوک وشبہات سے پاک ہیں۔

۱۵۴۷۵-عبدالواحد بن بکر، کے حوالہ سے احمد بن سعید کا قول مروی ہے: ابوعبداللہ قرشی سے خوف خدا کی وجہ سے گریہ کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا خوف خدا کی وجہ سے گریہ انسان کے لئے سکون قلب کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔

(۶۰۱) علی سامری [۲]

۱۵۴۷۶-محمد بن احمد بن ابراہیم، جعفر بن محمد بن نصیر عمر بن ملکان سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

میرے اور علی بن سامری کے درمیان الفت ومودت تھی۔ ان کی وفات کے بعد ایک طویل عرصہ کے بعد میں نے حسین وجمیل صورت میں خواب میں ان کی زیارت کی، لیکن اس وقت ان کی ایک آنکھ بند تھی، میں نے ان سے اسکی وجہ پوچھی؟ انہوں نے جواب میں فرمایا زندگی میں ایک روز تلاوت قرآن کے دوران آیت وعید پر میری ان آنکھوں میں آنسو بھر آئے، جب میرا گریہ ختم ہو گیا تو میں نے دوسری آنکھ کو عتاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کے بعد میں تجھے نہیں کھولوں گا، چنانچہ اس روز سے یہ بند ہے۔ پھر میری خواہش

۱۔ تاریخ بغداد ۵/۳۴۸.

۲۔ تاریخ بغداد ۱۲/۱۴، ۴۱۲.

پر انہوں نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) ایک روز میری ایک آنکھ میں آنسو بھر آئے اور دوسری نے بخل سے کام لیا، (۲) میں نے رونے والی آنکھ کو محبوب بنالیا، (۳) اور دوسری کو عتاب کے طور پر اس روز سے بند کرلیا۔

۶۰۲۔ابوجعفر حداد

۱۵۴۷۷-عبدالواحد بن بکر، محمد بن عبدالعزیز کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ حضرمی کا قول مروی ہے: ابوجعفر حداد بیس سال میں ایک دینار کما کر اسے فقراء پر صدقہ کرکے خود روزہ رکھتے تھے۔

۱۵۴۷۸-ابوجعفر حداد کا قول ہے:

قلب میں خیال آنے کے بعد اگر کوئی اس کے معارض چیز پیش نہیں آئی تو وہ فراست ہے۔

احمد بن نعمان فرماتے ہیں کہ ایک بار بلا اکل وشرب کے سولہ (۱۶) روز مجھے ایک صحراء میں گزر گئے ابوجعفر میرے قریب سے گزرے تو انہوں نے مجھ سے وجہ پوچھی میں نے کہا میں اس انتظار میں بیٹھا ہوں کہ معرفت وعلم میں سے غالب کے بارے میں مجھے علم ہوجائے اور میں اسے اختیار کرلوں۔ابوجعفر نے فرمایا انتظار کرو انشاء اللہ ایک چیز ضرور واضح ہوگی۔

(۶۰۳) ابوجعفر کبیر وابوحسن صغیر

۱۵۴۷۹- ابوجعفر کبیر کا قول ہے: اللہ تعالیٰ عظمت کے مطابق درجات بلند کرتا ہے، اور خائفین کو اپنی جودوکرم کے مطابق امن دیتا ہے۔اور غمزدہ لوگوں کو اپنی رحمت کے مطابق فرحت عطاء کرتا ہے۔

۱۵۴۸۰-ابوجعفر خیاط اصبہان، کے حوالہ سے ابوجعفر کبیر کا قول مروی ہے:

ہماری صفات نے ہمیں عجب میں مبتلا کردیا ہے ان کے زوال کے بعد ہی ہمارے قلوب حق کو قبول کریں گے۔

۱۵۴۸۱-احمد بن ابی عمران ہروی، ابونصر ہروی کے سلسلۂ سند سے ابوحسن صغیر کا قول مروی ہے:

میں ایک روز پیادہ پا خالی ہاتھ صحراء میں داخل ہوا، یہ بزہ مقام پر بیٹھے ہوئے تھے مجھے خیال آیا کہ مجھ سے بڑا متوکل آج تک اس صحراء میں داخل نہیں ہوا، یکا یک غیب سے ندا آئی کب تک تم خوش فہمی میں مبتلا رہو گے۔

۱۵۴۸۲-عبدالمنعم بن عمر، مرتعش کے سلسلۂ سند سے ابوحسن صغیر کا قول مروی ہے:

اہل حق کے نزدیک توحید کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ کو غیر مفقود ہونے کی وجہ سے طلب یا ذوغایت ہونے کی وجہ سے اس کا ادراک کیا جائے، اس قسم کے خیالات کا حامل انسان فریب زدہ ہے۔ بلکہ اللہ کو اولیت اور ازلیت کی صفات کے ساتھ متصف کرنے کا نام توحید ہے۔

(۶۰۵) ابواحمد قلانسی

۱۵۴۸۳-عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید بن اعرابی، محمد بن علی کتانی کے سلسلۂ سند سے منبہ بصری کا قول مروی ہے: ایک بار قلانسی کے ہمراہ سفر میں ہم شدید بھوک کا شکار ہوگئے، اللہ نے ہمارے لئے کھانے کا بندوبست فرمادیا، قلانسی نے خود کھانے کے بجائے مجھے کھانا کھلادیا۔

۱۵۴۸۴-ابواحمد کا قول مروی ہے:

میں ایک بصری فقراء کی جماعت کے پاس گیا، انہوں نے خوب میرا اکرام کیا، ایک روز میں نے ان میں سے ایک سے کہا میری ازار کہاں گئی، بس اس کے بعد میں ان کی نظروں سے گر گیا، ابواحمد سے سوال کیا گیا کہ آپ کے اس مرتبہ پر فائز ہونے کا کونسا سبب ہے؟ انہوں نے فرمایا تین سبب ہیں۔(۱) ہم دوسروں سے حق واجبی کا بھی مطالبہ نہیں کرتے۔(۲) اپنے نفسوں سے دوسروں کے حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں۔(۳) ہم تمام برائیوں کا ملزم اپنے نفسوں کو سمجھتے ہیں۔

ایک روز قلانسی نے بھائیوں کو دعا دیتے ہوئے فرمایا اللہ ہم سب کو خاتمہ بالایمان نصیب فرمائے۔ اور اپنی ملاقات کو ہم سب کے لئے بہتر سے بہتر بنائے۔ نیز انہی کا قول ہے: بندہ سے ظاہری اور باطنی دونوں قسم کے اعمال پر مواخذہ ہوگا۔ ظاہری، اعمال سے مراد اعمال صالحہ کے لئے کوشش کرنا، راحت کا فکر نہ کرنا اور اس کے لئے تکالیف برداشت کرنا اور زہد فی الدنیا ہے۔ اور باطنی اعمال سے مراد تقویٰ، صدق، صبر رضا اور توکل ہے۔

(۶۰۵) ابوسعید قرشی

۱۵۴۸۵- ابوفرج بن بکر، ہمام بن حارث کے سلسلہ سند سے ابوسعید قرشی کا قول مروی ہے:

اہل ہویٰ کے قلوب اہل بلاء کی جیل ہیں، کیونکہ اللہ بلاء کو عذاب دینے کے وقت اسے اہل ہویٰ کے قلوب میں محبوس کر دیتا ہے پھر بلاء اہل ہویٰ کے بطون کو تپش کی وجہ سے اللہ سے ان سے خلاصی طلب کرتی ہے۔

۱۵۴۸۶- ابوسعید کا قول مروی ہے: حرص طمع، طمع امید، امید شہوۃ، شہوۃ شبھہ، شبھہ حرام اور حرام دخول دوزخ کا سبب بنتا ہے۔

(۶۰۶) ابویعقوب زیات[1]

۱۵۴۸۷- جعفر بن محمد بن نصیر کے حوالہ سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

ایک بار ہماری ایک جماعت یعقوب بن زیات کی خدمت میں حاضر ہوئی انہوں نے فرمایا تم حق کے ساتھ مشغولیت کو چھوڑ کر میرے پاس کیوں آئے ہو، ہم نے عرض کیا انحق کی وجہ سے ہم آپ کے پاس آئے ہیں، اس کے بعد ہم نے ان سے توکل کے بابت سوال کیا جسکا انہوں نے تسلی بخش جواب دیا، اس کے بعد میں نے ان سے جید عالم کے پاس لوگوں کے حلقہ لگانے کے بارے میں پوچھا؟ انہوں نے فرمایا یہ صرف تمہارے لئے درست ہے۔

۱۵۴۸۸- ابوسعید خزاز کا قول ہے:

میرے سامنے ایک بار ابویعقوب نے اپنے ایک مرید سے حفظ قرآن کے بارے میں سوال کیا؟ اس کے نفی میں جواب دینے پر ابویعقوب نے اس پر گہرے دکھ وافسوس کا اظہار کیا،

(۶۰۷) ابوجعفر کتانی

۱۵۴۸۹- عبدالواحد بن احمد ہاشمی کے حوالہ سے ابوعبداللہ بن خفیف کا قول مروی ہے:

میں نے ابوجعفر کتانی سے سوال کیا کہ آپ کو کتنی بار حضور علیہ السلام کی خواب میں زیارت ہوئی؟ انہوں نے فرمایا تقریباً سات سو بار، کتانی یومیہ زوال تک ایک قرآن مجید مکمل فرمالیتے تھے۔ اس کے بعد پیشاب وضو وغیرہ سے فارغ ہونے کے لئے بالاخانہ تشریف لے جاتے ایک مرتبہ بصارت کے کمزور ہونے کی وجہ سے بیت الخلاء میں گر گئے، جسکی وجہ سے ان کا ایک پاؤں ضائع ہوگیا،

---

[1] تاریخ بغداد ۱۴/ ۴۰۸.

کتانی چیختے چلاتے رہے، اور نماز میں تاخیر ہوتی چلی گئی حتی کہ نماز کا وقت ختم ہونے کے قریب ہوگیا، اس وقت مؤذن اور دیگر نمازیوں کو پتہ چلا، وہ اسی وقت بالا خانہ پر گئے، انہوں نے کتانی کو کپڑے وغیرہ پہنا کر نماز پڑھوائی، اس سال کتانی کو آپ علیہ السلام کی زیارت نہیں ہوئی پھر ایک ساتھی کو مدینہ جاتے ہوئے کتانی نے آپ علیہ السلام کے نام ایک رقعہ دیکر اس سے کہا کہ اسے آپ ﷺ کی قبر میں ڈالدینا، لیکن راستہ میں اس ساتھی سے وہ رقعہ گم ہوگیا اسی شب کتانی کو آپ علیہ السلام کی زیارت ہوئی، آپ ﷺ نے فرمایا اے کتانی تمہارا رقعہ مجھے موصول ہو چکا ہے۔

۱۵۴۹۰-عبدالواحد بن بکر، ہمام بن حارث کے سلسلۂ سند سے کتانی کا قول مروی ہے:

ایک آشوب چشم میں مبتلا شخص نے اللہ سے عرض کیا اے باری تعالیٰ اگر آپ نے مجھے اس مرض سے نجات دیدی تو میں کبھی بھی خواہش نفس پر نہیں چلوں گا، غیب سے ندا آئی ہم نے تمہاری درخواست قبول کرلی، چنانچہ اسی وقت وہ اس مرض سے شفایاب ہوگیا۔

(۶۰۸) ابوبکر زقاق

۱۵۴۹۱-ابوفضل احمد بن عمران ہروی، محمد بن داؤد رقی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر زقاق کا قول مروی ہے: ایک سال مکہ کے سفر کے دوران میری آنکھ میں زخم ہوگیا، اس وقت صحراء میں میں تن تنہا تھا میرے قلب پر خیال آیا کہ علم الشرع، علم حقیقت کے منافی ہے، اسی وقت غیب سے ندا آئی اے ابوبکر زقاق ہر مخالف شرع حقیقت کفر ہے۔

۱۵۴۹۲-ابوسعید قلانسی، ابوعلی روذباری کے سلسلۂ سند سے ابوبکر زقاق کا قول مروی ہے:

میں نے بیس سال قیام مکہ کے دوران دودھ استعمال نہیں کیا، ایک روز میرے نفس نے اسکے استعمال پر مجھے مجبور کردیا، جسکی وجہ سے میں عسفان کی طرف نکل گیا، وہاں پر ایک حسین وجمیل لڑکی سامنے آگئی، میں نے دائیں آنکھ سے دیکھا، اسکی محبت میرے دل میں گھر کرگئی، جب میں نے اس سے اسکا اظہار کیا تو اس نے کہا جھوٹ بولتے ہو، اب تک دودھ کی خواہش تو تم میں موجود ہے، اسکے بعد جس آنکھ سے میں نے اسے دیکھا تھا وہ ضائع ہوگئی۔ میں نے اسی وقت مکہ پہنچ کر طواف کیا، اسکے بعد خواب میں مجھے حضرت یوسف علیہ السلام کی زیارت ہوئی میں نے ان سے کہا زلیخا کے واقعہ کے وقت اللہ نے آپ کی آنکھوں کی حفاظت فرمائی حضرت یوسف نے فرمایا بلکہ اللہ نے عسفانیہ کے واقعہ کے وقت تمہاری نظر کی حفاظت فرمائی اس کے بعد انہوں نے قرآنی آیت تلاوت کی جسکا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے خوف کرنے والے کے لئے دو جنتیں ہیں۔ بعد ازیں گھبرا کر میری آنکھ کھلی تو اس وقت میری آنکھ صحیح ہو چکی تھی۔ نیز انہی کا قول تیس سال سے پورا نہ کرنے کے خوف سے میں نے اللہ سے کوئی معاہدہ نہیں کیا۔

(۶۰۹) ابوعبداللہ حضرمی

۱۵۴۹۳-ابوحسن بن مقسم، کے حوالہ سے مرتعش کا قول مروی ہے:

ابوعبداللہ حضرمی بیس سال سے خاموش تھے، میں نے ان سے تصوف کے بارے میں چند سوال کیے تو انہوں نے انکا جواب مجھے قرآنی آیات سے دیا۔

(۶۱۰) عبداللہ صراد

۱۵۴۹۴-نصیب بن ابی نصر عطار صوفی، محمد بن داؤد دینوری کے سلسلۂ سند سے صراد کا قول مروی ہے:

عبودیت کا اظہار ظاہراً اور حریت کا اظہار باطناً اخلاق کریمہ سے ہوتا ہے۔ نیز انہی کا قول ہے: عبادت سے علماء، اشارات

سے حکماء اور لطائف سے سادات واقف ہوتے ہیں۔ انھی کا قول ہے صبر کی علامت ترک شکوہ اور کتمان ضرو بلوئی ہے۔ اور اسرار کی حفاظت رجوع الی اللہ کی علامت ہے۔ اللہ کی نعمتوں کو معرفت کی دلیل سمجھنے والا انسان افضل الناس ہے۔ اور نعماء الٰہیہ پر حق شکر کی ادائیگی سے عجز کا دعویٰ کرنے والا انسان متواضع انسان ہے۔ عبادت کے باوجود فضل الٰہی کو طلب کرنے والا انسان ہی اصل انسان ہے، کیونکہ اگر فضل الٰہی نہ ہوتا تو انبیاء یہ (فضل الٰہی کے عدم کی صورت میں کچھ نہیں ہوں) نہ فرماتے۔ اس کے بعد بھی اپنی ذات پر اعتماد کرنے والا انسان معرفت کے راستوں سے گویا واقف ہے۔

(۶۱۱) ابوعمرو دمشقی

۱۵۴۹۵- محمد بن حسین، منصور بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے ابوعمرو دمشقی کا قول مروی ہے:

ہر ناقص سے صرف نظر کر کے تمام عیوب سے پاک ذات کے مشاہدہ کا نام تصوف ہے۔

۱۵۴۹۶- محمد بن حسین کے حوالہ سے، ابوبکر رازی کا قول مروی ہے:

میرے سامنے ابوعمرو دمشقی سے قول رسول اللہ ﷺ (کہ اے لوگو چاند نظر آنے پر روزہ رکھو اور چاند نظر آنے پر افطار کرو) کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا: اس سے استواء حال کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی تمہارے صوم وفطر حضور قلب کے ساتھ ہونے چاہییں۔

۱۵۴۹۷- ابوقاسم عبدالسلام بن محمد مخزومی کے حوالہ سے ابوعمرو دمشقی کا قول مروی ہے:

عارفین کی چار خاص علامتیں ہیں، (۱) سیاست، (۲) ریاضت، (۳) حراست، (۴) رعایت۔ اول دو کا تعلق ظاہر اور ثانی دو کا تعلق باطن سے ہے۔ سیاست کے ذریعہ انسان تطہیر، حفاظت نفس اور اس کی معرفت تک پہنچتا ہے۔ ریاضت کے ذریعہ انسان تحقیق اور مخالفت نفس تک پہنچتا ہے۔ حراست کے ذریعہ قلوب میں نیکیوں کا مشاہدہ کرتا ہے اور رعایت کے ذریعہ مولیٰ کے حق کی پاسداری تک پہنچتا ہے۔ پھر سیاست کی میراث عبودیت کے مقام پر کھڑا ہونا، ریاضت کی میراث حکم الٰہی پر راضی ہونا، حراست کی میراث حصول مشاہدہ اور رعایت کی میراث حصول محبت ہے۔

۱۵۴۹۸- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن عبداللہ رازی کے سلسلہ سند سے ابوعمرو دمشقی کا قول مروی ہے: جس طرح اللہ نے لوگوں کے ایمان لانے کے لئے انبیاء پر آیات ومعجزات کا اظہار فرض کیا ہے اسی طرح اللہ نے لوگوں کو فتنہ سے بچانے کے لئے اولیاء پر کرامات کے عدم اظہار کو فرض کیا ہے۔

(۶۱۲) ابونصر محبؒ

۱۵۴۹۹- ابوحسن بن مقسم کا قول ہے:

ابونصر محب صاحب سخاوت ومروۃ اور حیادار انسان تھے۔

۱۵۵۰۰- ابوجعفر بن محمد، ابوحسن بن مقسم کے سلسلہ سند سے ابوعباس بن مسروق کا قول مروی ہے:

ایک بار میں ابونصر کے ساتھ سفر پر تھا اس وقت ابونصر کے بدن پر قیمتی ازار تھی، کرخ عبور کرنے کے وقت ایک سائل نے ان سے سوال کیا، ابونصر نے اس قیمتی ازار کے دو حصے کر کے ایک حصہ سائل کو دیدیا اور ایک بدن پر ڈال دیا۔

تاریخ بغداد ۱۴ / ۴۲۰۔

(۶۱۳) ابو سالم دباغ

۱۵۵۰۱-جعفر بن محمد بن نصر کے حوالہ سے ابو سالم دباغ کا قول مروی ہے:

میں نے خواب میں آپ ﷺ کی زیارت پر آپ ﷺ کی اجازت سے آپ ﷺ کو تعوذ وتسمیہ کے بعد فاتحہ اور سورۃ بقرۃ کی ابتدائی، بیس آیات سنائیں، پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کے قرآن کے نزول کی مانند آپ ﷺ مجھ سے تلاوت پر مواخذہ فرمائیں آپ نے فرمایا اس صورت میں لوگ تم پر پتھروں کی بارش کر دیں گے۔

(۶۱۴) ابو محمد جریری

۱۵۵۰۲-محمد بن حسین، ابو محمد راسبی کے سلسلۂ سند سے ابو محمد جریری کا قول مروی ہے:

مجھے بذریعہ خواب بتایا گیا کہ ہر شئے کے لئے اللہ کے ہاں حق ہے اور عند اللہ سب سے بڑا حق حکمت کا ہے، غیر اہل میں حکمت کو رکھنے والے سے اللہ اس کے حق کا مطالبہ کرے گا۔

۱۵۵۰۳-ذات الٰہی پر سب سے وزنی تین دلیلیں ہیں (۱) ظاہری طور پر اللہ کی حکومت' (۲) تدبیر الٰہی' (۳) کلام الٰہی۔

۱۵۵۰۴-محمد بن موسیٰ، ابو حسین فارسی کے سلسلۂ سند سے جریری کا قول مروی ہے:

ادیان کا قوام، ایمان کا دوام اور ابدان کی اصلاح تین چیزوں پر موقوف ہے، (۱) اکتفاء، (۲) اتقاء، (۳) احتماء، اللہ پر اکتفاء کرنے سے انسان کا باطن، نواہی سے بچنے سے انسان کی سیرت اور غیر موافق شے کے احتراز سے انسان کی طبیعت بنتی ہے، اکتفا کا ثمرہ خالص معرفت، اتقاء کا ثمرہ حسن اخلاق اور اکتفاء کا ثمرہ طبیعت کا معتدل ہونا ہے۔ نیز فرمایا: عمل پر اعتماد کرنے سے انسان گمراہ ہوتا ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے عمل کی وجہ سے خلاصی نہیں پائے گا۔

(۶۱۵) ابن الفرغانی [1]

۱۵۵۰۶-محمد بن حسین، محمد بن عبداللہ واعظ کے سلسلۂ سند سے ابن الفرغانی کا قول مروی ہے:

اے لوگو قرآن وسنت کی اتباع کرو۔

۱۵۵۰۷-ابن الفرغانی کا قول ہے:

بعض لوگ نفس وشہوۃ بعض شیطان اور بعض ان کے علاوہ دیگر فحش چیزوں کے اسیر ہوتے ہیں۔

۱۵۷۰۸-ابن الفرغانی کا قول ہے:

حق کو پنہاں رکھنے والا انسان افسق الناس ہے۔

۱۵۵۰۹-ابن فرغانی کا قول ہے:

محبت شوق اور شوق انس کا سبب ہے۔ شوق وانس کا فاقد انسان غیر محب ہے۔

۱۵۵۱۰-محمد بن موسیٰ، عبدالواحد بن علی بیاری، ابو عباس سیاری کے سلسلۂ سند سے ابن الفرغانی کا قول مروی ہے:

۱۵۵۱۱-واسطی کا قول ہے:

رضاء اور سخط حق تعالیٰ کی صفات میں سے ہے۔

---

[1] تاریخ بغداد ۴۴۲/۳.

۱۵۵۱۲-محمد بن حسین، ابوعبداللہ حضرمی، ابوعباس سیاری کے سلسلۂ سند سے ابن فرغانی کا قول مروی ہے:
ذکر الٰہی میں مشغول افراد کی تعداد ان گنت ہے۔
۱۵۵۱۳-ابن الفرغانی کا قول ہے:
طاعات پر اعواض کا مطالبہ درحقیقت فضل الٰہی کا نسیان ہے۔ اور ذکر الٰہی میں حیاۃ قلوب مضمر ہے۔
۱۵۵۱۴-ابواحمد حسونی کے حوالہ سے ابن الفرغانی کا قول مروی ہے:
لوگوں کے تین طبقے ہیں۔(۱) جن پر اللہ نے انوار ہدایت کے ذریعہ احسان فرمایا ہے یہ طبقہ شرک اور نفاق سے بری ہے۔ (۲) جن پر اللہ نے انوار عنایت کے ذریعہ احسان فرمایا ہے یہ طبقہ کبائر وصغائر سے محفوظ ہے، (۳) جن پر اللہ نے کفایت کے ذریعہ احسان فرمایا ہے۔ یہ طبقہ اہل غفلت کی حرکات اور فساد خواطر سے محفوظ ہے۔

(۶۱۶) ابوعلی جورجانی

۱۵۵۱۵-محمد بن حسین بن موسیٰ، ابوبکر رازی کے سلسلۂ سند سے ابوعلی جورجانی کا قول مروی ہے: تین چیزیں توحید کی علامت ہیں۔(۱) خوف (۲) رجاء (۳) محبت۔ گناہوں کی کثرت کی وجہ سے وعید کا دہان خوف کی زیادتی کا سبب بنتا ہے۔ وعدہ کی وجہ سے اکتساب خیر کا جذبہ رجاء کی زیادتی کا سبب بنتا ہے۔ خائف کو ذکر محبوب سے راحت نہیں ملتی۔ خوف نار منور رجاء نور منور اور محبت نور الانوار ہے۔
۱۵۵۱۶-محمد بن حسین، عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن رازی ابوعلی جورجانی کا قول مروی ہے:
بخل میں تین لفظ ہیں ان میں سے باء سے بلاء، خاء سے خسران اور لام سے ملامت کی طرف اشارہ ہے۔
گویا بخیل اپنی جان پر بلاء، اپنی کوشش میں نقصان اٹھانے والا اور اپنے بخل میں ملامت زدہ ہوتا ہے۔

(۶۱۷) ابوعبداللہ سجزی

ابومحمد عبداللہ بن محمد معلم نیساپوری، کے حوالہ سے ابوعبداللہ سجزی کا قول مروی ہے: ہر غائب کو حاضر سمجھنے کا نام عبرت اور حاضر کو غائب سمجھنے کا نام تفکر ہے۔ ابوعبداللہ سے پیوند لگے ہوئے کپڑے کے استعمال کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا جوانوں کا لباس استعمال کرنا نفاق کی علامت ہے۔

(۶۱۸) محفوظ بن محمود

۱۵۵۱۷-ابوعمرو محمد بن احمد بن حمدان کے حوالہ سے محفوظ بن محمود کا قول مروی ہے:
اپنے کو نیک و دیندار سمجھنے والا لوگوں کو برا سمجھتا ہے، اور اپنے عیوب پر نظر رکھنے والا دوسروں کی برائی شمار کرنے سے محفوظ رہتا ہے۔ مسلمان کو فتنہ میں مبتلا کرنے والا خود فتنہ میں مبتلا ہوتا ہے۔
۱۵۵۱۸-محمد بن حسین کے حوالہ سے محفوظ کا قول مروی ہے:
غفلت وطاعت پر (ریاء سے) توبہ کرنے والا انسان درحقیقت تائب انسان ہے۔
۱۵۵۱۹-اے انسان لوگوں کی طرف دیکھنے کے بجائے اپنی طرف دیکھ اس کی وجہ سے تجھے ان کی خوبیاں اور اپنے عیوب نظر آئیں گے۔
۱۵۵۲۰-قلب کو کینہ سے پاک رکھنے والا انسان سب سے بہترین انسان ہے۔

(۶۱۹) ابن طاہر ابھری

۱۵۵۲۱-ابونصر نیساپوری، عبدالعزیز، ابھری کے سلسلۂ سند سے ابوبکر بن طاہر کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے عالمین سے استار کے پردے ہٹا کر ان کو اسرار کے خزانوں پر مطلع کر دیا۔ اور معارف وانوار کی انہیں مودت عطاء کی، اسی بنا پر ان کے قلوب شکوک وشبہات سے پاک ہیں۔

۱۵۵۲۲-ابونصر، عبدالعزیز بن محمد ابھری، کے سلسلۂ سند سے ابوبکر بن طاہر ابھری کا قول مروی ہے:

کرم الٰہی کے ملاحظہ کے بعد قبل از کفر و بعد از کفر کے زمانہ کے تمام گناہوں کی مغفرت کی مجھے امید ہے۔

۱۵۵۲۳-ابن ظاہر ابھری کا قول ہے اے لوگو اپنے عمل پر اعتماد کے بجائے اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو۔

۱۵۵۲۴-کرم الٰہی کا سبب بننے والا گناہ شرف الٰہی کے سبب بننے والے عمل سے بہتر ہے۔

۱۵۵۲۵-ابوبکر بن ظاہر ابھری کا قول ہے:

بعض لوگ اپنے اعمال کے ذریعہ اللہ سے رفع حاجات کا سوال کرتے ہیں اور بعض لوگ اسکی رحمت الٰہی کے ذریعہ اللہ سے رفع حاجات کا سوال کرتے ہیں۔

۱۵۵۲۶-ابوبکر بن طاہر ابھری کا قول مروی ہے:

اطاعت الٰہی انسان کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔

۱۵۵۲۷-محمد بن حسین، ابوبکر رازی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر بن طاہر ابھری کا قول مروی ہے:

انسان پر کبائر سے تطہیر اور صغائر سے اجتناب لازمی ہے اہل صفاء کے لئے تذکیر لازمی ہے۔

۱۵۵۲۸-محمد بن حسین، عبدالواحد بن ابی بکر کے سلسلۂ سند سے ان کے ایک ساتھی کا قول مروی ہے:

ایک بار میں ابوبکر بن طاہر کے ساتھ ایک شخص کے جنازہ میں شریک ہوا، متوفی کے بھائیوں کو روتے ہوئے دیکھ کر ابوبکر نے اپنے اصحاب کی طرف دیکھ کر درج ذیل شعر پڑھے۔

(۱) یہ لوگ اپنی موت کو بھول کر متوفی پر رو رہے ہیں۔ اور اسے وہ اپنے غم کے زوال کا سبب سمجھ رہے ہیں۔ اگر ان میں عقل ودانش کی کچھ رمق باقی ہوتی تو یہ متوفی پر رونے کے بجائے اپنی ذات پر روتے۔

۱۵۵۲۹-ابوبکر بن ظاہر ابھری کا قول ہے:

اے لوگو اپنے قلوب میں خوف خدا پیدا کرو، کیونکہ اس کے بغیر انسان ترقی نہیں کر سکتا۔

(۶۲۰) ابوبکر ابھری

۱۵۵۳۰-ابوفضل احمد بن عمران ہروی کے حوالہ سے ابراہیم بن ابی حماد ابھری کا قول مروی ہے:

ابوبکر ابھری ابوبکر بن عیسیٰ کی نزع کی حالت میں ان کے پاس گئے، ان سے فرمایا اپنے رب کے بارے میں حسن ظن سے کام لو، ابوبکر بن عیسیٰ ابھری نے آنکھ کھول کر فرمایا مجھے تم ایسی بات کہتے ہو، ہماری حالت تو یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں زندگی عطا فرمائی تو ہم اسکی عبادت کریں گے اگر اپنے پاس بلایا تو ہم اس پر لبیک کہیں گے۔

(۶۲۱) ابوحسن صائغ

۱۵۵۳۱- ابوسعید قلانسی کے حوالہ سے ابوحسن صائغ کا قول مروی ہے:
مرید پر دنیا سے دوبار تخلیہ لازم ہے۔(۱) دنیا کی نعمتیں، اس کے مطعومات ومشروبات کو خیر باد کہہ دے۔(۲) اگر لوگ اعتقاد میں اس کے پاس آئیں اور اس کی خدمت میں ہدایا پیش کریں تو اس سے بے التفاتی اختیار کرے کیونکہ یہ عظیم گناہ اور فتنہ عاملہ ہے۔
نیز انہی کا قول ہے تمنا کرنا اور امیدیں لگانا طبیعت کے فساد کی دلیل ہے۔
۱۵۵۳۲- ابوحسن صائغ کا قول مروی ہے:
تمام احوال میں احسان الٰہی کو یاد کرنا، منعم کے شکر کی ادائیگی سے کلی طور پر عجز کا اقرار کرنا اور تمام احوال میں مسبب الاسباب اللہ کو سمجھنا معرفت کی دلیل ہے۔

(۶۲۲) ممشاد الدینوری

ارادہ اشیاء کا مقدمہ ہے نیک ارادہ رکھنے والے انسان کو من جانب اللہ اعمال صالحہ کی توفیق ہو جاتی ہے۔
۱۵۵۳۳- انہی کا قول ہے:
مخلوق کے بجائے اللہ پر نظر رکھنے والا انسان حاصل کے اعتبار سے احسن الناس ہے، مذکورہ انسان جمیع امور میں اللہ کو کافی وشافی سمجھتا ہے۔
۱۵۵۳۴- اے انسان اگر تو اولین وآخرین کی حکمت جمع کر کے صادق وولی کامل ہونے کا دعویٰ کرے تب بھی تو اصلاح باطن کے بغیر عارفین کے درجات تک نہیں پہنچ سکتا۔
۱۵۵۳۵- انہی کا قول ہے:
اطاعت الٰہی انسان، کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔

(۶۲۳) ابواسحٰق قصار

۱۵۵۳۶- محمد بن موسیٰ، حسین بن احمد کے سلسلۂ سند سے ابراہیم قصار کا قول مروی ہے:
انسان کے ارادہ کے مطابق اس کی قدر وقیمت ہے اگر اسکا ارادہ دنیا کے لئے ہے تو اس کی کوئی قدر وقیمت نہیں ہے۔ اگر اس کا ارادہ رضاء الٰہی کے لئے ہے تو اس کی قدر کی کوئی انتہاء نہیں ہے۔
۱۵۵۳۷- ابوفضل نصر بن محمد طوسی کے حوالہ سے ابراہیم بن احمد بن مولد کا قول مروی ہے:
۱۵۵۳۸- ابواسحٰق قسار کا قول ہے: آپ علیہ السلام کی اتباع اور اطاعت الٰہی کو ترجیح دینا محبت الٰہی کی دلیل ہے۔ انہی کا قول ہے: نفس سے شکست خوردہ انسان اضعف الخلق ہے۔ اور نفس کو شکست دینے والا انسان اقوی الخلق ہے۔ نیز فرمایا انسان کے لئے دو چیزیں کافی ہیں (۱) اولیاء اللہ کی صحبت اختیار کر کے ان کی خدمت کرنا اور ان کی دعائیں لینا فقراء سے مودت ومحبت کرنا اور ان کی صحبت اختیار کرنا۔

(۶۲۴) ابوعبداللہ بن بکر

۱۵۵۳۹- ابوعبداللہ بن بکر کا قول ہے:
امور کے انجام پر نظر رکھنا عاجزین کی علامت ہے۔ اور رضاء بالقضاء عارفین کے احوال سے ہے۔

۱۵۵۴۰-ابوعبداللہ بن بکر سے اصول دین کے بابت سوال کیا گیا فرمایا: اصول دین دو ہیں۔(۱) اللہ کی طرف رجوع کرنا (۲) آپ ﷺ کی اقتداء کرنا۔اس کے بعد فرمایا: فروع دین چار ہیں۔(۱) عہود کی وفاء، (۲) حدود کی حفاظت (۳) موجود پر رضا، (۴) مفقود پر صبر۔

۱۵۵۴۱-ابوعبداللہ بن بکر کا قول ہے: ربوبیت عبودیت سے مقدم ہے۔

آپ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے ساری مخلوق پیچھے سے لمبے چوڑے دعووں میں مشغول ہے لیکن حق سامنے آتا ہے تو اندھے بہرے بن جاتے ہیں اور گویا لاش بن جاتے ہیں۔اگر وہ دعووں میں سچے ہوتے تو حق سامنے آنے پر کھل کر سامنے آتے جیسے ہمارے نبی اکرم ﷺ آئے اور سچائی کے ساتھ ساری مخلوق پر غالب آئے جب شفاعت کا تقاضا آیا تو فرمایا میں اس کا اہل ہوں آپ کو اس کڑے وقت قیامت کا خوف مقام شفاعت سے متزلزل نہ کر سکا۔لہٰذا جھوٹے دعووں کی مثال اس سے زیادہ نہیں جیسے کسی شاعر نے کہا (ترجمہ) عتاب کا وقت آیا تو پہلے ہی آنکھیں ڈبڈبانے لگیں۔ بولنے کی کبھی ہمت مفقود ہوگئی۔ زبان پر لکنت پڑگئی اور آنتوں میں گرہیں پڑنے لگیں۔

ایسا شخص زبان کا گونگا نہیں ہوتا جب تک صدق سامنے نہ آئے۔جبکہ سچے شخص کا ضمیر بھی بول پڑتا جبکہ حقیقتاً وہ گونگا ہو۔

(۶۲۵) مرتعش

۱۵۵۴۲-ابوحسن بن مقسم کے حوالہ سے ابومحمد مرتعش کا قول مروی ہے:

شریعت کے مطابق عبادت کرنا اور سنت کے موافق خدمت کرنا افضل الارزاق ہے۔عنداللہ مبغوض اشیاء کو ترک کیے بغیر وصول الی اللہ ناممکن ہے۔اللہ کی مبغوض اشیاء درج ذیل ہیں۔(۱) دنیا کی فضولیات، (۲) نفس کی آرزوئیں، (۳) اللہ کے مخالفین سے عداوت قائم کرنا۔نیز فرمایا صبر واخلاص کے بغیر معاملات کی تصحیح غیر ممکن ہے۔

۱۵۵۴۳-محمد بن حسین کے حوالہ سے ابوسہل محمد بن سلیمان فقیہ کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے مرتعش سے وصیت کی درخواست کی فرمایا مجھ سے بہتر انسان کے پاس جا کر اس سے وصیت کی درخواست کرو۔ ایک شخص نے مرتعش سے افضل الاعمال کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا فضل الٰہی پر نظر رکھنا افضل الاعمال ہے اس کے بعد انہوں نے درج ذیل شعر پڑھا۔

تقدیر موافقت کے وقت غیر عاقل انسان عاقل بن جاتا ہے۔

۱۵۵۴۴-مرتعش کا قول ہے:

اصول توحید تین ہیں۔

(۱) ربوبیت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا، (۲) اللہ کے لئے وحدانیت کا اقرار کرنا، (۳) کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ سمجھنا۔

(۶۲۶) النہر جوری

۱۵۵۴۵-ابوعمرو عثمانی کے حوالہ سے ابویعقوب نہر جوری کا قول مروی ہے:

محققین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ذات الٰہی کو غیر مفقود ہونے کی وجہ سے طلب کرنا یا ذو ادراک ہونے کی وجہ سے اس کی حقیقت کا ادراک کرنا بے محل بات ہے۔اس قسم کے عقیدہ کا حامل انسان فریب زدہ ہے۔انہی کا قول ہے معرفت الٰہی کے حصول کے بعد انسان ذات الٰہی کے بارے میں دھوکہ نہیں کھاتا۔ایک بار نہر جوری نے ایک شخص کو پست ہمت کہکر پکارا اس نے ان سے اسکی وجہ

دریافت کی؟ فرمایا دنیا سے تیرا حصہ قلیل ہے۔ لیکن تو اس کے بارے میں بھی بخیل ہے، اور تو بخل کے ذریعہ حصول عزت کا طالب ہے یاد رکھ اگر تو خرچ کرے گا تو قلیل خرچ کریگا۔ اگر روک کرے گا تو قلیل روکے گا، لہٰذا منع کی صورت میں تو ملامت زدہ نہیں ہے اور خرچ کی صورت میں قابل حمد نہیں ہے۔

انھی کا قول ہے: ارواح کا مشاہدہ تحقیق اور قلوب کا مشاہدہ تعریف ہے۔

(۶۲۷) ابوعلی روذباری

۱۵۵۴۶-ابومحمد بن ابی عمران ہروی کے حوالہ سے احمد بن عطاء روذباری کا قول مروی ہے:

میرے سامنے ابوعلی روذباری سے ملاہی کے سماعت کرنے والے شخص کے بابت سوال کیا گیا۔ فرمایا: اس کے ذریعہ وصول الی اللہ غیر ممکن ہے۔

۱۵۵۴۷-محمد بن حسین کے حوالہ سے عبداللہ بن محمد دمشقی کا قول مروی ہے: میرے سامنے ابوعلی روذباری سے اشارہ کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا: اشارہ سے علل کا حصول ہوتا ہے، لیکن علل کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۱۵۵۴۸-ابوعلی کا قول ہے:

گناہ کے باوجود انسان سے حسن سلوک فضل الٰہی کی علامت ہے۔

۱۵۵۴۹-ابوعلی کا قول ہے: قلوب اولاً ذات الٰہی کے مشاہدہ کے مشتاق ہوتے ہیں پھر ان کی طرف اسماء الٰہی کا القاء کیا جاتا ہے۔ پھر وہ تجلیات الٰہی کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ نیز فرمایا مشاہدات کا تعلق قلوب سے، مکاشفات کا اسرار سے اور معائنات کا بصائر سے ہے۔

۱۵۵۵۰-ابوفضل طوسی نصر بن ابی نصر، ابوسعید کازرونی کے سلسلۂ سند سے ابوعلی روذباری کا قول مروی ہے:

غیر صابر کو رضاء الٰہی غیر شاکر کو کمال حاصل نہیں ہوسکتا اللہ کے ذریعہ عارفین اسکی محبت تک پہنچتے ہیں پھر انہوں نے اسکی نعمت پر اسکا شکر ادا کیا۔

۱۵۵۵۱-عبدالواحد بن بکر، ہمام بن حارث کے سلسلۂ سند سے ابوعلی کا قول مروی ہے:

اللہ کی طرف مشتاقین کو وصول اللہ کے حصول کے بعد شہد سے بھی شیریں حلاوت محسوس ہوتی ہے۔ نیز فرمایا تین چیزیں دیئے جانے والا انسان آفات سے محفوظ رہتا ہے۔ (۱) ظن جائع کے ساتھ قلب خاشع، (۲) فقر دائم کے ساتھ زہد حاضر، (۳) صبر کامل کے ساتھ قناعت دائمی۔

۱۵۵۵۲-ابوعلی کا قول ہے:

اکتساب دنیا انسان کے لئے باعث ذلت اور اکتساب آخرۃ اس کے لئے باعث عزت ہے۔ باعث عزت شی کو ترک کر کے باعث ذلت شئے کا طالب انسان قابل تعجب ہے۔

(۶۲۸) ابوبکر کتانی

۱۵۵۵۳-ابوجعفر خیاط کا قول مروی ہے:

میں چند سال کتانی کی صحبت میں رہا میں نے ان سے خوب استفادہ کیا۔

۱۵۵۵۴-کتانی کا قول ہے:

غفلت سے انتباہ کے وقت خوف خدا اور مخالفت نفس مرید کے لئے جن وانس کی عبادت سے بھی افضل ہے۔

۱۵۵۵۵- انہی کا قول ہے:

اے انسان اللہ سے توفیق کے سوال کے بعد عمل سے ابتداء کر۔

۱۵۵۵۶- کتانی کا قول ہے:

اللہ تعالیٰ کو برحق ماننے کے بعد ہی انسان پر عنایات الٰہیہ نازل ہوتی ہے۔

۱۵۵۵۷- محمد بن موسیٰ، ابوحسن قزوینی کے سلسلۂ سند عنایت سے کتانی کا قول مروی ہے:

عنایت الٰہی اور افتقار الی اللہ ایک دوسروں کو لازم ملزوم ہیں ایک کی تکمیل دوسرے پر موقوف ہے۔

۱۵۵۵۸- محمد بن حسین، احمد بن علی بن جعفر کے سلسلۂ سند سے کتانی کا قول مروی ہے:

شہوۃ شیطان کی لگام ہے۔ شہوۃ پرست انسان شیطان کا غلام ہوتا ہے کتانی سے تقویٰ کے بابت سوال کیا گیا فرمایا تقویٰ کی چند علامات ہیں۔ (۱) مخالفت نفس، (۲) احکام شرع کی پابندی، (۳) قرآن وسنت کی اتباع، (۴) توکل۔

۱۵۵۵۹- عبدالرحمٰن بن احمد صائغ اصبہانی کے حوالہ سے کتانی کا قول مروی ہے۔

غافلین حلم الٰہی میں، ذاکرین رحمت الٰہی میں، عارفین الطاف الٰہی میں اور صادقین قرب الٰہی میں زندگی گزارتے ہیں۔ انہی کا قول ہے:

علم الٰہی عبادت الٰہی سے اعلیٰ واولیٰ ہے۔

(۶۲۹) ابن ماتک

۱۵۵۶۰- ابن فاتک سے مراقبہ کی حقیقت کے بابت سوال فرمایا گیا کام کرتے وقت اللہ کو دیکھنے والا کلام کرتے وقت اسے سننے والا اور سکوت کی حالت میں اسے جاننے والا خیال کرنا مراقبہ کی حقیقت ہے۔ نیز فرمایا لوگوں کی تین قسمیں ہیں، (۱) فکر معاش کی وجہ سے یاد آخرۃ سے غافل ہوجانا یہ شخص ہلاک ہونے والا ہے۔ (۲) فکر معاش کے بجائے آخرۃ کو یاد کرنا یہ شخص کامیاب ہونے والا ہے۔ فکر معاش اور فکر آخرۃ دونوں رکھنے والا یہ شخص بین بین ہے۔

(۶۳۰) ابن علان

۱۵۵۶۱- عبدالواحد بن بکر، عبداللہ بن عبدالعزیز کے سلسلۂ سند سے ابن علان کا قول مروی ہے:

جوارح کی حفاظت کرنے والے کے قلب کی اللہ حفاظت فرماتا ہے اس کے بعد اللہ اسے زمین پر اپنا امین پھر امام پھر اپنی مخلوق پر حجت بنا دیتا ہے۔

(۶۳۱) سہل الانباری

۱۵۵۶۲- جعفر بن محمد بن نصیر، علان النباء کے سلسلۂ سند سے انباری کا قول مروی ہے:

سہل بن وہبان کا قول ہے:

اے لوگو مضمون کے لئے اہتمام مت کرو ورنہ تم کو ضامن کے لئے بھی اہتمام کرنا پڑے گا۔

(۶۳۲) عبداللہ بن دینار

۱۵۵۶۳-محمد بن احمد بن مغیر، ابوقاسم ہاشمی، جعفر بن عبداللہ دینوری کے سلسلۂ سند سے ابوحمزہ کا قول مروی ہے:
ایک بار میں نے عبداللہ بن دینار سے وصیت کی درخواست کی؟ انہوں نے فرمایا خلوت میں اللہ سے ڈرو، نماز کو اوقات پر ادا کرو اور نظروں کی حفاظت کرو، اسکی برکت سے تم انشاء اللہ تمام احوال میں اللہ کے مقرب بن جاؤ گے۔

(۶۳۳) ابوعلی وراق

۱۵۵۶۴-جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے ابوعلی وراق کا قول مروی ہے: نفس کی حقیقت جاننے کے بعد انسان اپنے سے اور دوسروں سے عدل اختیار کرتا ہے۔ لوگوں کا نفس کی حقیقت سے واقف نہ ہونا ان کے لئے سب سے بڑی آفت ہے۔
۱۵۵۶۵-محمد بن حسین، احمد بن علی بن جعفر کے سلسلۂ سند سے ابوعلی کاتب کا قول مروی ہے:
جب بندہ فقط اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے استغناء عطاء فرماتا ہے۔ نیز انہی کا قول ہے: فرمان ربانی ہے ہم پر صبر کرنے والا ہم تک پہنچ جاتا ہے، نیز فرمایا: خوف خدا کے قلب میں ہونے کے وقت انسان کی زبان بے محل استعمال نہیں ہوتی۔
۱۵۵۶۶-محمد بن حسین کے حوالہ سے ابوقاسم مصری کا قول مروی ہے:
ابن الکاتب سے سوال کیا گیا کہ آپ کو فقر و غنیٰ میں سے کونسا زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا مقام و مرتبہ کے لحاظ سے دونوں میں سے جو اعلیٰ ہے وہی مجھے زیادہ محبوب ہے۔
اس کے بعد ابن الکاتب نے درج ذیل شعر پڑھے۔
(۱) رفعت جانب فقر میں ہونے کے وقت میں غنیٰ کی طرف کیونکر دیکھنے والا ہوں گا، (۲) اور پیش آمدہ حالت پر میں صبر کرنے والا ہوں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے صابرین کی تعریف فرمائی ہے۔
۱۵۵۶۷-ابن الکاتب کا قول مروی ہے:
ہمت اشیاء کا مقدمہ ہے صدق ہمت والے انسان کو توابع ہمت بھی حاصل ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ فروع تو اصول کے تابع ہوتے ہیں۔ کمزور ہمت والے انسان کو کمزور توابع حاصل ہوتے ہیں۔ اور کمزور شئے وصول حق کا ذریعہ نہیں بن سکتی۔ نیز فرمایا: اللہ تعالیٰ ذاکر انسان کو ذکر کی حلاوۃ نصیب کرتا ہے۔ پھر اگر وہ اس حلاوۃ پر خوش ہو کر اس کا شکر ادا کرتا ہے۔ تو اسے قرب الٰہی نصیب ہو جاتا ہے ورنہ ذکر کی حلاوۃ اس سے سلب کر لی جاتی ہے۔

(۶۳۴) القرمیسینی

۱۵۵۶۸-ابوبکر دینوری طرسوسی کے حوالہ سے قرمیسینی کا قول مروی ہے:
لایعنی کار سے قلب کا عاری ہونا انسان کے لئے سب سے بہترین چیز ہے۔
۱۵۵۶۹-ابوعبداللہ محمد بن احمد بن دینار دینوری کے حوالہ سے قرمیسینی کا قول مروی ہے:
مطلب یہ ہے کہ انسان امر الٰہی میں کوتاہی نہ کرے اور حدود اللہ سے تجاوز نہ کرے۔
۱۵۵۷۰-انہی کا قول مروی ہے:
قلب کو اللہ کے لئے اور جسم کو مخلوق کے لئے استعمال کرنے والا عارف ہے۔ اور تزکیہ قلب اور معاصی سے تائب کر دنیا

سے جانے والا انسان افضل ترین ہے۔

۱۵۵۷۱-محمد بن حسین کے حوالہ سے قریبی کا قول مروی ہے:

اللہ کی طرف احتیاج ظاہر کرنے والے انسان کو اللہ تعالیٰ فقر کے ذریعہ عبودیت اور غنیٰ کے ذریعہ ربوبیت کی شناخت کے لئے غنیٰ عطاء فرماتا ہے۔

۱۵۵۷۲-انہی کا قول مروی ہے: محبت الٰہی کی وجہ سے قتل ہونے والے کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کے ذریعہ احیاء نصیب فرماتا ہے۔

۱۵۵۷۳-محمد بن حسین کے حوالہ سے مظفر کا قول مروی ہے: جوع مع القناعت سے تفکر پیدا ہوتا ہے اور حکمت کے چشمے جاری ہوتے ہیں جوع مع القناعت ذکاوۃ کی حیاۃ اور قلب کا چراغ ہے۔

۱۵۵۷۴-انہی کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ روز قیامت مؤمنین کا فضل واحسان اور کفار کا حجت وعدل کے ذریعہ محاسبہ فرمائیگا۔

۱۵۵۷۵-محمد بن حسین کے حوالہ سے مظفر کا قول مروی ہے:

اے انسان تیری عمر کا صرف ایک سانس باقی ہے اگر تو نے اسے نفع مند اشیاء میں فناء نہیں کیا تو پھر تو اسے نقصان دہ اشیاء میں بھی فناء نہیں کر سکے گا۔

(۶۳۵) ابراہیم بن شیبان

۱۵۵۷۶-ابوعبداللہ بن دینار دینوری کے حوالہ سے ابراہیم بن شیبان کا قول مروی ہے: فضولیات وملاہی میں مشغولیت کی وجہ سے انسان کے قلب سے خوف وحذر نکل جاتے ہیں۔

۱۵۵۷۷-ابوبکر احمد طرسوی کے حوالہ سے ابراہیم بن شیبان کا قول مروی ہے:

اصرار میں شمار ہونے اور ابرار میں تذکرہ کے لئے انسان کو اخلاص قلب سے اللہ کی عبادت کرنی چاہیے، کیونکہ عبودیت میں مجاہدہ کرنے والا انسان اغیار سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۵۵۷۸-انہی کا قول مروی ہے:

بقاء وفناء کا مدار صدق قلب سے توحید کا اقرار کرتے اور عبودیت میں مجاہدہ برداشت کرنے پر ہے۔

اس کے علاوہ ہر علم اغالیط واباطیل کی طرف دعوت دینے والا ہے۔ محض اخلاص کا دعویٰ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ہتک ستر میں مبتلا کر کے اس کے ہمسروں میں اسے رسوا کر دیتا ہے۔

۱۵۵۷۹-محمد بن حسین بن موسیٰ، ابوعلی قصیر، ابراہیم بن شیبان کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے: اے میرے لخت جگر ظاہری آداب کے حصول کے لئے علم حاصل کر ورع کو آداب باطن کے لئے استعمال کر۔ اللہ سے کسی حال میں بھی اعراض مت کر، کیونکہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کے بعد مشکل سے تعلقات استوار ہوتے ہیں۔

(۶۳۶) ابوحسین بن بنان

۱۵۵۸۰-ابوعثمان سعید بن سلام مغربی کے حوالہ سے ابوحسین بنان کا قول مروی ہے:

لوگ صحراؤں اور وادیوں میں پیاسے ہوتے ہیں۔ لیکن میں دریائے نیل وفرات کے کنارے پر ہونے کے باوجود بھی پیاسا ہوں۔

۱۵۵۸۱-ابو حسین بن بنان کا قول مروی ہے:

آثار محبت کے ظہور اور اس کی ہواؤں کے چلنے کے بعد ایک قوم کو ختم کر کے دوسری قوم کو اس کی جگہ کھڑا کر دیا جاتا ہے۔

۱۵۵۸۲-محمد بن حسین بن موسیٰ، ابوبکر محمد بن عبداللہ، رقاق کے سلسلہ سند سے ابو حسین کا قول مروی ہے:

معاش کی فکر نہ کرنے والے انسان کو قرب الٰہی نصیب ہوتا ہے۔ دنیا کے زوال وادبار کے وقت متاثر نہ ہونا سکون قلب کی نشانی ہے۔ نیز فرمایا ذکر الٰہی کا زبان پر جاری ہونا رفع درجات اور قلب پر جاری ہونا نزول برکات کا سبب ہے۔

(۶۳۷) علی فارسی

۱۵۵۸۳-ابوقاسم ہاشمی کے حوالہ سے ابو حسین بن ہند فارسی کا قول مروی ہے:

قلوب برتنوں کے مانند ہیں۔ اور برتنوں میں مختلف قسم کی چیزیں رکھی جاتی ہیں چنانچہ اولیاء کے قلوب معرفت عارفین کے قلوب محبت، محبین کے قلوب شوق اور مشتاقین کے قلوب انس کا مظہر ہیں۔ اور مذکورہ احوال کے کچھ آداب جنکی عدم رعایت کرنے والا انسان ہلاک ہوتا ہے۔

۱۵۵۸۴-محمد بن حسین کے حوالہ سے علی فارسی کا قول مروی ہے:

اے انسان اللہ سے راحت طلب کر، کیونکہ اللہ تعالیٰ سے راحت طلب کنندہ انسان ناجی اور غیر اللہ سے راحت طلب کرنے والا انسان ہلاک ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے راحت طلب کرنے والے انسان کا قلب بھی راحت حاصل کرتا ہے۔ اور غیر اللہ سے راحت طلب کرنے والا انسان ابدی طور پر کاہلی کا شکار رہتا ہے۔

۱۵۵۸۵-محمد بن حسین، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے علی فارسی کا قول مروی ہے:

کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑنے والا انسان ابدی طور پر حق کا ملاحظہ کرتا ہے۔ نیز اس پر امر دنیا و دین سب منکشف ہو جاتا ہے۔ لہٰذا وہ اشیاء کو ان کے مقام سے حاصل کر کے ان کے مقام پر رکھتا ہے۔ انہی کا قول مروی ہے: اے انسان باب الٰہی کو لازم پکڑ، کیونکہ یہ سب کا ماویٰ ہے وملجاء ہے۔ کیونکہ باب الٰہی سے دوری کے بعد انسان سے دین پر ثابت قدمی سلب کر لی جاتی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے درج ذیل شعر کہا: میں اپنے غم کی وجہ سے ان کی طرف بھاگا، لیکن وہ بھی میرے لئے جائے غم ثابت ہوئے اب اس کے بعد میرے لئے کہاں جائے فرار ہوگی۔

(۶۳۸) حسین بن علیؒ

۱۵۵۸۶-محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن شاذان رازی کے سلسلہ سند سے ابوبکر بن یزدانیار کا قول مروی ہے:

اے انسان طمع وحرص کے مرض سے احتراز کر۔

۱۵۵۸۷-محمد بن حسین، ابوبکر بن ساذان کے سلسلہ سند سے ابن یزدانیار کا قول مروی ہے:

روح معدن رحمت ہونے کی وجہ سے خیر اور جسد معدن شہوۃ ہونے کی وجہ سے شر کا مقام ہے۔ نیز روح کو خیر میں اور نفس کو ارادہ شر میں ڈھالا گیا ہے نیز خواہش جسم اور عقل روح کے لئے مدبر ہے۔ اور معرفت عقل وخواہش کے درمیان دائر ہونے والی ہے۔ اور معرفت کا مقام قلب ہے۔ اور عقل وخواہش میں عداوت ہے۔ نیز خواہش جیش نفس کی اور عقل جیش قلب کی معاون ہے۔ اور توفیق من اللہ عقل اور خذلان من اللہ ہویٰ کی مددگار ہے۔ اور اللہ سے طالب سعادۃ کے لئے کامیاب ہے اور گناہ کے ارتکاب کے ساتھ استغفار کرنے والے سے توبہ کی توفیق سلب کر لی جاتی ہے۔ معرفت صحت علم باللہ کا نام ہے۔ اور عین قلب سے وعدہ الٰہی پر نظر رکھنے کا نام یقین ہے۔

۱۵۵۸۸-محمد بن عبداللہ بن شاذان رازی، حسین بن علی بن یزدانیار صوفی، محمد بن یونس کدیمی، ابوعاصم، ابن جریج، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: مؤمن ایک آنت اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

(۶۲۹) ابراہیم بن احمد المولد

۱۵۵۸۹-ابراہیم بن احمد المولد کا قول مروی ہے:

طاعات کی حلاوۃ کی وجہ سے مخلص انسان سے ریاء کا مرض سلب کرلیا جاتا ہے۔

۱۵۵۹۰-عمرو بن واضح کے حوالہ سے المولد کا قول مروی ہے:

اللہ کی طرف طریق کی معرفت کے باوجود غیر اللہ کی طرف رجوع کرنے والے انسان پر تعجب ہے۔

۱۵۵۹۱-انہی کا قول ہے:

اللہ اوامر کی طرف کھڑے ہونے والے انسان کی عبادت اور امور الٰہی کے ساتھ اوامر کی طرف کھڑے ہونے والے انسان کی عبادت بلاتردد قبول ہوتی ہے۔

۱۵۵۹۲-ابن احمد مولد کا قول مروی ہے:

اے انسان تیرا نفس تجھے بھگانے اور تیرا قلب تجھے اڑانے والا ہے لہذا ان میں سے وصول کے زیادہ قریب ہے اسکی معیت اختیار کر۔

۱۵۵۹۳-انہی کا قول ہے:

تصوف کی حقیقت اس میں فنا ہونا ہے۔ اس میں فنا ہونے کے بعد انسان ابدی طور پر باقی رہتا ہے، کیونکہ محبوب کی وجہ سے فناء ہونے والا انسان مطلوب کے مشاہدہ کے ساتھ باقی رہتا ہے۔ اور بقاء ابدی ہے۔

۱۵۵۹۴-ابوالفضل طوسی نصر بن محمد بن احمد بن یعقوب محمد بن یوسف، سالم بن عباس ولید حمصی، عبدالرحمٰن بن ایوب بن سعید، ایوب سکونی، عطاف بن خالد، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: اگر اہل جنت کو من جانب اللہ تجارت کی اجازت حاصل ہوئی تو وہ کپڑے اور عطر کی تجارت کریں گے۔[1]

۱۵۵۹۵- محمد بن مظفر، محمد بن سلیمان، عبدالرحمٰن بن ایوب حمصی، عطاف بن خالد، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اگر اہل جنت کو من جانب اللہ تجارت کی اجازت حاصل ہوئی تو وہ کپڑے اور عطر کی تجارت کریں گے۔[2]

۱۵۵۹۶-ابوبکر محمد بن یحیٰی بن محمد مصری، ابن مندۃ ابوالفتح احمد بن ابراہیم برہان مقری، ابراہیم بن مولد صوفی، احمد بن عبداللہ بن علی ناقد، ابویزید ہراطیسی، اسد بن موسیٰ محمد بن حازم، ابورجاء، ابوسنان، واثلہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرۃ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:

انسان تقویٰ اختیار کرے تو سب سے بڑا عابد بن جائیگا۔[3]

۱-۲-المعجم الصغیر للطبرانی ۲۴۹/۱. والعلل المتناهیة ۱۰۴/۲ والاحادیث الضعیفة ۳۸۹، ومجمع الزوائد ۶۳/۴، ۲۱۶/۱۰. وکنز العمال ۹۳۴۹

۳-سنن ابن ماجة ۴۲۱۷. وتاریخ أصبهان ۳۰۲/۲. والکامل لابن عدی ۲۴۳۳/۹. ومجمع الزوائد ۳۱۸/۱. والترغیب والترهیب ۵۶۰/۲. والاحادیث الصحیحة ۹۳۰. واتحاف السادة المتقین ۱۶۰/۸.

۱۵۵۹۷-سلیمان بن احمد، عبدالرحمن بن سلم، سہل بن عثمان، محاربی، ابورجاء محرز بن عبداللہ، یزید بن سنان، مکحول، واثلہ بن اسقع کے سلسلۂ سند سے ابوہریرۃ کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ﷺ ہے: اے ابوہریرۃ تم تقویٰ اختیار کرنے سے سب سے بڑے عابد قناعت اختیار کرنے سے سب سے بڑے شاکر بن جاؤ گے، اور اپنی پسندیدہ شئی کو دوسروں کے لئے پسند کرنے سے مؤمن اور ہمسایہ کا خیال رکھنے سے کامل مسلمان بن جاؤ گے۔

نیز کثرت ضحاک سے احتراز کرو، کیوں کہ یہ قلب کو مردہ کرنے والی ہے۔

(۶۴۰) علی بن عبدالحمید

۱۵۵۹۸-محمد بن حسین یقطینی، محمد بن ابراہیم، کے سلسلۂ سند سے علی بن عبدالحمید کا قول مروی ہے:

ایک روز میں نے ابوحسن سری بن مغلس سقطی کے دروازہ پر دستک دی، انہوں نے فرمایا اے اللہ تجھ سے ان کی دعا کی برکت سے میں نے حلب سے چالیس پیدل حج کئے۔

۱۵۵۹۹-محمد بن علی بن عاصم، علی بن عبدالحمید عطائری، مولد بن عبداللہ، معتمر بن سلیمان، سفیان ثوری، معاویہ بن صالح، محمد بن ربیعہ، عبداللہ بن عامر کے سلسلۂ سند سے معاویہ کا قول مروی ہے: فرمان رسول اللہ ﷺ ہے: جس سے اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ کرتا ہے اسے تفقہ فی الدین عطاء فرماتا ہے۔

(۶۴۱) سعید بن عبدالعزیز

۱۵۶۰۰-محمد بن مظفر، سعید بن عبدالعزیز، بن مروان ابوعثمان، ابونعیم عبید بن ہشام، حفص بن عمران واسطی، عمرو بن کثیر، عبدالرحمن بن ابی زناد، ابیہ، ابان بن عثمان بن عفان کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے جس شخص نے بنی عبدالمطلب کے کسی فرد سے خیر خواہی کی اور وہ دنیا میں اس کا عوض اسے نہیں دے سکا تو روز قیامت اسکی طرف سے میں اس کا عوض اسے دوں گا۔

(۶۴۲) ابوبکر شبلی

۱۵۶۰۱-عمر بناء مرزوق بغدادی کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

مخلوق کی طرف توجہ کی وجہ سے حق سے اعراض کرنے والا حق کی طرف توجہ کی وجہ سے مخلوق سے اعراض کرنے والے سے ادنیٰ ہے۔

۱۵۶۰۲-محمد بن علی بن جیش کا قول ہے:

ایک بار شبلی بغرض علاج ہسپتال داخل ہوگئے علی بن عیسیٰ وزیران کی عیادت کے لئے تشریف لائے شبلی نے وزیر سے سوال کیا کہ تمہارے رب نے کیا کیا؟ وزیر نے جواب میں کہا وہ آسمانوں پر فیصلے کرتا ہے جو: فذ ہوتے ہیں۔

شبلی نے کہا میں تم سے اس رب (خلیفہ مقتدر) کے بارے میں سوال کر رہا ہوں جسکی تم عبادت نہیں کرتے؟ وزیر نے بعض ساتھیوں سے کہا دیکھو ان کو کیسی باتیں کر رہے ہیں۔

۱۵۶۰۳-ابونصر نیساپوری، ابوزرعہ طبری کے سلسلۂ سند سے خیر النساج کا قول مروی ہے:

ایک روز ہمارے سامنے شبلی نشہ کی حالت میں مسجد تشریف لائے، لیکن ہم سے گفتگو نہیں کی، اچانک خاموشی کے ساتھ جنید کے گھر پہنچ گئے، اس وقت جنید اپنی اہلیہ کے ساتھ بیٹھے تھے اور ان کی اہلیہ کے سر پر کوئی کپڑا نہیں تھا۔ جنید کی اہلیہ نے سر پر کپڑا ڈالنے کی کوشش کی، جنید نے اہلیہ سے کہا اسکی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ اس وقت وہ نشہ کی حالت میں ہیں۔ کچھ دیر بعد شبلی واپس تشریف لے گئے۔

۱۵۶۰۴-محمد بن ابراہیم بن احمد کے حوالہ سے ابو محمد عبداللہ بن محمد حربی کا قول مروی ہے:

شبلی اکثر تمثیل کے طور پر درج ذیل دو شعر کہا کرتے تھے۔ (۱) فصل اگر جنت میں داخل ہو جائے تو جنت دوزخ سے تبدیل ہو جائے (۲) اور وصل اگر دوزخ میں داخل ہو جائے تو دوزخ جنت سے تبدیل ہو جائے۔

۱۵۶۰۵-محمد بن ابراہیم کے حوالہ سے ابوحسن مالکی کا قول مروی ہے:

ایک بار شبلی شدید بیمار ہو گئے، حتی کہ وفات کا خطرہ ہو گیا، ہم سرعت سے ان کے پاس گئے اس وقت ان کے پاس جنید کے ساتھیوں کی ایک جماعت موجود تھی۔ شبلی نے سر اٹھا کر فرمایا تم کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا آپ کا جنازہ پڑھنے کے لئے آئے ہیں۔ شبلی اسی وقت سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے یہ مردہ لوگ زندہ کا جنازہ پڑھنے آئے ہیں۔ پھر فرمایا اگر میں مر گیا تو تم میرے ھیکل جسم کو کیسے اٹھاؤ گے۔

۱۵۶۰۶-محمد بن احمد بن یعقوب کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

مرید کے فترۃ اور عارف کے لئے معرفت نہیں، نیز معرفت کے لئے علاقہ محب کے لئے سکون، صادق کے لئے دعوٰی، خائف کے لئے قرار اور مخلوق کیلئے اللہ سے کوئی فرار نہیں۔

۱۵۶۰۷-انہی کا قول مروی ہے:

ملاحظہ کفر، خطرہ شرک، اشارۃ مکر، لحظ حرمان، خطرہ خذلان اور اشارۃ ھجر ان کا نام ہے۔

۱۵۶۰۸-عثمان بن محمد عثمانی کے سلسلۂ سند سے شبلی کا قول مروی ہے:

انفصال کے بعد اتصال اور اتصال کے بعد انفصال لازمی ہے۔

۱۵۶۰۹-ابوقاسم عبدالسلام بن محمد مخرمی کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

قول باری تعالیٰ ''ادعونی استجب لکم'' کا مطلب یہ ہے کہ اے لوگو مجھے بلا غفلت پکارو، میں فوراً تمہاری پکار کا جواب دوں گا۔

۱۵۶۱۰-محمد بن ابراہیم کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے: عام لوگ حروف اور اہل حق حدود میں مشغول ہوئے، حروف کے ساتھ مشغول ہونے والے غلبہ اور حدود کے ساتھ مشغول ہونے والے رسوائی کے خوف سے حروف وحدود میں مشغول ہو جائے۔

۱۵۶۱۱-ابونصر نیساپوری، ابوعلی احمد بن محمد کے سلسلۂ سند سے شبلی کا قول مروی ہے: متعدد بار شفاخانہ میں داخل ہو کر دواؤں کے استعمال سے میرے جنون میں اضافہ کے علاوہ کچھ نہیں ہوا۔

۱۵۶۱۲-محمد بن احمد بن یعقوب وراق کے سلسلۂ سند سے شبلی کا قول مروی ہے:

حبیب کے لئے فراغت رکھنے اور رقیب پر ترک اعتراض کا نام محبت ہے۔

۱۵۶۱۳-شبلی کا قول ہے:

فقدان کے محسوس ہونے کے وقت مجھے وجدان اور وجدان کے محسوس ہونے کے وقت مجھے فقدان حاصل ہوتا ہے۔

۱۵۶۱۴-شبلی کا قول ہے:

اولیاء کی صراط محبت ہے۔ نیز فرمایا قلب سے محبت کامل محبت کی علامت ہے۔

۱۵۶۱۵-ابوبکر محمد بن احمد بن یعقوب وراق کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

صاحب ہمت فضولیات میں مشغول نہیں ہوتا، نیز فرمایا ہمت صرف اللہ کے لئے ہوتی ہے۔

۱۵۶۱۶-شبلی کا قول ہے:

اللّٰہ بالعادۃ کا قول کرنے والا احمق اور اللہ بالعرض کا قول کرنے والا اخرق ہے۔

۱۵۶۱۷-میں نے آپکو مجلس میں یہ شعر سنانے (ترجمہ) عدم حضوری نداء دیتی ہے اے صبح کے غافلو! تو میں کہتا ہوں اہلاً وسہلاً جب تک جسم میں جان ہے۔

۱۵۶۱۷-محمد بن حسین بن موسیٰ محمد بن عبداللہ رازی کے سلسلۂ سند سے شبلی کا قول مروی ہے:

ارواح لطافت کی وجہ سے اللہ کے علاوہ کسی کو عبادۃ کا مستحق نہیں سمجھتی۔

۱۵۶۱۸-محمد بن ابراہیم ابوطاہر کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے: مخلوق علم میں، علم نام میں اور نام ذات میں گم ہوگیا۔

۱۵۶۱۹-شبلی اکثر درج ذیل شعر پڑھا کرتے تھے: تمہاری داد ھجر، تمہاری محبت بغض، تمہارا وصل انقطاع اور تمہاری سلامتی حرب کا نام ہے۔

۱۵۶۲۰-شبلی عموماً درج ذیل شعر کہا کرتے تھے۔ محبوب کے ظہور کے بعد اس کی ہیبت کی وجہ سے دن کا سورج گم ہوگیا، حتیٰ کا چاند بھی طلوع نہیں ہوا۔

۱۵۶۲۱-ابونصیر نیساپوری، احمد بن محمد خطیب کے سلسلۂ سند سے شبلی کے سلسلۂ سند سے شبلی کے تلمیذ بکیر کا قول مروی ہے:

میں نے ایک بار استاذ محترم علامہ شبلی سے سوال کیا کہ میں اللہ کو کہاں تلاش کروں پھر فرمایا ساتوں آسمان وزمین کے مالک کو تم کہاں تلاش کروگے۔ اللہ مخلوق سے پوشیدہ نہیں ہے۔ البتہ مخلوق حب دنیا کی وجہ سے اسکے مشاہدہ سے محروم ہے۔

۱۵۶۲۲-ابونصر کے حوالہ سے احمد بن محمد نہاوندی کا قول مروی ہے:

ایک بار شبلی کے غالب نامی لڑکے کا انتقال ہوگیا۔ اسکی والدہ نے افسوس میں اپنے بال کاٹ لئے۔
شبلی نے اپنی تمام ریش کا حلق کروالیا، میں نے ان سے اسکی وجہ دریافت کی؛ فرمایا بالوں کو قطع کی وجہ سے میں نے ایسا کیا۔

۱۵۶۲۳-ابونصر نیشاپوری، احمد بن محمد بن خطیب، کے سلسلۂ سند سے شبلی کا قول مروی ہے: علم توحید کے ایک ذرہ پر مطلع ہونے والا تمام آسمان وزمین کو اپنی آنکھوں کے ایک پلک کے بالوں پر اٹھالے گا۔

۱۵۶۲۴-ابونصر کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

بعض حضرات کا قول ہے: اے لوگو قبروں کی ظاہری صورت سے دھوکہ مت کھاؤ، درحقیقت اللہ کو پکارنے والے قبروں میں خوش اور اس سے اعراض کرنے والے ہلاک ہونے والے ہیں۔

۱۵۶۲۵-ابوسعید عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب رازی نیساپوری کا قول ہے: شبلی سے زہد کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا قلب کو اشیاء سے رب الاشیاء کی طرف پھیرنے کا نام زہد ہے۔

۱۵۶۲۶-شبلی کا قول ہے: اللہ کی معرفت کے حصول کے بعد انسان متواضع بن جاتا ہے۔

۱۵۶۲۷-ایک شخص نے شبلی سے دعا کی درخواست کی شبلی نے جواب میں درج ذیل شعر کہا لوگوں کو مجھ سے سفارش کی درخواست کرتے

ہوئے ایک زمانہ گزر گیا، کیا کل آئندہ لیلیٰ کے سامنے میرے بارے میں کوئی سفارش کرنے والا ہے؟

۱۵٦۲۸-ایک شخص نے شبلی سے کہا صاحب محبت تو محبت کی وجہ سے کمزور ہو جاتا ہے، لیکن آپ تو قوی ہیں شبلی نے فرمایا یہ ضروری نہیں ہے۔

۱۵٦۲۹-ابو طاہر محمد بن ابراہیم کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے: اللہ تعالیٰ ناظرین کے نزدیک صنع کے اعتبار سے موجود اور ذات کے اعتبار سے مفقود ہے۔

۱۵٦۳۰-جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے شبل کا قول مروی ہے:

تصوف نہ تو کلام کرنے والا حال ہے اور نہ سایہ دار آسمان ہے۔

۱۵٦۳۱-ابو بکر محمد بن احمد مغیر کا قول ہے:

ایک اور اجنبی شبلی سے مخاطب ہو کر کہنے لگے اے شبلی آپ کے لئے سب سے گفتگو حرام ہے۔

کیونکہ آپ فنا فی اللہ ہیں۔

۱۵٦۳۲-محمد بن حسین بن موسیٰ کے حوالے محمد بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

شبلی نے قرآنی آیت ''یمحو اللہ مایشاء ویثبت'' فرمایا اللہ تعالیٰ شہود عبودیت اور اس کے اوصاف سے جو چاہتا ہے ختم کر دیتا ہے اور شہود ربوبیت اور اس کے دلائل سے جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے۔

۱۵٦۳۳-شبلی سے قول باری تعالیٰ ''والذین ھم عن اللغو معرضون'' کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا اللہ کے ماسواسب کچھ لغو ہے۔

۱۵٦۳۴-شبلی کا قول مروی ہے:

اغیار کی رویت سے اسرار کی حفاظت انسان پر لازم ہے۔

۱۵٦۳۵-غیرت کی دو قسمیں ہیں، (۱) غیرت بشریہ، (۲) غیرت الٰہیہ۔

۱۵٦۳٦-جعفر بن محمد کے حوالہ سے محمد بن ابراہیم کا قول مروی ہے:

شبلی کی وفاۃ کے وقت میں ان کے پاس تھا ان کی جبین عرق سے شرابور تھی، ان کے اشارہ پر میں نے ان کو وضو کرایا، میں ان کی ریش کا خلال بھول گیا، انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی ریش کا خلال کیا، جسکی وجہ سے مجھ پر گریہ طاری ہو گیا۔

۱۵٦۳۷-عبدالواحد بن محمد بن عمر کے حوالہ سے بندار بن حسین کا قول مروی ہے:

شبلی اکثر درج ذیل اشعار کہتے تھے:

(۱) الگ الگ شب روز میں میرے آنسو کے اسی دریا بھی بہہ جائیں، (۲) تب مجھے پرواہ نہیں، کیونکہ نوجوان عاشق کے لئے یہ بہت کم ہیں، (۳) میرے اوپر شوق وہدیٰ کی بارش برسانے والے بادل ہیں اور میرے نیچے خواہشات کے بہنے والے چشمے ہیں۔

۱۵٦۳۸-محمد بن حسین بن موسیٰ، ابو بکر رازی کے سلسلہ سند سے شبلی کا قول مروی ہے:

شبلی درج ذیل شعر پڑھا کرتے تھے۔

اے لوگو تم مجھے زندہ سمجھ رہے ہو، حالانکہ میں مردہ ہوں ھجر ان کی وجہ سے میرے بعض بعض پر رو رہے ہیں۔

۱۵٦۳۹-احمد بن محمد بن مقسم کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

قرآنی آیت "ان فی ذلک لذکری لمن کان له قلب" اس شخص کے لئے جسکے قلب میں محبت الٰہی رچ بس گئی ہو۔

۱۵۶۴۰-منصور بن محمد مقری، احمد بن نصر بن منصور شاذانی مقری کا قول ہے:

شبلی سے کہا گیا کہ عید کی آمد کی وجہ سے لوگ اس کی تیاریوں میں مصروف ہیں، لیکن آپ پراگندہ حال ہیں، شبلی نے جواب میں درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) لوگ مجھے کہہ رہے کہ آپ نے عید کی تیاری نہیں کی، (۲) میں کہتا ہوں کہ فقر و صبر میرے دو کپڑے ہیں، ان کے نیچے میرا قلب ہے جو اعیاد و جمعوں کی خوشی دیکھنے والا ہے۔

۱۵۶۴۱-منصور بن محمد کا قول ہے: ابوفتح بن شفیع شبلی کی عیادت کے لئے گئے، شبلی نے اس وقت چیخ مار کر درج ذیل شعر کہا:

لوگوں کو میرے عاشق ہونے کا تو علم ہے لیکن میرے معشوق کا علم نہیں ہے۔

۱۵۶۴۲-محمد بن حسین بن موسیٰ کے حوالہ سے ابوقاسم عبداللہ کا قول مروی ہے:

ایک روز میں شبلی کے حلقہ کے پاس کھڑا ہو گیا، اس وقت ایک سائل نے شبلی کو یـا جـواد کہہ کر پکارا شبلی نے چیخ کر فرمایا میں اس صفت کا اہل نہیں ہوں۔

۱۵۶۴۳-منصور بن محمد کے حوالہ سے احمد بن منصور کا قول مروی ہے:

ایک روز شبلی ابوبکر بن مجاہد سے بغرض ملاقات مسجد میں تشریف لے گئے، اس وقت ابن مجاہد غائب تھے شبلی نے لوگوں سے سوال کیا تو لوگوں نے بتایا کہ وہ اس وقت علی بن عیسیٰ کے پاس ہیں۔ اسکے بعد شبلی علی کے گھر تشریف لے گئے، بیٹھنے کے بعد ابن مجاہد نے شبلی سے کہا آپ اکل و شرب اور دیگر دنیاوی چیزوں کو حرام کہتے ہو؟ شبلی نے قرآنی آیات سے جواب دیکر ابن مجاہد کو خاموش کر دیا۔

۱۵۶۴۴-احمد بن محمد بن مقسم کے سلسلۂ سند سے شبلی کا قول مروی ہے:

میں نے ہر ذی ذل وعز کی طرف نظر کی، لیکن میری ذلت و عزت ان سے بڑی تھی۔

۱۵۶۴۵-ایک شخص نے شبلی سے توحید کے بارے میں سوال کیا؟ شبلی نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے، کیونکہ عبارۃً اس سوال کا جواب دینے والا ملحد، اشارۃً دینے والا بت پرست، اس کے بارے میں گفتگو کرنے والا غافل اور سکوت اختیار کرنے والا جاہل ہے۔

۱۵۶۴۶-شبلی سے ذکر کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا توئی کے نسیان کا نام ذکر ہے۔

۱۵۶۴۷-شبلی نے توکل کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا: توکل وہ ہے جو تمہارا بوجھ سنبھالے۔

۱۵۶۴۸-شبلی سے خوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا عدم اطمنان کا نام خوف ہے۔

۱۵۶۴۹-شبلی سے رجاء کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا فقط اللہ تعالیٰ سے خلاصی کی امید وابستہ رکھنے کا نام رجاء ہے۔

۱۵۶۵۰-شبلی سے آپ ﷺ کے فرمان پر کہ میرا رزق میری تلوار کے نیچے ہے، کے بارے میں سوال کیا گیا؟ فرمایا اللہ آپ کی تلوار تھی، البتہ آپ ﷺ کی ذوالفقار تلوار لوہے کا ایک ٹکڑا تھا۔[۱]

۱۵۶۵۱-محمد بن حسین بن موسیٰ، ابوعباس محمد بن حسن خشاب کے سلسلۂ سند سے شبلی کے ایک رفیق کا قول مروی ہے:

ایک بار خواب میں شبلی کی زیارت پر میں نے ان سے سوال کیا کہ اے شبلی آپ کے صحبت یافتوں میں سے کون اسعد ہے؟ شبلی

۱۔ صحیح البخاری ۴/۴۹. ومسند الامام احمد ۴/۴۹. ومسند الامام أحمد ۲/۵۰، ۹۲. وسنن سعید بن منصور ۲۳۷۰. والمصنف لابن أبی شیبة ۵/۳۱۳. ومجمع الزوائد ۵/۲۶۷، ۶/۴۹. واتحاف السادة المتقین ۵/۴۱۹. وتفسیر القرطبی ۸/۱۰۸، ۱۰/۱۴۸، ۱۳/۱۴.

نے جواب میں فرمایا: حرمات الٰہیہ کی تعظیم کرنے والا، ذکر الٰہی میں مشغول ہونے والا، حق کو قائم رکھنے والا! اور مرضیات الٰہیہ کی فکر کرنے والا میرے صحبت یافتوں میں سے اسعد ہے۔

(۶۴۳) ابن الاعرابی

۱۵۶۵۲- سلیمان بن احمد، ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد اعرابی، حسن بن علی بن عفان، یحییٰ بن فضیل، حسن بن صالح، جناب کلبی، طلحہ بن مصرف زر بن حبیش کے سلسلۂ سند سے صفوان بن عسال کا قول مروی ہے: آپ علیہ السلام سے مسح علی الخفین کے بابت سوال کیا گیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات ہے۔

۱۵۶۵۳- عبدالمنعم ابن عمر کے حوالہ سے ابوسعید بن اعرابی کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے عارفین کے لئے دنیا سے خروج اور جنت میں دخول آسان فرمادیا، اگر عارف کو دنیا میں حکم دیا جائے تو وہ غم میں مرجائے، لہٰذا عارف کے لئے دنیا سے خروج اور جنت میں دخول لذید بنادیا گیا۔

۱۵۶۵۴- اللہ تعالیٰ اولیاء پر رحم فرماتے ہوئے ان کے بعض اخلاق کو اپنے دشمنوں سے پوشیدہ رکھتا ہے۔

(۶۴۴) ابوعمرو زجاجی

۱۵۶۵۵- ابوبکر رازی، کے حوالہ سے ابوعمرو زجاجی کا قول مروی ہے:

زمانہ جاہلیت میں لوگ عقول وطبائع کی مرضی کے مطابق چلتے تھے لیکن حضور علیہ السلام نے اسے اتباع شرائع کی طرف پھیر دیا، اب محاسن شریعت وقبائح شریعت کو مستحسن وقبیح سمجھنے والی عقل عقل صحیح ہے۔

۱۵۶۵۶- ابوعمرو سے حمیت کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا اخلاص کو لازم پکڑنے کا نام حمیت فی القلب اور دعوۃ کے ترک کا نام حمیت فی النفوس ہے۔

۱۵۶۵۷- امر دین کا اہتمام کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت میں سے حصہ رکھا۔

(۶۴۵) محمد بن علیان

۱۵۶۵۸- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن احمد قراء، کے سلسلۂ سند سے محمد بن علیان کا قول مروی ہے: زہد فی الدنیا رغبت فی الآخرۃ کی دلیل ہے۔

۱۵۶۵۹- محمد بن علیان کا قول ہے:

تقدیرات الٰہیہ پر رضاء اولیاء کی آیات وکرامات ہیں۔

۱۵۶۶۰- محمد بن علیان کا قول ہے: حفظ دین، صیانت نفس، اور مومنین کی حرمات کی حفاظت کا نام مروۃ ہے۔

۱۵۶۶۱- محمد بن علیان کا قول ہے:

جس ذات کے احسانات سے ایک لحہ کے لئے بھی روگردانی ممکن نہیں اس ذات سے کیسے غیر محبت کا معاملہ کیا جاسکتا ہے۔

(۶۴۶) احمد بن ابی سعدان

۱۵۶۶۲- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابوقاسم رازی کے سلسلۂ سند سے ابوبکر بن ابی سعدان کا قول مروی ہے:

روایت کا علم رکھنے والا انسان علم درایت، علم درایت کا علم رکھنے والا انسان رعایت اور علم رعایت کا علم رکھنے والا انسان راہ حق

کا وارث ہے۔

۱۵۶۶۳-محمد بن ابراہیم بن احمد کے حوالہ سے ابوبکر بن ابی سعدان کا قول مروی ہے:

رجاء الٰہی: پر صبر کرنے والا سب کے فضل سے ناامید نہیں ہوسکتا، زبان وقلب کو رضاء الٰہی کے مطابق استعمال کرنے والا دوسروں کو وعظ ونصیحت کرتا ہے علم کے مطابق عمل کرنے والا خود ہدایت یافتہ ہوکر دوسروں کی ہدایت کا ذریعہ بنتا ہے۔

۱۵۶۶۴-احمد بن ابی سعدان کا قول ہے:

حصول راحت کے لئے سب سے پہلی چیز نفس کو روح عطا کی گئی، بعدازیں حصول علم کے لئے عقل عطا کی گئی۔

(۶۴۷) ابوخیر اقطع

۱۵۶۶۵-محمد بن حسین بن موسیٰ، احمد بن حسین رازی کے حوالہ سے ابوخیر کا قول مروی ہے:

اپنے عمل وحال پر لوگوں کو مطلع کرنے والا ریاکار اور کذاب ہے۔

۱۵۶۶۶-اسماعیل بن نجید کا قول مروی ہے:

اہل بغداد کی ایک جماعت کو دعووں میں مشغول دیکھ کر وہ سب خاموش ہوگئے، اور ان کے چہرے بہک پڑ گئے، اس وقت ابوالخیر نے ان سے فرمایا اب تمہارے دعوے کہاں گئے۔

۱۵۶۶۷-ابوالخیر کا قول مروی ہے:

حسن اخلاق کا مظاہرہ کرنے، فرض کی ادائیگی کی پابندی کرنے، صالحین سے محبت کرنے اور فقراء صادقین کی خدمت کرنے والا شریف انسان ہے۔

۱۵۶۶۸-ابوالخیر کا قول ہے:

قلوب مختلف قسم کے برتنوں کی مانند ہیں۔ بعض قلوب ایمان سے پر ہیں۔ جمیع مسلمین پر شفقت اور ان کے مصالح کی خبر گیری ان کی علامت ہے اور بعض قلوب نفاق سے پُر ہیں کینہ، غل وغش اور حسد ان کی علامت ہے۔

۱۵۶۶۹-ابوفضل احمد بن عمران ہروی، منصور بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے ابوخیر اقطع کا قول مروی ہے:

صحیح ذاکر اپنے ذکر پر عوض کا مطالبہ نہیں کرتا۔

۱۵۶۷۰-ابوالخیر سے ملاقات کرنے والے ایک شخص کا قول مروی ہے:

ابوالخیر نے خواہش پر نہ چلنے کا اللہ سے وعدہ کیا ہوا تھا، ایک بار جبل لکام میں ایک درخت کا پھل خواہش کی بنا پر انہوں نے استعمال کرلیا، لیکن عہد یاد آنے پر فوراً اسے ترک کردیا، البتہ معاہدہ کی خلاف ورزی پر ان کا ہاتھ قطع کردیا گیا۔

(۶۴۸) ابوعبداللہ بصری

۱۵۶۷۱-ابوعبداللہ کا قول ہے:

رضاء الٰہی کے مطابق زندگی گزارنے والے کی کرامات ظاہر ہوتی ہیں۔

۱۵۶۷۲-محمد بن حسین کے حوالہ سے محمد بن عبداللہ رازی کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے ابوعبداللہ سے کسب وتوکل کی حقیقت کے بابت سوال کیا فرمایا توکل آپ ﷺ کا حال اور کسب آپ ﷺ کی سنت ہے۔ قوی لوگوں کے لئے توکل اور ضعفاء کے لئے کسب مناسب ہے۔ البتہ دونوں کے درجوں میں فرق ہے۔

۱۵۶۷۳-ابوعبداللہ کا قول مروی ہے:

احسان الٰہی کو یاد کرنا محبت الٰہی کی علامت ہے۔

۱۵۶۷۴-ابوعبداللہ کا قول ہے:

انسان کی عقل، علم اور سخاوت اسکے عیوبات پر پردہ ڈال کر اسے صدق کے احوال میں کھڑا کر دیتی ہے۔

(۶۴۹) ابوالحسن البوسنجی

۱۵۶۷۵-محمد بن عبدالرحمٰن شامی، اسماعیل بن ابی ادریس، اسماعیل بن ابراہیم بن ابی حبیبہ، داؤد بن حصین عکرمہ کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ تمام تکالیف سے حفاظت کے لئے ہمیں مذکورہ دعا سکھاتے تھے **بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر عزق نعار ومن شر حرق النار''**

۱۵۶۷۶-سلیمان ابن احمد، علی بن مبارک صنعانی کے سلسلۂ سند سے اسماعیل بن ابی اویس نے گزشتہ قول کے مانند روایت کیا ہے۔

۱۵۶۷۷-محمد بن حسین، ابوعباس محمد بن حسین خشاب بغدادی کے سلسلۂ سند سے ابوحسن البوسنجی کا قول مروی ہے:

۱۵۶۷۸-ابوحسن سے تصوف کے بارے میں سوال کیا گیا؟ فرمایا پہلے تصوف کی حقیقت تھی اب صرف کا نام رہ گیا۔

۱۵۶۷۹-ابوحسن سے مروۃ کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا حرام چیزوں سے اجتناب کا نام مروۃ ہے۔

۱۵۶۸۰-محمد بن حسین، ابوبکر رازی کے سلسلۂ سند سے ابوحسن کا قول مروی ہے:

لوگ تین قسم پر ہیں۔(۱) اولیاء جن کا باطن ظاہر سے افضل ہوتا ہے۔(۲) علماء جن کا ظاہر و باطن برابر ہوتا ہے، (۳) جہال جنکے ظاہر و باطن میں یکسانیت نہیں ہوتی

۱۵۶۸۱-ابوحسن سے محبت کے بابت سوال کیا گیا فرمایا اللہ کی رضاء کے مطابق کام کرنے کا نام محبت ہے۔

۱۵۶۸۲-ابوحسن کا قول مروی ہے:

اللہ کے ماسوا سے استغناء کا نام محبت ہے۔

۱۵۶۸۳-انہی کا قول ہے: اول ایمان آخر کے ساتھ لٹکایا ہوا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ایمان لا الہ الا اللہ کے ساتھ باندھا ہوا ہے اور اسلام لٹکا ہوا ہے شریعت کو اخلاص کے ساتھ ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اور انہیں نہیں حکم دیا گیا مگر اللہ کی عبادت کا دین میں خالص ہوکر۔

۱۵۶۸۴-محمد بن حسین، محمد بن عبداللہ حافظ کے سلسلۂ سند سے ابوحسن کا قول مروی ہے:

ہمارے نزدیک خیر منازل اور شر صفت کا نام ہے۔

۱۵۶۸۵-ابوحسن سے فتوۃ کے بابت سوال کیا گیا۔

فرمایا حسن مراعاۃ اور دوام مراقبہ کا نام ہے۔

(۶۵۰) قاسم سیاری

۱۵۶۸۶-محمد بن ابی یعقوب، قاسم بن قاسم سیاری مروزی، ابوموجہ محمد بن عمرو، محمد بن حسین بن موسیٰ، عبدالواحد بن علی سیاری، ابوعباس قاسم بن قاسم سیاری احمد بن عباد بن سلیم، محمد بن عبیدۃ نافقانی، عبد بن عبیدۃ عامری، سورۃ بن شداد زاہد، سفیان ثوری، ابراہیم بن ادہم موسیٰ

بن یزید، اویس قرنی کے سلسلۂ سند سے علی بن ابی طالب کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اللہ تعالیٰ کے ننا وے اسماء حسنیٰ ہیں، ان کے ساتھ دعا کرنے والے کے لئے جنت واجب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔[1]

۱۵۶۸۷- محمد بن حسین، عبدالواحد، قاسم بن قاسم کا قول مروی ہے:

مقدار میں گناہ لکھے جانے کے باوجود کیسے انسان اس سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

۱۵۶۸۸- قاسم سیار کا قول ہے:

معرفت قلب کی حیاۃ ہے، اور معرفت کے بعد انسان متواضع بن جاتا ہے، اور قالب کو صادق بنانے کے بعد اللہ اس کی زبان پر حکمت کے کلمے جاری کر دیتا ہے۔

۱۵۶۸۹- انہی کا قول مروی ہے:

طمع مشاہدات کے انوار قطع کر دیتی ہے۔

۱۵۶۹۰- قاسم سیاری کا قول ہے:

ربوبیت نفاذ امر اور عبودیت معبود کی معرفت کا نام ہے۔

۱۵۶۹۱- بعض حکماء سے معاش کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا اس ذات کے پاس جو بلا وجہ کسی کے رزق میں کمی کرے۔

۱۵۶۹۲- قاسم سیاری کا قول ہے: اللہ تعالیٰ نے ہر شئے اپنی سطر کے نیچے ظاہر فرمائی ہے۔

(۶۵۱) جعفر خلدی

۱۵۶۹۳- جعفر بن نصیر، حارث بن ابی اسامہ، عبداللہ بن بکر سہمی، حمید کے سلسلۂ سند سے انس کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام کے دور میں ایک شخص آپ ﷺ سے اسلام کے بارے میں سوال کرتا تھا، پھر شام تک اسلام دنیا و مافیہا اس کے نزدیک محبوب بن جاتا تھا۔

۱۵۶۹۴- جعفر بن محمد، موسیٰ بن ہارون، عقبہ بن مکرم، یونس بن بکیر، خالد بن یسار کے سلسلۂ سند سے مسیب بن دارم کا قول مروی ہے:

حضرت عثمان کے قاتل نے گناہ کی معافی کے لئے معرکہ میں قتل ہونے کی بہت کوشش کی، لیکن ان کے اردگرد والے سب قتل ہو گئے اس شقی کی وفات بستر پر ہوئی۔

۱۵۶۹۵- جعفر کا قول مروی ہے: ریاء اور اخلاص میں فرق یہ ہے کہ ریاء میں انسان نام و نمود اور اخلاص مین وصول الی اللہ کا ارادہ کرتا ہے۔

۱۵۶۹۶- جعفر کا قول مروی ہے:

مسلمانوں کی حرمت کی تعظیم اور نفس کو حقیر جاننے کا نام فتوۃ ہے جعفر نے بعض ساتھیوں سے فرمایا: دعویٰ سے اجتناب کر کے اوامر کا التزام کرو۔ جنید فرمایا کرتے تھے اخلاص سے عمل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جھوٹے دعووں سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۵۶۹۷- جعفر سے عقل کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا: ہلاکت کے موقع سے حفاظت کرنے والی عقل ہے۔

۱۵۶۹۸- ابو جعفر سے ارشاد ربانی " ومن یکفر بالایمان فقد حبط عمله " کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا اللہ کی معرفت میں

---

[1] صحیح البخاری ۲۵۹/۳، ۱۴۵/۹ . وصحیح مسلم ؛ کتاب الذکر والدعاء ۶/وفتح الباری ۳۵۴/۵، ۳۷۷/۱۳.

کوشش نہ کرنے والے کی خدمت غیر قابل قبول ہے۔

(۶۵۲) ابوبکر طمستانی

۱۵۶۹۹-ابوبکر طمستانی کے سلسلۂ سند سے ابو حامد احمد بن محمد بن رستہ جمال صوفی کا قول مروی ہے:

اے لوگو، لوگوں سے مجالس قلیل اور اللہ سے کثیر کرو۔

۱۵۷۰۰-ابوبکر طمستانی کا قول ہے:

صراط مستقیم واضح اور قرآن وسنت ہمارے سامنے ہے۔ کتاب وسنت کی اتباع کرنے، نفس، مخلوق اور دنیا کو پس پشت ڈالنے اور قلبی طور پر اللہ کی طرف ہجرت کرنے والا شخص صادق، مصیب اور آثار صحابہ کی اتباع کرنے والا ہے۔ کیوں کہ آباء واجداد وطنوں کو خیر باد کہنے کی وجہ سے صحابہ کو سابقین کا لقب عطاء کیا گیا لہٰذا ان کی پیروی کرنے والا بھی ان ہی میں سے شمار ہوگا۔

۱۵۷۰۱-انہی کا قول مروی ہے:

نفس سے نفس کے بجائے اللہ کے ذریعہ خروج ممکن ہے۔

۱۵۷۰۲-ابوبکر کا قول مروی ہے:

اللہ اور اپنے درمیان صدق اختیار کرنے والے کو اس کا صدق لوگوں کے ساتھ محبت سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۵۷۰۳-طمستانی کا قول ہے:

کاذب انسان کو دنیا کی فضولیات کی طرف لگا دیا جاتا ہے۔

۱۵۷۰۴-انہی کا قول مروی ہے:

نفس آگ کی مانند ہے کہ ایک طرف سے اس سے اطمینان کے بعد دوسری طرف سے خطرہ ہوتا ہے اسی طرح نفس سے بھی انسان کو کبھی مطمئن نہیں ہونا چاہیے۔

۱۵۷۰۵-طمستانی کا قول ہے:

اے انسان لیت ولعل سے اجتناب کر کے حوصلہ سے کام کر، کیونکہ حوصلہ ہی تمام اشیاء کا مقدمہ ہے۔

(۶۵۳) ابو عباس احمد دینوری

۱۵۷۰۶-محمد بن حسین، بن موسیٰ، عبداللہ بن علی طوسی کے سلسلۂ سند سے ابو عباس دینوری کا قول مروی ہے:

اعیان کے مکاشفات کا تعلق ابصار اور قلوب کے مکاشفات کا تعلق اتصال سے ہے۔

۱۵۷۰۷-دینوری کا قول ہے:

اللہ کے ماسویٰ کی نفی ذکر کی ابتدا اور ذکر الٰہی میں فنائیت اسکی انتہاء ہے۔

۱۵۷۰۸-انہی کا قول مروی ہے:

اللہ نے کچھ لوگوں کو معرفت کی عدم صلاحیت کی وجہ سے خدمت میں مشغول کر دیا۔ اور جن میں خدمت کی بھی صلاحیت نہیں تھی ان کو کسی کام میں نہیں لگایا۔ نیز فرمایا اختیار کے مراتب تک صرف صدق کے ذریعہ رسائی ممکن ہے۔

۱۵۷۰۹-انہی کا قول مروی ہے: محب رضاء الٰہی کے حصول کے خاطر تکالیف برداشت کرتا ہے۔

۱۵۷۱۰-فرمایا شعر: میں نے تجھے دیکھا میرا دور ہونا بھی مجھے تیرے قریب کرتا ہے پس میں اپنے نفس سے دور ہوتا چلا گیا تا کہ تیرا قرب

پاؤں۔

(۶۵۴) احمد بن عطاء

۱۵۷۱۱- ابوفضل ہروی بن عطاء سے قبض وبسط کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا قبض اسباب فناء کی اور بسط اسباب بقاء کی ابتداء ہے۔

۱۵۷۱۲- احمد بن عطاء کا قول ہے: وجد کی ابتداء ذوق سے ہوتی ہے۔

۱۵۷۱۳- محمد بن حسین، ابونصیر طوسی کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ روذباری کا قول مروی ہے:

خواب میں مجھ سے کسی نے سوال کیا کہ نماز میں کونسی شئے سب سے زیادہ صحیح ہونی چاہیے؟ میں نے کہا قصد کی صحت، اس وقت مجھے بذریعہ ندا بتایا گیا کہ مقصود کی رؤیت قصد کی رویت کے اسقاط کے ساتھ تام ہوتی ہے۔

۱۵۷۱۴- انہی کا قول مروی ہے:

اضداد کی ہم نشینی نقصان دہ اور اشکال کی ہمنشینی نفع بخش ہے مجالست کی صلاحیت والے میں موانست کی صلاحیت کا ہونا لازمی نہیں ہے۔

اور موانست کی صلاحیت والے میں اسرار کی حفاظت کی صلاحیت کا ہونا لازمی نہیں ہے۔ کیونکہ اسرار کے محافظ تو فقط امناء ہی ہو سکتے ہیں۔

۱۵۷۱۵- ابن عطاء کا قول ہے:

قرآن کریم کے بیان کے مطابق خشوع فی الصلاۃ فلاح کی علامت ہے۔

(۶۵۵) بندار بن حسن

۱۵۷۱۶- محمد بن حسین، علی بن عبداللہ بن مبشر واسطی، محمد بن سنان، عبدالرحمٰن بن مہدی، مالک بن انس، سعید مقبری کے سلسلۂ سند سے ابوسلمۃ کا قول مروی ہے:

میں نے حضرت عائشہؓ سے آپ ﷺ کی رمضان کی نماز کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے جواب میں فرمایا آپ ﷺ رمضان غیر رمضان میں گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے اولاً چار رکعت پھر چار رکعت، اس کے بعد تین رکعت، میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ یارسول اللہ آپ ﷺ قبل از وتر سو جاتے ہو؟ فرمایا اے عائشۃ میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا قلب بیدار رہتا ہے۔

۱۵۷۱۷- ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب قعنبی نے مالکؒ کے حوالہ سے گزشتہ روایت کی مانند نقل کیا گیا ہے۔

۱۵۷۱۸- عبدالواحد بن محمد بن بندار کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے بندار بن حسن سے صوفی اور متقری کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا نفس کو تکلفات سے پاک کر کے حق پر لانے والا صوفی اور تکلفات اختیار کر کے ریاء ونمود کے لئے کام کرنے والا متقری ہے۔

۱۵۷۱۹- بندار بن حسین کا قول ہے:

اے انسان نفس سے نزاع مت کر، اسے اس کے مالک کے حوالہ کر دے، اسکے ساتھ جو چاہے کرے۔

۱۵۷۲۰- بندار کا قول ہے:

اے انسان امیدوں کو منقطع کر دے۔

۱۵۷۲۱- انہی کا قول ہے:

قلب ایک ٹکڑا ہے جو انوارات کا محل ہے۔ اور اس کے ذریعہ اعتبار صحیح ہوتا ہے بحکم قرآن اللہ تعالیٰ نے قلب کو امیر بنایا ہے۔

(۶۵۶) ابن حنیف

۱۵۷۲۲- ابوبکر محمد بن احمد بن شاذ ھرمز، زید بن اخرم، ابوداؤد، شعبہ، عبداللہ بن دینار کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: معراج کے وقت میں نے آسمانوں پر گریہ کے ساتھ مناجات کی آواز سنی، میں نے حضرت جبرئیل سے سوال کیا کہ یہ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ میں نے پوچھا یہ ایسا کیوں کررہے ہیں فرمایا معرفت الٰہیہ کے حصول کی وجہ سے۔[1]

۱۵۷۲۳- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، شعیب بن احمد دارائی خلیل ابوعمرو عیسیٰ بن مساور، مروان بن معاویہ، قنان بن عبداللہ نہمی، ابن ظبیان، ابوعبیدۃ بن عبداللہ بن مسعود، کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے معراج کے موقع پر آسمانوں پر آواز سن کر میں نے اس کے بابت حضرت جبرئیل علیہ السلام سے سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں جو اللہ تعالیٰ سے مناجات کررہے ہیں۔

۱۵۷۲۴- ابن حنیف سے وجد کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا:

محبوب کے ذکر کے پیش آنے کے وقت قلب کا جوش مارنا وجود کہلاتا ہے۔ نیز ان سے خوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا اللہ کی قہاریت کے علم کی وجہ سے قلب کے اضطراب کا نام خوف ہے۔

۱۵۷۲۵- ابن حنیف سے ریاضت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا خدمت کرکے نفس کو مغلوب کرنے کا نام ریاضت ہے نیز فرمایا اللہ سے بعید کرنے والے کاموں سے اجتناب کا نام تقویٰ ہے۔

۱۵۷۲۶- انہی کا قول مروی ہے:

اللہ پر اعتماد کا نام توکل ہے۔

۱۵۷۲۷- فرمایا احکام مغیبات کے ذریعہ اسرار کی تحقیق کا نام یقین ہے۔

۱۵۷۲۸- ابن حنیف کا قول ہے:

من جانب اللہ بیان کردہ مغیبات پر قوی یقین کے ساتھ قلب کے مطلع ہونے کا نام مشاہدہ ہے۔

۱۵۷۲۹- انہی کا قول ہے: قلوب کے علی الانفراد اسماء الٰہی اور توحید الٰہی کے اقرار کا نام توحید ہے۔ قلوب کے مغیبات کی تصدیق کا نام ایمان ہے۔

عبودیت الٰہی اور اطاعت الٰہی کے التزام کا نام افعال ایمان ہے خدمت کے التزام کا نام انابت ہے۔ کرم الٰہی کے مشاہدہ کے سبب قلوب کے سکون حاصل کرنے کا نام رجاء ہے فضل الٰہی اور اللہ کے وعدوں سے خوش ہونے کا نام حقیقت رجاء ہے دنیا سے کلی طور پر انقطاع کا نام زہد ہے۔ قوت لایموت پر اکتفاء کا نام قناعت ہے۔ مفقود سے صرف نظر اور موجود سے استغناء اختیار کرنا قناعت کی حقیقت ہے۔

۱۵۷۳۰- ابن ذکر کے بابت سوال کیا گیا؟

فرمایا مذکور ایک، ذکر مختلف اور ذاکرین کے قلوب کے محل متفاوت ہیں۔ اطاعت الٰہی کے لزوم کا نام ذکر ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

---

[1] کنز العمال ۳۲۳۸۹.

اللہ کی اطاعت کرنے والا گویا اسکا ذکر کرنے والا ہے۔ پھر ذکر کی دو قسمیں ہیں (۱) ظاہر، (۲) باطن۔ تہلیل، تحمید، تلاوۃ قرآن مجید ذکر ظاہر ہے۔

قلوب کا معرفت الٰہی، اسماء الٰہی اور صفات الٰہی پر مطلع ہونا ذکر باطن ہے۔ پھر ذکر ذاکرین کی ترتیب کے مطابق مرتب ہوتا ہے چنانچہ خائفین کا ذکر وعید کے بقدر، راجین کا ذکر وعدہ پر یقین کے بقدر، مراقبین کا ذکر علم الٰہی پر مطلع ہونے کے بقدر اور متوکلین کا ذکر کشف کے بقدر مرتب ہوتا ہے۔

اھل اصبہان کی محدثین کی ایک جماعت

۱۵۷۳۱- ابراہیم بن اسحٰق، محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، علی بن حجر، یوسف بن زیاد، یوسف بن ابی متید، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم کے سلسلۂ سند سے علی بن ابی طالب کا قول مروی ہے: اے لوگو قبول عمل کے لئے اہتمام سے عمل کرنے کی کوشش کرو۔ کیوں کہ عمل بلا تقویٰ غیر قابل قبول ہے: لیکن مع التقویٰ عمل قلیل بھی قابل قبول ہے۔

۱۵۷۳۲- محمد بن احمد بن حسین، احمد بن عثمانی بن ابی شیبہ، ابونعیم ضرار بن صرد علی بن ہشام بن یزید، محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع، عمر بن علی حسین کے والد کے سلسلۂ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے:

مسلمانوں کی حرمت کی تعظیم اور ان سے محبت کرنے والا لوگوں کا خیر خواہ اور عالم ہے۔

۱۵۷۳۳- عمر بن محمد بن عبدالصمد، حسین بن محمد بن غفیر بن علی سیر، خلف بن تمیم، عمر الرحال، علاء بن میتب، عبد خیر کے سلسلۂ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے:

مال و اولاد کی کثرت کے بجائے علم، حلم عبادت کی زیادتی نیکی، شکر اور گناہ پر توبہ انسان کے لئے خیر کی علامت ہے۔ دنیا میں دو شخصوں کے علاوہ کسی کے لئے خیر نہیں ہے۔ (۱) گناہ کر کے اس پر توبہ کرنے والا انسان، (۲) خیر کی طرف سبقت کرنے والا انسان۔

۱۵۷۳۴ اسلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، عبداللہ بن عثمان بن خثیم، شہر بن حوشب کے سلسلۂ سند سے اسماء بنت یزید کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:

ذاکرین اور عزت نفوس، طلب دنیا اور قبول خلق کے بجائے عزت اسلام اور لوگوں کی نجات کے لئے بات کرنے والا تم میں سے بہترین انسان ہے۔ یہی لوگ اپنے علم و رائے سے صحیح معنیٰ میں کام لیکر اسلاف کے متبع اور قرآن و سنت کو مضبوطی سے پکڑنے والے ہیں۔

خشوع ان کا لباس، ورع ان کی زینت، علم ان کی خشیت ذکر ان کا کلام، سکوت ان کا فکر ہے۔ وہ لوگوں کے خیر خواہ ان کے عیوب سے صرف نظر کرنے والے ہیں۔ زہد فی الدنیا اور رغبت الی الآخرۃ ان کی وعید ہے۔

(۶۵۷) نعمان بن عبدالسلام

۱۵۷۳۵ ابومحمد بن حیان کے حوالہ سے ابوعبداللہ کسائی کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے خواب دیکھا کہ سورمدینہ پر ایک فرشتہ دوسرے فرشتہ کو کوچ کا کہہ رہا ہے۔ دوسرے نے جواب میں کہا نعمان بن عبدالسلام کی نماز میں مشغولیت کی حالت میں میں کیسے کوچ کروں۔

(۶۵۸) ابن معدان

۱۵۷۳۶- ابن معدان کا قول ہے:

صاحب دنیا نا کام ہے۔ اکثر تمثیل کے طور پر درج ذیل شعر پڑھا کرتے تھے۔

اے انسان دار الهوان میں دنیا سے اجتناب کے ساتھ ہی نجاۃ ممکن ہے۔

(۶۵۹) عامر بن حمدویہ

آپ زاہدین میں سے ہیں، ثوری کی صحبت اختیار کر کے ان سے مسائل روایت کیے۔

(۶۶۰) عصام بن یزید

آپ تیرہ سال تک ثوری کی خدمت میں رہے، امیر المؤمنین مہدی کے پاس ثوری کے قاصد بن کر گئے، مہدی نے آپ کو مال و دولت ہدیہ کیا جسے آپ نے قبول نہیں کیا۔ واپسی پر ثوری سے کہا آپ خود مہدی کے پاس کیوں نہیں جاتے ہو؟ ثوری نے فرمایا ان کی تکلیف سے خوف کے بجائے مجھے ان کے اکرام سے خطرہ ہے۔

ثوری کی وفات کے بعد اصبہان جا کر سکونت اختیار کر لی تھی۔

(۶۶۱) موسیٰ بن مساور

۱۵۷۳۷- ابو محمد بن حیان کے بارے میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ وفات کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھا تو ان سے سوال کیا گیا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا: فرمایا ایک خاتون کا سامان اٹھانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کر دی۔

(۶۶۲) محمد بن ولید

آپ اہل مدینہ میں سے ہیں۔ ثوری سے سماع کیا ہے۔ ابدال میں ان کا شمار تھا۔ مستجاب الدعوات تھے۔

(۶۶۳) محمد بن نعمان

۱۵۷۳۸- ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن صبیح کے سلسلۂ سند سے محمد بن نعمان کا قول مروی ہے:

ایک لاکھ دینار صدقہ کرنے سے ایک دینار تاریکی میں ڈال دینا مجھے زیادہ پسند ہے۔

۱۵۷۳۹- ابو احمد بن حیان، محمد بن حسین بن مہلب، محمد بن عاصم کے سلسلۂ سند سے محمد بن نعمان کا قول مروی ہے:

متکبر کا عمل غیر قابل قبول ہے۔

(۶۶۴) صالح بن مہران

۱۵۷۴۴- عبداللہ بن محمد، احمد بن علی بن جارود، محمد بن عاصم کے سلسلۂ سند سے صالح بن مہران کا قول مروی ہے:

بلا آلہ کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ اسلام کا آلہ علم ہے غیر متقی عالم کی اتباع مت کرو۔

۱۵۷۴۵- انہی کا قول مروی ہے:

دنیا کی مفاتیح سے دنیا کے بجائے آخرۃ کھل گئی۔

۱۵۷۴۶-ابومحمد بن حیان، محمد بن یحیٰی بن مندۃ، محمد بن عاصم کے سلسلۂ سند سے ابوسفیان کا قول مروی ہے:

ورع کی دو قسمیں ہیں۔(۱) صواب، (۲) احمق۔صواب تو یہ ہے کہ تم کسی سے سوال کرو کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب میں کہے میں بازار سے۔احمق یہ ہے کہ تمہارے مذکورہ سوال کے جواب میں کوئی کہے من المسجد انشاء اللہ۔

۱۵۷۴۷-انہی کا قول مروی ہے:

غیر اللہ کے لئے کئے جانے والا عمل گناہ ہے۔اور اخلاص یقین کا نام ہے۔

(٦٦٥) عبداللہ بن خالد

۱۵۷۴۸-ابومحمد بن حیان، ابوعبداللہ سیلمی کے حوالہ سے یحیٰی بن مطرف کا قول مروی ہے:

ایک روز عبداللہ بن خالد قاضی عدالت جارہے تھے، ان کے غلام نے ان کا بریف کیس اٹھا رکھا تھا ایک شخص کا راستہ میں گدھے سے سامان گر گیا، اس نے ابن خالد سے مدد طلب کی ابن خالد نے اس کا سامان گدھے پر رکھوا دیا۔ایک روز عدالت میں فیصلے کے بعد محکوم علیہ نے ان کو کچھ کہہ دیا۔اسی وقت سب کچھ چھوڑ کر چلے گئے، پھر کبھی عدالت نہیں آئے۔

(٦٦٦) رجاء بن صہیب

۱۵۷۴۹-رجاء بن صہیب کا قول ہے:

دار دنیا وصول جنت کے لئے ایک راستہ ہے۔دنیا کو راستہ بنانے والا دنیا سے نقصان نہیں اٹھاتا۔دنیا عاقلوں کے لئے ایک راستہ ہے جسکے ذریعہ وہ آخرۃ کی طرف کوچ کرتے ہیں۔

(٦٦٧) عبداللہ بن داؤد

۱۵۷۵۰-محمد بن یحیٰی بن مندۃ کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن داؤد کا قول مروی ہے:

خواہش پرست انسان سے دین کی خاطر بغض رکھنا حق کی علامات سے ہے۔کیوں کہ حق سے محبت رکھنے والے انسان کے لئے یہ چیز لازم ہے۔

(٦٦٨) ابراہیم بن عیسیٰ

۱۵۷۵۱-ابومحمد بن حیان، حیوۃ بن ابی شداد ابوجعفر ذانی کا قول مروی ہے:

میں ایک شب ابراہیم بن عیسیٰ کے پاس تھا، تہجد میں انہوں نے یہود و نصاریٰ کے لئے دعا کرتے ہوئے فرمایا اللهم اهدهم۔دعا سے فارغ ہو کر فرماتے اے باری تعالیٰ اگر آپ نے میرے لئے دخول دوزخ کا فیصلہ کر لیا ہے تو تمام لوگوں کے بجائے مجھے اتنا عظیم الجثہ بنادے کہ خالی مجھ سے دوزخ پر ہو جائے نیز فرمایا کرتے تھے۔اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھنا، اس کے وعدہ پر یقین کرنا، موت کو رقیب قرآن کو دلیل، شوق کو سواری، نماز کو خزانہ صبر کو وزیر، اور حیاء کو امیر بنانا مؤمن کا وطیرہ ہے۔

۱۵۷۵۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس احمد بن محمد بزاز مدنی، ابراہیم بن عیسیٰ زاہد، احمد دینوری، عبدالعزیز بن یحیٰی، اسماعیل بن عیاش، عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار، ابیہ کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

ایک بار آپ ﷺ نے فرمایا اولوگو تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آنے والا ہے۔آپ تین روز تک مسلسل یہ الفاظ فرماتے

رہے، اور تینوں روز حضرت معاویہ تشریف لاتے رہے۔

(۶۶۹) عبدالوہاب الضبی

۱۵۷۵۳-عبدالوہاب کا قول ہے:

ہر شئے کی ابتداء ہوتی ہے اور خیر کی ابتدا استغفار ہے۔

(۶۷۰) حامد شاذۃ

۱۵۷۵۴-ابی محمد بن احمد بن ابی یحیٰی، حامد بن مسور، از ہر بن سعید کے سلسلۂ سند سے محمد بن ابی ہریرۃ کا قول مروی ہے:

فرمان رسول اللہ ﷺ ہے، نیکی کے فقط ارادہ پر ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ اور کرنے پر ثواب میں دس سے سات سو گناہ اضافہ کردیا جاتا ہے۔

(۶۷۱) اسد بن عاصم

۱۵۷۵۵-عبداللہ بن حسین بن بندار، سید بن عاصم، حسین بن حفص، سفیان، یونس بن عبید، شعیب کے سلسلۂ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ نے حضرت صفیہ کو آزاد فرما کر ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

۱۵۷۵۶-عبداللہ بن محمد، ابوعلی بن ابراہیم، اسید بن عاصم، اسماعیل بن عمر، قیس بن عمار، ذہنی، عطیہ کے سلسلۂ سند سے ابوسعید کا قول مروی ہے:

میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا اے لوگو قرآن کی ایک آیت کا انکار کرنے والا، اللہ پر کذب کا افتراء کرنے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا انسان بے دین ہے۔

(۶۷۲) ابوجعفر فریابی

۱۵۷۵۷-ابی محمد بن یحیٰی بن مندۃ، احمد بن معاویہ، حسین بن حفص، ابراہیم، ابن سعید، اعمش، عمرو بن مرۃ حمصی، کے سلسلۂ سند سے ابوالبختری کا قول مروی ہے۔

آپ ﷺ کے زمانہ میں ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کردیا، صحابہؓ نے اسے پکڑ کر گالیاں دینا شروع کردیا۔ آپ علیہ السلام نے ان کو گالی گلوچ سے منع کر کے اس پیشاب پر پانی ڈالنے کا حکم فرمایا۔ پھر فرمایا تمہیں لوگوں کی گمراہی کے بجائے ان کی ہدایت کی کوشش کے لئے بھیجا گیا ہے اس لئے تم معاند کے بجائے معلم بنو اس شخص ﷺ بھاؤ، دوسرے روز وہ پیشاب کرنے والا دیہاتی آیا اور اس نے کہا اے اللہ آپ علیہ السلام اور فقط میری مغفرت فرما۔ صحابہ کرامؓ نے حسب سابق اس کے ساتھ وہی دشنام بازی والا معاملہ

آپ علیہ السلام نے پھر فرمایا تم لوگوں کو گمراہی کرنے کے بجائے ان کی ہدایت کی کوشش کے لئے بھیجے گئے ہو اس لئے معاند کے معلم بنو، اور اس شخص کو سمجھاؤ۔[1]

۱۵۷-عبداللہ، محمد بن یحیٰی بن مندۃ، احمد بن معاویہ، حسین بن حفص، ابو ہانی بن سفیان اعمش، کے سلسلۂ سند سے ابراہیم تیمی کا قول مروی ہے:

بعض اوقات ایک ماہ بلکہ ذو ماہ تک مجھ پر بلا اکل وشرب گزر جاتے ہیں۔

۱۵۷-ابی وابو محمد بن حیان، محمد بن یحیٰی ابن مندۃ، ہذیل بن معاویہ، ابراہیم بن ایوب، نعمان بن سفیان، منصور بن صفیہ کی والدہ کے سند سے حضرت عائشہؓ کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام نے مردوں کو گالی دینے سے منع فرمایا: نیز آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز نامہ اعمال میں کثیر استغفار والے کے لئے خوشخبری ہے۔[2]

۱۵۷-عبداللہ بن محمد بن یحیٰی بن مندۃ، ہذیل بن معاویہ، ابراہیم بن ایوب، ابن ہانی، محمد بن ربیع، ثوری، حماد بن یحیٰی اجلح، محمد بن واسع کے سلسلۂ سند سے مطرف بن شخیر کا قول مروی ہے:

خیر خواہ کے ساتھ خیر خواہی کا اور عدم خیر خواہ کے ساتھ عدم خیر خواہی کا معاملہ کیا جاتا ہے۔

۱۵۷-ابی، محمد بن یحیٰی، ہذیل بن معاویہ، ابراہیم بن ایوب، نعمان، سفیان کے سلسلۂ سند سے یحیٰی بن ابی سعید کا قول مروی ہے:

دو مسلمان معروف اور غیر معروف میں سے غیر معروف افضل ہے۔

(٦٧٣) احمد بن محمد بن اسحٰق

۱۵۷-ابی، محمد بن احمد بن یزید زہری، ابوعیسیٰ، اصمعی، ابوطلحہ، ابورجال، عمرۃ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: کھجور سے خالی گھر والے بھوک کا شکار ہوتے ہیں۔

(٦٧٤) موسیٰ فزار

۱۵۷-ابو محمد بن حیان کا قول ہے: موسیٰ بن فزار صاحب فضل وعبادۃ تھے، گھر میں گوشہ نشین ہو کر اللہ اور اس کے رسول کے ذکر سے سکینت حاصل کرنے والے تھے۔

۱۵۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحیٰی بن مندۃ، موسیٰ بن عبدالرحمٰن، ابیہ، نعمان، سفیان، عمرو بن دینار، ابوزبیر کے سلسلۂ سند سے جابر کا قول مروی ہے:

فرمان رسول اللہ ﷺ ہے۔

---

[1] كنز العمال ٢٩٢٨١.

[2] سنن ابن ماجة ٣٨١٨. وتاريخ أصبهان ١/٣٣٠، وتاريخ بغداد ٩/١١١. والترغيب والترهيب ٢/٤٦٨. والدرالمنثور ٢/١٨٢. ومشكاة المصابيح ٢٣٥٦. وكشف الخفا ٢/١٣.

ہاتھ سے لقمہ گرنے کے بعد اسے صاف کر کے کھالو۔اس کو شیطان کے لئے مت چھوڑ و کھانے سے فارغ ہو کر ہاتھ کو کپڑے سے صاف کرنے کے بجائے خوب اچھی طرح چاٹ لو، کیوں کہ نا معلوم کھانے کے کس لقمہ میں برکت ہے۔[۱]

(۶۷۵) احمد بن مہدی

۱۵۷۶۵ علی بن احمد بن محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے احمد بن محمد کا قول مروی ہے:

ایک بار ایک بغدادی خاتون میرے پاس آ کر کہنے لگی آپ میری پردہ پوشی فرمائیں اللہ آپ کی پردہ پوشی فرمائے گا۔میں نے اس سے اسکی تفصیل دریافت کی؟ اس نے کہا میں حاملہ ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ میں لوگوں پر ظاہر کروں کہ یہ حمل آپ کا ہے۔یہ کہہ کر وہ چلی گئی کچھ روز بعد محلہ کے امام نے ایک جماعت کے ہمراہ مجھے اس کے ہاں میمون لڑکے کے پیدا ہونے کی خوشخبری سنائی میں نے محلہ کے امام کے ذریعہ اس خاتون کے پاس نفقہ کے لئے دو دینار پہنچادیئے۔اس کے بعد میں ہر ماہ اس کے پاس دو دینار پہنچاتا رہا۔پھر دو سال بعد اس بچہ کا انتقال ہو گیا لوگ تعزیت کے لئے میرے پاس آئے اس وقت بھی میں نے ان پر اس کا راز فاش نہیں کیا۔پھر ایک شب وہ خاتون میرے پاس آئی اور میرے دیئے ہوئے تمام دینار واپس کر کے مجھ سے کہا اللہ آپ کی اسی طرح پردہ پوشی فرمائے جس طرح آپ نے میری پردہ پوشی فرمائی۔میں نے اس سے کہا یہ دینار تو میری طرف سے بچہ کے لئے عطیہ تھا۔اسکی وفات کے بعد تم اس کی وارث ہو،اس لئے ان کا جو چاہو کرو مجھے اس سے کوئی غرض نہیں۔

۱۵۷۶۶-ابو محمد بن حیان کا قول مروی ہے:

احمد بن مہدی بڑے ذی ثروۃ انسان تھے،لیکن وہ تمام مدائن علم پر خرچ کرتے تھے۔چالیس برس تک بلا بستر فرش پر سوئے۔

۱۵۷۶۷-احمد بن جعفر بن سعید،احمد بن مہدی عمر بن خالد مصری،عیسیٰ بن یونس،سفیان،منصور،ہلال بن یساف،اغر کے سلسلہ سند سے ابو ہریرۃ کا قول مروی ہے:

کلمہ شہادت پڑھنے والا بالآخر جنت میں ضرور داخل ہوگا۔

۱۵۷۶۸-ابراہیم بن یوسف،احمد بن مہدی،سلیمان بن ایوب بن سلیمان بن عیسیٰ بن موسیٰ بن طلحہ عبید اللہ،ابی،جدی،موسیٰ بن طلحہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

احد سے واپسی پر آپ علیہ السلام نے منبر پر چڑھ کر قرآنی آیت "رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه" تلاوت فرمائی ایک شخص نے آپ علیہ السلام سے ان لوگوں کی علامت کے بابت سوال کیا اس وقت میں دو سبز کپڑوں میں ملبوس تھا۔آپ علیہ السلام نے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ ان ہی میں سے ہے۔[۲]

۱۵۷۶۹-ابو عمر محمد بن عبداللہ بن محمد بن معروف،ابی یحییٰ بن سعید،ھیثم بن حکیم کے سلسلہ سند سے ابو درداء کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:کلمہ شہادت پڑھنے والا بالآخر جنت میں ضرور داخل ہوگا۔

۱۔صحيح مسلم، كتاب الأشربة ۱۳۵، وسنن أبي داؤد ۳۸۴۵. ومسند الامام أحمد ۳/ ۱۰۰. وسنن الدارمي ۲/ ۹۶، والسنن الكبرى للبيهقي ۷/ ۲۷۲، والمصنف لابن أبي شيبة ۸/ ۱۰۹. والكامل لابن عدي ۶/ ۲۱۳۷.

۲۔المعجم الكبير للطبراني ۱/ ۷۶. وتاريخ ابن عساكر ۷/ ۸۰. وتفسير ابن كثير ۶/ ۳۹۴. وتفسير القرطبي ۲۱/ ۹۴.

(۶۷۶) ہارون راعی

۱۵۷۷۰-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، ابوعبدالرحمٰن راعی، رحیم، ابن قدید، یحیٰ بن ابی خالد ابن ابی سعید انصاری کے سلسلۂ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: ندامت توبہ کا نام ہے اور گناہ کر کے توبہ کرنے والا گناہ نہ کرنے والے کی مانند ہے۔

۱۵۷۷۱-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، ابوعبدالرحمٰن، راعی، ہارون بن سعید، عبدالعزیز بن عمران، عبداللہ بن صالح، معاویہ بن صالح علی بن ابی طلحہ کے سلسلۂ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

قرآنی آیات "یا ایھا الذین آمنو الاتقدموا" کا مطلب قرآن وسنت کے خلاف بات نہ کرنا ہے۔

(۶۷۷) عباس بن اسماعیل

۱۵۷۷۲-ابی، احمد بن جعفر بن ہانی کے سلسلۂ سند سے محمد بن یوسف کا قول مروی ہے:

ایک بار عباس بن اسماعیل کو بیماری کی حالت میں متاسف دیکھ کر میں نے ان سے اسکی وجہ دریافت کی، انہوں نے فرمایا: بیماری کی وجہ سے ماہانہ تیس قرآن کریم کی تکمیل میں خلل آنے کی وجہ سے میں متاسف ہوں۔

۱۵۷۷۳-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن کوشہ اصبہانی، عباس طاہری، حسین بن فرج کے سلسلۂ سند سے ابن مبارک کا قول مروی ہے:

اگر فضیلت جماعت میں ہے تو سلامتی وحدۃ میں ہے۔

۱۵۷۷۴-ابی، احمد بن عبداللہ بن خلتہ صفار، محمد بن یوسف صوفی، عباس بن اسماعیل بن طاہدی، مکی بن ابراہیم بن موسیٰ بن عبیدۃ ربذی کے سلسلۂ سند سے محمد بن کعب قرظی کا قول مروی ہے:

میں نے "توراۃ" پر صحف ابراہیم، میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو مخاطب کر کے اس سے کہتا ہے اے انسان تو نے مجھ سے انصاف نہیں کیا، تو کچھ بھی نہیں تھا عدم سے وجود میں تجھے لایا مادر بطن میں میں نے تیرے لئے آسانیاں کیں پھر فرشتے نے میرے حکم سے مادر بطن سے صحیح سلامت تجھے باہر نکالا پھر میں نے ہی تیرے والدین کے دل میں تیری محبت ڈالی انہوں نے تیری راحت کی خاطر بڑی تکالیف برداشت کی، خود آرام کرنے کے بجائے انہوں نے تجھے آرام کرایا۔ تیری خاطر گرمی، سردی برداشت کی، اور میں نے یہ سب کچھ کسی منفعت یا لالچ کے خاطر تیرے ساتھ نہیں کیا، لیکن جب تجھے میرا رب ہونا معلوم ہوا تو تو نے میری نافرمانی شروع کر دی۔ کچھ ہوش کے ناخن لے۔ مجھ سے دعا کر میں تیری دعا کا جواب دینے والا ہوں۔ مجھ سے گناہوں پر معافی طلب کر میں غفور الرحیم ہوں۔

(۶۷۸) زکریا بن صلت

۱۵۷۷۵-زکریا بن صلت کا قول ہے:

اطاعت الٰہی سے انسان کے گناہوں کے لئے کوئی بڑا سفارشی نہیں ہے۔

۱۵۷۷۶-انہی کا قول مروی ہے:

بدعت کو دیکھنا بھی اس کی اعانت کے مترادف ہے۔

۱۵۷۷۷-احمد بن اسحٰق، محمد بن عباس بن ایوب، زکریا بن صلت، عبدالسلام بن صالح، عباد بن عوام، عبدالغفار مدنی، سعید بن مسیب کے

سلسلۂ سند سے ابوہریرۃ کا قول مروی ہے:۱

(۶۷۹) دو بھائی عبداللہ وہمام

۱۵۷۷۸-جعفر بن معبد، عبداللہ بن نعمان، فروۃ بن ابی عراء، علی بن مسہر، یوسف بن میمون، عطاء کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کا قول مروی ہے:

فرمان نبویﷺ ہے۔۲

۱۵۷۷۹-عبدالرحمن بن محمد بن محمد بن عمرو قرظی ہمام بن محمد بن نعمان، عباس بن یزید بن فضیل عمارۃ بن قعقاع، ابوزرعہ کے سلسلۂ سند سے ابوہریرۃ کا قول مروی ہے:

فرمان نبویﷺ ہے:

دو کلمے زبان پر خفیف میزان میں ثقیل اور رحمن کو بڑے محبوب ہیں، وہ دو کلمے یہ ہیں۔(۱) سبحان اللہ وبحمدہ۔ سبحان اللہ العظیم۔ ۳۔

(۶۸۰) محمد بن فرج ودنکانی

۱۵۷۸۰-احمد بن جعفر بن معبد، ابوبکر محمد بن فرج، محمد بن عاصم بن عمرو ابواز ہر صواف بصری، ابوعاصم عمرو بن عثمان بن مقسم، نافع کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبویﷺ ہے جہاد فی سبیل اللہ اور حج مبرور عنداللہ افضل الاعمال ہیں۔۴

۱۵۷۸۱-ابوبکر محمد بن عبداللہ، ممشاد، ابوبکر محمد بن فرج، عبدالجبار، مروان، ابویعقوب، ولید بن عیزار، ابی عمرو کے سلسلۂ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:

میں نے آپ علیہ السلام سے قرب الی الجنۃ عمل کے بابت سوال کیا تو آپﷺ نے نماز وقت پر ادا کرنا پھر والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا پھر جہاد فی سبیل اللہ۔

۱۵۷۸۲-ابومحمد بن حیان، محمود بن فرج، ابوحجر محمد بن عبید، اعمش، ابوسفیان کے سلسلۂ سند سے جابر کا قول مروی ہے:

ایک بار ابی کعب کو آپﷺ نے بیماری میں پچھنا لگوانے کے لئے طبیب کے پاس بھیجا۔

۱۵۷۸۳-ابومحمد، ابوعثمان کے سلسلۂ سند سے سعید بن عباس کا قول مروی ہے: متواضع انسان جمیع فضائل کا جامع ہوتا ہے۔ انسان کی حفاظت کے بعد انسان کے جمیع جوارح کی حفاظت ہوتی ہے۔ اخلاص کے بعد جمیع اعمال میں قوۃ آجاتی ہے۔

(۶۸۱) ابن معدان

۱۵۷۸۴-ابومحمد بن حیان کا قول مروی ہے:

۱۔ الاحادیث الضعیفۃ ۸۲۹. ولسان المیزان ۲/۱۹۳۱.

۲۔ کنز العمال ۱۰۲۳۶.

۳۔ صحیح البخاری ۸/۱۰۷. ۳/۱۷. ۹/۱۹۹. وصحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء باب ۱۰، وفتح الباری ۱۱/۲۰۶. ۵۶۶.

۴۔ تاریخ بغداد ۱۴/۳۲۳. وکنز العمال ۱۰۶۸۱. والدر المنثور ۱/۲۲۰.

ابن معدان، مستجاب الدعوات تھے، تصوف کے امام تھے، تصوف پر بہت عمدہ کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ انھی کا قول مروی ہے:
اہل معرفت کے قلوب چار قسم پر ہیں۔

۱۵۷۸۵- ابی، احمد بن جعفر بن ہانی، کے سلسلۂ سند سے محمد بن یوسف کا قول مروی ہے:

اسباب معرفت چار ہیں:

(۱) پختہ عقل (۲) فطانت (۳) اہل خیر کی مجالس، (۴) شدۃ عنایت امور اربعہ مذکورہ کے سبب رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے۔ اور رحمت کو قریب کرنے والی سب سے بڑی چیز شرک کی نفی ہے۔ اور افضل الاشیاء علم ہے۔ اور علم سے اصل مقصود اس کا نفع ہے۔ ورنہ تو غیر نافع علم کے حصول سے ایک کھجور کا اٹھانا بہتر ہے۔ کیونکہ آپ علیہ السلام نے علم غیر نافع سے اللہ سے پناہ طلب کی ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ اے باری تعالیٰ میں غیر اللہ نافع سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اسی طرح فرمان نبوی ﷺ ہے۔ نافع علم بہترین علم ہے۔ فقط علم کا حصول مخلوق سے ممکن ہے لیکن اس کا نفع کا حصول اللہ کے غیر سے ناممکن ہے۔ اور علم کی منفعت اطاعت الٰہی ہے۔ اور علم نافع اطاعت الٰہی اور غیر نافع معصیت الٰہی کا سبب ہے۔

۱۵۷۸۶- ابن معدان کا قول ہے:

عارفین کے قلوب ذکر کے مساکن ہیں اور قلب کی رعایت افضل الاعمال ہے۔ اور ذکر الٰہی قلب کی غذا ہے۔

۱۵۷۸۷- عارفین کی ہمتیں نفسانی لذتوں سے بلند ہوتی ہیں انکی بلند ہمتیں تو اپنے آقا کی محبت میں سرشار ہوتی ہیں۔ کیوں کہ اللہ انکے ساتھ ہوتا ہے اور اسکے پاس انکے لئے بہترین ٹھکانا اور بندوبست ہے۔

۱۵۷۸۸- ابن معدان کا قول مروی ہے:

قبل از موت ایمان لانا معتبر ہے۔

۱۵۷۸۹- ابن معدان کا قول ہے: اللہ تعالیٰ انسان کے قلب کو نور معرفت سے نوازنے کے بعد حکیمانہ باتوں سے بھی اسے نوازتے ہیں صدق اختیار کرنے والے کو رضاء الٰہی انعام کے طور پر ملتی ہے۔

۱۵۷۹۰- گزشتہ پر عدم تاسف اور آئندہ کا اہتمام من جانب اللہ توفیق کی علامت ہے۔

مناجات الٰہی میں مشغول ہونے والے کو جلد نعماء الہیہ حاصل ہو جاتی ہیں۔

۱۵۷۹۱- احمد بن اسحٰق، محمد بن یوسف بن معدان صوفی، عبداللہ بن محمد بن سندی، عبداللہ بن نمیر، عبیداللہ نافع کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: شب کو انسان پر وصیت نامہ لکھ کر سونا ضروری ہے۔

۱۵۷۹۲- احمد، محمد بن یوسف، عبداللہ، ابن نمیر، عبیداللہ، نافع کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: غلام کو آقا کی خدمت اور اللہ کی عبادت کرنے پر ڈبل ثواب ملتا ہے۔[۱]

۱۵۷۹۳- احمد، محمد، ابراہیم بن سلام، یحییٰ بن سلیم، عبیداللہ، نافع، کے سلسلۂ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام نے گھروں کے سانپ کے قتل سے منع فرمایا ہے۔

۱۵۷۹۴- ابو مسلم عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد واعظ، ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن معدان، ابوصالح محمد بن زنبور، حارث بن عمیر، حمید کے

---

۱ - صحیح البخاری ۳/ ۱۹۲. ومسند الامام أحمد ۲/ ۲۰. وتاریخ بغداد ۲/ ۳۶۵. وتخریج الاحیاء ۲/ ۲۲۰. وتاریخ اصبھان ۱/ ۱۱۳.

سلسلۂ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:

اے لوگو صدقہ کرو اس لئے کہ اس کے ذریعہ تم دوزخ سے آزاد کئے جاؤ گے۔[1]

۱۵۷۹۵-ابو مسلم عبدالرحمٰن بن محمد، محمد بن یوسف بن معدان، نصر بن علی جہضمی، نعمان بن عبداللہ، ابوظلال، کے سلسلۂ سند سے انس کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: لوگ سلام میں بھی بخل سے کام لیتے ہیں۔[2]

(۶۸۲) ابوحسن بن سہل

۱۵۷۹۶-ابوعبداللہ احمد بن اسحٰق شعار کے سلسلۂ سند سے علی بن سہل کا قول مروی ہے:

میں نے کبھی بھی ایک ولی اور دو شاہدوں کے بغیر فیصلہ نہیں کیا، ابو حامد اور ابو جعفر کے حوالہ سے علی بن سہل کا قول مروی ہے، میں نے شوق سے قضائیہ قبول کیا، لیکن اس کے بعد میں شوق سے کوئی چیز نہیں کھا سکا۔ ایک شب میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوگیا، اس میں میں نے ایک عالیشان محل دیکھا، میں نے اس کے بارے میں سوال کیا کہ یہ کس کا ہے، مجھے بتایا گیا کہ یہ محل محمد بن یوسف کا ہے، اس کے بعد میں نے اسی جیسا ایک دوسرا محل دیکھا میں نے اس کے بارے میں وہی سوال کیا؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ ابوحسن بن سہل کا ہے۔ اس کے بعد میں بیدار ہوگیا۔

۱۵۷۹۷-ابوحسن بن سہل کا قول ہے:

میری موت دیگر لوگوں کی طرح بیماری میں نہیں آئیگی، بلکہ دعاء کی حالت میں میری موت آئیگی، چنانچہ ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ ان پر اور تمام مردوں پر رحم فرمائے۔

۱۵۷۹۸-سلیمان احمد، علی بن سہل، صوفی اصبہانی، ابن مہدی، علی بن صالح، قاسم بن معن، حمید الطویل کے سلسلۂ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اپنے بھائی چاہے وہ مظلوم ہو یا ظالم کی مدد کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، ظالم کی مدد کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو ظلم سے منع کرنا اس کی مدد ہے۔

(۶۸۳) احمد بن جعفر بن ہانی

۱۵۷۹۹-ابی، احمد بن جعفر کا قول مروی ہے:

عبادت الٰہی کے بعد انسان کو من جانب اللہ انوار و مشاہدات سے نوازا جاتا ہے۔ ورنہ اسے یہ چیزیں عطا نہیں کی جاتیں۔ اللہ کو ترجیح دینے والے کو اللہ دنیا کی ناپاکیوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۵۸۰۰-انہی کا قول مروی ہے:

دنیا کو حصول جنت کا ذریعہ بنانے والے کو دنیا کی گمراہیوں سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔

۱۔ مجمع الزوائد ۳/۱۰۶، وکشف الخفا ۱/۳۶۳. والترغیب والترهیب ۲/۲۰. والدر المنثور ۱/۳۵۵، وکنز العمال ۱۵۹۷۹. ۱۶۰۸۶.

۲۔ کنز العمال ۲۵۲۴۴.

۱۵۸۰۱- انہی کا قول ہے:
قلب میں خشیت کے ساکن ہونے کے بعد جوارح کو بھی اطاعت الٰہی کی توفیق عطا کردی جاتی ہے۔

۱۵۸۰۲- احمد بن جعفر بن ہانی، محمد بن یوسف، عبداللہ بن عبدالوہاب، ابی مسہر، حکم بن ہشام، یحییٰ بن سعید، ابو قرۃ، ابو خلاد کے سلسلۂ سند سے فرمان نبوی ﷺ منقول ہے:
جب تم دنیا میں کسی زاہد اور کم بات کرنے والے کو دیکھو تو اس کا قرب اختیار کرو کیوں کہ ایسا شخص صاحب اطاعت ہوتا ہے۔[1]

۱۵۸۰۳- ابی، احمد بن جعفر، محمد بن یوسف، عبداللہ بن عبدالوہاب، عبداللہ بن سابق کے سلسلۂ سند سے موسیٰ بن طریف کا قول مروی ہے:
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک سوئے ہوئے شخص کو بیداری کا حکم دیا، اس نے کہا میں دنیا کو خیر باد کہہ چکا ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا پھر تم سو جاؤ۔

(۶۸۴) محمد بن حسین خشوع

۱۵۸۰۴- عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد واعظ، ابو عبداللہ، محمد بن حسین خشوعی، جعفر بن امیہ، محمد بن ایوب رازی، اصمعی، ابو بکر بن عیاش کے سلسلۂ سند سے عاصم بن ابی نجود کا قول مروی ہے:
مؤمن پر دو فکریں لازم ہیں۔ (۱) معاش کی فکر، (۲) معاد (آخرت) کی فکر۔

۱۵۸۰۵- ابو مسلم محمد بن ابراہیم غزالی، محمد بن حسین خشوعی، عابد حسین بن عبداللہ بن حسن، ابو بکر بن خلاد، یحییٰ، عبداللہ، نافع، صفیہ کے سلسلۂ سند سے بعض ازواج مطہرات کا قول مروی ہے:
کاہن سے سوال کرنے والے کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوتی۔[2]

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۹/۳۲۵. وتخریج الاحیاء ۴/۲۱۵، ومشکاۃ المصابیح ۵۲۲۹، ومجمع الزوائد ۱۰/۳۰۲.

۲۔ السنن الکبری للبیهقی ۸/۱۳۸، وصحیح مسلم کتاب السلام ۱۲۵. والترغیب والترهیب ۴/۳۶. ومشکاۃ المصابیح ۴۵۹۵. وشرح السنة ۱۲/۱۲۸.

اہل شام کے مشہور عابدوں کی جماعت کے اسماء

عامر بن ناجیۃ، حسن بن محمد بن یزید، لقی ذوالنون، احمد بن ابی الحواری، حسن بن علی بن سعید ابوعلی سنبلانی، زید بن بندار وغیرہ، ابوجعفر محمد بن جذی العابد۔ محمد بن العباس بن خالد، عبداللہ المحدث، محمد ابن عیسی بن یزید السعدی، ابوبکر الطرسوسی، مسعود بن یزید، ابوعمران موسیٰ بن ابراہیم الصوفی، عمر بن عبدالرحیم بن شبیب المقری، عبیداللہ بن احمد بن عقبۃ المحدث، محمد بن الحسین الجوربی، سہل بن عبداللہ، ابوعبداللہ صالحانی، احمد بن جعفر القطان، احمد بن میمون، ابوجعفر احمد بن قادۃ، ابوبکر بن خارج، عبیداللہ بن یحیٰی ابوعبدالرحمٰن المدینی، احمد بن محمد بن عمر بن ابان العبدی، محمد بن یوسف، محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد بن سیاہ المذکور، محمد بن جعفر بن حفص العدل المغازلی، ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ممشاذ المعروف، احمد بن بندار، اسحٰق، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن الحسن الکسائی المقری، عبدالرحمٰن بن محمد بن مششاہ القرطمی الموذن، محمد بن حیان، محمد بن جعفر، سلیمان بن شبیب عبیداللہ بن یزید، ابی مسعود، حسین المروزی، عبدالجباز بن العلاء، عبدالعزیز بن محمد بن الحسن، ابوبکر عبداللہ بن ابراہیم بن واضع، عمر، ابوجعفر محمد بن الحسین بن منصور، علی بن الحسین۔

والحمد للّٰه وحده أولا وآخرا ظاهرا وباطنا
وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم۔

ختم شد

حصہ دہم
حلیۃ الاولیاء کی تمام مجلدات مکمل ہوئیں

عربی زبان میں مشہور کلاسیکل کتاب ''حِلیۃ الاولیاء'' جس میں صحابۂ کرام، اصحاب صفہ، اہل بیت، تابعین، تبع تابعین، ائمہ کرام اور چوتھی صدی ہجری تک کے تقریباً ۸۰۰ مشہور اور غیر مشہور بزرگ ہستیوں کا ذکر خیر ہے۔

قدیم بزرگوں کے حالات پر جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا سب سے بڑا اور بنیادی ماخذ ''حِلیۃ الاولیاء'' ہے۔ یہ بزرگوں کے احوال، کرامات، نادر اقوال اور ان سے مروی احادیث کا بے مثال خزانہ ہے۔ اویس قرنیؒ، مالک بن دینارؒ، جنید بغدادیؒ، سری سقطیؒ، عبداللہ بن مبارکؒ، بایزید بسطامیؒ، بشر حافیؒ، ذوالنون مصریؒ جیسے سینکڑوں باخدا اولیاء کے آخرت کی یاد دلانے والے عبرت انگیز واقعات نیز ان بزرگوں سے مروی احادیث رسول ﷺ کا خزانہ اور ان کے پُر اثر وعظ ونصائح اور نادر اقوال کا بے مثال مجموعہ ہے۔ اولیاء اللہ کی مستند سوانح حیات کا انسائیکلوپیڈیا جو اولیاء اللہ کے واقعات پر مشتمل بے شمار کتابوں سے بے نیاز کرتا ہے۔ ایک ہزار سال سے عربی زبان میں بار بار چھپنے والی کتاب، جس سے اردو زبان اب تک محرومی کا شکار تھی۔

بڑی محنت اور عرق ریزی کے بعد اب پہلی بار ''دارالاشاعت کراچی'' سے سلیس اردو زبان میں ترجمہ ہو کر یہ کتاب منظر عام پر آئی ہے۔ جس میں مذکور تمام احادیث کی تخریج اور ان کے حوالہ جات نقل کر کے کتاب کو مزید مستند کر دیا گیا ہے۔ عمدہ کاغذ و طباعت، حسین پائیدار جلد سے اس کی شان میں اضافہ ہو گیا۔

علماء، اساتذہ وطلباء جو اپنی زبان میں اس کا مطالعہ کرنا چاہتے تھے اس ایڈیشن کی دستیابی نے الحمدللہ ان کی بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔

www.darulishaat.com.pk

E-mail : sales@darulishaat.com.pk
ishaat@cyber.net.pk
ishaat@pk.netsolir.com